جلدِ اول

میت کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نام کتاب: قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع سترہواں ۱۴۳۷-۲۰۱۶

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 0302-2205466, 0333-3136872,
0333-3845224, 0304-2191710,

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ملنے کے دیگر پتے

کراچی:

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔	0314-2139797
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔	021-34727159
دار البشائر، بنوری ٹاؤن۔	0334-2659744
ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔	0324-2855000
مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔	021-34856701
زم زم پبلشرز، اردو بازار۔	021-32729089
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔	0321-8936511
مکتبہ المعارف، دار العلوم کراچی۔	021-35032020

پنجاب:

مکتبہ رحمانیہ۔	042-37224228
الفلاح پبلشرز۔	0333-4101085
مکتبہ عائشہ۔	0321-9233714
دار الناشر۔	0333-8335011

خیبر پختونخواہ (KPK):

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔	0311-8845717
مکتبہ بنوری ٹاؤن، لکی مروت۔	0336-9731158
مکتبہ فاروقیہ، بنو۔	0334-8825488
مکتبہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔	0337-7445290
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔	0312-9430416
مکتبہ الحرمین، اکوڑہ خٹک۔	0313-8680501
مولوی ظہور، مردان۔	0334-8414660

کوئٹہ:

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔	081-26622631
مکتبہ ماجدیہ۔	0333-7434142

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان

صر

عنوان	صفحہ نمبر
☆......ت......☆	

عنوان	صفحہ نمبر
☆......ط......☆	

عرض مؤلف

دین اسلام کامل و مکمل ہے، پیدائش سے لیکر دخول جنت یا جہنم بلکہ ان میں انس و جن کے قیام اور ان کے دیگر حالات تک ہر چیز کو اسلام نے اس طرح واضح کیا ہے کہ کسی اور دین و مذہب میں اس کی نظیر نہیں ہے، ہر چیز صاف صاف ہے، اور روز روشن کی طرح واضح ہے، میت کے بارے میں بھی بے شمار مسائل ہیں، خاص طور پر موجودہ دور میں اور بھی بہت سارے نئے نئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں، جنگوں کے طریقے، مقابلے کے انداز، فضائی اور زمینی ایکسیڈنٹ، آگ میں جل جانا، دھماکے میں مر جانا، فضائی، بمباری مین اعضاء کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا، خودکشی اور خودکش، فدائی حملوں کے نت نئے انداز، دشمنی میں قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جانا، جلا دیا جانا، وغیرہ بے شمار ایسے جدید مسائل بھی پیدا ہو گئے ہیں، جن کا سابقہ زمانے میں تصور تک نہیں تھا، اور پھر اس زمانے میں اس طرح کی درندگی بھی نہیں تھی، اور ایسی وحشیانہ حرکتیں بھی نہیں تھیں، جو آج کے دور میں رونما ہو رہی ہیں۔ غرض کہ موت اور میت کے پرانے مسائل کے ساتھ ساتھ نئے نئے مسائل بھی پیدا ہو گئے ہیں، اس لئے بندہ نے اپنی استطاعت کے مطابق جتنے مسائل جمع کرنا ممکن تھے انہیں حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کر دیا ہے، جو دو جلدوں میں تیار ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بھی شرف قبولیت سے نوازیں اور آخرت کے لئے نجات کا ذریعہ بنائیں، آمین!

اور جن حضرات نے اس کتاب کی تخریج، کمپوزنگ اور سیٹنگ وغیرہ کی اللہ

تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائیں، خاص طور پر مفتی محمد ولی اللہ حسین، مفتی شاہ نور حسن، مفتی یوسف انور، عزیزم محمد مرزوق انعام، مفتی غلام مصطفیٰ اور مولوی کلیم اللہ صاحب کا شکرگزار ہوں!

غرض نقشیست کز ما یا دماند　　که هستی را نمی بینم بقائے

خاک میں مل جائے گا　　جب میری ہستی کا نشان

تازہ ہوں گی یادگاریں　　میری اس تحریر سے

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۸/۵/۱۴۳۶ھ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: آدم کی اولاد کو جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اس سے بہت غافل ہے، اللہ تعالیٰ نے جب اس کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو فرشتہ کو حکم دیا کہ اس کی روزی لکھو، اس کا آنا جانا لکھو، اس کی عمر کی مدت لکھو، اس کے بد بخت ہونے اور نیک بخت ہونے کو لکھو، فرشتہ ان سب باتوں لکھ کر چلا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسرا فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے تاکہ بالغ ہونے تک اس کی حفاظت کرے، جب یہ بالغ ہو جاتا ہے تو وہ فرشتہ چلا جاتا ہے، اور دو فرشتے اللہ تعالیٰ اس پر مقرر کرتا ہے تاکہ وہ دونوں اس کی نیکی اور بدی کو لکھیں، جب موت کا وقت آتا ہے تو یہ دونوں فرشتے چلے جاتے ہیں، اور ملک الموت آتے ہیں اور روح قبض کرتے ہیں۔

پھر جب دفن کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ روح کو اس کے بدن میں ڈالتے ہیں اور قبر کے دو فرشتے منکر اور نکیر آتے ہیں اور اس کا امتحان لیکر چلے جاتے ہیں۔

پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو نیکی و بدی لکھنے والے فرشتے آئیں گے اور اس کی گردن میں جو نامۂ اعمال لٹکایا گیا تھا اس کو کھولیں گے، اور ایک فرشتہ آگے سے کھینچتا ہوا اور دوسرا فرشتہ پیچھے سے ہنکاتا ہوا اسے میدان محشر کی طرف لے جائے گا۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے آگے اتنا بھاری کام آنے والا ہے کہ تم لوگ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہئے۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۱۵۵) باب لفتنة القبر، وسؤال الملكين، ط: المكتبة التوفيقية مصر)

واقعی انسان بڑا غافل ، ناعاقبت اندیش اور خواہشات کا بندہ ہے، مال و دولت کا دیوانہ، لذت اور عیش کا دلدادہ، جب تک قرآن کریم اور نبی کریم ﷺ کی احادیث، علماءکرام اور بزرگان دین سے تعلق نہ ہو، اور موت کے بعد کی زندگی کا مضبوط یقین دل میں نہ ہو، تب تک دل کی سختی اور غفلت کے پردے دور نہیں ہوتے۔

موت کا تذکرہ غفلت اور سستی سے نجات دیتا ہے، گناہوں سے بچاتا ہے اروآخرت کی یاددلاتا ہے، اس سے دل میں رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے، اور اس اللہ کا ڈر دل میں جاگزیں ہوتا ہے، جو سب سے بڑا مہربان، سب سے زیادہ طاقتور، سب سے سخت پکڑنے والا اور قیامت کے دن سب سے فرداً فرداً حساب لینے والا ہے، ظاہر و باطن ہر چیز کو جاننے والا ہے، یہاں تک کہ دلوں کے راز اور خیالات کو بھی جاننے والا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، جو چاہے کرسکتا ہے، اس کی حکومت سب پر ہے، اس پر کسی کی حکومت نہیں ، وہ رحمٰن و رحیم بھی ہے اور جبار و قہار بھی ہے، ہر خوبیوں سے مالا مال اور ہر نقص وعیب سے پاک وصاف ہے، اس کی توفیق سے جتنے دن انسان زندہ رہتا ہے وہ اس کا احسان ہے اور اگر وہ جانے کے لئے حکم دیں تو فوراً جانا لازم ہوتا ہے، اس میں مدت بڑھانے اور چوں چرا کرنے کی کسی کو ہمت اور جرأت نہیں ہوتی۔

آج ہم خود غسل کرتے ہیں، پانی خود ڈالتے ہیں، صابن خود لگاتے ہیں، پرانے کپڑے اتار کر نیا یا دھلا ہوا کپڑا خود پہنتے ہیں اور خود غسل خانے سے نکل کر گھر یا مسجد میں نماز کیلئے جاتے ہیں، اور خود نماز پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔

لیکن ایک دن وہ بھی آرہا ہے اور ہر ہر فرد پر آنے والا ہے، اور کوئی بھی شخص اس سے مستثنیٰ نہیں ہے، جی ہاں! موت کا دن، جس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک

اشارہ ہوگا اور ہم چاروں شانے چت کردیئے جائیں گے اور اپنے تنومند جسم کو زمین پر گرادیں گے، اور بوسیدہ ہڈی کی طرح ڈھیر ہوجائیں گے، اس کے بعد کسی پکارنے والے کی آواز پر لبیک کہنے کے قابل نہیں رہیں گے، اور کسی خطرہ کے موقع پر کام آنے کے قابل نہیں رہیں گے، ساری بہادری، سلطنت، بادشاہت، نخوت ودبدبہ اور جوش وجذبہ ختم ہوجائے گا۔

حالانکہ موت کے وقت اکثر وبیشتر سر سے پاؤں تک تمام اعضاء صحیح وسالم موجود ہوتے ہیں، کوئی عضو نہ کم ہوتا ہے اور نہ عیب دار ہوتا ہے، لیکن جوں ہی موت آتی ہے انسان کسی کام کے قابل نہیں رہتا، نہ خود غسل کرنے کے قابل ہوتا ہے، نہ جسم پر پانی بہانے اور صابن لگانے پر قادر ہوتا ہے، نہ پرانا کپڑا بدل کرنیا یا دھلا ہوا کپڑا پہننے کے قابل رہتا ہے، اس کے یہ سارے کام جو کبھی یہ خود کرتا تھا اب دوسرے زندہ لوگ انجام دیتے ہیں، غسل بھی زندہ لوگ دیتے ہیں، پرانے کپڑے بھی زندہ لوگ اتارتے ہیں، اور نئے کپڑے بھی زندہ لوگ ہی پہناتے ہیں، کافور اور عطر بھی زندہ لوگ لگاتے ہیں، کپڑے کی گرہ بھی زندہ لوگ لگاتے ہیں، یہاں تک کہ جنازہ اٹھاکر بھی زندہ لوگ یہ لے جاتے ہیں، اور جنازہ بھی زندہ لوگ پڑھاتے ہیں اور قبر میں بھی زندہ لوگ ہی داخل کرتے ہیں اور یہ میت نہ کچھ کہہ سکتا ہے اور نہ کچھ کرسکتا ہے۔

مذکورہ تمام حالات کوئی خیالات نہیں ہیں بلکہ مسلّمہ حقائق ہیں، اور یہ سارے حالات ہر زندہ آدمی کے ساتھ ایک نہ ایک دن پیش آنے والے ہیں، کیسی کیسی رانیاں اور شہزادیاں تھیں، اب ان کی شکل وصورت گل سڑ کر کیا حالت ہوگئی! کیسے کیسے بادشاہ اور تاجدار تھے، سب چل بسے، ان کا خزینہ بالا خانہ اور شاہی محل اور شان وشوکت کا کیا ہوا؟ نام ونشان تک مٹ گئے، ان کے نام لیوا اور پہچاننے والے

بھی نہیں رہے۔

کجا قارون، کجا فرعون کجا نمرود وشد اداں ... کجا آں شوکت شاہاں کجا تخت سلیمانی

کتنے محلات ہیں جو کھنڈرات میں بدل گئے! میوزیم بن گئے! ان کے بنانے والے اور رہنے والے سب کچھ اس دنیا میں چھوڑ کر چلے گئے، اور قبر کے باسی بن گئے،

جام تھا ساقی تھا مئی تھی اور در مئے خانہ تھا ... خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

موت کأس کل ناس شاربون ... قبر بیت کل ناس داخلون

زمیں کے ہوئے لوگ پیوند کیا کیا ... ملوک و حضور و خداوند کیا کیا

دکھائے گا تو زور تا چند کیا کیا ... اجل نے پچھاڑے تنومند کیا کیا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ... یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا ... اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا ... پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ... یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

موت اللہ کا ایک یقینی اور قطعی فیصلہ ہے، وہ پکا اور اٹل فیصلہ ہے، اس موت کیلئے نہ تیز دھار والی تلوار کی ضرورت ہے، نہ بندوق، بم، گولی اور بیماری کی ضرورت ہے، اور موت کو آنے کیلئے نہ ہی اجازت لینے کی ضرورت ہوتی ہے، اور نہ لاؤ لشکر، فوج اور پولیس جدید وقدیم نظام اسے روک سکتا ہے، اور نہ ہی کسی نیٹ ورک میں اس کی شکل وصورت نظر آتی ہے۔

لاکھ ہو قبضہ میں تیرے سیم و زر ... لاکھ ہوں بالیں پہ تیرے چارہ گر

لاکھ تو قلعوں کے اندر چھپ مگر ... موت سے ہرگز نہیں کوئی مفر

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ... کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

اس لئے موت کتنی ہولناک اور خطرناک ہے اور کتنی بڑی چیز ہے اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، بلکہ اس بارے میں دنیا والوں کے تمام علم اور معلومات دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں، گویا یہ کہنا درست ہے کہ ہمیں کسی چیز کا علم ہی نہیں ہے۔

یہ حسرت رہ گئی کس کس مزہ سے زندگی کرنا اگر ہوتا چمن اپنا، گل اپنا ، باغباں اپنا

جبکہ ترمذی سے مروی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا انتقال ہوا تو انہوں نے حضرت حواء علیہا السلام سے فرمایا کہ: تمہارے بیٹے کا انتقال ہوگیا ہے، انہوں نے پوچھا: موت کیا چیز ہے؟ فرمایا: مرنے کے بعد انسان نہ کھا سکتا ہے، نہ پی سکتا ہے، نہ چل سکتا ہے، نہ پھر سکتا ہے، نہ کھڑا ہوسکتا ہے، نہ بیٹھ سکتا ہے، یہ سن کر حضرت حواء علیہا السلام رونے لگیں، حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم اور تمہاری بیٹیاں روتی رہیں، میں اور میرے بیٹے اس سے بری ہیں۔

ہماری ٹھکانہ جنت ہے، دنیا نہیں ہے کوئی آگے روانہ ہورہا ہے کوئی پیچھے روانہ ہورہا ہے چندروز کا قیام ہے اور پھر سب کی روانگی یقینی ہے۔

یہاں ہم سب مسافر ہیں وہی آخر ٹھکانہ ہے کوئی آگے روانہ ہے کوئی پیچھے روانہ ہے

قافلہ رفتند ماہم می رویم از برائے چند روزہ ایں بس است

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم دنیا کی لذتوں میں منہمک ہوکر اس طرح کھو جاتے ہیں کہ موت اور آخرت کو بالکل بھول جاتے ہیں، حالانکہ جس شخص کو یقین ہے کہ موت آئے گی اور ایسی آئے گی کہ بادشاہت وسلطنت، منصب وکرسی سب کچھ چھین لے گی اور فخر وتکبر، مال ودولت اور شان وشوکت کو ختم کرکے قبر میں سلادے گی وہ دنیا کی لذتوں میں کھو نہیں سکتا۔

وكيف يلذّ العيش من هو موقن　　بـأن الـمـنـايـا بغتة ستعـاجلـه
وتسلبه ملكا عظيما ونخوة　　وتسكنه البيت الّذى هو أهله

اور جس کو اس بات کا یقین ہے کہ کل قیامت کے دن ذرہ ذرہ کا سوال ہوگا اور زندگی میں جو کچھ کیا اس کا بدلہ ملے گا وہ زندگی کی لذت میں منہمک ہو کر آرام نہیں پاسکتا۔

وكيف يلذّ العيش من هو عالم　　بـأن إلـه الـخلق لابد سـائلـه
فيأخذ منه ظلمه لعباده　　ويجزيه بالخير الّذى هو فاعله

وہ آدمی زندگی کا آرام نہیں پاسکتا جسے یقین ہے کہ قبر جوانی کو خاک میں ملا دے گی اور خوبصورت حسین چہرے اور اعضاء کو ریزہ ریزہ کر دے گی۔

وكيف يلذّ العيش من هو صائر　　إلى جدث تبلى الشباب منازله
ويذهب حسن الوجه من بعد ضوئه　　سريعا ويبلى جسمه ومفاصله

آخرت کے سفر کے لئے ہمیشہ سامان تیار رکھنا چاہئے اور جس قبر میں جانا ہے اس کے واسطے مستعد اور تیار رہنا چاہئے، جیسا کہ بارات آنے کے وقت دلہن مکمل طور پر تیار رہتی ہے۔ دنیا داروں کی مانند بے فکر نہیں ہونا چاہئے، ورنہ موت کے وقت افسوس اور شرمندگی ہوگی، جلدی کرنی چاہئے اس میں کمی کوتاہی کی صورت میں تلافی کا کوئی راستہ نہیں ہوگا۔

ہوش میں آتے ہیں انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر میں گھس جانے کے بعد

اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ توبہ واستغفار کرنا چاہئے اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنی چاہئے۔

گنہگار ہیں ہم مگر تیرے بندے — غضب کی نظر کو ہٹا دے خدایا
گناہوں کی کشتی ڈبادے خدایا — وہ رحمت کا دریا بہا دے خدایا
گنہگار بھی امت مصطفٰی بھی — بحق نبی بخشوادے خدایا

یاد رکھئے! اگر دنیا کا تعلق اللہ کیلئے نہیں تو کسی کام کا نہیں!

کام آنے کا نہیں ہر ایک جدا ہو جائے گا — بلکہ ہر ہر عضو دشمن جان کا ہو جائے گا

صرف مال و دولت کو جمع کرنے میں لگ جانا آخرت کی تباہی کے ساتھ ساتھ دنیا کے لطف کو بھی تباہ و برباد کرنا ہے۔

کثرتِ دولت میں لطف خانہ بربادی بھی ہے
شہد کے ہونے سے لُٹ جاتا ہے گھر زنبور کا

اس لئے دنیا کو مقصد نہ بنائیں بلکہ آخرت کی کامیابی کو ہی مقصد بنائیں اور دنیا کو اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بنائیں، اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائیں، آمین!

محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۸/۵/۱۴۳۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آ

آپریشن سے کسی عضو کو الگ کر دیا

''عضوا لگ ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۴۹۴)

آج تیری آہ وزاری کچھ کام نہیں آئے گی

''ہمسائے مردے پکار کر کہتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۶۷/۲)

آدھا حصہ سر کے ساتھ ملا

اگر میت کے جسم کا آدھا حصہ سر کے ساتھ ہو تو وہ پورے جسم کے حکم میں ہے، اس لیے اس کو مسنون طریقے کے مطابق غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا ضروری ہے۔ اور آدھے سے کم جسم ہو یا آدھا حصہ سر کے بغیر ہو تو وہ پورے جسم کے حکم میں نہیں ہے، اس لیے اس پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی بلکہ صرف پاک صاف کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

(۱) ولو وجد الأكثر من الميت أو النصف مع الرأس غسل وصلى عليه، والافلا. (البحر الرائق (۱۷۴/۲) كتاب الجنائز،ط:سعيد.)

(وجد رأس آدمى)أو احد شقيه (لايغسل ولايصلى عليه)بل يدفن الاأن يوجد أكثر من نصفه ولوبلارأس.(الدرمع الرد(۱۹۹/۲) كتاب الصلوة ،باب صلاة الجنازة،ط:سعيد.)

(وشرائطها)ستة... والرابع: حضوره، أوحضور اكثر بدنه، أونصفه مع رأسه.(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص:۵۸۲) كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،فصل الصلوة عليه،ط:قديمى)

آسمان کے دروازے روتے ہیں

''زمین چالیس دن تک روتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۴۰۵)

آسمان وزمین روتے ہیں

''زمین وآسمان روتے ہیں''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۴۰۶)

آگ میں جل کر مر گیا

''جل کر مر گیا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۳۷)

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ کی نماز کس نے پڑھائی ہے؟

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ کی نماز کس نے پڑھائی؟''عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۳۸۴)

آنسو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کاارشادمبارک ہے کہ: اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسواور دل کے غم پر سزانہیں دیتا، کیوں کہ اس پر بندہ کااختیاراور قابونہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: لیکن اس کی غلطی پر یعنی زبان سے نوحہ ماتم کرنے پر سزادیتا ہے۔(۱)

---

(۱) عن عبداللہ بن عمرقال: اشتکی سعدبن عبادة شکوی له، فاتاہ النبی صلی اللہ علیه وسلم یعودہ مع عبدالرحمن بن عوف وسعدبن ابی وقاص وعبداللہ بن مسعود، فلمادخل علیه فوجدہ فی غاشیة أھله، فقال: قد قضی، فقالوا: لایارسول اللہ! فبکی النبی صلی اللہ علیه وسلم، فلمارأی القوم بکاء النبی صلی اللہ علیه وسلم بکوا، فقال الاتسمعون؟ان اللہ لایعذب بدمع العین ولابحزن القلب ولکن یعذب بھذا، واشارالی لسانه اویرحم....(الحدیث)

(الصحیح للبخاری(۱/۱۷۴)کتاب الجنائز، باب البکاء عندالمریض، ط: قدیمی.) =

آنکھیں کھلی کیوں رہتی ہیں؟

☆...... جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھیں اس کو دیکھتی رہتی ہیں۔(۱)

☆...... مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ انسان جب مرتا ہے تو اس کی نگاہ پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہے۔(۲)

اور دوسری روایت میں ہے کہ: میت کی آنکھیں سب سے پہلے معراج کو دیکھنے کے لیے پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔ وہ اس کو غور سے تکتا ہے۔

معراج سے مراد سبز زمرد سے بنی وہ سیڑھی ہے جو آسمان وزمین کے درمیان ہے۔ اور اس سے زیادہ خوبصورت سیڑھی کسی نے نہیں دیکھی۔(۳)

= 🗁 الصحیح لمسلم (۱/۳۰۱) کتاب الجنائز، فصل لابأس بفیض العین من الدمع...... الخ، ط: قدیمی)

🗁 مشکاۃ المصابیح (ص: ۱۵۰) کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، ط: قدیمی.)

(۱) عن ام سلمة قالت: دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابی سلمة وقدشق بصره فاغمضه ثم قال: ان الروح اذاقبض تبعه البصر.. الحدیث

(الصحیح لمسلم (۱/۳۰۰) کتاب الجنائز، فصل فی القول الخیر عندالمحتضر، ط: قدیمی.)

🗁 سنن ابن ماجه (ص: ۱۰۵) ابواب ماجاء فی الجنائز، ماجاء فی تغمیض المیت، ط: قدیمی.)

🗁 مشکاۃ المصابیح (ص: ۱۴۱) کتاب الجنائز، باب مایقال عندمن حضره الموت، الفصل الاول، ط: قدیمی.)

(۲) عن العلاء بن یعقوب قال: اخبرنی ابی انه سمع أباهریرة یقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: الم تروا الانسان اذا مات شخص بصره قالوا: بلی! قال: فذالک حین یتبع بصره نفسه.

(الصحیح لمسلم (۱/۳۰۱) کتاب الجنائز، فصل لاباس بفیض العین من الدمع. الخ، ط: قدیمی)

(۳) وروی مسلم عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: الم تروا الانسان اذا مات شخص بصره قالوا: بلی! قال: فذالک حین یتبع بصره نفسه. وفی غیر الصحیح عن النبی صلی الله علیه وسلم: أن المیت اول مایشق بصره لرؤیة المعراج وهوسلم بین السماء والارض من زمردة خضراء أحسن مارئی قط فذلک حین یمدبصره الیه.

(التذکرة فی احوال الموتی وأمور الآخرة (ص: ٦٣) باب ماجاء ان الروح اذا قبض تبعه البصر، ط: دار الحدیث القاهرة.)

آیات قرآنیہ لکھی ہوئی چادر

جنازہ پر قرآنی آیات اور کلمہ لکھی ہوئی چادر ڈالنا درست نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ شریعت سے ثابت نہیں ہے۔ اور اس میں بے ادبی اور بے احترامی کا خطرہ ہے۔(۱)

آیۃ الکرسی لکھ کر میت کے گلے میں لٹکا دینا

''کلمہ طیبہ وغیرہ لکھ کر میت کے گلے میں لٹکا دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۰۴)

آیت کریمہ

''سوالاکھ کلمہ پڑھ کر ثواب پہنچانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۴۳۱)

---

(۱) وقدافتی ابن الصلاح بأنه لایجوزأن یکتب علی الکفن یٓس والکہف ونحوهما خوفامن صدیدالمیت.... وقدمناقبیل باب المیاه عن الفتح :أنه تکره کتابة القرآن وأسماء الله تعالیٰ علی الدراهم والمحاریب والجدران ومایفرش وماذالک إلّا لاحترامه وخشیة وطئه ونحوه ممافیه اهانة فالمنع هنابالأولیٰ.(الشامیة(۲/۲۴۶،۲۴۷) کتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة مطلب:فیمایکتب علی کفن المیت،ط:سعید.)

☜ بساط اوغیره کتب علیه "الملک لله" یکره بسطه واستعماله لاتعلیقه للزینة.(الدرالمختارمع الرد(۱/۱۷۸) کتاب الطهارة،قبیل باب المیاه،ط:سعید.)

☜ کتابة القرآن علی مایفترش ویبسط مکروهة کذافی الغرائب،بساط أومصلی کتب علیه"الملک لله"یکره بسطه والقعودعلیه واستعماله.(الهندیه(۵/۳۲۳) کتاب الکراهیة،الباب الخامس فی آداب المسجدوالقبلة والمصحف وماکتب فیه،ط:رشیدیه.)

ا

ابو بکر، عمر رضی اللہ عنہما پر تبرا کرنے والے کا انجام

''تبرا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۹۳)

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دینے والے کے ساتھ رہنا

''لا الٰہ الا اللہ'' نصیب نہیں ہوتا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۲۵)

اجازت کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھا دی

اگر محلّہ کے امام نے میت کے ولی کی اجازت کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھا دی تو اگر امام ولی سے افضل ہے تو وہ زیادہ حق دار ہونے کی وجہ سے مقدم ہے۔ اس صورت میں ولی دوبارہ جنازہ کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ (۱)

اجازت کے بغیر کسی کی زمین میں مردہ دفن کرنا

اگر کسی کی زمین میں اجازت کے بغیر مردہ دفن کر دیا گیا تو اگر مالک اس پر

---

(۱) وان صلی من له حق التقدم کقاض اونائبه أو امام الحی أو من لیس له حق التقدم وتابعه الولی لایعید،لأنهم أولیٰ بالصلاة منه. (الدرالمختار (۲/۲۲۳) کتاب الصلوة،باب صلوة الجنائز،ط:سعید.)

فلیس للولی الاعادة اذا صلی القاضی أو نائبه أو امام الحی، لما فی الخلاصه والولوالجیة الظهیریة والتجنیس والواقعات:ولوصلی رجل والولی خلفه ولم یرض به ان صلی معه لایعید لانه صلی مرة ،وان لم یتابعه فان کان المصلی السلطان أوالامام الاعظم فی البلدة أوالقاضی أوالولی علی البلدة أو امام الحی لیس له ان یعید، لأنهم أولیٰ بالصلوة منه.(البحرالرائق،(۲/۱۸۱) کتاب الجنائز،فصل السلطان أحق بصلاته،ط:سعید.)

ولایعیدالولی ان صلی الامام الأعظم أوالسلطان أوالولی أوالقاضی أو امام الحی لأن هؤلاء أولی منه.(الهندیه(۱/۱۶۳) کتاب الصلوة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الخامس فی الصلوة علی المیت،ط:رشیدیه.)

مطلع ہونے کے بعد راضی ہو گیا تو بہتر، ورنہ اگر وہ راضی نہیں اور مردہ کو وہاں سے نہ نکالنے پر آمادہ نہ کرے تو وارثوں پر ضروری ہے کہ میت کو اس جگہ سے نکال کر کسی اور جگہ دفن کردیں۔ اور اگر ورثاء میت کو قبر سے نہ نکالیں تو زمین کے مالک کو اختیار ہوگا کہ قبر کو اکھاڑ کر میت کو قبر سے نکال دے یا قبر کو زمین کے ہموار کردے۔ ان صورتوں میں [اس عمل کی وجہ سے] مردہ کو کچھ عذاب نہیں ہوگا۔ کیوں کہ یہ غلطی زندوں کی ہے۔ مردہ کی نہیں۔ اور اگر زمین کا مالک اجازت دے دے تو اس کو ثواب ملے گا۔(۱)

اجتماعی قبر

''چند مردوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۲/۱)

اجتماعی نماز جنازہ میں کون سی دعا پڑھی جائے؟

☆......حرمین شریفین میں بچے اور بڑوں کی نماز جنازہ ایک ہی ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ اس صورت میں تیسری تکبیر کے بعد پہلے بڑوں کی دعا پڑھیں پھر بچوں کی

---

(۱) (ولایخرج منه) بعداهالة التراب (الا) لحق آدمی بـ(أن تکون الارض مغصوبة...) ویخیر المالک بین اخراجه ومساواته بالارض.

وفی الرد قوله: مساواته بالارض) أی لیزرع فوقه مثلاً، لأن حقه فی باطنها وظاهرها، فان شاء ترک حقه فی باطنها وان شاء استوفاه فتح. (الدر مع الرد (۲۳۷/۲) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنائز، مطلب فی دفن المیت، ط: سعید)

ولایخرج من القبر الاان تکون الأرض مغصوبة) أی بعدما أهیل التراب علیه لایجوز اخراجه بغیر ضرورة للنهی الوارد عن نبشه. وصرحوا: بحرمته. وأشار بکون الأرض مغصوبة الی انه یجوز لحق الآدمی... وذکر فی التبیین ان صاحب الارض مخیر ان شاء اخرجه منها وان شاء ساواه مع الارض وانتفع بها زراعته أو غیرها. (البحر الرائق (۱۹۵/۲) کتاب الجنائز، ط: سعید)

واذا دفن المیت فی ارض غیره بغیر اذن مالکها فالمالک بالخیار ان شاء امر باخراج المیت وان شاء سوی الارض وزرع فیها کذا فی التجنیس. (الهندیه، (۱۶۷/۱) کتاب الصلوة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن والنقل من مکان الی آخر، ط: رشیدیه.)

دعا پڑھیں۔(۱)

☆......بالغ مرد اور عورت کی دعا میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۲)

اجرت پر ایصالِ ثواب

اجرت دے کر قرآن مجید پڑھوا کر میت کو ثواب پہنچانا جائز نہیں۔ اس سے میت کو ثواب نہیں پہنچتا۔ کیوں کہ قرآن مجید کی تلاوت عبادت ہے۔ اور اجرت کی نیت سے تلاوت اور عبادت کرنے سے ثواب نہیں ملتا۔ جب پڑھنے والے کو ثواب

---

(۱) واذا اجتمعت الجنائز فالافراد بالصلوٰة لکل منها اولیٰ......ويقدم الافضل فالافضل...... وان اجتمعن...... وصلّی مرة واحدة صح.

قوله: (وصلی مرة واحدة صح) ويكتفى لهم بدعاء واحد كما بحثه بعضهم. ويؤيد أن الضمائر ضمائر جمع في قوله: اللهم اغفر لحينا الخ بقي ما اذا كان فيهم مكلفون وصغار، والظاهر أنه يأتي بدعاء الصغار بعد دعاء المكلفين كما مر. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۵۹۲، ۵۹۳)، باب احكام الجنائز فصل الصلوٰة عليه، ط: قديمى كتب خانه)

🗀 فتاویٰ دارالعلوم (۳۱۲/۵) کتاب الجنائز، فصل خامس عنوان در چند جنازے مردوں، عورتوں اور بچوں کے جمع ہوں تو نماز کیسے پڑھی جائے۔ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان۔

🗀 ولايستغفر فيها لصبي ومجنون ومعتوه لعدم تكليفهم بل يقول بعد دعاء البالغين: اللهم اجعله لنا فرطا ...... (الدر مع الرد: ۲/۲۱۵) كتاب الصلاة باب صلاة الجنائزة، ط: سعيد)

(۲) ويدعو للميت وجميع المسلمين ...... وعن رسول الله ﷺ: انه كان يقول اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا الخ ...... فان كان الميت صغيرا عن أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ أنه يقول: اللهم اجعله لنا فرطا الخ. (الهندية (ج: ۱/۱۶۴) الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت. كتاب الصلوٰة، ط: رشيدية.)

🗀 وصفة الدعاء أن يقول: اللهم اغفر لحينا الخ ...... وان كان غير مكلف يقول: ...... اللهم اجعله لنا فرطا الخ ......(حلبى كبير: (ص: ۵۸۷)، فصل فى الجنائز، ط: سهيل اكيڈمى)

🗀 فتاویٰ دارالعلوم (۲۷۳/۵) کتاب الجنائز، فصل خامس میں عنوان اور بالغین مرد وعورت کی دعا میں کوئی تمیز نہیں۔ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان۔

🗀 الظر ايضاً الحاشية السابقة.

نہیں ملا تو وہ میت کو کیا پہنچائے گا۔(۱)

ہاں اگر کوئی شخص اجرت کی نیت کے بغیر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قرآن مجید پڑھ کر میت کو ثواب پہنچائے گا تو ثواب پہنچے گا۔ خواہ مکان، دکان اور دفتر وغیرہ پر پڑھ کر پہنچائے یا قبر کے پاس پڑھ کر۔ دونوں صورتوں میں میت کو ثواب پہنچے گا۔(۲)

(۱) وأن القراءة لشئ من الدنيا لايجوز، وأن الآخذ والمعطى آثمان، لأن ذلک يشبه الاستجار على القراءة ونفس الاستجار عليها لايجوز، فكذا ماأشبهه ...... وانما أفتى المتأخرون بجواز الاستجار على تعليم القرآن لا على التلاوة. (الشامية (٧٣/٢) كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت، مطلب: فی بطلان الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سعيد.)

ان القراءة فی نفسها عبادة. وكل عبادة لابد فيها من الاخلاص لله تعالىٰ بلا رياء حتى تكون عبادة يرجىٰ بها الثواب وقد عرفوا الرياء بأن يراد بالعبادة غير وجهه تعالىٰ فالقارى بالأجرة ثوابه ماأراد القراءة لأجله وهو المال...... واذا كان لاثواب له لم تحصل المنفعة المقصودة للمستاجر لأنه استأجره لأجل الثواب فلاتصح الاجارة. (رسائل ابن عابدين: (١٦٧/١)، الرسالة السابعة شفاء العليل وبل الغليل فی حكم الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سهيل اكيڈمی)

وقد قال العلماء: ان القارى اذا قرأ لأجل المال فلاثواب له فأى شئ يهدى الى الميت وانما يصل الى الميت العمل الصالح والاستئجار على مجرد التلاوة لم يقل به أحد من الأئمة وانما تنازعوا فی الاستئجار على التعليم ولابأس بجواز اخذ الأجرة على الرقية. (الفتاوىٰ الكبرىٰ لابن تيمية: (٣٩١/٤، ٣٩٢) كتاب الاجارة، ط: دار الكتب الحديثية.)

(٢) وأما قراءة القرآن واهدائها له بغير اجرة فهذا يصل اليه كمايصل ثواب الصوم والحج. (كتاب الروح لابن القيم (ص: ٢٢٤) المسألة السادسة عشر: أى الاعمال أفضل فی اهداء الثواب الى الميت، ط: دار الكتب العربی.)

ويقرأ من القرآن ما تيسر له من الفاتحة وأوّل البقرة الى المفلحون واٰية الكرسى...... ثم يقول: اللهم اوصل ثواب ما قرأناه الىٰ فلان أو اليهم...... تنبيه: صرح علمائنا فی باب الحج عن الغير: بأن للانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوما أو صدقة أو غيرها كذا فی الهداية بل فی زكوة التاتارخانية عن المحيط: الافضل ممن يتصدق نفلاً أن ينوى لجميع المؤمنين والمؤمنات لأنها تصل اليهم ولاينقص من اجره شئ أهـ هو مذهب أهل السنة والجماعة. (الشامية (٢٤٣/٢) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی القراءة للميت واهداء ثوابها له)

وقول النبى ﷺ: (لايصوم احد عن احد ولايصلى احد عن احد) أى فی حق الخروج عن العهدة لافی حق الثواب، فان من صام أو صلى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الاموات =

اجرت پر قرآن خوانی کرنا

کسی قبر کے پاس اجرت کے بغیر قرآن مجید کی تلاوت کرنا میت کے انس یا ایصالِ ثواب کے لیے جائز ہے۔ ناظرہ اور حفظ کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔ (یعنی دونوں طرح جائز ہے) (۱)

البتہ میت کو دفن کرنے کے بعد کچھ دن کے لیے خاص اہتمام کے ساتھ میت کے لیے اجرت پر قرآن پڑھنے کے لیے کسی کو مقرر کرنا جائز نہیں ہے۔ پڑھنے والا اور پڑھوانے والا دونوں گناہ گار ہیں۔ اور وہ اجرت حرام ہے۔ واپس کرنا ضروری ہے۔

اجرت لے کر تلاوت کرنا

☆......میت کو ثواب پہنچانے کے لیے قبر کے پاس یا کسی اور جگہ پر اجرت لے کر تلاوت کرنا حرام ہے۔ اجرت لینے والے اور دینے والے دونوں گناہ گار ہیں۔ ایسی صورت میں ثواب حاصل نہیں ہوتا اور پیسے ضائع ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ

= او الاحياء جاز ويصل ثوابها اليهم عنداهل السنة والجماعة الخ (بدائع الصنائع: ۲۱۲/۲) كتاب الحج، فصل واما الذى يرجع الى النبات، ط: سعيد)

▭ الاصل فى هذا الباب أن الانسان له اى يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صوما او صدقة أو غيرها كالحج وقراء ة القرآن والاذكار الخ. (الهندية(۲۵۷/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيدية)

(۱) ولايكره الجلوس للقراءة على القبر فى المختار لتأدية القراء ة على الوجه المطلوب بالسكينة والتدبر والاتعاظ. (الشامية(۲۴۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلوٰة الجنائز، مطلب فى وضع الجريد ونحو الهلاس على القبور، ط: سعيد)

▭ (مراقى الفلاح مع حاشية الطحاوى(ص: ۶۲۲) باب احكام الجنائز، فصل فى زيارة القبور، ط: قديمى)

▭ قراءة القرآن عندالقبور عند محمد رحمه الله تعالىٰ: لاتكره ومشايخنا رحمهم الله تعالىٰ اخذوا بقوله. وهل ينتفع؟ والمختار انه ينتفع هكذا فى المضمرات. (الهندية(۱۶۶/۱)الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السادس فى القبر والدفن والنقل الخ، ط: رشيدية)

ثواب خریدنا جائز نہیں ہے۔

☆...... اجرت کے بغیر قبر کے پاس ثواب کی نیت سے تلاوت کرنا درست ہے۔(۱)

اجرت لے کر جنازہ کی نماز پڑھانا

مسلمان نمازی ہو یا بے نمازی، نیک کار ہو یا بدکار، پرہیز گار ہو یا گناہ گار سب کے جنازہ کی نماز پڑھنا فرض کفایہ ہے۔(۲)

اس لیے جنازہ کی نماز پڑھا کر اجرت لینا حرام ہے۔ اور یہ جہالت کی انتہا

(۱) وأن القراءة لشيئ من الدنيا لايجوز، وأن الأخذ والمعطى اثمان، لأن ذلک يشبه الاستجار على القراءة ونفس الاستجار عليها لايجوز فكذا ما أشبهه...... وانما أفتى المتأخرون بجواز الاستجار على تعليم القرآن لا على التلاوة.(الشامية (۷۳/۲) كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت، مطلب: في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سعيد.)

ان القراءة في نفسها عبادة. وكل عبادة لابد فيها من الاخلاص لله تعالىٰ بلا رياء حتى تكون عبادة يرجىٰ بها الثواب وقد عرفوا الرياء بأن يراد بالعبادة غير وجهه تعالىٰ، فالقارى بالأجرة ثوابه ماأراد القراءة لأجله وهو المال ....واذا كان لاثواب له لم تحصل المنفعة المقصودة للمستأجر لأنه استأجره لأجل الثواب فلاتصح الاجارة. (رسائل ابن عابدين: (۱۶۷/۱) الرسالة السابعة شفاء العليل وبل الغليل في حكم الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سهيل اكيڈمی)

وقد قال العلماء: ان القارى اذا قرأ لأجل المال فلاثواب له فأى شئ يهدى الى الميت، وانما يصل الى الميت العمل الصالح والاستجار على مجرد التلاوة لم يقل به أحدمن الأئمة وانماتنازعوا في الاستجارعلى التعليم ولابأس بجواز اخذ الأجرة على الرقية. (الفتاوىٰ الكبرى لابن تيمية: (۴۹۲،۴۹۱/۴)كتاب الاجارة، ط: دار الكتب الحديثية.)

(۲) الصلاة على الجنازة فرض كفاية، اذا قام به البعض واحداً كان أو جماعة، ذكراً كان أو أنثىٰ، سقط عن الباقين، واذا ترک الكل أثموا. (الهندية: (۱۲۶/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في صلوٰة الجنازة، ط: رشيدية)

أنها فرض كفاية اذا قام البعض يسقط عن الباقين. (بدائع الصنائع: (۳۱۱/۱) كتاب الجنائز، فصل والكلام في صلوٰة الجنازة، ط: سعيد.)

والصلاة عليه...... فرض كفاية كدفنه وغسله...... (الدرمع الرد: (۲۰۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في صلاة الجنائز، ط: سعيد.)

اور لالچی ہونے کی دلیل ہے۔(۱)

اجرت لے کر شفا کے لیے تلاوت کرنا

''شفا کے لیے قرآن ختم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/ ۴۵۰)

اجرت والی نماز کا حکم

جنازہ کی نماز پڑھا کر اجرت لینا گناہ اور حرام ہے۔ تاہم جنازہ کی نماز ہو جائے گی۔ اور فرضیت ساقط ہو جائے گی۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

اچانک موت سے پناہ مانگنا

اچانک موت سے پناہ مانگنی چاہیے؛ کیوں کہ اکثر اس سے حقوق اور قرض ادا کرنے کا، ضروری چیز کے بارے میں وصیت کرنے کا، اور توبہ اور معافی وغیرہ کا موقع نہیں ملتا۔(۳)

---

(۱) والمذهب عندنا أن كل طاعة يختص بها المسلم، فالاستئجار عليها باطل. (مجمع الأنهر: (۵۳۳/۳) كتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، ط: غفاريه كوئٹه). ولايجوز أخذ الاجرة على الطاعة كالمعصية وفيه أن اخذ الاجرة على الطاعة لايجوز مطلقا عند المتقدمين. واجازه المتأخرون علىٰ تعليم القرآن والاذان والامامة للضرورة كما بين في محله. ومقتضاه عدم الجواز هنا وان وجد في غيره لأنه طاعة تعين اوّلا ولايختص عدم الجواز بالواجب. نعم! الاستئجار على الواجب غير جائز اتفاقا الخ. وعبارة الفتح ولايجوز الاستئجار على غسل الميت ويجوز على الحمل والدفن. (الشامية: (۱۹۹/۲، ۲۰۰) باب صلوٰة الجنازة، مطلب في حديث وكل سبب ونسب منقطع الاسبى ونسبى، ط: سعيد)

(۲) انظر الحاشية السابقة.

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: (۳۱۴/۵) کتاب الجنائز، فصل خامس نماز جنازہ عنوان ''اجرت پر جو نماز پڑھی گئی جائز ہوگی یا نہیں؟'' ط: مکتبہ امدادیہ ملتان۔)

(۳) عن عبيد بن خالد السلمى رجل من اصحاب النبى ﷺ قال: مرة عن النبى ﷺ ثم قال: مرة عن عبيد قال: موت الفجاءة اخذة اسف. (ابوداؤد: (۹۰/۲) كتاب الجنائز، باب فى موت الفجاءة، ط: رحمانيه)

مشكاة المصابيح (ص: ۱۴۰) كتاب الجنائز، باب تمنى الموت، الفصل الثانى، ط: قديمى.=

مسنون دعاؤں میں اچانک موت سے پناہ مانگنے کی دعا بھی منقول ہے۔(۱)

اچھی امید رکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ موت کی حالت میں تھا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تیرا کیا حال ہے، کہا: اللہ سے امید رکھتا ہوں، اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کی حالت میں جس میں یہ دو باتیں پائی جائیں گی تو اللہ تعالیٰ

= قوله اخذة اسف: الآسف روى بفتح المهملة بمعنى الغضب وكسرها بمعنى الغضبان اى موت الفجاءة من آثار غضب الله، لأنه لم يترك يستعد للآخرة بالتوبة والعمل وهذا للكافر ولمن ليس على طريقة محمودة بدليل الرواية الاخرىٰ. (لمعات التنقيح فى شرح مشكاة المصابيح: (ص: ۳۰۱) كتاب الجنائز، باب تمنى الموت وذكره، ط: مكتبه رشيدية)

ان النبى ﷺ مر بجدار مائل، فأسرع وقال: اكره الفوات. قال ابن بطال: وكان ذلك "والله اعلم" لما فى موت الفجاءة من خوف حرمان الوصية وترك الاستعداد للمعاد بالتوبة وغيرها من الاعمال الصالحة...... وفى مصنف ابن ابى شيبة عن عائشة وابن مسعود: موت الفجاءة راحة للمؤمن واسف على الفاجر...... وقد نقل عن احمد وبعض الشافعية: كراهة موت الفجاءة. ونقل النووى عن بعض القدماء: ان جماعة من الانبياء والصالحين ماتوا كذلك. قال النووى: وهو محبوب للمراقبين. قلت: وبذلك يجمع القولان. (فتح البارى (۳۲۵/۳) كتاب الجنائز، باب موت الفجاءة، البغتة، ط: قديمى كتب خانه)

(۱) وموت الفجاءة التى هو اخذة الاسف ونحوها. وقال الطيبى: نقلا عن المظهر أراد به ماتعوذ منها رسول الله ﷺ فى دعائه: اللهم انى اعوذبك من الهدم وأعوذبك من التردى ومن الغرق والهرم وأعوذبك من ان يتخبطنى الشيطان عندالموت وأعوذبك من أن أموت فى سبيلك مدبراً وأعوذبك من أن اموت لديغا. (مرقاة المفاتيح: (۳۵۲/۴) كتاب الزكوٰة، باب فضل الصدقة، الفصل الثانى، ط: رشيدية.)

اللهم انى اعوذبك من موت الفجاءة. (كنز العمال (۳۰۷/۲) رقم الحديث: ۳۷۸۶، الباب الثامن: فى الدعاء، الفصل السادس فى جوامع الادعية، ط: مؤسسة الرسالة)

ان النبى ﷺ: مر بجدار مائل فأسرع وقال: اكره الفوات. قال ابن بطال: وكان ذلك والله اعلم لما فى موت الفجاءة من خوف حرمان الوصية وترك الاستعداد للمعاد بالتوبة وغيرها من الاعمال الصالحة. (فتح البارى: (۳۲۵/۳) كتاب الجنائز، باب موت الفجاءة، البغتة ط: قديمى)

اس کی امید پوری کرے گا اور خوف سے امان دے گا۔(۱)

اچھے کام کو آخری کام سمجھ کر کرو

''دنیا سراسر دھوکہ ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۸/۱)

احرام کی حالت میں انتقال ہو جائے

اگر کسی آدمی کا احرام کی حالت میں انتقال ہو جائے تو اس کو بھی غسل دیتے وقت پانی میں خوشبو وغیرہ ڈالنا مستحب ہے۔ کیوں کہ مردہ انسان شریعت کا مکلف نہیں ہوتا۔ لہٰذا موت کے ساتھ ہی احرام بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اس کا سر بھی ڈھک دیا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) واخرج احمد والترمذی وابن ماجه عن انس أنّ النبیّ ﷺ دخل علی شاب وهو فی الموت قال: کیف تجدک؟ قال: ارجو الله، وأخاف ذنوبی، فقال رسول الله ﷺ: لایجتمعان فی قلب عبد فی مثل هذا الموطن، الا أعطاه الله مایرجوه وأمنه مما یخاف. (شرح الصدور بشرح حال الموت والقبور: (ص: ۳۸) باب تحسین الظن بالله والخوف منه، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

(۲) ثم المحرم یکفن کما یکفن الحلال عندنا أی تغطی رأسه ووجهه ویطیب، وقال الشافعی لایخمر رأسه ولا یقرب منه طیب .... ولنا ما روی عن عطاء عن ابن عباس عن النبی ﷺ انه قال فی المحرم یموت خمروهم ولاتشبهوهم بالیهود. وروی عن علی أنه قال فی المحرم اذا مات انقطع احرامه. ولأن النبی ﷺ قال: اذامات ابن آدم انقطع عمله الا من ثلاثة ولد صالح یدعو له وصدقة جاریة وعلم علمه الناس ینتفعون به. والاحرام لیس من هذه الثلاثة. (بدائع الصنائع (۳۰۸/۱) کتاب الجنائز، فصل: فی بیان من یجب علیه الکفن، ط: سعید)

☐ (والمحرم کالحلال) ای فیغطی رأسه وتطیب اکفانه. (الدرالمختار: (۲۰۴/۲) باب صلوٰة الجنائز، مطلب فی الکفن، ط:سعید.)

☐ وفی المجتبی: المکفنون اثنا عشر .... العاشر المحرم وهو کالحلال عندنا. (البحرالرائق: (۱۷۷/۲) کتاب الجنائز، ط: سعید.)

☐ ولو مات محرم مایغطی رأسه ووجهه لبطلان احرامه بموته. لقوله ﷺ: "اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا ثلاث" والاحرام عمل فهو منقطع، ولذا لایبنی المامور بالحج علی احرام المیت اتفاقاً. (غنیة الناسک: (ص:۸۸، ۸۹) باب الاحرام، فصل فی محرمات الاحرام ومحظوراته المتنی فی غالبها الجزاء، ط: ادارة القرآن.)

ہاں اگر احرام کی حالت میں زندہ ہے تو سر ڈھانکنا اور خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔لیکن موت سے یہ سب پابندیاں ختم ہوجاتی ہیں۔(۱)

احرام کی حالت میں مرنے والے کا کفن

''حج میں مرنے والے کا کفن'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۶/۱)

احسان ماں باپ پر

''ماں باپ پر احسان'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۲/۲)

اذان دینا

میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان دینا قرآن وحدیث، صحابہ تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے۔اس سے احتراز کرنا ضروری ہے۔(۲)

(۱) الحنفية والمالكية قالوا: يندب وضع الطيب ونحوه في ماء غسل الميت، سواء كان متلبسا بالاحرام أو لا، وذلك لأن الميت غير مكلف، وينقطع احرامه بالموت، ولذا تغطى رأسه، بخلاف ما لو كان متلبسا بالاحرام وهي حي. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۵۰۷/۱) مباحث الجنائز، حكم غلط ماى الغسل بالطيب ونحوه، ط: داراحياء التراث.)

(قوله وغسلها بالخطمي) أي وليجتنب غسل رأسه ولحيته بالخطمي...... لكن يجب عليه دم اذا لم يجتنبه عنده لأنه نوع طيب. (البحر الرائق: (۳۲۴/۲) كتاب الحج، باب الاحرام، ط: سعيد)

(وبعده) أي الاحرام بلا مهلة (يتقى الرفث...... والتطيب...... وستر الوجه) كله أو بعضه...... (والرأس). (الدر المختار: (۴۸۶/۲، ۴۸۸) كتاب الحج، مطلب: من حج فلم يرث الخ، ط: سعيد.)

ويتقى ستر الرأس والوجه ...... ولايمس طيبا بيده وان كان لايقصد به التطيب. (الهندية: (۲۲۴/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع فيما بفعله المحرم بعد الاحرام).

انظر الحاشية السابقة ايضاً.)

(۲) تنبيه: في الاقتصار على ما ذكر من الوارد اشارة الى أنه لايسن الاذان عند ادخال الميت في قبره، كما هو المعتاد الأن. وقد صرح ابن حجر في فتاويه: بأنه بدعة وقال: ومن ظن أنه سنة قياسا على مذهبهما للمولود الحاقا لخاتمة الامر بابتدائه فلم يصب الخ. (الشامية: (۲۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: في دفن الميت، ط: سعيد) =

اذان دینا قبر پر

''قبر پر اذان دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۸۳/۲)

اذان نہیں دی گئی

☆...... جو بچہ زندہ پیدا ہونے کے بعد چند سانس لے کر مر گیا، اور اس کے کان میں اذان اور اقامت نہیں کہی گئی تو اس کو بھی غسل دینے کے بعد کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ اذان اور اقامت کہنے کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے یا موقع ملنے کے باوجود اذان و اقامت نہ کہنے کی وجہ سے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا سراسر جہالت ہے۔(۱)

= قیل: وعند انزال المیت القبر قیاسا علیٰ اوّل خروجه للدنیا لکن رده ابن حجر فی شرح العباب. (منحة الخالق علی البحر الرائق: (۲۵۶/۱) کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان، ط: سعید)

وقیل: وعند انزال المیت القبر قیاسا علیٰ اوّل خروجه للدنیا لکن رددته فی شرح العباب. (نهایة المحتاج الیٰ شرح المنهاج: (۴۶۸/۱) کتاب الصلوٰۃ، فصل فی بیان الاذان، ط: دارالفکر)

وفی حاشیة البحر للخیر الرملی رأیت فی کتب الشافعیة کما فی اذان المولود...... وعند انزال المیت القبر قیاسا علیٰ اوّل خروجه للدنیا لکن رده ابن حجر فی شرح العباب. (الشامیة (۳۸۵/۱) کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان، مطلب فی المواضع اللتی یندب لها الاذان فی غیر الصلوٰۃ، ط: سعید)

(۱) واما شرائط وجوبها فمنها: أن یکون میتا مات بعد الولادة حتی لو ولد میتا لم یغسل کذا روی عن أبی حنیفة رحمه الله، انه قال: اذا استهل المولود سمی وغسل وصلی علیه. (بدائع الصنائع (۳۰۲/۱) کتاب الجنائز، فصل: فی شرائط وجوبه، ط: سعید)

ومن ولد فمات یغسل ویصلی علیه ویرث ویورث ویسمی ان استهل...... أی وجد منه ما یدل علیٰ حیاته بعد خروج اکثره. (قوله أی وجد منه مایدل علی حیاته) أی من بکاء أو تحریک عضو أو طرف ونحو ذلک. بدائع (الدر مع الرد (۲۲۷/۲) کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الجنازة، مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلانا فی المسجد یتوقف علی کون الشاتم فیه، ط: سعید.)

ومن استهل صلی علیه والا لا) استهلال الصبی فی اللغة: أن یرفع صوته بالبکاء عند ولادته...... وفی الشرع: أن یکون منه مایدل علیٰ حیاته من رفع صوت أو حرکة عضو ولو أن یطرف عینه، وذکر المصنف: أن حکمه الصلوة علیه ویلزمه أن یغسل وأن یرث ویورث وأن یسمی وان لم یبق بعده حیا لا کرامه لأنه من بنی آدم. (البحر الرائق (۱۸۸/۲) کتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاتهم ط: سعید) =

☆......اگر بچے کے کان میں زندہ ہونے کی حالت میں اذان اور اقامت نہیں کہی گئی، تو انتقال کے بعد اس کے کان میں اذان اور اقامت نہیں کہی جائے گی۔ کیوں کہ وقت ختم ہوگیا۔

☆......اگر ایسے بچے کو جنازہ کے بغیر دفن کر دیا ہے تو فرض کفایہ ترک کرنے کی وجہ سے بہت بڑا گناہ ہوگا۔ ایسے لوگوں پر اپنے گناہ کی توبہ اور استغفار کرنا ضروری ہے۔(۱)

☆......موجودہ دور میں بعض بچوں کو کمزور پیدا ہونے کی وجہ سے مشین میں رکھا جاتا ہے، اور اذان دینے اور اقامت کہنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اور بچے کا اسی حالت میں انتقال ہوجاتا ہے تو بھی اس کو غسل دے کر کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا لازم ہے۔(۲)

= ☜ فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرا كان أو كبيرا ذكراً كان أو أنثىٰ الخ. (بدائع الصنائع (۳۱۱/۱) كتاب الجنائز، فصل: والكلام فى صلوٰة الجنازة، ط: سعيد).

(۱) انها فرض كفاية اذا قام به البعض، يسقط عن الباقين...... فصار بمنزلة الجهاد لكن لايسع الاجتماع علىٰ تركها كالجهاد. (بدائع الصنائع (۳۱۱/۱) كتاب الجنائز، فصل: والكلام فى صلوة الجنازة، ط: سعيد)

☜ الصلوة على الجنازة فرض كفاية اذا قام به البعض واحدا كان أو جماعة ذكرا كان أو أنثىٰ، سقط عن الباقين واذا ترک الكل أثموا. (الهندية: (۱۶۲/۱) كتاب الصلوٰة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى صلوة الجنازة، ط: رشيديه).

☜ والصلاة عليه...... فرض كفاية كدفنه وغسله وتجهيزه فانها فرض كفاية. (الدرالمختار (۲۰۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فى صلاة الجنازة، ط: سعيد)

(۲) فكل مسلم مات بعدالولادة يصلى عليه صغيراً كان او كبيراً ذكراً كان او انثى الخ. (بدائع الصنائع(۳۱۱/۱) كتاب الجنائز، فصل الكلام فى صلوة الجنازة، ط: سعيد)

☜ (ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه ......ويسمى ان استهل. .أى وجد منه مايدل على حياته بعد خروج اكثره. (الدرالمختار مع الرد : (۲۲۷/۲) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلاناً فى المسجديتوقف على كون الشاتم فيه. ط: سعيد)

☜ (روى عن ابى حنيفة رحمه الله انه قال: اذا استهل المولودسمى وغسل وصلى عليه. (بدائع الصنائع(۳۰۲/۱) كتاب الجنائز، فصل فى شرائط وجوبه، ط: سعيد)

ارواح چار قسم کی ہیں

ارواح چار قسم کی ہیں:

ایک انبیاء علیہم السلام کی ارواح۔

دوسری نیک کار مؤمنوں کی ارواح۔

تیسری بدکار مؤمنوں کی ارواح۔

چوتھی کفار و مشرکین کی ارواح۔

واضح رہے کہ موت کے بعد ارواح جہاں رہتی ہیں، اس جگہ کو نبی کریم ﷺ کے علاوہ دوسرا کوئی شخص نہ جانتا ہے نہ بیان کر سکتا ہے، آنحضرت ﷺ نے معراج کی رات میں دونوں عالم کی سیر کی، ارواح سے ملاقات کی، اور اللہ تعالیٰ نے بہت سی باتوں سے آپ کو آگاہ کیا، اس واسطے جناب رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ بیان کیا ہے وہی حق ہے۔ اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کو پیغمبر علیہ السلام سے سن کر بیان کیا ہے، اپنی رائے کو دخل نہیں دیا ہے۔

اور جب روح دنیا کی چیزوں کی مثل نہیں ہے اور نہ دیکھنے میں آسکتی ہے تو اس کو دنیا کی کسی چیز پر قیاس کرنا اور اندازہ لگانا نہایت غلطی ہے جیسے کوئی شخص بھوک پیاس کو لکڑی پتھر پر قیاس کرے یا خوشی اور غمی کو دوست اور پہاڑ پر قیاس کرے تو کہا جائے گا کہ یہ شخص جاہل اور بے عقل ہے۔ جب یہ سب باتیں معلوم ہو گئیں تو اب سمجھنا چاہیے کہ انسان نے دنیا میں رہ کر جیسے اعمال کیے ہیں اس کے موافق اس کی روح اپنے درجہ میں رکھی جاتی ہے، مثلاً بعض ارواح علیین کے درجے میں رہتی ہیں، یہ پیغمبروں کی روحیں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات میں ان لوگوں سے ملاقات کی ہے۔

بعض ارواح کو سبز چڑیوں کی پیٹھ پر جگہ دی جاتی ہے، یہ جنت میں رہتی ہیں

اور جہاں چاہیں وہاں چلی جاتی ہیں، یہ وہ شہید ہیں جو جہاد میں قتل کئے گئے اور ان پر کسی کا قرض نہیں ہے، (اور جن پر کسی کا حق باقی رہ گیا ہے وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم رکھے جائیں گے) ۔غرضیکہ ارواح کی کوئی ایک متعین جگہ نہیں ہے بلکہ مختلف ارواح کو ان کے اعمال کے مطابق مختلف مقامات پر رکھا جاتا ہے۔(۱)

ارواح کی ملاقات

''مردہ کی روح سے سابقہ مردہ کی روحیں ملاقات کرتی ہیں''عنوان کے تحت دیکھیں۔

ارواح کے رہنے کی جگہ

''ارواح چار قسم کی ہیں''عنوان کی تحت دیکھیں۔(۱/۷۵)

(۱) ثم قال ابن القيم : ولا يحكم على قول من هذه الأقوال بعينه بالصحة ولا غيره بالبطلان ، بل الصحيح أن الأرواح متفاوتة في مستقرها في البرزخ اعظم تفاوت ، ولا تعارض بين الأدلة ، فإن كلا منها وارد على فريق من الناس ، بحسب درجاتهم في السعادة أو الشقاوة ، فمنها أرواح في أعلى عليين ، في الملأ الأعلى ، وهم الأنبياء ، وهم متفاوتون في منازلهم كما رآهم النبيّ ﷺ ليلة الإسراء، ومنها أرواح في حواصل طير خضر تسرح في الجنّة حيث شاء ت ، وهي أرواح بعض الشهداء لا جميعهم ، فإنّ منهم من يحبس عن دخول الجنّة لدين أو لغيره ، كما في المسند عن محمد بن عبد الله ابن جحش ، أنّ رجلا جاء إلى النبيّ ﷺ فقال : يا رسول الله ! ما لي إن قتلت في سبيل الله ؟ قال : الجنّة ، فلما ولى قال : الا الدين سارّني به جبرئيل آنفًا ، ومنهم من يكون محبوسًا في قبره ، كحديث صاحب الشملة ، انها تشتعل عليه نارًا في قبره ، ومنهم من يكون محبوسًا في الأرض ، لم تصل روحه إلى الملأ الأعلى ، فإنّها كانت روحًا سفلية ارضية ، فإن الأنفس الأرضية لا تجامع الأنفس السماوية ، كما أنّها لاتجامعها في الدنيا فالروح بعد المفارقة تلحق بأشكالها وأصحاب عملها فالمرء مع [من] أحب ، ومنها أرواح تكون في تنور الزناة ، وأرواح في نهر الدم ، إلى غير ذلك ، فليس للأرواح ، سعيدها و شقيها ، مستقر واحد ، وكلها على اختلاف بحالها ، وتباين مقارّها ، لها اتصال بأجسادها في قبورها ، ليحصل له من النعيم والعذاب ما كتب له ، انتهى كلام ابن القيم . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبر : (ص: ۳۰۰، ۳۰۱) باب مقر الأرواح ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

اسقاط شدہ پر جنازہ کی نماز کا حکم

''حمل گر جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۲۰)

اسقاط ہو جائے

''مردہ پیدا ہونے والے بچے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۶۴)

اسلام ظاہر نہیں کیا

''مسلمان ہونے کو ظاہر نہیں کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۹۱)

اسلام کا احسان

موت چونکہ یقیناً آنے والی ہے، اور اس کا وقت معلوم نہیں ہے؛ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ کسی وقت بھی اس سے غافل نہ ہو، ہمیشہ اس کو یاد رکھے اور آخرت کے اس سفر کی تیاری کرتا رہے۔ خصوصاً بیمار ہو تو اپنی دینی و ایمانی حالت کو درست کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو صحیح کرنے کی زیادہ فکر کرے۔ (۱)

اور دوسرے مسلمان بھائی اس کی خدمت و ہمدردی اور اس کا غم ہلکا کرنے اور جی بہلانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کا نام اور کلام پڑھ کر اس پر دم کریں۔ اور اس کی صحت و شفا کے لیے دعا کریں۔ اور اس کے سامنے اجر و ثواب کی باتیں اور اللہ کی

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اكثروا ذكر هاذم اللذات الموت. رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة. (مشكوة (ص: ۱۴۰) كتاب الجنائز، باب تمنی الموت وذكره، الفصل الثانی، ط: قديمی)

🗁 (عن عبدالله بن عمرؓ قال اخذ رسول الله صلی الله عليه وسلم بمنكبی فقال: كن فی الدنيا كانك غريب، أو عابر سبيل وكان ابن عمر يقول: اذا امسيت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتك لمرضك ومن حيوتك لموتك. (بخاری (۲/۹۴۹) كتاب الرقاق، باب قول النبی صلی الله عليه وسلم كن فی الدنيا كانك غريب او عابر سبيل. ط: قديمی)

🗁 (مشكوة (ص: ۱۳۹) كتاب الجنائز، باب تمنی الموت وذكره، الفصل الاول، ط: قديمی)

رحمت کی شان کے خوش آئند تذکرے کریں۔ خصوصاً جب یہ محسوس ہو کہ مریض بظاہر اچھا ہونے والا نہیں ہے۔ اور آخرت کا سفر قریب ہے تو اس کے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کی اور کلمۂ ایمانی کی یاد دہانی کی مناسب طریقے پر کوشش کریں! (۱)

اور پھر جب موت آجائے تو اس کے اقارب صبر سے کام لیں، طبعی اور فطری رنج وغم کے باوجود موت کو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سمجھ کر وفادار بندے کی طرح اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں، اور اس کے کرم سے اس صدمہ پر اجر وثواب کی امید رکھیں، اور اس کے لئے دعائیں کریں۔ اور زبانی اور عملی طور پر میت کے اقارب اور گھر والوں کی غم خواری اور ہمدردی کریں، اور ان کی تسلی وتشفی اور غم ہلکا کرنے کی کوشش کر کے اللہ کے پاس اجر حاصل کرنے والے ہوں! (۲)

---

(۱) عن ابی سعید وابی هريرة قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقنوا موتاكم لااله الاالله. رواه مسلم. وعن ام سلمة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم المريض أو الميت فقولوا خيراً فان الملائكة يؤمنون علىٰ ماتقولون. رواه مسلم. (مشكوة (ص: ۱۴۰) كتاب الجنائز، باب مايقال عند من حضره الموت، الفصل الاول، ط: قديمى)

(عن ابى سعيد الخدرى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم على المريض فنفسوا له فى اجله فان ذالك لايرد شيئاً ويطيب بنفسه. (جامع الترمذى (۱/۲۹) ابواب الطب، بعد باب التداوى بالرماد، ط: سعيد)

(سنن ابن ماجه (ص: ۱۴۰) ابواب ماجاء فى الجنائز، باب ماجاء فى عيادة المريض: ط: قديمى)

(۲) عن عبدالله بن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: من عزّى مصابا فله مثل ما أجره، رواه الترمذى. (مشكوٰة (ص: ۱۵۱) كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، الفصل الثانى، ط: قديمى).

ان ادخال السرور فى قلب المؤمن، افضل من عمل الثقلين و ورد أن من عزى مصابا فله مثل اجره. (مرقاة المفاتيح (۴/۱۲۰) كتاب الجنائز، باب المشى بالجنازة، الفصل الأوّل، ط: رشيديه).

(قال رسول الله ﷺ: من عزى مصابا) أى...... با لمأتى لديه، أو بالكتابة اليه بما يهون المصيبة عليه ويحمله على الصبر بوعد الأجر أوبالدعاء له بنحو "أعظم الله أجرك والهمك الصبر" ورزقك الشكر. (فله) أى للمعزى (مثل اجره) أى نحو المصاب على صبره، لأن الدال على الخير كفاعله كما فى الحديث الصحيح. (مرقاة المفاتيح (۴/۱۹۳) كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، الفصل الثانى، ط: رشيديه). =

اسلام کی مقدس شریعت میں چونکہ اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ عمدہ سلوک اور احسانات اور ہر قسم کی مراعات ایک بڑا جزء قرار دی گئی ہیں، اور شریعت نہیں چاہتی کہ اس دینی اخوت اور محبت کا سلسلہ موت سے ختم ہو جائے، اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کوئی مسلمان دنیا سے انتقال کر جاتا اس کے ساتھ وہ بہت احسان کرتے، اور جو چیزیں اس کے لیے قبر اور قیامت میں مفید ہوتیں ان کی کوشش فرماتے، اور اس کے رشتہ دار اقارب سے بھی بہت اچھا سلوک کرتے۔(۱)

یہی وجہ ہے کہ جنازہ کی نماز جو درحقیقت میت کے لیے مغفرت کی دعا ہے، مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردی گئی ہے، اور اس میت کو پاک صاف کر کے ایک عمدہ اہتمام سے آخری منزل تک پہنچادینا ایک لازمی امر قرار دے دیا گیا ہے۔ درحقیقت میت کے حقوق کی رعایت اس کی بیماری سے آخری وقت تک، بلکہ اس کے بعد بھی جیسی اسلام میں ہوتی ہے کسی اور مذہب میں اس کا ایک فی صد بھی نہیں چنانچہ اگر کسی کی چشمِ بصیرت روشن ہو تو وہ ان معاملات کو نہایت قدر کی نگاہوں سے

= ولا بأس...... بتعزية أهله وترغيبهم فى الصبر. (قوله بتعزية اهله) أى تصبيرهم والدعاء لهم به...... وتستحب التعزية للرجال والنساء اللاتى لايفتن، لقوله عليه الصلاة والسلام: من عزى اخاه بمصيبة كساه الله من حلل الكرامة يوم القيامة رواه ابن ماجه. (الدر مع الرد (۲۳۹/۲، ۲۴۰) باب صلاة الجنازة، قبيل مطلب: فى الثواب على المصيبة، ط: سعيد)

(۱) عن عثمان بن عفان قال: كان النبى ﷺ: اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال: استغفروا لأخيكم واسئلوا له بالتثبت فانه الأن يسئل. (ابو داؤد (۱۰۵/۱) كتاب الجنائز، باب الاستغفار عندالقبر للميت فى وقت الانصراف، ط: رحمانيه).

وكان اذا فرغ من دفن الميت قام على قبره هو و أصحابه وسئل له التثبت وأمرهم أن يسئلوه له التثبت. (زاد المعاد: (۵۲۲/۱) كتاب الجنائز، فصل: وكان من هديه الا يدفن الميت عند طلوع الشمس، ط: مؤسسة الرسالة)

(كان اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه) أى علىٰ قبره هو و أصحابه صفوفاً (فقال استغفروا لأخيكم وسئلوا الله له التثبت) أى اطلبوا له من الله تعالىٰ أن تثبت لسانه وجنانه لجواب الملكين. (فيض القدير للمناوى: رقم الحديث: ۶۷۵۷ (۵۰۲/۶) ط: دارالحديث القاهرة)

دیکھے گا۔ غیر مسلم اور عیسائی اور یہودی مذہب والے بوڑھے اور بے سہارا لوگوں کو ''اولڈ ہوم'' میں چھوڑ کر آجاتے ہیں۔ پھر ان کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہوتا، (۱) نہ اولاد پوچھتی ہے اور نہ کوئی اور رشتہ دار، بہر حال! جتنا غور کیا جائے اتنا اسلام کے احسانات آشکار ہوتے چلے جاتے ہیں، پس ہے کوئی سوچنے والا؟!!

اشعار پڑھنا جنازہ کے ساتھ

''جنازہ کے ساتھ اشعار پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۲۷۰)

اصحاب رسول کو برا کہنے والا

ابو اسحاق نے روایت کی ہے کہ مجھے ایک میت کو غسل دینے کے لئے بلایا گیا جب میں غسل دینے کے لئے ان کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ اس کی گردن پر ایک سانپ لپٹا ہوا ہے، مجھے تعجب ہوا، لوگوں نے بیان کیا کہ یہ شخص اصحاب رسول اللہ ﷺ کو برا کہتا تھا۔ (۲)

اضافی حصہ میں جنازہ کی نماز پڑھنا

☆......اگر مسجد میں بعد میں مسجد کی نیت سے اضافہ کیا گیا، تو اس پر مسجد کے

---

(۱) أن المقصود الأعظم من الصلاة على الميت طلب المغفرة والشفاعة له. (فتح الباري (۴۲۷/۸) كتاب التفسير، باب قوله استغفرلهم أو لاتستغفر لهم الخ، ط: قديمي كتب خانه).

▭ تحفة الأحوذي (۳۸۴/۸) كتاب التفسير، باب ومن سورة التوبة، ط: قديمي كتب خانه).

▭ (والاتيان بالدعوات استغفار للميت......) اشار بهذا الىٰ بيان المقصود من اتيان الدعوات للميت بعد التكبيرة الثالثة، وهوأن المقصود من ذلك استغفار للميت أى طلب المغفرة له. (البناية في شرح الهداية (۴۹۰/۳) كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل: في الصلاة على الميت، ط: مكتبه حقانيه ملتان).

(۲) واخرج عن أبي إسحاق، قال: دعيت إلى ميت لأغسله، فلما كشفت الثوب عن وجهه، فإذا أنا بحية قد تطوقت على حلقه، فذكروا أنه كان يسب الصحابة۔ رضي الله عنهم۔. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۲۱۹) باب عذاب القبر، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

احکام جاری ہوں گے، وہاں پر ناپاک آدمی کا جانا، میت لے جانا، جنازہ کی نماز پڑھنا اور دوسری جماعت کرنا مکروہ ہوگا۔

اور اگر مسجد کی نیت سے اضافہ نہیں کیا گیا، بلکہ اس غرض سے وہ حصہ بڑھا دیا گیا ہے کہ ضرورت کے وقت وہاں پر بچے بیٹھ کر پڑھ لیا کریں، یا اگر نمازی زیادہ ہو جائیں تو وہاں بھی کھڑے ہو جایا کریں، لیکن وہ حصہ مسجد کا حصہ نہیں ہے تو اس پر مسجد کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔ وہاں پر ناپاک کا جانا، جنازہ کی نماز پڑھنا اور دوسری جماعت کرنا درست ہوگا۔ (۱)

☆......اضافی حصہ میں مسجد کی نیت کی گئی یا نہیں، واقف اور مسجد کے بانی یا کمیٹی سے معلوم کیا جائے۔ (۲)

اعزہ کا میت کو بھول جانا

روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو

(۱) وتكره الصلاة على الجنازة في مسجد جماعة عندنا. (حلبی كبير (ص: ۵۸۸) فصل فی الجنازة، ط: سهيل اكيڈمی.)

🗁 وكرهت تحريما وقيل تنزيهاً في مسجد جماعة هو اى الميت فيه وحده أو مع القوم. (الدر المختار (۲/۲۲۴، ۲۲۵) باب صلاة الجنازة، مطلب في كراهة صلاة الجنازة في المسجد. ط:سعيد.)

🗁 (ولا في مسجد) لحديث ابى داؤد مرفوعا من صلى على ميت في المسجد فلا اجر له وفي رواية لاشيئ له. (البحر الرائق (۲/۱۸۶) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

(۲) انهم صرحوا بأن مراعاة غرض الواقفين واجبة. (الشامية (۴/۴۴۵) كتاب الوقف، مطلب مراعاة غرض الواقفين واجبة الخ، ط: سعيد).

🗁 قال العلامة قاسم في فتاواه: أجمعت الأمة ان من شروط الواقفين ما هو صحيح معتبر يعمل به. البحر الرائق (۵/۴۴۵) كتاب الوقف، ط: سعيد).

🗁 شرط الواقف يجب اتباعه لقولهم: شرط الواقف كنص الشارع: اى في وجوب العمل به وفي المفهوم والدلالة. (الاشباه والنظائر لابن نجيم (ص: ۱۹۴) كتاب الوقف، ط: قديمی.)

میت کے رشتہ داروں میں سے اس کے ساتھ جاتا ہے، وہ جب اسے دفن کر کے فارغ ہوتے ہیں، اور میت پر ان کا حزن وملال کم ہو جاتا ہے تو وہ فرشتہ ایک ایک مٹھی مٹی لے کر ان کے چہروں پر مارتا ہے، اور ان سے کہتا ہے تم واپس لوٹ جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے مردے کو بھلا دے۔ چناں چہ وہ اس مردے کو بھول جاتے ہیں۔ اور کھانے پینے، ہنسنے بولنے، خرید وفرخت میں اس طرح مشغول ہو جاتے ہیں، گویا نہ وہ میت ان میں سے تھا نہ یہ اس سے کوئی تعلق رکھتے تھے۔(۱)

اعضاء ملیں

''لاش کے ٹکڑے ملے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۲۸/۲)

اعمال پیش کئے جاتے ہیں مرنے کے وقت

''مرنے کے وقت اعمال پیش کئے جاتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

اعمال قبر میں چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں

☆ حضرت یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمال چاروں طرف سے اس کو گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: اے بندہ! تو قبر میں اکیلا پڑا ہے، تیرے گھر والے اور تیرے سب دوست تجھ کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں، اب میرے سوا کوئی تیرا ساتھی نہیں ہے۔

(۱) ابو هدبة ابراهيم بن هدبة قال: حدثنا انس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: ان مشيعي الجنازة قد وكل بهم ملك فهم مهتمون محزنون حتى اذا اسلموه في ذلك القبر، ورجعوا راجعين اخذ كفا من تراب فرمى به وهو يقول: ارجعوا الىٰ دياركم انساكم الله موتاكم فينسون ميتهم ويأخذون في شرائهم وبيعهم كانهم لم يكونوا منه ولم يكن منهم. (التذكرة في احوال الموتىٰ وأمور الأخرة (ص: ۹۵) باب في نسيان اهل الميت ميتهم وفي الأمل والغفلة، ط: دار الحديث للقاهرة).

☆ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو جو چیز سب سے پہلے اس کے پاس آتی ہے وہ اس کا عمل ہے، یہ عمل اس کی ران پکڑ کر ہلائے گا اور کہے گا میں تیرا عمل ہوں، مردہ اس سے پوچھے گا میرے گھر والے اور میرے لڑکے، بیوی بچے کہاں ہیں، اور میرے خاندان والے اور میرے نوکر چاکر کدھر گئے؟ وہ جواب دے گا، تو نے اپنے گھر والوں کو اور اپنے بال بچوں کو اور نوکر چاکر کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، میرے سوا کوئی دوسرا تیرا ساتھی نہیں آیا ہے، مردہ کہے گا: کیا اچھا ہوتا دنیا میں ان لوگوں کی بجائے تجھی کو اختیار کیے ہوتا، آج تیرے سوا میرا کوئی ساتھی نہیں ہے۔(۱)

اعمال کا اثر میت کے وزن پر نہیں ہوتا

اعمال کا اثر میت کے وزن پر نہیں ہوتا۔ اکثر موٹے آدمی کی نعش ہلکی اور کمزور آدمی کی نعش بھاری ہوتی ہے۔ اس لیے ہلکی اور بھاری ہونے پر کوئی حکم لگانا درست نہیں ہے۔ کون اچھا ہے اور کون برا ہے، اس کا علم اللہ کو ہے۔ اور یہ معاملہ اللہ کے سپرد ہے، لہٰذا بندہ کو اس بارے میں کوئی حکم نہیں لگانا چاہیے۔(۲)

---

(۱) وأخرج ابن ابی الدنیا، عن یزید الرقاشی، قال: بلغنی أن المیت إذا وضع فی قبرہ احتوشتہ اعمالہ، ثم انطقہا اللّٰہ تعالیٰ فقالت: أیہا العبد المنفرد فی حضرتہ، انقطع عنک الأخلاء والأہلون، فلا أنیس لک الیوم غیرنا.

وأخرج عن عطاء بن یسار، قال: إذا وضع المیت فی لحدہ فأول شیئ یأتیہ عملہ، فیضرب فخذہ الشمال، فیقول: أنا عملک، فیقول: أین أہلی، وولدی، و عشیرتی، وماخولنی اللّٰہ تعالیٰ؟ فیقول: ترکت أہلک و ولدک وعشیرتک وما خولک اللّٰہ وراء ظہرک فلم یدخل قبرک معک غیری، فیقول: یالیتنی آثرتک علی أہلی و ولدی وعشیرتی و ماخولنی اللّٰہ تعالیٰ إذا لم یدخل معی غیرک. (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور: (ص:۱۲۶) باب ضمۃ القبر لکل أحد، ط: المکتبۃ التوفیقیۃ، مصر)

(۲) قال رسول اللہ ﷺ: ان اللہ لاینظر الیٰ اجسادکم ولا الیٰ صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم واشار باصبعہ الیٰ صدرہ. (الصحیح لمسلم (۲/۳۱۷) کتاب البر، باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ واحتقارہ ودمہ وعرضہ ومالہ، ط: قدیمی کتب خانہ) =

اعمال مردوں پر پیش کیے جاتے ہیں

ﷺ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے تمہارے اعمال تمہارے مردوں پر پیش کیے جاتے ہیں، جنہیں دیکھ کر وہ خوش ہوتے ہیں، اور شکر ادا کرتے ہیں، یا غمگین ہوتے ہیں، اور فرمایا کرتے تھے: اے اللہ میں آپ کے ذریعے ایسے عمل سے پناہ مانگتا ہوں جس سے ہمارے مردوں کو غم وملال ہو۔(۱)

قال النووی: ومعنی نظر اللہ ھنا مجازاتہ ومحاسبتہ ای انما یکون ذلک علی ما فی القلب دون الصور الظاھرۃ. (الکامل شرح صحیح المسلم للنووی علی ھامش صحیح مسلم باب تحریم الظلم المسلم وخذلہ واحتقارہ..... ط: قدیمی).

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ان اللہ لاینظر ای نظر اعتبار (الیٰ صورکم) اذ لااعتبار بحسنھا وقبحھا (واموالکم) اذ لا اعتبار بکثرتھا وقلتھا (ولکن) وزاد فی الجامع ولکن انما (ینظر الیٰ قلوبکم) ای الیٰ ما فیھا من الیقین والصدق والاخلاص وقصد الریاء والسمعۃ وسائر الاخلاق الرضیۃ والأحوال الردیۃ (واعمالکم) ای من صلاحھا وفسادھا فیجازیکم علیٰ وفقھا. (مرقاۃ المفاتیح (۹/۱۰۵) کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعۃ، الفصل الأول، ط: رشیدیہ)

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت: دعی رسول اللہ ﷺ الی جنازۃ صبی من الأنصار، فقلت یارسول اللہ! طوبیٰ لھٰذا عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل السوء ولم یدرکہ، فقال أو غیر ذلک یا عائشۃ! ان اللہ خلق للجنۃ أھلاخلقھم لھا وھم فی أصلاب آبائھم، وخلق للنار اھلاً خلقھم لہ وھم فی اصلاب آبائھم. (رواہ مسلم.) (مشکوٰۃ المصابیح (ص: ۲۰) باب الایمان والقدر، الفصل الأول، ط: قدیمی.)

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (۲۴۱/۵) کتاب الجنائز، فصل رابع، عنوان: اعمال کا اثر مردے کے جسمانی وزن پر نہیں ہوتا، ط: امدادیہ ملتان)۔

(۱) علامہ آلوسی رحمہ اللہ علیہ سورۃ النحل کی [آیت: ۸۹] ﴿وَجِئْنَابِکَ شَهِيْدًاعَلٰى هٰٓؤُلَآءِ﴾ کے تحت لکھتے ہیں:

"المرادبھولآء أمّتھا عندأکثرالمفسرین، فإنّ أعمال أمّتہ علیہ الصلاۃ والسلام تعرض علیہ بعدموتہ. فقدروي عنھاأنہ قال: حیاتي خیرلکم، تحدثون ویحدث لکم، ومماتي خیرلکم، تعرض عليّ أعمالکم، فمارأیت من خیرحمدت اللہ تعالیٰ علیہ ومارأیت من شرّاستغفرت اللہ تعالیٰ لکم، بل جاء: إنّ أعمال العبد تعرض علی أقاربہ من الموتیٰ.

فقدأخرج ابن أبي الدنیاعن أبي ھریرۃ أنّ النبيّ قال: لاتفضحوا أمواتکم بسیئات أعمالکم، فإنھاتعرض علی أولیائکم من أھل القبور.=

☆...... حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے مردوں کو زندوں کی خبریں ملتی رہتی ہیں کوئی ایسا شخص نہیں جس کا گہرا دوست ہو مگر یہ کہ اس کے پاس اس کے اقارب اور عزیزوں کی خبریں پہنچتی ہیں۔ اگر اچھا ہو تو اسے خوشی ہوتی ہے، اور اگر برا ہو تو وہ اس سے غمگین ہوتا ہے اور اس کا چہرہ متغیر ہو جاتا ہے، حتی کہ وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھتے ہیں جس کا انتقال ہو چکا ہو، وہ کہتا ہے کہ کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ کہتے ہیں: جی نہیں! اللہ کی قسم وہ نہ ہمارے پاس آیا اور نہ ہمارے پاس سے گزرا۔ اس کو اس کے ٹھکانے جہنم میں لے جایا گیا اور وہ بہت ہی بری ماں اور بری مربیہ ہے۔

☆...... حکیم ترمذی رحمہ اللہ مرفوع روایت نقل کرتے ہیں کہ تمہارے اعمال تمہارے مرنے والے قبیلہ اور رشتہ داروں پر پیش کیے جاتے ہیں، اگر اچھے حالات کی اطلاع ملے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر خراب حالات ہوں تو وہ کہتے ہیں: اے اللہ انہیں

= وأخرج احمد عن أنس مرفوعاً: إنّ أعمالكم تعرض على أقاربكم وعشائركم من الأموات، فإن كان خيراً استبشروا، وإن كان غير ذلك قالوا: اللّهمّ لاتمتهم حتّى تهديهم كماهديتنا. وأخرجه أبو داؤد من حديث جابر بزيادة: والهمهم أن يعملوا بطاعتك.

وأخرج ابن أبي الدنيا عن أبي الدرداء أنّه قال: إنّ أعمالكم تعرض على موتاكم، فيسرّون ويساؤون، فكان أبو الدرداء يقول عند ذلك: اللّهم إنّي أعوذبك أن يمقتني خالي عبدالله بن رواحة إذا لقيته، يقول ذلك في سجوده، والنبيّ صلى الله عليه وسلم لأمّته بمنزلة الوالد بل أولى." (روح المعاني (۲۱۳/۱۴) [النحل: ۸۹] ط: إدارة الطباعة المنيرية مصر)

☜ امام العارفین محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ:

"وقال النعمان بن بشير: سمعت رسول الله ﷺ على المنبر يقول: ألا إنّه لم يبق من الدنيا إلّا مثل الذباب يمور في جوفها، فالله الله في إخوانكم من أهل القبور! فإنّ أعمالكم تعرض عليهم. وقال أبو هريرة: قال النبيّ ﷺ: لاتفضحوا موتاكم بسيّئات أعمالكم، فإنّها تعرض على أولياءكم من أهل القبور." (إحياء علوم الدين للإمام أبي حامد الغزالي (۴۹۷/۴) كتاب ذكر الموت ومابعده، الباب السابع في حقيقة الموت......، ط: دار المعرفة بيروت.)

اس وقت تک موت نہ دیجیے گا جب تک انہیں ہماری طرح ہدایت نہ دے دیں! (۱)

☆...... مرفوع روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں، اور جمعہ کو بچوں اور والدین کے سامنے، وہ اچھائیاں اور نیکیاں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ان کے چہرے سفید

(۱) عمّن سمع أنس بن مالک يقول: قال النبيّ ﷺ: إنّ أعمالكم تعرض على أقاربكم وعشائركم من الأموات، فإن كان خيرًا استبشروا، وإن كان غير ذٰلک، قالوا: اللّٰهمّ لاتمتهم حتّى تهديهم كما هديتنا. (المسند للإمام أحمد بن حنبل (۱۰/۵۳۲-۵۳۳) مسند أنس بن مالک رضي الله عنه، [رقم الحديث: ۱۲۶۱۹] ط: دارالحديث القاهرة)

"وأخرج الطيالسي في "مسنده" عن جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله ﷺ: إنّ أعمالكم تعرض على عشائركم وأقربائكم في قبورهم، فإن كان خيرًا استبشروا، وإن كان غير ذٰلک، قالوا: اللّٰهمّ ألهمهم أن يعملوا بطاعتک.

وأخرج ابن المبارک وابن أبي الدنيا عن أبي أيّوب، قال: تعرض أعمالكم على الموتىٰ فإن رأوا حسنًا فرحوا واستبشروا، وإن رأوا سوءً، قالوا: اللّٰهمّ راجع به.

وأخرج ابن أبي شيبة في "المصنف" والحكيم الترمذي وابن أبي الدنيا عن إبراهيم بن ميسرة، قال غزىٰ أبو أيّوب القسطنطينية فمرّ بقاصّ وهو يقول: إذا عمل العبد العمل في صدر النهار عرض على معارفه إذا أمسىٰ من أهل الآخرة، وإذا عمل العمل في آخر النهار عرض على معارفه إذا أصبح من أهل الآخرة، فقال أبو أيّوب: انظر ما تقول! قال: والله إنّه لكما أقول، فقال أبو أيّوب: اللّٰهم إنّي أعوذ بک أن تفضحني عند عبادة بن الصامت ولا سعد بن عبادة بما عملت بعدهم، فقال القاصّ: والله لا يكتب الله ولايته لعبد إلّا استر عوراته وأثنى عليه بأحسن عمله.

وأخرج الحكيم الترمذي وابن أبي الدنيا في "كتاب المنامات" والبيهقي في "شعب الإيمان" عن النعمان بن بشير سمعت رسول الله ﷺ يقول: الله الله في إخوانكم من أهل القبور، وأنّ أعمالكم تعرض عليهم.

وأخرج ابن أبي الدنيا وابن منده وابن عساكر عن أحمد بن عبدالله بن أبي الحوارى، قال: حدّثني أخي محمّد بن عبدالله، قال: دخل عبّاد الخواص على إبراهيم بن صالح الهاشمي -وهو أمير فلسطين- ، فقال له إبراهيم: عظني! فقال: قد بلغني إنّ أعمال الأحياء تعرض على أقاربهم من الموتىٰ، فانظر ما تعرض على رسول الله ﷺ من عملک." (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور (ص: ۱۱۴-۱۱۵) باب عرض أعمال الأحياء على الأموات، ط: مطابع الرشيد بالمدينة المنورة، ۱۴۰۳ھ- ۱۹۸۳م)

اور روشن ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو تکالیف اور ایذاء نہ پہنچاؤ۔(۱)

☆......روایت میں آتا ہے کہ مردے مرکر آنے والے سے سب سے پہلے

(۱) علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "الجامع الصغیر في أحادیث البشیر والنذیر" میں ایک صحیح روایت نقل کی ہے:
"تعرض الأعمال یوم الأثنین والخمیس علی الله، وتعرض علی الأنبیاء وعلی الآباء والأمّهات یوم الجمعة، فیفرحون بحسناتهم، وتزداد وجوههم بیاضاً وإشراقاً، فاتّقوا الله ولا تؤذوا موتاکم." (الجامع الصغیر في أحادیث البشیر والنذیر (۱/۱۹۹) حرف التاء، [رقم الحدیث: ۳۳۱۶] ط: دار الکتب العلمیة بیروت، ۲۰۰۲م - ۱۴۲۳ھ.)

☜ وقد ورد في الخبر عن النبيّ ﷺ تعرض الأعمال یوم الإثنین والخمیس علی الله، وتعرض علی الأنبیاء والآباء والأمهات یوم الجمعة، فیفرحون بحسناتهم، وتزداد وجوههم بیاضاً وإشراقاً، فاتّقوا الله تعالیٰ، ولا تؤذوا موتاکم. وفي خبر آخر: إنّ أعمالکم تعرض علی عشائرکم وأقاربکم من الموتیٰ، فإن کان حسناً استبشروا، وإن کان غیر ذلک قالوا: اللّٰهمّ لا تمتهم حتّٰی تهدیهم کما هدیتنا......" الخ (عوارف المعارف للعارف الإمام شیخ الطائفة شهاب الدین ابو حفص عمر بن محمد السهروردي [المتوفیٰ: ۶۳۲ھ]، (ص: ۴۴۷) الباب السادس والخمسون في معرفة الإنسان نفسه ومکاشفات الصوفیة من ذٰلک، ط: دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، ۱۹۶۶م).

☜ صاحب تفسیر ابن کثیر نے آیت کریمہ ﴿وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰؤُلَآءِ شَهِیْدًا﴾ کی تفسیر میں "التذکرة للقرطبي" کے حوالہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ:
"وأمّا ما ذکره أبو عبد الله القرطبي في "التذکرة" حیث قال: باب ما جاء في شهادة النبي ﷺ علی أمّته، قال: أنا ابن المبارک، قال: أنا رجل من الأنصار عن المنهال بن عمرو أنّه سمع سعید بن المسیّب یقول: لیس من یوم إلّا یعرض فیه علی النبيّ ﷺ أمّته غدوةً وعشیًّا، فیعرفهم بأسمائهم وأعمالهم، فلذٰلک یشهد علیهم، یقول الله تعالیٰ: ﴿فَکَیْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰؤُلَآءِ شَهِیْدًا﴾ فإنّه أثر، وفیه انقطاع، فإنّ فیه رجلاً مبهمًا لم یسمّ، وهو من کلام سعید بن المسیّب، لم یرفعه، وقد قبله القرطبي، فقال بعد إیراده: فقد تقدّم أنّ الأعمال تعرض علی الله کلّ یوم اثنین وخمیس، وعلی الأنبیاء والآباء والأمّهات یوم الجمعة، قال: ولا تعارض، فإنّه یحتمل أن یخصّ نبیّنا صلی الله علیه وسلم بما یعرض علیه کلّ یوم، ویوم الجمعة مع الأنبیاء علیه وعلیهم أفضل الصلاة والسلام." (تفسیر القرآن العظیم للحافظ ابن کثیر، (۱/۴۹۸-۴۹۹) [النساء: ۴۱] ط: قدیمی کراچی)

گھر والوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ فلاں نے کیا کیا، فلاں نے کیا کیا؟ فلاں کی شادی ہوگئی یا فلاں نے شادی کرلی وغیرہ وغیرہ؟(۱)

اغوا کار مر جائے

''جرائم کے دوران ہلاک ہونے والے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۳۱/۱)

افراد جتنے زیادہ ہوں اتنا ہی بہتر ہے

''صفیں کم سے کم تین ہوں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۷۸/۱)

افسوس کرے گا

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص مرنے کے بعد افسوس کرتا ہے، صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول کس بات کا افسوس کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر نیک کار ہے تو افسوس کرتا ہے کہ زیادہ نیکی کیوں نہیں کی، اور اگر بدکار ہے تو افسوس کرتا ہے کہ کیوں بدکاری سے باز نہیں آیا۔(۲)

اقامت نہیں کہی گئی

''اذان نہیں دی گئی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۷۳/۱)

---

(۱) روی عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال: ان ارواحکم تعرض اذا مات احدکم علیٰ عشائرکم وموتاکم فيقول بعضهم لبعضهم: دعوه يستريح فانه فی کرب ثم يسئلونه ما عمل فلان؟ وما عملت فلانة؟ فان ذکر خير حمدوا الله واستبشروا وان کان شراً قالوا اللهم اغفر له حتی أنهم يسئلون هل تزوج فلان؟ هل تزوجت فلانة؟ . (التذکرة فی احوال الموتی وامور الأخرة للقرطبی (ص: ۵۰) باب ماجاء فی تلاوة الارواح فی السماء والسؤال عن اهل الارض، ط: دارالحديث القاهرة).

(۲) واخرج الترمذی، عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ما من أحد يموت الا ندم، قالوا: وما ندامته يا رسول الله! قال: إن کان محسنا ندم أن لايکون ازداد، وإن کان مسيئاً ندم أن لايکون نزع، قال فی الصحاح: نزع عن الأمور ای انتهیٰ عنها. (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور، (ص: ۳۶) باب ذکر الموت والاستعداد له، ط: المکتبة التوفيقية، مصر)

اگربتی جلانا

☆...... قبر پر اگربتی جلانا بدعت اور ناجائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین نے کسی قبر پر اگربتی نہیں جلائی۔(۱)

☆...... میت کے لیے خوشبو لگانا تین وقت ثابت ہے۔ ایک: جب اس کی روح نکلے۔ دوسرے: جب اس کو غسل دیا جائے۔ تیسرے: کفن پہنانے کے قریب۔(۲)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل (فرمان اور عمل) کو سمجھنے کے لیے صحابہ کرام کے عمل کو دیکھنا ضروری ہے۔ صحابۂ کرام کا تعامل نبی کریم صلی اللہ علیہ

(۱) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: لعن رسول الله ﷺ زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی. (مشكوٰة المصابيح (ص: ۷۱) كتاب الصلوٰة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثانی، ط: قديمی)

(والسرج) جمع سراج، والنهی عن اتخاذ السرج كافية من تضييع المال، لأنه لانفع لاحد من السراج، ولأنها من آثار جهنم، وأما للاحتراز عن تعظيم القبور كالنهی عن اتخاذ القبور مساجد. (مرقاة المفاتيح (۴۱۴/۲) كتاب الصلوٰة، باب المساجد، مواضع الصلاة، الفصل الثانی، ط: رشيديه)

وايقاد النار على القبور فمن رسوم الجاهلية والباطل الغرور. (عالمگيری: (۱۶۷/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن...... ومايتصل بذلک مسائل التعزية، ط: رشيديه)

(۲) قال فی الفتح وجميع مايجمر فيه الميت ثلاث، عند خروج روحه لازالة الرائحة الكريهة، وعند غسله، وعند تكفينه ولايجمر خلفه ولا فی القبر، لما روی: لاتتبعوا الجنازة بصوت ولانار الخ. (الشامية (۱۹۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی القراءة عند الميت، ط: سعيد)

(عالمگيری (۱۶۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التكفين، ط: رشيديه)

(فتح القدير (۷۲/۲) كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشيديه)

وسلم کے قول وفعل کی تفسیر ہے۔(۱)

اگربتی قبر پر جلانا

''کیوڑہ چھڑکنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۱۶/۲)

امام اور مقتدی کے درمیان جنازہ کی نماز میں فرق

''نماز جنازہ میں امام اور مقتدی میں فرق'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۴۴/۲)

امامت کا حق دار جنازہ کی نماز میں

''جنازہ کی نماز کی امامت کا حق دار کون ہے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!

امام جنازہ کی نماز میں کہاں کھڑا ہو؟

☆......سنت یہ ہے کہ امام کے سامنے جنازہ اس طرح رکھا جائے کہ میت کا

---

(۱) وعنه (أى عن العرباض بن سارية) قال: صلى بنا رسول الله ﷺ ذات يوم، ثم أقبل علينا بوجهه فوعظنا موعظة بليغة، ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال رجل: يا رسول الله!كأن هذه موعظة مؤدع فأوصينا فقال: "أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وان كان عبداً حبشيا، فانه يعيش منكم بعدى فسيرىٰ اختلافا كثيرا، فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة. (مشكوة المصابيح (ص: ۲۹) كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثاني، ط: قديمى)

🗁 (وسنة الخلفاء الراشدين) فانهم لم يعملوا الا بسنتي، فالاضافة اليهم اما لعملهم بها أو لاستنباطهم واختيارهم اياها. (مرقاة المفاتيح (۳۷۳/۱) كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، ط: رشيديه)

🗁 أن منصب الخلفاء فوق وظيفة المجتهدين، ولاريب أنهم اعلم الامة باغراض الشارع ومواطن التشريع وقرائن الاحوال، وافقه الناس فى علل الشرع ومصالحه وحكمه العامة والخاصة. (معارف السنن (۴۰۰/۴) ابواب الجمعة، باب فى اذان الجمعة،الخلفاء الراشدين شم اعلم الامة باغراض الشارع، ط: ايچ ايم سعيد)

سر امام کے دائیں جانب ہو، اور پاؤں بائیں جانب۔ اس کے خلاف کرنا برا ہے۔ (۱)

☆......امام کے لیے میت کے سینہ کے مقابل کھڑا ہونا مستحب ہے۔ میت خواہ مرد کی ہو یا عورت کی، بالغ کی ہو یا نابالغ بچہ اور بچی کی۔ (۲)

امام کے پیچھے وقتی نماز نہ پڑھنے والے میت کی امامت

اگر چند لوگ جو امام کے پیچھے وقتی نماز نہیں پڑھتے تھے ان کا انتقال ہو جائے،

---

(۱) وصحت لو وضعوا الرأس موضع الرجلين وأساؤوا ان تعمدوا.

قوله وصحت لو وضعوا الخ كذا في البدائع، وفسره في شرح المنية معزيا للتاتارخانية: بأن وضعوا رأسه ممايلي يسار الامام الخ فأفاد أن السنة وضع رأسه ممايلي يمين الامام كما هو المعروف الآن، ولهذا علل في البدائع للاسائة بقوله لتغييرهم السنة المتوارثة ويوافقه قول الحاوي القدسي: يوضع رأسه مما يلي يمين المستقبل. (الدر مع الرد (۲/۲۰۹) كتاب الصلوٰة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد).

🗀 ولو أخطوا بالرأس فوضعوه في موضع الرجلين وصلوا عليها جازت الصلاة الاستجماع شرائط الجواز وانما الحاصل بغير صفة الوضع وذا لايمنع الجواز الا انهم ان تعمدوا ذالك فقد أساؤوا لتغييرهم السنة المتوارثة. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۵) كتاب الصلوة، في صلوة الجنازة، فصل في بيان ماتصح به وماتفسد ومايكره، ط: سعيد)

🗀 ولو أخطؤوا عندالوضع فوضعوا رأسه ممايلي يسار الامام جازت الصلوة وان تعمدوه فقد أساؤوا وجازت كذا في التاتارخانيه. (حلبي كبير (ص:۵۸۸) فصل في الجنائز، ط: سهيل اكيڈمی)

(۲) (ويقوم الامام) ندبا (بحذاء الصدر مطلقا) للرجل والمرأة لأنه محل الايمان والشفاعة لأجله.

🗀 قوله للرجل والمرأة) أراد الذكر والأنثى الشامل للصغير والصغير فقط. (الدر مع الرد (۲/۲۱۶) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية، ط: سعيد.)

🗀 وأما كيفية الصلوٰة على الجنازة فينبغي أن يقوم الامام عندالصلاة بحذاء الصدر من الرجل والمرأة. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۲) كتاب الصلاة، في الجنائز، فصل: وأما بيان كيفية الصلاة على الجنازة)

🗀 يقوم للرجل والمرأة بحذاء الصدر وهذا احسن مواقف الامام من الميت للصلاة عليه. (عالمگيرى (۱/۱۶۴) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

تو ان کے جنازہ کی نماز اس امام کے پیچھے ہو جائے گی۔(۱)

اور اگر یہ لوگ امام کے کسی کبیرہ کے مرتکب ہو کر فاسق ہونے کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے اور امام نے اس سے توبہ بھی نہیں کی تو ایسے امام کے پیچھے پانچ وقت کی نمازیں، جمعہ، عیدین اور جنازہ کی نماز مکروہ ہے۔(۲)

امام میت کے سینہ کے برابر کھڑا ہو

''سینہ کے برابر امام کھڑا ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۴۲)

امانت کے طور پر دفن کرنا

☆......بعض جگہ یہ رواج ہے کہ اگر میت کی کسی دوسرے علاقہ میں موت ہو گئی تو میت کو تابوت وغیرہ میں رکھ کر امانت کہہ کر دفن کر دیتے ہیں، پھر بعد میں کسی

---

(۱) (قوله:ثم امام الحى) أى الطائفة وهو امام المسجد الخاص بالمحلة، وانما كان أولىٰ، لأن الميت رضى بالصلاة خلفه فى حال حياته، فينبغى أن يصلى عليه بعد وفاته، قال فى شرح المنية: فعلىٰ هذا لو علم أنه كان غير راض به حال حياته ينبغى أن لايستحب تقديمه. اهـ . قلت: هذا مسلم ان كان عدم رضاه به لوجه صحيح والا فلا تأمل. (شامى (۲/۲۲۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: فى بيان من هو أحق بالصلاة على الميت، ط: سعيد)

🗀 (البحر الرائق (۲/۱۸۰) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

🗀 (مراقى الفلاح مع الطحطاوى (ص: ۵۸۹) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل السلطان أحق بصلاته، ط: قديمى)

(۲) ويكره ....امامة عبد....وفاسق... قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزانى، وآكل الربوا ونحو ذلك. (الدر مع الرد (۱/۵۵۹، ۵۶۰) كتاب الصلاة، باب الامامة، قبيل مطلب: البدعة خمسة اقسام، ط: سعيد)

🗀 (وكره امامة العبد والاعرابى والفاسق...). (البحر الرائق (۱/۳۴۸) كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد)

🗀 (مراقى الفلاح مع حاشية الطحاوى (ص: ۳۰۲) كتاب الصلاة، باب المامة فصل فى بيان الأحق بالامامة، ط: قديمى)

موقع پر تابوت نکال کر اپنے علاقے میں لے جا کر دفن کرتے ہیں۔ یہ رواج یا یہ خیال درست نہیں ہے۔

میت کو ایک جگہ پر دفن کرنے کے بعد خواہ امانت کے طور پر دفن کیا گیا ہو یا اس کے علاوہ کسی حال میں بھی اس کو دوبارہ نکالنا جائز نہیں ہے۔ اور میت کو امانت کے طور پر دفن کرنا شریعت سے ثابت نہیں ہے۔ یہ لوگوں کی گھڑی ہوئی بات ہے۔(۱)

☆......بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر میت کو کسی جگہ پر امانت کے طور پر دفن کیا جاتا ہے تو جس مدت تک کے لیے زمین کے سپرد کیا جاتا ہے اس وقت تک میت گلتی سڑتی نہیں ہے۔ یہ خیال بھی درست نہیں۔ شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں۔ اور ایسا کرنا جائز بھی نہیں۔ اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ گناہ گار ہیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ زمین میں گڑھا کھود کر دفن کرنا ہی شریعت کی اصطلاح میں دفن کہلائے گا۔ اگر زمین کے اوپر میت کو تابوت میں رکھ کر اس کے چاروں طرف مٹی سے مقبرہ نما بنا دیا جائے تو یہ دفن نہیں ہے۔ اس صورت میں منتقل کرنے کی گنجائش ہوگی۔ تاہم اس طرح کرنا سنت کے خلاف ہے۔(۲)

---

(۱) ولایخرج من القبر الا أن تكون الأرض مغصوبة) أى بعد ما أهيل التراب عليه لايجوز اخراجه لغير ضرورة للنهى الوارد عن نبشه وصرحوا بحرمته. (البحر الرائق (۱۹۵/۲) كتاب الجنائز، ط: سعيد)

🗀 ولايجوز نقله) أى الميت (بعد دفنه) بأن اهيل عليه التراب ... (بالاجماع) بين ائمتنا طالت مدة دفنه او قصرت. للنهى عن نبشه والنبش حرام حقا لله تعالى. قوله: للنهى عن نبشى) فلو دفن ولدها بغيربلدها وهى لاتصبر، وارادت نبشه ونقله الىٰ بلدها لايباح لها ذلک. فتجويز بعض المتاخرين لايلتفت اليه ولايباح نبشه بعد الدفن اصلا كذا فى الفتح وغيره. (حاشية الطحطاوى على المراقى (ص:۶۱۴،۶۱۵) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: فى حملها ودفنها، ط: سعيد)

🗀 (الشامية(۲۳۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى دفن الميت، ط:سعيد.)

(۲) أقل القبر... حفرة تمنع... الرائحة...والسبع... وخرج بحضرة وضعه بوجه الارض وستره نحوه تراب أو حجارة فانه لايجزى عند امكان الحفر وان منع الريح والسبع لأنه ليس بدفن.=

انسان غفلت میں ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدم کی اولاد کو جس کام کے واسطے پیدا کیا گیا ہے، اس سے بہت غافل ہے، اللہ تعالیٰ نے جب اس کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو فرشتہ کو حکم دیا کہ اس کی روزی لکھو، اس کا آنا جانا لکھو، اس کی عمر کی مدت لکھو، اس کے بد بخت ہونے اور نیک بد بخت ہونے کو لکھو، فرشتہ ان سب کو لکھ کو چلا جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ دوسرا فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے تاکہ بالغ ہونے تک اس کی حفاظت کرے، جب یہ بالغ ہوتا ہے تو وہ فرشتہ چلا جاتا ہے، اور دو فرشتے اللہ تعالیٰ اس پر مقرر کرتا ہے کہ اس کی نیکی اور بدی لکھیں، پس جب موت کا وقت آتا ہے تو یہ دونوں چلے جاتے ہیں اور ملک الموت آتے ہیں اور روح قبض کرتے ہیں، جب دفن کیا جاتا ہے تو روح کو اس کے بدن میں

= قوله: كالفساقي... فانها بيوت تحت الارض) أي فلايكفي الدفن فيها فانه كوضعه في غار ونحوه ويسد بابه. (حواشي الشرواني وابن القاسم العبادي علىٰ تحفة المنهاج (۳/۱۹۹) ، كتاب الجنائز، فصل: في الدفن ومايتبعه، ط: داراحياء التراث)

أقل القبر... حفرة تمنع... الرائحة... والسبع... وعلم من قوله: حضرة عدم الاكتفاء بوضعه على وجه الارض والبناء عليه بما يمنع ذينك... كالفساقي... فلايكفي الدفن فيها... ولأنها ليست على هيئة الدفن المعهود شرعاً.

قوله: (المعهود شرعا) بل هي علىٰ صورت عدم البيوت المبنية تحت الارض فهي لاتتقاعد عن المغارات التي في الجبال وهي لاتكفي في الدفن.

قوله: (قال السبكي) عبارة الحج وقد قطع ابن الصلاح والسبكي وغيرهما بحرمة الدفن فيها. (نهاية المحتاج (۳/۳) كتاب الجنائز، فصل في دفن الميت ومايتعلق به، ط: دارالفكر)

قوله وحفر قبره الخ) شروع في مسائل الدفن وهو فرض كفاية ان امكن اجماعا حليه.... ومفاده أنه لايجزى دفنه علىٰ وجه الارض ببناء عليه كماذكره الشافعية. (الشامية: (۲/۲۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ط: سعيد)

ويكره الدفن في الاماكن التي تسمى فساقي، كذا في فتح القدير. (الهندية (۱/۱۶۶) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل السادس: في القبر والدفن، ط: رشيديه)

ڈالتے ہیں، اور قبر کے دو فرشتے منکر اور نکیر آتے ہیں، اور اس کا امتحان لے کر چلے جاتے ہیں، پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو نیکی اور بدی لکھنے والے فرشتے آئیں گے اور اس کی گردن میں جو نامۂ اعمال لٹکایا ہے اس کو کھولیں گے، اور ایک فرشتہ آگے سے کھینچتا ہوا اور ایک فرشتہ پیچھے سے ہنکاتا ہوا میدان حشر کی طرف لے جائے گا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے آگے اتنا بھاری کام آنے والے ہے کہ تم لوگ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے، تو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔(۱)

اوقات ممنوعہ تین ہیں

جن اوقات میں مطلقاً نماز پڑھنا منع ہے ان اوقات میں جنازہ کی نماز پڑھنا بھی منع ہے۔ اور ممنوع اوقات تین ہیں:

۱- سورج طلوع ہونے کے وقت۔ ۲- سورج غروب ہونے کے وقت۔

۳- زوال کے وقت۔

اگر جنازہ تیار ہو کر ان اوقات میں آئے تو جنازہ کی نماز پڑھنا ممنوع نہیں ہے، بلکہ اسی وقت جنازہ کی نماز ادا کر لینی چاہئے۔(۲)

(۱) واخرج ابن أبی الدنیا و أبو نعیم، عن جابر بن عبد الله، قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: إن ابن آدم لفی غفلة عما خُلق له: إن الله إذا أراد خلقه قال للملک: اکتب رزقه، اکتب أجله، اکتب شقیاً أم سعیدًا، ثم یرتفع ذٰلک الملک، ویبعث الله ملکا فیحفظه حتی یدرک، ثم یرتفع ذٰلک الملک،، ثم یوکل الله به ملکین یکتبان حسناته و سیئاته، فإذا حضره الموت ارتفع ذٰلک الملکان، وجاء ملک الموت لیقبض روحه، فإذا دخل قبره ردّ الروح إلی جسده، وجاء ہ ملکا القبر فامتحناه، ثم یرتفعان فإذا قامت الساعة انحط علیه ملک الحسنات وملک السیئات فانتشط کتابًا معقودًا فی عنقه، ثم حضرا معه، واحد سائق، و آخر شهید، ثم قال ﷺ: إن قدامکم لأمر عظیم ماتقدرونه، فاستعینوا بالله العظیم. (شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور: (ص: ۱۵۵، ۱۵۶) باب فتنة القبر و سؤال الملکین، ط: المکتبة التوفیقیة مصر)

(۲) عن عقبة بن عامر الجهنی قال: ثلث ساعات کان رسول الله ﷺ ینهانا أن نصلی فیهن =

اوقافِ مسجد میں مردہ دفن کرنا

''مسجد کے اوقاف میں مردہ دفن کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۸۳)

اولیاء اللہ کے تصرفات

''تصرفاتِ اولیاء'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۱۹۸)

اولیاء اللہ کے فیوض مرنے کے بعد باقی رہتے ہیں یا نہیں؟

اولیاء کرام کے فیوض و برکات ان کے مرنے کے بعد بھی باقی رہتے ہیں۔

مثلاً: ان کی زیارت اور قرب سے زائرین کو برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اور ان پر بھی

= أو نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف للغروب حتى تغرب. (جامع الترمذی (۱/۲۰۰) ابواب الجنائز، باب ماجاء في كراهية الصلاة على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها. ط: قديمی)

☜ والمراد من قوله أن نقبر فيها موتا نا الصلاة على الجنازة دون الدفن اذ لا بأس بالدفن في هذه الاوقات، فان صلوا في احد هذه الاوقات لم يكن عليهم اعادتها لأن صلاة الجنازة لايتعين لأدائها وقت، ففي أي وقت صليت وقعت اداء لاقضاء. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۶) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل: وأما بيان مايكره فيها، ط: سعيد)

☜ ثلاث ساعات لاتجوز فيها المكتوبة ولاصلاة الجنازة ولاسجدة التلاوة اذ طلعت الشمس حتى ترتفع وعندالانتصاف الىٰ أن تزول، وعند احمرارها الىٰ أن تغيب.... وهذا اذا وجبت صلاة الجنازة وسجدة التلاوة في وقت مباح وأخرتا الىٰ هذا الوقت فانه لايجوز قطعاً أما لو وجبتافي هذا الوقت وأديتا فيه جاز. (عالمگيری (۱/۵۲) كتاب الصلاة، الباب الاول في المواقيت..الخ، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لاتجوز فيها الصلاة وتكره فيه، ط: رشيديه)

☜ وكر تحريما... صلاة مطلقا ولو قضاء أو واجبة أو نفلا أو علىٰ جنازة وسجدة تلاوة وسهو　مع شروق...... واستواء...... وغروب...... (وسجدة تلاوة، وصلاة جنازة تليت) الاية (في كامل وحضرت) الجنازة (قبل) لوجوبه كاملا فلايتأدى ناقصا، فلو وجبتا فيها لم يكره فعلهما: أي تحريما وفي التحفة: الأفضل أن لاتؤخر الجنازة.

قوله فلو وجبتا فيها) أي بأن تليت الأية في تلك الاوقات أو حضرت فيها الجنازة. (الدر مع الرد (۱/۳۷۰،۳۷۲) كتاب الصلاة، قبيل مطلب: هل يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد)

رحمت نازل ہوتی ہے۔ کیونکہ جب اولیاء کرام پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے تو جو شخص ان کی زیارت کرے گا وہ بھی ان برکات سے مستفیض ہوگا۔(۱)

اولیاء اللہ کے مزارات سے مانگنا

''مزارات سے مانگنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۲۷۳)

اہلِ میت کی طرف سے دعوت

☆......بعض علاقوں میں یہ رسم ہے کہ دفن کے بعد میت کے گھر والے برادری وغیرہ کو دعوت دیتے ہیں کہ فلاں روز آ کر کھانا تناول فرمائیں۔

واضح رہے کہ اس قسم کی دعوت کرنا اور لوگوں کے لیے اس قسم کی دعوت قبول کرنا جائز نہیں ہے۔ اس قسم کی بری رسم سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: اس قسم کی دعوت کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

---

(۱) وأما الأولياء فانهم متفاوتون فی القرب من الله تعالیٰ ونفع الزائرين بحسب معارفهم واسرارهم، قال ابن حجر فی فتاویه: ولاتترک لما یحصل عندها من منکرات ومفاسد کاختلاط الرجال والنساء وغیر ذلک لأن القربات لاتترک لمثل ذلک بل علی الانسان فعلها وانکار البدع بل ازالتها ان امکن الخ. (الشامية (۲/۲۴۲) کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب فی زيارة القبور، ط: سعيد)

□ عن بريدة قال: قال رسول الله ﷺ: نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها. ... الحديث. (مشكوة المصابيح (ص: ۱۵۴) كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، الفصل الأول، ط: قديمی)

□ قوله عن زيارة القبور فزوروها) الأمر للرخصة أو للاستحباب، وعليه الجمهور.... وينبغی للزائر أن يدنو من القبر بقدر ما كان يدنو من صاحبه فی الحياة لو زاره، وقال الطيبی: الفاء متعلق بمحذوف، ای نهيتكم عن زيارة القبور فان المباهاة بتكثير الاموات، فعل الجاهلية وأما الآن فقد دار رحی الاسلام وهدم قواعد الشرک. فزوروها فانها تورث رقة القلب، فتذكر الموت والبلیٰ، وغير ذلک من الفوائد. (مرقاة المفاتيح (۴/۲۱۴، ۲۱۵) كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، الفصل الاول، ط: رشيديه)

☆..... بعض جگہ میت کو دفن کرنے کے بعد میت والے قبرستان میں فوراً اعلان کرتے ہیں کہ تمام حضرات میرے گھر چلیں اور میرے ساتھ کھانا کھائے بغیر نہ جائیں۔ یہ طریقہ بھی شریعت اور عقل کے خلاف ہے۔ کیوں کہ جس کے گھر میں موت ہوگئی ہے وہ تو غم میں نڈھال اور مدہوش ہے اس کو تو بھوک کے باوجود کھانے کی رغبت وخواہش نہیں، اور وہ باقاعدہ خوشی سے دعوت کا اعلان کرے؟ (۱) یہ تو انتہائی غیر معقل بات ہے!

اللہ تعالیٰ سب کو مرنے اور جینے میں شریعت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں!

(۱) ویکره اتخاذ الضیافة من الطعام من أهل المیت، لأنه شرع فی السرور لا فی الشرور، وهی بدعة مستقبحة. وروی الامام أحمد وابن ماجه باسناد صحیح عن جریر بن عبدالله قال: کنا نعد الاجتماع الیٰ أهل المیت وصنعهم الطعام من النیاحة. وفی البزازیة: ویکره اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم.... وأطال فی ذلک فی المعراج وقال: وهذه الافعال کلها للسمعة والریا فیحترز عنها لأنهم لایریدون بها وجه الله تعالیٰ وبحث فی شرح المنیة بمعارضة حدیث جریر المار بحدیث آخر فیه انه علیه الصلاة والسلام دعته امرأة رجل میت لما رجع من دفنه فجاء ه وجیئ بالطعام.

أقول: وفیه نظر، فانه واقعة حال لا عموم لها، مع احتمال سبب خاص بخلاف مافی حدیث جریر علیٰ أنه بحث فی المنقول فی مذهبنا ومذهب غیرنا کالشافعیة والحنابلة استدلالاً بحدیث جریر المذکور علی الکراهة ولاسیما اذا کان فی الورثة صغار أو غائب مع قطع النظر عما یحصل عند ذلک غالباً من المنکرات الکثیرة کایقاد الشموع والقنادیل التی توجد فی الأفراح، وکدق الطبول، والغناء بالاصوات الحسان، واجتماع النساء والمردان، واخذ الاجرة علی الذکر وقراء ة القران وغیر ذلک مما هو مشاهد فی هذه الأزمان، وکان کذلک فلا شک فی حرمته وبطلان الوصیة به ولاحول ولا قوّة الا بالله العلی العظیم. (الشامیة (۲/ ۲۴۰، ۲۴۱) کتاب الصلوٰة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی کراهة الضیافة من أهل المیت. ط: سعید)

☜ (الفتاوی البزازیة علی هامش الهندیة (۴/ ۸۱) کتاب الدعویٰ، الباب التاسع فی دعویٰ الرجلین، ومما یتصل بذلک مسائل، ط: رشیدیه)

☜ (حاشیة الطحطاوی علی المراقی (ص: ۶۱۷، ۶۱۸) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ط: قدیمی)

ایسے دن رات نہیں دیکھے

"دودن، دورات" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۶۲)

ایصالِ ثواب

☆......جس شخص نے جو کچھ پڑھا ہو اس کا ثواب میت کو پہنچا سکتا ہے، خواہ نیا پڑھا ہو یا پہلے کا پرانا پڑھا ہوا ہو۔(۱)

☆......ایصالِ ثواب کے لیے پورا قرآن پڑھنا یا پڑھوانا ضروری نہیں ہے۔ جتنا پڑھا ہے یا پڑھا گیا ہے اس کا ثواب میت کو پہنچانا درست ہے۔(۲)

☆......ایصالِ ثواب کے لیے قرآن وغیرہ دوسرے کو پڑھنے کے لیے کہنا

---

(۱) وفی البحر: من صام أو صلی أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الاحياء والموات جاز، ويصل ثوابها اليهم عند أهل السنة والجماعة كذا في البدائع ثم قال وبهذا علم انه لافرق بين أن يكون المجعول له ميتا أو حيا. والظاهر أنه لافرق بين أن ينوى به عند الفعل للغير أو يفعله لنفسه ثم بعد ذلک يجعل ثوابه لغيره لاطلاق كلامهم. (الشامية (۲/۲۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة للميت واهداء ثوابها له، ط: سعيد)

🗀 (رسائل ابن عابدين (۱/۱۶۶) الرسالة السابعة شفاء العليل وبل الغليل فی حكم الوصية بالختمات والتهاليل. ط: سهيل اكيڈمی)

🗀 (بدائع الصنائع (۲/۲۱۲) كتاب الحج، فصل: وأما الذی يرجع الی النبات ط: سعيد)

(۲) ويقرأ من القرآن ما تيسر له من الفاتحة وأوّل البقرة الی المفلحون وآية الكرسی وآمن الرسول وسورة يس...... ثم يقول أللهم أوصل ثواب ماقرأناه الیٰ فلان أو اليهم. (الشامية (۲/۲۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی القراءة للميت واهداء ثوابها له، ط: سعيد)

🗀 قال النووی: فی شرح المهذب يستحب لزائر القبور أن يقرأ ما تيسر من القرآن ويدعو لهم عقبها نص عليه الشافعی واتفق عليه الاصحاب. وزاد فی موضع آخروان ختموا القرآن علی القبر كان افضل. (مرقاة المفاتيح: (۴/۱۷۴) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

🗀 ويستحب للزائر الاكثار من قراءة القرآن والذكر والدعاء لأهل تلک المقبرة وسائر الموتیٰ والمسلمين أجمعين. (الاذكار للنووی (ص: ۴۳۰) كتاب اذكار المريض والموت وما يتعلق بها، باب ما يقوله لزائر القبور، ط: دار ابن كثير)

جائز ہے، بشرطیکہ اس کو گرانی نہ ہو ورنہ درست نہیں۔(۱)

ایصالِ ثواب خاص مہینہ میں کرنا

''رجب میں خاص طور پر ایصالِ ثواب کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

ایصالِ ثواب سے کس قسم کا گناہ معاف ہوتا ہے؟

اس بات پر اتفاق ہے کہ طاعات اور حسنات سے چھوٹے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، بڑے گناہوں کا کفارہ نہیں ہوتا۔ بڑے گناہوں کی معافی کے لیے توبہ ضروری ہے، ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے معاف فرما دیں تو ان کا احسان ہے۔(۲)

(۱) فللانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره عند أهل السنة والجماعة صلاةً كان أو صوماً أو حجاً أو صدقةً أو قراءةً للقرآن أو الاذكار أو غير ذلك من انواع البر ويصل ذلك الى الميت وينفعه قاله الزيلعي في باب الحج. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي (ص: ۶۲۲) كتاب الصلوٰة، باب احكام الجنائز، فصل في زيارة القبور، ط: قديمي)

الاصل في هذا الباب أن الانسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صوماً أو حجاً أو صدقةً أو قراءة للقرآن أو الاذكار الخ. (عالمگیری (۱/۲۵۷) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيديه)

(الشامية (ص: ۲/۲۴۳) كتاب الصلوٰة، باب صلاة الجنازة مطلب في القراءة للميت واهداء ثوابها له، ط: سعيد)

(۲) وقال عياض: اجمع أهل السنة أن الكبائر لايكفرها الا التوبة. ولا قائل بسقوط الدين ولو حقا لله تعالىٰ كدين الصلاة وزكوٰة.

وفي الرد: ثم اعلم أن تجويزهم تكفير الكبائر بالهجرة والحج مناف لنقل عياض الاجماع على أنه لايكفرها الا التوبة ولا سيما على القول بتكفير المظالم ايضاً، بل القول بتكفير اثم المطل وتأخير الصلاة ينافيه لأنه كبيرة وقد كفرها الحج بلاتوبة، وكذا ينافيه عموم قوله تعالىٰ ويغفر مادون ذلك لمن يشاء وهو اعتقاد أهل الحق أن من مات مصراً على الكبائر كلها سوى الكفر فانه قد يعفى عنه بشفاعة أو بمحض الفضل. (الدر مع الرد (۲/۶۲۲، ۶۲۴) كتاب الحج، باب الهدى، مطلب في تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد)

وقد قال القاضي عياض: مافي الاحاديث من تكفير الصغائر فقط، هو مذهب أهل السنة. فان الكبائر لايكفرها الاالتوبة أو رحمة الله تعالىٰ. (مرقاة المفاتيح (۲/۲۴۸) كتاب الصلاة، الفصل الاوّل، ط: رشيديه)

(البحر الرائق (۲/۳۳۸) كتاب الحج، باب الاحرام، ط: سعيد)

قرآن کریم میں ہے:

﴿ان الحسنات يذهبن السيئات.............. الآية﴾

اس سے مراد چھوٹے گناہ ہیں۔(۱) اور احادیث میں بھی یہی بات ہے۔(۲)

اس سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب سے چھوٹے چھوٹے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ بڑے گناہ معاف نہیں ہوتے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے بڑے بڑے گناہ بھی معاف فرمادیں تو یہ ان کی مہربانی ہے۔(۳)

(۱) (ان الحسنٰت يذهبن السيئات) أى يكفرنها ويذهبن المؤاخذة عليها... والمراد بالسيئات عند الاكثرين الصغائر لأن الكبائر لايكفرها على ماقالوا: الا التوبة. (روح المعانى (۲۱/۴۸۳، ۴۸۴) سورة هود، الآية: ۱۱۴، ط: متكبه رشيديه)

▭ الكشاف (۲/۴۱۰) سورة هود، الآية: ۱۱۴، ط: قديمى)

▭ الذنب مايذم به الآتى به شرعاً، وهو اربعة اقسام: قسم لايغفر بلاتوبة وهو االكفر، وقسم يرجى أن يغفر بالاستغفار وسائر الحسنات وهو الصغائر، وقسم يغفر بالتوبة وبدونها تحت المشيئة وهو الكبائر من حق الله تعالىٰ. (مرقاة المفاتيح (۱/۲۰۴) كتاب الايمان، باب الكبائر وعلامات النفاق، الفصل الاوّل، ط: رشيديه)

(۲) عن أبى هريرة رضى الله عنه، أن رسول الله ﷺ كان يقول: الصلوات الخمس، والجمعة الى الجمعة، ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر. (الصحيح لمسلم (۱/۱۲۲) كتاب الطهارة، باب فضل الوضو والصلوة عقبه، ط: قديمى)

▭ (مشكوٰة المصابيح (ص:۵۷) كتاب الصلاة، الفصل الاوّل، ط: قديمى)

▭ فالصحيح ماقاله النووى... معناه أن ما بينهن من الذنوب كلها مغفور الا الكبائر لايكفرها الا التوبة، أو فضل الله تعالىٰ هذا مذهب أهل السنة. (مرقاة المفاتيح (۲/۲۴۸) كتاب الصلاة، الفصل الاوّل، ط: رشيديه)

(۳) وقال عياض: أجمع أهل السنة أن الكبائر لايكفرها الا التوبة. ولا قائل بسقوط الدين ولو حقا لله تعالىٰ كدين الصلاة وزكوٰة.

وفى الرد: ثم اعلم أن تجويزهم تكفير الكبائر بالهجرة والحج مناف لنقل عياض الاجماع على انه لايكفرها الا التوبة ولا سيما على القول بتكفير المظالم ايضاً، بل القول بتكفير اثم المطل وتاخير الصلاة ينافيه لأنه كبيرة وقد كفرها الحج بلاتوبة، وكذا ينافيه عموم قوله تعالىٰ =

ایصالِ ثواب کا طریقہ

☆......ایصالِ ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی بھی نیک کام کرنے کے بعد جو ثواب ملتا ہے وہ ثواب جس میت کو پہنچانا چاہتے ہیں پہنچادیں۔ اور یہ کہیں کہ: اے اللہ! اس نیک کام، مثلاً: تلاوت، نماز، درود شریف، ذکرواذکار، استغفار اور صدقہ خیرات سے جو ثواب ملا ہے وہ فلاں میت کو پہنچادیں۔ تو وہ ثواب اس میت کو پہنچ جائے گا۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کا طریقہ بہت ہی سہل اور آسان ہے۔

لیکن موجودہ زمانہ میں ایصالِ ثواب کے لیے جو طریقے اختیار کیے جاتے ہیں وہ ایسے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے نہیں بتائے۔ اور صحابہ کرام نے ان کو اختیار نہیں کیا۔ اور ائمۂ دین نے اس کا ذکر تک نہیں کیا۔

کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ: اگر ہم ایصالِ ثواب کی یہ رسمیں نہیں کریں گے

= "ويغفر مادون ذلك لمن يشاء" وهو اعتقاد أهل الحق أن من مات مصراً على الكبائر كلها سوى الكفر فانه قد يعفى عنه بشفاعة أو بمحض الفضل. (الدر مع الرد (٦٢٢/٢، ٦٢٤) كتاب الحج، باب الهدى، مطلب فى تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد)

وقد قال القاضي عياض: مافي الاحاديث من تكفير الصغائر فقط، هو مذهب أهل السنة. فان الكبائر لايكفرها الاالتوبة أو رحمة الله تعالىٰ. (مرقاة المفاتيح (٢٤٨/٢) كتاب الصلاة، الفصل الاوّل، ط: رشيديه)

(البحر الرائق (٣٣٨/٢) كتاب الحج، باب الاحرام، ط:سعيد)

(١) ويقرأ من القرآن ما تيسر له من الفاتحة وأول البقرة الى المفلحون واية الكرسى وآمن الرسول وسورة يس وتبارك الملك.... ثم يقول: اللهم أوصل ثواب ماقرأناه الى فلان أو اليهم.... وفي البحر: من صام أو صلى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الاموات والاحياء جاز، ويصل ثوابها اليهم عند أهل السنة والجماعة كذا في البدائع: (الشامية (٢٤٣/٢) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى القراء ة للميت واهداء ثوابها له، ط: قديمى)

(حاشية الطحطاوى على المراقى (ص: ٦٢٢) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: فى زيارة القبور، ط: قديمى)

(بدائع الصنائع (٢١٢/٢) كتاب الحج، فصل وأما الذى يرجع الى البنات، ط: سعيد)

تو برادری ناراض ہو جائے گی۔ اس لیے ہمیں یہ کرنی پڑتی ہیں۔

یہ صرف بدعت ہی نہیں، بلکہ شرک بھی ہے۔ اس لیے کہ کرنے والے اللہ کی خاطر نہیں کرتے، بلکہ برادری سے اتنا ڈرتے ہیں کہ اس کو خدا بنا رکھا ہے۔ یہ شرک ہو گیا کہ غیر اللہ کو راضی کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔ (۱)

☆...... ہر نفلی عبادت جو انسان اپنے لیے کرتا ہے وہ دوسروں کو ثواب پہنچانے کی نیت سے کرے تو اس کا ثواب دوسروں کو پہنچ جائے گا۔ اور مردہ اور زندہ دونوں کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔ صرف اس میں نیت کرلیں کہ اس کا ثواب فلاں کو پہنچے تو ثواب پہنچ جائے گا۔ (۲)

---

(۱) ویکره اتخاذ الضیافة من الطعام من اهل المیت، لأنه شرع فی السرور لا فی الشرور وهی بدعة مستقبحة. وروى الامام احمد وابن ماجه باسناد صحیح عن جریر بن عبدالله قال: کنا نعد الاجتماع الی اهل المیت وصنعهم الطعام من النیاحة اهـ، وفی البزازیة: ویکره اتخاذ الطعام فی الیوم الأول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم.... وفیها من کتاب الاستحسان: وان اتخذ طعاما للفقراء کان حسناً..الخ. وأطال ذلک فی المعراج. وقال: وهذه الافعال کلها للسمعة والریاء فیحترز عنها لانهم لایریدون بها وجه الله تعالیٰ (الشامیة (۲/ ۲۴۰، ۲۴۱) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب: فی کراهیة الضیافة من أهل المیت، ط: سعید)

🗁 وفی الجامع: الشهوة الخفیة والریاء شرک، رواه الطبرانی عن شداد و رواه ابن ماجه عنه ولفظه: ان اخوف ما اخوف علی امتی الاشراک بالله اما انی لست اقول یعبدون شمسا ولا قمرا ولا وثنا ولکن اعمالاً لغیر الله وشهوة خفیة. (مرقاة المفاتیح (۹/ ۱۷۵) کتاب الرقاق، آخر باب الریاء والسمعة، ط: رشیدیه)

🗁 (ابن ماجه (ص: ۳۱۰) کتاب الزهد، باب الریاء والسمعة، ط: قدیمی)

(۲) وفی البحر: من صام أو صلی أو تصدق وجعل ثوابه لغیره من الاحیاء والاموات جاز، ویصل ثوابها الیهم عند اهل السنة والجماعة کذا فی البدائع ثم قال: وبهذا علم أنه لافرق بین أن یکون المجعول له میتا أو حیا. (الشامیة (۲/ ۲۴۳) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی القراءة للمیت واهداء ثوابها الیه، ط: سعید)

🗁 (بدائع الصنائع (۲/ ۲۱۲) کتاب الحج، فصل: وأما الذی یرجع الی النبات، ط: سعید)

🗁 الأصل فی هذا الباب أن الانسان له أن یجعل ثواب عمله لغیره صلاةً کان أو صوما أو صدقة أو غیرها کالحج وقراءة القرآن والاذکار. (عالمگیری (۱/ ۲۵۷) کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ط: رشیدیه)

☆......ایصالِ ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ جس عبادت کا ثواب پہنچانا منظور ہو اس عبادت سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ: اے اللہ! اس نفلی عبادت کا ثواب فلاں شخص کی روح کو پہنچا دے۔ مثلاً: قرآن کریم کی سورتیں یا اور کوئی ذکر تسبیح وغیرہ پڑھ کر یا نفل پڑھ کر یا کسی محتاج کو کھانا کھلا کر یا کچھ دے کر یا نفل روزہ یا نفل حج کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے یا دل میں جس کو ثواب پہنچانا ہے نیت کرے، تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان عبادات کا ثواب اس میت کو پہنچا دیتا ہے۔(۱)

ایصالِ ثواب کا عمدہ طریقہ

میت کو ایصالِ ثواب کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دینی مدارس کے طلبہ کی امداد کے لیے کچھ نقد اور کپڑا وغیرہ دے دیں، یا قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ اور فتاویٰ وغیرہ کی کتابیں خرید کر مدرسہ میں وقف کر دیں، تاکہ طلبہ ان کتابوں سے ہمیشہ نفع اٹھاتے رہیں۔ اور میت کو ہمیشہ ثواب پہنچتا رہے، یا مدرسہ اور مسجد بنا دیں، یا جہاں پینے کے پانی کا انتظام نہیں، وہاں کنویں یا ٹیوب ویل کا انتظام کر دیں، تاکہ میت کو

---

(۱) ويقراء من القرآن ما تيسر له من الفاتحة وأول البقرة الى المفلحون واية الكرسي وآمن الرسول وسورة يس وتبارك الملك.... ثم يقول: اللهم أوصل ثواب ما قرأناه الى فلان أو اليهم. (الشامية (۲/۲۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في القراءة للميت واهداء ثوابها اليه، ط: سعيد)

☜ قال النووي: في شرح المهذب يستحب لزائر القبور أن يقرأ ما تيسر من القرآن ويدعو لهم عقبها نص عليه الشافعي واتفق عليه الأصحاب. (مرقاة المفاتيح (۴/۱۷۴) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

☜ فللانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره عن اهل السنة والجماعة صلاةً كان أو صوماً أو حجاً أو صدقة أو قراءة القرآن او الاذكار أو غير ذلك من انواع البر ويصل ذلك الى الميت وينفعه قاله الزيلعي في باب الحج. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي (ص: ۶۲۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز فصل: في زيارة القبور، ط: قديمي)

ان چیزوں کا ثواب مسلسل پہنچتا رہے۔

تاریخ اور دن کو خاص طور پر مقرر کیے بغیر غریبوں کو کھانا کھلا کر میت کو ثواب پہنچانا بھی اچھا ہے۔(۱)

ایصالِ ثواب کا منکر

شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ مردہ کو ثواب پہنچنے کے منکر تھے۔اور فرمایا کرتے تھے کہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وأن ليس للانسان الّا ماسعى ﴾ [النجم: ۳۹]

''اور انسان کو صرف اپنی کمائی ملے گی۔''

(۱) عن سعد بن عبادة قال: يا رسول الله! ان ام سعد ماتت، فأى الصدقة افضل؟ قال: الماء، فحفر بئرا، وقال: هذه لأم سعد، رواه ابو داؤد و النسائى. (مشكوٰة المصابيح (ص: ۱۶۹) كتاب الزكوٰة، باب فضل الصدقة، الفصل الثانى، ط: قديمى)

قوله: فأى الصدقة افضل) أى لروحها (قال الماء) انما كان الماء افضل لأنه اعم نفعا فى الامور الدينية والدنيوية خصوصا فى تلك البلاد الحارة، ولذلك من الله تعالىٰ بقوله" وأنزلنا من السماء ماء طهورا" كذا ذكر الطيبى وفى الازهار: الافضلية من الامور النسبية وكان هناك افضل لشدة الحر والحاجة وقلة الماء..... (وقال) أى سعد (هذه) أى هذه البئر صدقة (لأم سعد) (مرقاة المفاتيح (۳۵۴/۴) كتاب الزكوٰة باب فضل الصدقة، الفصل الثانى، ط: رشيديه)

قيل: الافضل ماكان انفع فى نفسه فالعتق عنه والصدقة افضل من الصيام عنه. وافضل الصدقة ما صادفت حاجة من المتصدق عليه وكانت دائمة مستمرة ومنه قول النبى ﷺ: افضل الصدقة سقى الماء. وهذا موضع يقل فيه الماء ويكثر فيه العطش والا فسقى الماء على الانهار لايكون افضل من اطعام الطعام عند الحاجة وكذلك الدعاء والاستغفار له اذا كان يصدق من الداعى واخلاص وتضرع فهو فى موضعه افضل من الصدقة عنه كالصلاة على الجنازة والوقوف لدعاء علىٰ قبره. وبالجملة فافضل مايهدى الى الميت العتق والصدقة والاستغفار له والدعاء له والحج عنه، وأما قراءة القرآن واهدائها له بغير اجرة فهذا يصل اليه كما يصل ثواب الصوم والحج. (كتاب الروح لابن القيم (ص: ۲۲۴) المسألة السادسة عشرة، أى الاعمال افضل فى اهداء الثواب الى الميت، ط: دار الكتب العربى، بيروت)

(فقه السنة (۳۸۷/۱) الجنائز، الدفن، افضل مايهدى للميت، ط: دار ابن كثير)

جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے کسی ساتھی نے انہیں خواب میں دیکھا اور اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے اس قول سے رجوع کرلیا ہے کہ پڑھنے کا ثواب مردے کو نہیں ملتا۔ اس لیے کہ میں نے قبر میں ثواب پہنچنے کو دیکھ لیا ہے۔(۱)

اس کی تائید حافظ سلفی رحمہ اللہ کی مرفوع روایت سے بھی ہوتی ہے کہ جو شخص قبرستان سے گزرے اور سورۂ" قل هو الله احد" گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخش دے تو مردوں کی تعداد کے مطابق اسے ثواب ملے گا۔(۲)

ایصالِ ثواب کرنا

دن اور تاریخ کی تعیین اور رسوم کی پابندی کے بغیر قرآن کریم پڑھ کر، نفلی

(۱) وكـان الشيخ الفقيه القاضي الامام مفتى الانام عز الدين بن عبدالسلام: يفتى بأنه لايصل الى الميت ثواب مايقرأ ويحج بقوله"وأن ليس للانسان الا ماسعى" فلما توفى رأه بعض أصحابه ممن يجالسه وسأله عن ذلك وقال له: انک كنت تقول: لايصل الى الميت ثواب ما يقرأ ويهدى اليه فكيف الامر؟ فقال له: كنت اقول ذالک فى دار الدنيا والآن قد رجعت عنه لمارأيت من كرم الله فى ذلک انه يصل اليه ذلک. (تفسير روح البيان، سورة النجم: آية: ۳۹، (۲۰۵/۹) دار التراث العربى)

البحر المديد(۳۲۶/۷)ط:دارالكتب العلمية،بيروت)

(۲) واخرج ابو محمد السمرقندى فى فضائل "قل هو الله احد" عن على مرفوعاً من مرّ على المقابر وقرأ "قل هو الله" احدى عشرة مرةثم وهب اجرها للاموات اعطى من الاجر بعدد الاموات. (شرح الصدور للسيوطى (ص:۱۳۵) باب فى قراءة القرآن للميت أو على القبر، ط: مطابع الرشيد بالمدينة المنورة)

عن على مرفوعاً: من مرّ على المقابر وقرأ " قل هو الله" احدى عشرة مرة ثم وهب اجره للاموات اعطى من الاجر بعدد الاموات. (مرقاة المفاتيح (۱۷۳/۴) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

(التذكرة فى احوال الموتى وامور الآخرة (ص: ۲۶) باب ماجاء فى قراءة القرآن عند القبر حالة الدفن، ط: دار الحديث قاهره)

عبادات اور صدقہ خیرات کر کے میت کو ثواب پہنچانا جائز ہے۔(۱)

البتہ دن اور تاریخ کی تعیین کرنا بدعت ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔(۲)

ایصالِ ثواب کرنا جنازہ کی نماز کے بعد

''جنازہ کی نماز کے بعد ایصالِ ثواب کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۸/۱)

ایصالِ ثواب کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے

اگر کوئی شخص اپنی کسی نفلی عبادت کا ثواب دوسرے شخص کو پہنچا دے تو جس طرح اس کا ثواب دوسرے شخص کو ملتا ہے اسی طرح بھیجنے والے کو بھی اس عبادت کا اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔ ایسا نہیں کہ ثواب پہنچانے کے بعد پہنچانے والے محروم ہوں گے۔

اسی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ جب کوئی شخص کسی بھی قسم کی نفلی عبادت کرے

(۱) وفی البحر: من صام أو صلی أو تصدق وجعل ثوابه لغیره من الاحیاء والاموات جاز، ویصل ثوابها الیهم عند اهل السنة والجماعة کذا فی البدائع ثم قال: وهذا علم انه لافرق بین ان یکون المجعول له میتا أو حیا. (الشامیة (۲۴۳/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی القراءة للمیت واهداء ثوابها الیه، ط: سعید)

(بدائع الصنائع (۲۱۲/۲) کتاب الحج، فصل: وأما الذی یرجع الی النبات، ط: سعید)

(وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتهم) أی صدقة الاحیاء (عنهم) أی عن الاموات (نفع لهم) أی للاموات خلافا للمعتزلة. (شرح العقائد (ص: ۱۵۴) ط: میر محمد کتب خانه)

(۲) عن ابی هریرة: عن النبی ﷺ قال: لاتختصوا لیلة الجمعة لقیام بین اللیالی ولاتختصوا یوم الجمعة بصیام من بین الایام الا أن یکون فی صوم یصوم احدکم. (الصحیح لمسلم (۳۶۱/۱) کتاب الصیام باب کراهة افراد یوم الجمعة بصوم لایوافق عادته، ط: قدیمی)

ومنها (أی من البدع) التزام العبادات المعینة فی اوقات معینة لم یوجد لها ذلک التعیین فی الشریعة. (الاعتصام للشاطبی (ص: ۳۹) الباب الأول فی تعریف البدع وبیان معناها واشتق منه لفظا ط: دار المعرفة بیروت)

لأن ذکر اللّٰه تعالیٰ اذا قصد به التخصیص بوقت دون وقت أو بشیئ دون شیئ لم یکن مشروعا، حیث لم یرد به الشرع، لأنه خلاف الشرع. (البحر الرائق (۱۵۹/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

تو اس کو چاہیے کہ اس کا ثواب تمام مؤمنین کی ارواح کو پہنچا دے، تاکہ اس کو بھی ثواب ملے اور ان لوگوں کو بھی جن کو پہنچایا ہے۔(۱) بلکہ اس صورت میں ایمانداروں کو نفع پہنچانے کی وجہ سے ڈبل/ دوھرا/ دوگنا ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله ﷺ اذا تصدق احدكم بصدقة تطوعاً فليجعلها عن ابويه، فيكون لهما أجرها ولاينقص من أجره شيئ. (شرح الصدور للسيوطي (ص:۱۳۳) باب ماينفع الميت في قبره، ط: مطابع الرشيد بالمدينة المنورة)

🗀 تنبيه: صرح علمائنا في باب الحج عن الغير بأن للانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوما أو صدقة أو غيرها كذا في الهداية، بل في زكاة التاتارخانية عن المحيط: الافضل لمن يتصدق نفلاً أن ينوي لجميع المؤمنين والمؤمنات لأنها تصل اليهم ولاينقص من اجره شيئ الخ هو مذهب اهل السنة والجماعة. (الشامية (۲/۲۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في القراءة للميت واهداء ثوابها له. ط: سعيد)

🗀 الافضل أن يتصدق نفلاً أن ينوي لجميع المؤمنين والمؤمنات، لأنها تصل اليهم ولاينقص من اجره شيئ. (تاتارخانيه كامل (۳/۲۶۸) كتاب الزكاة، الباب السادس عشر في ايجاب الصدقة وما يتصل به من الهدى، الافضل لمن يتصدق نفلا أن ينوي لجميع المؤمنين. ط: مكتبه فاروقيه لاهور)

🗀 قوله: (فللانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره عند اهل السنة والجماعة) سواء كان المجعول له حيا أو ميتا من غير أن ينقص من اجره شيئ. واخرج الطبراني والبيهقي في الشعب، عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: اذا تصدق احدكم بصدقة تطوعا فليجعلها عن أبويه فيكون لهما اجرها ولاينقص من اجره شيئ. (حاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۶۲۱، ۶۲۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز فصل في زيارة القبور، ط: قديمي)

(۲) واخرج ابو محمد السمرقندي في فضائل قل هوالله أحد، عن علي مرفوعاً: من مر على المقابر وقرأ "قل هو الله احد" احد عشرة مرة ثم وهب اجرها للاموات أعطى من الاجر بعدد الاموات. (شرح الصدور للسيوطي (ص: ۱۳۵) باب قراءة القرآن للميت أو على القبر، ط: مطابع الرشيد بالمدينة المنورة)

🗀 عن علي مرفوعاً من مرّ على المقابر قرأ "قل هو الله احد" احدى عشرة مرة ثم وهب اجره للاموات اعطى من الاجر بعدد الاموات، واخرج ابو القاسم سعد بن علي الزنجاني في فوائده عن ابي هريرة رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من دخل المقابر ثم قرأ فاتحة الكتاب وقل هو الله احد وألهكم التكاثر ثم قال: اني جعلت ثواب ماقرأت من كلامك لأهل المقابر من المؤمنين والمؤمنات كانوا شفعاء له الى الله تعالیٰ. (مرقاة المفاتيح (۴/۱۷۳) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

🗀 (الدر مع الرد (۲/۲۴۲، ۲۴۳) كتاب الصلوٰة، باب صلوة الجنازة، مطلب: في زيارة القبور، ط: سعيد)

ایصالِ ثواب کیا ہے؟

کسی کی موت کے بعد اس کی خدمت اور اس کے ساتھ نیک سلوک کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے، اور رحم و کرم کی بھیک مانگی جائے۔ جنازہ کی نماز کی خاص غرض وغایت بھی یہی ہے۔ اور قبر کی زیارت کے سلسلے میں بھی جو احادیث آئی ہیں ان میں بھی قبر والوں کو سلام کے ساتھ ان کے لیے مغفرت کی دعا بھی کی گئی ہے۔ (۱)

دعائے خیر کے اس طریقے کے علاوہ مردوں کی خدمت اور نفع پہنچانے کی ایک اور صورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتائی ہے کہ ان کی طرف سے صدقہ یا اسی طرح کا کوئی دوسرا نیک عمل کر کے اس کا ثواب مردوں کو ہدیہ کیا جائے۔ اس کو ایصالِ ثواب کہتے ہیں۔ اس سے زندوں کا غم بھی ہلکا ہوتا ہے اور مردوں کو راحت بھی پہنچتی ہے۔ (۲)

---

(۱) اجمع العلماء: أن الدعاء للاموات ينفعهم ويصل ثوابه واحتجوا بقوله تعالىٰ: والذين جاؤوا من بعدهم يقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان، وغير ذلک من الأيات المشهورة بمعناها وفي الاحاديث المشهورة كقوله ﷺ: اللهم اغفر لأهل بقيع الغرقد وكقوله اللهم اغفر لحينا وميتنا وغير ذلک. (الاذكار للنووي (ص: ۴۲۳) كتاب اذكار المريض والموت وما يتعلق بها، باب ما ينفع الميت من قول غيره. ط: دار ابن كثير)

☐ عن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من لم يكن عنده مال يتصدق به فليستغفر للمؤمنين والمؤمنات فانها صدقة. (مجمع الزوائد (۱۰/۲۵۵) رقم الحديث: ۱۷۵۹۷، كتاب التوبة، باب الاستغفار للمؤمنين والمؤمنات، ط: دارالكتب العلمية بيروت)

☐ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال مر رسول الله ﷺ بقبور المدينة فأقبل عليهم بوجهه فقال: السلام عليكم يا أهل القبور يغفرالله لنا ولكم أنتم سلفنا ونحن بالأثر. (جامع الترمذي (۱/۲۰۳) ابواب الجنائز، باب مايقول الرجل اذا دخل المقابر، ط: سيد)

(۲) حدثنا محمد، حدثنامخلد بن يزيد اخبرني ابن جريج اخبرني يعلى انه سمع عكرمة يقول: انبأنا ابن عباس ان سعد بن عبادة توفيت امه، وهو غائب عنها فقال: يا رسول الله: =

ایصالِ ثواب کے لیے اجتماع

☆......اپنے اپنے طور پر نفلی صدقات، تلاوت، تسبیح اور تہلیل واستغفار وغیرہ کا ثواب میت کو پہنچانا حدیث سے ثابت ہے۔ اور اس سے میت کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اور مردہ اس سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے۔ اور قیامت کے دن ان اعمال کا ثواب دیکھ کر حیرت زدہ بھی ہوگا۔(۱)

= ان امی قد توفیت وانا غائب عنها أينفعها شيئ ان تصدقت به عنها؟ قال نعم! قال: فاني اشهدک أن حائطي المخراف صدقة عليها. (الصحيح للبخاری (۳۸۶/۱) ابواب الوصايا، باب اذا قال ارضی أو بستانی صدقة لله عن امی فهو جائز...الخ، ط: قديمی)

🗁 عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان العاص بن وائل أوصی ان يعتق عنه ماة رقبة، فاعتق ابنه هشام خمسين رقبة فأراد ابنه عمرو أن يعتق عنه الخمسين الباقية، فقال: حتى سأل رسول الله ﷺ فاتی النبی ﷺ فقال: يارسول الله! ان ابی اوصی بعتق مائة رقبة وان هشاما اعتق عنه خمسين وبقيت عليه خمسون رقبة أفأعتق عنه؟ فقال رسول الله ﷺ: انه لو كان مسلما فاعتقتم عنه أو تصدقتم عنه أو حججتم عنه بلغه ذلک. (ابوداؤد (۵۰/۲، ۵۱) اول كتاب الوصايا، باب ماجاء فی وصية الحربی ليسلم وليه أنلزمه أن ينفذها، ط: رحمانيه)

🗁 عن سعد بن عبادة قال: يا رسول الله! ان ام سعد ماتت، فأی الصدقة افضل؟ قال: الماء، فحفر بئرا وقال هذه لام سعد. (مشكوٰة المصابيح (۱۷۰/۱) كتاب الزكوٰة، باب فضل الصدقة، الفصل الثانی، ط: رحمانيه)

(۱) عن ابی هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: ان الله عزوجل ليرفع الدرجة للعبد الصالح فی الجنة فيقول: يارب أنى لی هذا؟ فيقول: باستغفار ولدک لک. رواه احمد. (مشكاة المصابيح (ص۲۰۵) كتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثالث ط قديمی).

🗁 (ابن ماجه (ص۲۶۰) أبواب الأدب باب برالوالدين ط قديمی).

🗁 قوله: (ولدک لک) الولد يطلق على الذكر الانثی والمراد به المؤمن. (مرقاة المفاتيح (۲۶۳/۵) كتاب الدعوات باب الاستغفار والتوبة ط رشيديه).

🗁 وعن انس أنه سأل رسول الله ﷺ فقال: يارسول الله! انا نتصدق عن موتانا ونحج عنهم وندعولهم فهل يصل ذلک اليهم؟ فقال: نعم! انه ليصل ويفرحون به كمايفرح أحدكم بالطبق اذا اهدی اليه رواه ابو حفص العكبری. فللانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره عند أهل السنة والجماعة صلاة كان أو صوما أو حجا أو صدقة أو قراءة للقران أو الأذكار أو غير ذلک من أنواع البر ويصل ذلک الی الميت وينفعه. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی (۶۲۲، ۶۲۱) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل فی زيارة القبور ط قديمی).

البتہ ثواب پہنچانے کے لیے اجتماع، دن اور تاریخ کا اہتمام کرنا اور اس میں تیو در سوم اور اہلِ میت کی طرف سے دعوت کرنا یہ سب امور قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے ثواب سمجھ کر کرنا جائز نہیں ہیں۔ ان تمام چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے، ورنہ ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا۔(۱)

ایصالِ ثواب کے لیے فوراً ثواب پہنچانا لازم نہیں

میت کو ثواب پہنچانے کے لیے جس وقت جو عبادت کی جائے، فارغ ہوتے ہی فوراً اسی وقت ثواب پہنچانا ضروری نہیں، بلکہ بعد میں بھی ثواب پہنچایا جا سکتا ہے۔ نیت کرنے سے اس کو ثواب پہنچ جائے گا۔(۲)

ایصالِ ثواب میں رسم کی پابندی کرنا

"ایصالِ ثواب کا طریقہ" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۰۲/۱)

(۱) ويكره اتخاذ الضيافة من الطعام من أهل الميت، لأنه شرع في السرور لافي الشرور وهي بدعة مستقبحة .... وفي البزازية: ويكره اتخاذ الطعام في اليوم الاول والثالث وبعد الأسبوع ونقل الطعام الى القبر في المواسم ...... وأطال في ذلك في المعراج وقال: وهذه الأفعال كلها للسمعة والرياء فيحترز عنها لأنهم لايريدون بها وجه الله تعالىٰ اهـ. (الشامية (۲۴۰/۲) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت ط سعيد).

(بزازية على هامش الهنديه (۸۱/۴) كتاب الدعوىٰ الباب التاسع في دعوى الرجلين وهما يتصل بذلك مسائل ط رشيديه).

(حاشية الطحاوي على المراقي (ص۶۱۷، ۶۱۸) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل في حملها ونقلها ط قديمي).

(۲) والظاهر أنه لافرق بين أن ينوى به عند الفعل للغير أو يفعله لنفسه ثم بعدذلك يجعل ثوابه لغيره لاطلاق كلا مهم. (رسائل ابن عابدين (۱۶۶/۱) الرسالة السابعة شفاء العليل وبل الغليل في حكم الوصية بالختمات والتهاليل. ط سهيل اكيڈمی).

الشامية (۲۴۳/۱) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب في القرأة للميت واهداء ثوابهاله، ط: سعيد.)

(البحرالرائق (۵۹/۳) كتاب الحج باب الحج عن الغير ط سعيد).

ایصالِ ثواب نابالغ کے لیے کرنا

”نابالغ کو ثواب پہنچانا“ عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۷/۲)

ایک میت کی نماز جنازہ دو تین مرتبہ پڑھنا

☆.....اگر میت کے ولی نے جنازہ کی نماز پڑھ لی، یا اس کی اجازت سے پڑھائی گئی، یا جس کا حق ہے اس نے جنازہ کی نماز پڑھائی تو اس میت کے جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنا منع ہے۔

☆.....اگر پہلے میت کے ولی نے نماز نہیں پڑھی اور نہ اس کی اجازت سے نماز پڑھی گئی، بلکہ ایسے لوگوں نے نماز پڑھی یا پڑھائی جن کو حق نہیں تھا تو ولی دوبارہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

اس دوسری جماعت میں وہ لوگ شریک ہوسکتے ہیں جو پہلی جماعت میں شریک نہیں تھے۔ اور جو لوگ پہلی جماعت میں شریک تھے ان کے لیے دوسری جماعت میں شریک ہونا جائز نہیں۔ اگر ولی کی اجازت کے بغیر نماز پڑھی گئی ہو تو ولی کو دوبارہ پڑھنے کا حق ہے۔(۱)

---

(۱) قوله: فان صلى عليه غير الولى والسلطان أعاد الولى) لأن الحق له والمراد من السلطان من له حق التقدم على الولى فان الكلام فيما اذا تقدم على الولى من ليس له حق التقدم فليس للولى الاعادة اذا صلى القاضى أو نائبه أو امام الحى، لما فى الخلاصة والولوالجية والظهيرية والتجنيس والواقعات: ولو صلى رجل والولى خلفه ولم يرض به ان صلى معه لايعيد، لانه صلى مرة، وان لم يتابعه فان كان المصلى السلطان أو الامام الاعظم فى البلدة أو القاضى أو الوالى على البلدة أو امام حى ليس له ان يعيد، لأنهم أولى بالصلاة منه وان كان غيرهم فله الاعادة اهـ. قالوا: ولو أعادها الولى ليس لمن صلى عليها أن يصلى مع الولى مرة اخرى. (البحر الرائق (۱۸۱/۲) كتاب الجنائز فصل السلطان أحق بصلاته ط سعيد).

☜ (الفتاوى الهندية (۱۶۳/۱، ۱۶۴) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنازة الفصل الخامس فى الصلاة على الميت ط رشيديه).=

یعنی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کی نماز بار بار پڑھنے کی ایک وجہ ان کی خصوصیت تھی۔ یا ہر بار دوسرے شہداء رضی اللہ عنہم کے ساتھ رکھے جانے سے آپ پر جنازہ کی نماز پڑھنا مقصود نہیں تھا۔ بلکہ نماز کی جگہ اور نیک لوگوں کے جوار کی برکت حاصل کرنے کے لیے ہر بار ساتھ رکھے جاتے تھے۔

دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر جنازہ کی نماز مکرر نہیں ہوئی، ایک ہی دفعہ جنازہ کی نماز ان پر ہوئی، پھر اور شہداء کی جنازہ کی نماز ہوئی۔ لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ وہاں پر رکھا رہا۔ اس کو راوی نے ستر نمازوں سے تعبیر کیا ہے۔ اور نماز سے مراد تکبیر لی ہے۔(۱)

(فان صلى غيره) اى الولى (ممن ليس له حق التقدم) على الولى (ولم يتابعه) الولى (أعاد الولى) ولو على قبره ان شاء لاجل حقه، لا لاسقاط الفرض ولذا قلنا: ليس لمن صلى عليها أن يعيد مع الولى لأن تكرارها غيرمشروع (والا) أى وان صلى من له حق التقدم كقاض او نائبه او امام الحى أو من ليس له حق التقدم وتابعه الولى (لا) يعيد، لانهم أولى بالصلاة منه. (الدر المختار ۲۲۳،۲۲۲/۲) كتاب الصلاة باب صلاه الجنازة مطلب تعظيم اولى الامر واجب ط سعيد).

(۱) روى انه صلى الله عليه وسلم صلى على حمزة سبعين صلاة. وبعضهم أوّلوا ذلك بأنه كان يؤتى بواحد واحد فيصلى عليه رسول الله ﷺ وحمزة رضى الله عنه بين يديه، فظن الراوى أنه كان يصلى على حمزة فى كل مرة، فروى أنه صلى عليه سبعين صلاة. ويحتمل أنه كان ذلك على حسب الرواية وكان مخصوصا بتلك الكرامة. (بدائع الصنائع (۳۲۵/۱) كتاب الصلاة فى الجنائز فصل فى حكم الشهادة فى الدنيا ط سعيد).

(المحيط البرهانى (۵۵،۵۴/۳) كتاب الصلاة الباب الثانى الثلاثون فى الجنائز قسم آخر فى بيان الاسباب المسقطة لغسل الميت ط ادارة القرآن).

وما فى الحديث من تكرار الصلاة على حمزة، فاما أن يكون خصوصية له رضى الله عنه، واما أنه ﷺ: لم ينو الصلاة عليه فى كل مرة وانما ترك مع الشهداء الآخرين لمحض البركة لوضعه قرب الصلاة وفى جوار الصالحين، وأما ما وقع فى الحديث من قوله: "حتى صلى عليه سبعين صلاة" مع ان شهداء احد كانوا سبعين، فكيف يصح ؟ فانكشف عن حقيقته أن فى مراسيل ابى داؤد (ص: ۳۶) عن ابى مالك: " امر رسول الله ﷺ يوم احد بحمزة فوضع وجئ بتسعة فصلى عليهم رسول الله ﷺ فرفعوا وفيهم حمزة فى كل صلوة صلاها اهـ. =

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنازہ کی نماز کا تکرار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔(۱)

ایمبولینس پر جنازہ لے جانا

"جنازے کو گاڑی پر لے جانا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۸۲)

اینٹ

☆......قبر کے اندر میت کے اطراف میں بلاضرورت بھٹی میں پکی ہوئی اینٹ لگانا مکروہ تحریمی ہے۔

☆......اگر زمین بہت نرم ہو، یا اس میں نمی ہو، اور قبر گرنے کا اندیشہ ہو

= فوضح بهذه الرواية ان ثبت معنى قول الراوى: "حتى صلى عليه سبعين صلاة" وهو ان هذه السبع لما كان المقصود به تعلقه بالسبعين كان باعتبار القصد سبعين صلاة لأن كل واحد من الصلاة تعلقت بكل كل من العشرة كما فى التلخيص الحبير، وقد أعله الشافعى: بأنه متدافع لان الشهداء كانوا سبعين فاذا اوتى بهم عشرة عشرة يكون قد صلى سبع صلوات فكيف يكون سبعين ؟ قال: وان أراد التكبير فيكون ثمانيا وعشرين تكبيرة لاسبعين . واجيب: أن المراد صلى سبعين نفسا وحمزة معهم كلهم فكأنه صلى عليه سبعين صلاة اهـ.(اعلاء السنن (۸/۲۶۳) كتاب الصلاة ابواب الشهيد باب صلوة على الشهيد ط دار القرآن والعلوم الاسلامية).

(۱) قوله: (لان تكرارها غير مشروع) ظاهره ولو من غير المصلى أوّلا وانظر هذا مع ما قدمناه قريبا من تكرار الصحابة الصلاة على النبى ﷺ .ثم رأيت فى ابى السعود أن ذلك من خصوصياته ﷺ اهـ. وكانه لعدم اهتدائهم على نصب الامام. (الطحطاوى على الدر (۱/۳۷۷) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة ط المكتبة العربية كانسى روڈ كوئٹه).

☜ وصلى الصحابة عليه ﷺ أفواجا خصوصية كما أن تاخير دفنه من يوم الاثنين الى ليلة الاربعاء كان ذلك لأنه مكروه فى حق غيره بالاجماع. (حاشية الطحطاوى على المراقى (ص: ۵۹۱) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز فصل الصلاة عليه ط قديمى).

☜ واما تكرار الصلاة على النبى ﷺ ففى ابن ماجه ايضا: والتكرار عندنا غير جائز لتكرار الصلاة على النبى ﷺ من خصوصيته. (عرف الشذى على هامش جامع ترمذى (۱/۱۹۷) ابواب الجنائز باب ماجاء فى قتلى احد وذكر حمزة رضى الله عنه سعيد).

تو بھٹی کی پکی ہوئی اینٹ لگانے کی اجازت ہوگی۔ ہاں اگر کچی اینٹ یا پتھر یا لکڑی سے ضرورت پوری ہو جائے تو بھٹی کی پکی ہوئی اینٹ اور لوہے وغیرہ سے احتراز کرنا ضروری ہے۔ اس لیے کہ اس میں آگ کا اثر ہے۔ پتھر، کچی اینٹ اور سیمنٹ کی اینٹ میں یہ قباحت نہیں ہے۔

☆......قبر کے اوپر کسی قسم کی اینٹ لگانا ناجائز ہے۔ البتہ درندوں کے خوف سے کچی اینٹ لگانے کی گنجائش ہے۔(۱)

---

(۱) (ویسوی اللبن...... علیه...... ویستحب القصب واللبن...... وکره وضع الآجر...... والخشب) محمول علی وجود اللبن بلا کلفة والا فقد یکون الخشب والآجر موجودین ویقدم اللبن لان الکراهة لکونهما للإحکام والزینة، ولذا قال بعض مشایخنا: انما یکره الآجر اذا أرید به الزینة،أما اذا أرید به دفع أذی السباع أو شیء آخر لایکره،و ماقیل: أنه لمس النار فلیس بصحیح...... ویکره البناء علیه للإحکام بعد الدفن) لأنه للبقاء والقبر للفناء...... وفی النوازل لاباس بتطیینه و فی الغیاثیة وعلیه الفتوی...... قوله: (أو شیء آخر) کقطع الرائحة أو کانت البلاد کثیرة المطر فیذهب اللبن...... قوله: (فلیس بصحیح) لأن الکفن مسته النار ویغسل المیت بالماء الحار. وأجیب بأن النار لم تمس الماء بخلاف الآجر کماهو ظاهر حموی. وبأن الاجر به أثر النار فیکره فی القبر للتشاؤم بخلاف الغسل بالماء الحار فانه یقع فی البیت فلایکره کما لایکره الاجمار فیه بخلاف القبر وبمثل ماذکر یجاب عن الکفن.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص ۶۰۹، ۶۱۰) کتاب الصلاة باب أحکام الجنائز فصل فی دفنها وحملها ط قدیمی)

(ویسوی اللبن علیه والقصب لاالآجر والخشب) لأنهما لاحکام البناء والقبر موضع البلاء، ولأن بالآجر أثر النار فیکره تفاؤلا کذا فی الهدایة. فعلی الاول یسوی بین الحجر والآجر وعلی الثانی یفرق بینهما کذا فی الغایة...... أطلق المصنف فی منعهما وقیده الامام السرخسی بأن لایکون الغالب علی الاراضی النز والرخاوة فان کان فلابأس بهما کاتخاذ تابوت من حدید لهذا وقیده فی شرح المجمع بأن یکون حوله أما لو کان فوقه لایکره لأنه یکون عصمة من السبع ا ھ. وفی المغرب الآجر الطین المطبوخ. (البحر الرائق (۲/۱۹۴) کتاب الجنائز فصل السلطان أحق بصلاته ط سعید).

ویسوی اللبن علیه والقصب لاالآجر المطبوخ والخشب لو حوله أما فوقه فلایکره ابن ملک...... (وجاز ذلک حوله بأرض رخوة) کالتابوت.....وفی الرد : (قوله لاالآجر)...... قال فی البدائع: لأنه یستعمل للزینة ولاحاجة للمیت الیها ولأنه هما مسته النار فیکره ان یجعل علی المیت تفاؤلا کمایکره ان یتبع قبره بنار تفاؤل...... قوله: (لو حوله الخ) قال فی الحلیة: =

اینٹ پر کلمہ لکھ کر قبر میں رکھنا

"کلمہ طیبہ کفن پر لکھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۰۳)

اینٹ کی بات

ایک زمین کے بارے میں لکھا ہے کہ دو آدمیوں میں جھگڑا ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس زمین کی چار دیواری کی ایک اینٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائی، اس نے کہا: اے اللہ کے بندو! میں ایک ہزار سال تک دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تھی، میں نے ہزار شہر آباد کیے تھے، ہزار کنواریوں سے شادی کی تھی، پھر مر کر مٹی ہوگئی، اور اتنے ہزار سال مٹی میں ملی رہی، پھر مٹی کے برتن بنانے والے نے مجھ سے برتن بنالیا، لوگوں نے مجھے استعمال کیا یہاں تک کہ میں ٹوٹ گئی، پھر ایک ہزار سال تک مٹی میں ملی رہی، تم میں سے ایک شخص نے مجھے لے کر اینٹ بنالیا، اور اس دیوار میں لگا دیا۔ تم لوگ کیوں جھگڑ رہے ہو اور کس بات پر لڑائی کر رہے ہو؟ (انجام کار کو نہیں سوچتے، مجھ سے عبرت حاصل کرو)

اس طرح کے بے شمار واقعات ملتے ہیں، اس لیے اس بات کو خوب ذہن نشین کرلینا چاہیے۔ (۱)

■ وکرهوا الآجر والواح الخشب. وقال الامام التمرتاشي: هذا اذا كان حول الميت فلو فوقه لايكره، لانه يكون عصمة من السبع. وقال مشايخ بخارى: لايكره الآجر في بلدتنا للحاجة اليه لضعف الأراضي (الشامية (۲/۲۳۶) كتاب الصلوة باب صلاة الجنازة مطلب في دفن الميت.)

(۱) ويحكى ان رجلين تنازعا وتخاصما في ارض، فانطلق الله عزوجل لبنة من حائط من تلك الارض، فقالت: يا هذان لم تنازعان؟ ولم تخاصمان؟ اني كنت ملكا من الملوك ملكت كذا وكذا سنة ثم مت وصرت ترابا فلبثت كذلك الف سنة ثم اخذني خزاف يعني فخاراً فعمل مني اناء فاستعملت حتى تكسرت، ثم عدت ترابا فلبثت الف سنة، ثم اخذني رجل فضرب مني لبنة فجعلني في هذا الحائط فلم تنازعكما ولم تخاصمكما؟ الخ ■

اینٹ کی نصیحت

''اینٹ کی بات'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۱۱۷)

اینٹ نکالنا پرانی قبر سے

''پرانی قبر میں سے اینٹ نکالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۱۷۵)

= والحکایات فی هذا المعنی والوجود شاهد بتجدید مادثر وتغییر ماغیر. (التذکر فی احوال الموتی وامور الآخرة (ص ۲۴) باب ماجاء أن للموت سکرات قبیل باب الموت کفاة لکل مسلم ط دارالحدیث القاهرة).

ب

بات چیت بند کرنا

"قطع تعلق" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۶۸/۲)

باجہ وغیرہ بجائے

اگر کسی پیر و بزرگ اور مرشد کے جنازہ کے آگے غیر مسلم عقیدت مند باجہ وغیرہ بجائیں اور میت کے ورثاء وغیرہ کے منع کرنے کے باوجود باز نہ آئیں تو منکرات کی وجہ سے جنازہ کے پیچھے جانا نہ چھوڑے، بلکہ اس منکر کو روکنے کی کوشش کرے۔(۱)

بازار میں جنازہ کی نماز پڑھنا

کسی مجبوری کے بغیر بازار میں جنازہ کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

---

(۱) بكره خروجهن تحريما وتزجر النائحة ولايترك اتباعها لأجلها.....وفي الرد: قوله: (وتزجر النائحة) وكذا الصائحة شرنبلالية (قوله: ولايترك اتباعها لأجلها) أى لأجل النائحة، لأن السنة لاتترك بما اقترن بها من البدعة. (الدر مع الرد (۲/۲۳۲) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب في حمل الميت ط سعيد).

☜ وان كان مع الجنازة نائحة أو صائحة زجرت فان لم تزجر فلابأس بأن تتبع الجنازة ولايمتنع لأجلها، لأن الاتباع سنة فلاتترك ببدعة من غيره. (البحر الرائق (۱/۱۹۲) كتاب الجنائز فصل السلطان أحق بصلاته ط سعيد).

☜ حاشية الطحاوى على المراقى (ص ۶۰۵) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل فى حملها ودفنها ط قديمى).

(۲) وكذا تكره فى أماكن كفوق كعبة وفى طريق ومزبلة ومجزرة ومقبرة ومغتسل ...... الخ وفى الرد: قوله: كفوق كعبة....) أى لما فيه من ترك تعظيمها المأمور به وقوله وفى طريق، لأن فيه منع الناس من المرور وشغله بما ليس له لأنها حق العامة للمرور. (الدر مع الرد (۱/۳۷۹) كتاب الصلاة مطلب فى اعراب كاننا ماكان ط سعيد).=

باغی

☆......اگر اسلامی حکومت کا باغی مقابلہ میں مارا جائے، تو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جائے۔ اور غسل بھی نہ دیا جائے۔ ایسے ہی اس کو دفن کر دیا جائے، تاکہ دوسروں کو عبرت اور سبق حاصل ہو۔ اور بغاوت سے باز آجائیں۔

اور اگر حکومت اسلامی نہیں ہے، اور اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے لڑتے ہوئے مر جائے تو وہ ''باغی'' کے حکم میں نہیں ہوگا۔ اور اس کو غسل کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔

☆......اور اگر باغی اپنی موت مرے تو اس کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔

☆......اگر باغی لوگ عین لڑائی کے وقت مارے گئے ہیں تو ان کو غسل نہیں دینا چاہیے، تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو۔

واضح رہے کہ اسلامی حکومت کے خلاف لڑنے والوں کو باغی کہتے ہیں۔

= 🗁 تکره صلاة الجنائز فی الشارع وأراضی الناس....(قوله: تکره الجنائز) لشغل حق العامة فی الاول وحق المالک فی الثانی. (حاشية الطحطاوی علی المراقی (ص۵۹٦) کتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل الصلاة عليه ط قديمی).

🗁 تکره صلاة الجنازة فی الشارع وأراضی الناس کما فی المضمرات. (عالمگیری (۱/۱٦۵) کتاب الصلاة الباب الهادی والعشرون الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت ط رشیدیه).

وهی فرض علی کل مسلم مات خلا) أربعة (بغاة وقطاع الطریق) فلایغسلوا ولایصلی علیهم (اذا قتلوا فی الحرب ولو بعده صلی علیهم لأنه حد أو قصاص.... وفی الرد: قوله (بغاة) هم قوم مسلمون خرجوا عن طاعة الامام بغیر حق. قوله: (فلایغسلوا الخ) وفی نسخة: فلایغسلون وهی أصوب وانما لم یغسلوا ولم یصل علیهم اهانة لهم وزجر الغیرهم عن فعلهم. قوله: (ولو بعده) قال الزیلعی: واما اذاقتلوا بعد ثبوت ید الامام علیهم فانهم یغسلون ویصلی علیهم. وهذا تفصیل حسن أخذبه کبار المشائخ، لأن قتل قاطع الطریق فی هذه الحالة حد أو قصاص ومن قتل بذلک یغسل ویصلی علیه وقتل الباغی فی هذه الحالة لسیاسية أو لکسر شوکتهم فینزل منزلته لعودنفعه الی العامه اهـ. =

باقی اعضاء دفن کے بعد ملے

"دفن کے بعد باقی اعضاء ملے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۵۴)

بال

میت کے بال، مونچھ کا تراشنا اور بغل اور زیر ناف کے بالوں کو دور کرنا مکروہ ہے۔ اس لیے ان چیزوں کو اپنی اپنی حالت میں رہنے دیا جائے۔ شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح وفات ہوئی اسی حال میں دفن کیا جائے۔ اگر میت کے جسم سے مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز خود بخود گر جائے تو اس کو بھی کفن میں رکھ کر ساتھ ہی دفن کردیا جائے۔ (۱)

= وقوله: أو قصاص أى بان كان ثم مايسقط الحد كقطعه على محرم ونحوه مماذكر فى بابه. وقدعلم من هذا التفصيل أنه لومات أحدهم حتف أنفه قبل الأخذ أو بعده يصلى عليه كما بحثه فى الحلية. وقال: لم أره صريحا. (الدر مع الرد (۲/۲۱۰) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى ط سعيد).

قوله: (لألبغى وقطع طريق) أى لايغسل من قتل للبغى أو قطع الطريق واذا لم يغسلا لم يصل عليهما لان عليا رضى الله عنه لم يصل على البغاة ولم ينكر عليه فكان اجماعاً، وقطاع بمنزلتهم أطلقه فشمل ماإذا قتلوا فى حال الحرب أو أخذوا أو قتلوا بعده كذا روى عن محمد. وفرق الصدر الشهيد بينهما فوافق فى الاول وقال بالصلاة فى الثانى. قال فى التبيين: وهذا تفصيل حسن أخذ به الكبار من المشائخ والمعنى فيه ان القتل فى الثانى حد أو قصاص فى قاطع طريق، وفى البغاة لكسر شوكتهم فنزل منزلته لعود منفعته الى العامة. وهذا التفصيل ربما يشير اليه قوله: لبغى فان من قتل بعد الحرب لم يقتل لبغى وانما قتل قصاصا. (البحر الرائق (۲/۲۰۰) كتاب الجنائز باب الشهيد ط سعيد).

حاشية الطحاوى على المراقى (ص ٦٠١) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل فى حملها ونقلها ط قديمى).

(۱) (ولايسرح شعره) أى يكره تحريما (ولايقص ظفره) الا المكسور (ولاشعره)....قوله: (أى يكره تحريما) لما فى القنية من أن التزيين بعد موتها والا متشاط وقطع الشعر لايجوز نهر، فلو قطع ظفره أو شعره أدرج معه فى الكفن قهستانى عن العتابى. (الدر مع الرد (۲/۱۹۷، ۱۹۸) =

بال بڑے ہیں

اگر میت کے بال بڑے ہیں تو انہیں کرتے اور ازار کے درمیان رکھ دیا جائے۔(۱)

بالغ نابالغ کا جنازہ ایک ساتھ ہو تو دعا کیسے پڑھے؟

بالغ نابالغ دونوں کے جنازہ کی نماز ایک ساتھ پڑھنے کی صورت میں تیسری تکبیر کے بعد پہلے بالغ کی دعا پڑھے، پھر نابالغ کی دعا پڑھے۔(۲)

کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الجنازۃ فصل مطلب فی حدیث "کل سبب ونسب منقطع الا سببی ونسبی" ط سعید).

(۳) (البحر الرائق (۲/۱۷۳) کتاب الجنائز ط سعید).

(۴) (ولا یقص ظفرہ) الا ان یکون مکسورا فلا بأس باخذہ وروی ذلک عن الامام والثانی کما فی البحر وغیرہ وفی القہستانی عن العتابیۃ: فلو قطع شعرہ أو ظفرہ أدرج معہ فی الکفن. (حاشیۃ الطحاوی (ص ۵۷۱) کتاب الصلاۃ باب أحکام الجنائز ط قدیمی).

(۱) (ویجعل شعرہا ضفیرتین) وتوضعان (علی صدرہا فوق القمیص) مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحاوی (ص ۵۷۸) کتاب الصلاۃ باب أحکام الجنائز ط قدیمی).

(۵) (الدر المختار (۲/۲۰۴) کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الجنازۃ مطلب فی الکفن ط سعید).

(۶) (حلبی کبیر (ص ۵۸۱) فصل فی الجنائز ط سہیل اکیڈمی).

(۲) واذا اجتمعت الجنائز فالافراد بالصلاۃ لکل منہا أولی) وہو ظاہر (ویقدم الأفضل فالأفضل ان لم یکن سبق (وان اجتمعن ... وصلی مرۃ واحدۃ صح قولہ: (وصلی مرۃ واحدۃ صح) ویکتفی لہم بدعاء واحد کما بحثہ بعضہم، ویؤیدہ أن الضمائر ضمائر جمع فی قولہ: اللہم اغفر لحینا ... الخ إلا ماإذا کان فیہم مکلفون وصغار، والظاہر أنہ یأتی بدعاء الصغار بعد دعاء المکلفین کما مر. (حاشیۃ الطحاوی مع المراقی (ص ۵۹۲، ۵۹۳) کتاب الصلاۃ باب أحکام الجنائز فصل الصلاۃ علیہ ط قدیمی).

(۷) ولا یستغفر فیہا لصبی ومجنون بل یقول بعد دعاء البالغین اللہم اجعلہ لنا فرطا ... [illegible] مع الرد (۲/۲۱۵) کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الجنازۃ ط سعید).

بتی کا انتظام کرنا مسجد میں

''مسجد میں بتی کا انتظام کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸۵)

بجلی میں جل کر مر گیا

''جل کر مر گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۳۷)

بچوں سے قبر کا سوال ہوگا یا نہیں؟

چھوٹے بچے مر جاتے ہیں، ان سے قبر میں سوال ہوگا یا نہیں؟: اس بارے میں اختلاف ہے، بعض علماء نے کہا ہے کہ منکر ونکیر ان سے سوال کریں گے۔

اور قرطبی نے لکھا ہے کہ سوال کے وقت اللہ تعالیٰ بچے کو پوری عقل دیتا ہے تا کہ وہ اپنی نیک بختی کا درجہ پہچانے اور جو سوال کیا جاتا ہے اس کا جواب اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈالتا ہے۔

جو یبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ضحاک بن مزاحم کا ایک بچہ چھ دن کا مرا، انہوں نے کہا: جب میرا بچہ لحد میں رکھنا تو کفن کی گرہ اور اس کا چہرہ کھول دینا، کیونکہ اس کو بٹھا کر سوال کریں گے، جو یبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ بچے سے بھی سوال ہوگا، اس نے تو کوئی گناہ نہیں کیا ہے، فرمایا کہ: میثاق کے دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے تمام ارواح کو نکال کر اپنے معبود ہونے کا سب سے اقرار لیا ہے اور سب نے اقرار کیا ہے، اس اقرار کا سوال ہوگا۔

اور بعض علماء نے فرمایا: صحیح یہ ہے کہ بچوں سے سوال نہیں ہوگا، کیونکہ سوال اس سے ہونا چاہئے جس کو عقل اور سمجھ ہو، اور بچہ اس سے پاک ہے، اور نسفی نے ''بحر الکلام'' میں لکھا ہے کہ انبیاء اور مومن کے بچوں سے منکر ونکیر کا سوال نہیں ہوگا، اور ان

پر عذاب اور حساب بھی نہیں ہوگا، حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر فتوی دیا ہے۔(۱)

بچوں کا کفن

☆...... اگر نابالغ لڑکا یا نابالغ لڑکی مرجائے جو ابھی جوان (بالغ) نہیں ہوئے، لیکن جوانی کے قریب پہنچ گئے تھے تو لڑکے کے کفن میں تین کپڑے دینا اور لڑکی کے کفن میں پانچ کپڑے دینا سنت ہے۔ اگر لڑکی کو پانچ کے بجائے تین اور لڑکے کو تین کے بجائے دو ہی کپڑوں میں کفن دیا جائے تب بھی کافی ہے۔ غرض یہ کہ جو حکم بالغ مرد وعورت کا ہے، وہی حکم نابالغ لڑکے اور لڑکی کا ہے۔ بالغ مرد وعورت کے لیے وہ حکم تاکیدی ہے، اور نابالغ لڑکے اور لڑکی کے لیے بہتر ہے۔

☆...... جو بچہ یا بچی بہت کم عمری میں فوت ہو جائیں اگر انہیں مسنون کفن نہ دیا جائے، بلکہ بچے کو صرف ایک اور بچی کو صرف دو کپڑوں میں کفن دیا جائے تو بھی

(۱) ومما كثر السؤال عنه الأطفال ، هل يسألونه ؟ وهذه المسألة ذكرها ابن القيم في كتاب الروح ، وحكى فيها قولين للحنابلة ، أحدهما : نعم ، لحديث أنه ﷺ صلى على صبي ، فقال : اللّٰهم قه عذاب القبر ، وهذا الّذي جزم به القرطبي ، وقال : لأنّ العقل يكمل لهم ليعرفوا بذٰلك منزلتهم وسعادتهم ، ويلهمون الجواب عما يسألونه عنه ، قلت : قال به الضحاك . فأخرج ابن جرير ، عن جويبر قال : مات ابن الضحاك بن مزاحم ابن ستة أيام ، فقال : إذا وضعت ابني في لحده ، فابرز وجهه وحل عقده ، فإن ابني مُجلَسٌ ، ومسئول ، فقلت : عمّ يسأل ، قال : عن الميثاق الّذي أقرّبه في صلب آدم .

والثاني ، لأنّ السؤال إنّما يكون لمن عقل الرسول والمرسل ، فيسأل : هل آمن بالرسول وأطاعه أم لا ؟ والجواب عن الحديث أنّه ليس المراد فيه بعذاب القبر وعقوبته ، ولا السؤال ، بل مجرد الألم بالهم والغم والحسرة والوحشة والضغطه الّتي تعم الأطفال وغيرهم ، وهذا القول هو الصحيح بل الصواب .

وقد قال النسفي في بحر الكلام : الأنبياء وأطفال المؤمنين ليس عليهم الحساب ، ولا عذاب القبر ، ولا سوال منكر و نكير ، وقد جزم أصحابنا الشافعية بأن الطفل لا يلقن بعد الدفن وإن التلقين يختصّ بالبالغ ، هذا ذكره النووي في الروضة وغيرها ، وهو دليل على أن الأطفال لا يسألون ، وقد أفتى به الحافظ ابن الحجر كما تقدم نقله عنه .(شرح الصدور : (ص: ۱۹۱ ، ۱۹۲) قبل : باب فظاعة القبر وسهولته و سعته على المؤمن ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

درست ہے۔ اور جنازہ کی نماز اور تدفین دستور کے مطابق کی جائے۔ (۱)

بچہ، بچی کو غسل کون دے؟

کم عمر بچے اور بچی کا انتقال ہو جائے تو اس کو مرد اور عورت میں سے کوئی بھی غسل دے سکتا ہے۔ (۲)

---

(۱) والمراهق كالبالغ ومن لم يراهق ان كفن في واحد جاز.....وفي الرد: (قوله: والمراهق كالبالغ) الذكر كالذكر والانثى كالانثى، قال في البدائع: لان المراهق في حياته يخرج فيما يخرج فيه البالغ عادة، فكذا يكفن فيما يكفن فيه. قوله: (ومن لم يراهق) هذا لو ذكرا قال الزيلعي: وأدنى مايكفن به الصبي الصغير ثوب والصبية ثوبان اهـ وقال في البدائع: وان كان صبيا لم يراهق فان كفن في خرقتين ازار ورداء فحسن، وان كفن في ازار واحد جاز وأما الصغيرة فلابأس أن تكفن في ثوبين اهـ. أقول: في قوله فحسن اشارة الى انه لو كفن بكفن البالغ يكون أحسن لما في الحلية عن الخانية والخلاصة: الطفل الذى لم يبلغ حد الشهوة، الأحسن أن يكفن فيما يكفن فيه البالغ وان كفن في ثوب واحد جاز اهـ وفيه اشارة الى ان المراد بمن لم يراهق من لم يبلغ حد الشهوة. (الدر مع الرد (۲/۲۰۴) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب في الكفن ط سعيد).

والصبي المراهق في الكفن كالبالغ والمراهقة كالبالغة وأدنى مايكفن به الصبي الصغير ثوب واحد والصبية ثوبان كذا في التبيين. (عالمگيري (۱/۱۶۰) كتاب الصلاة الباب الحادي والعشرون في الجنائز الفصل الثالث في التكفين ط رشيديه).

(حاشية الطحاوي على المراقي (ص۵۷۵) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز ط قديمي).

وفي المحيط: والغلام المراهق والجارية المراهقة بمنزلة البالغ وان كان لم يراهق يكفن في خرقتين ازار ورداء، وان كفن في ازار واحد أجزأ وفي الينابيع: أدنى مايكفن فيه الصبي الصغير ثوب واحد والصغيرة ثوبان. وقال قاضي خان: والطفل الذى لم يبلغ حد الشهوة فالأحسن ان يكفن فيما يكفن فيه البالغ وان كفن في ثوب واحد جاز. (حلبي كبير (ص ۵۸۱) فصل في الجنائز ط سهيل اكيڈمي).

(۲) ويجوز للرجل والمرأة تغسيل صبي وصبية لم يشتهيا) لأنه ليس للأعضائهما حكم العورة (مراقي الفلاح مع حاشية الطحاوي (ص۵۷۳) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز ط قديمي).

(عالمگيري (۱/۱۶۰) كتاب الصلاة الباب الحادي والعشرون في الجنائز الفصل الثاني في الغسل ط رشيديه).

والصبي الذى لايشتهي والصبية كذلك غسلهما الرجال والنساء. (البحر الرائق (۲/۱۷۴) كتاب الجنائز ط سعيد).

بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہے

☆......اگر حاملہ عورت مرجائے اور بچہ اس کے پیٹ میں حرکت کرتا ہے تو اس کے پیٹ کو کاٹ کر بچے کو نکالا جائے گا، یعنی حمل کو اتنی مدت ہوگئی کہ بچہ پیٹ میں حرکت کرنے لگے اور ماں کے مرنے پر بھی اس میں حرکت واضطراب باقی ہے تو اس وقت آپریشن کر کے بچہ کو نکالا جائے گا۔

☆......حمل کی مدت چار مہینے ہونے کے بعد حمل میں جان پڑتی ہے، اس کے بعد سے بچہ حرکت کرنے لگتا ہے۔ اگر بچہ حرکت کرتا ہے تو وہ زندہ ہے، اس کو پیٹ چاک کر کے نکالا جائے گا۔ اور اگر حمل نو ماہ کا ہے لیکن اس میں حرکت نہیں ہے تو وہ مردہ ہے، اس کو پیٹ کاٹ کر نہیں نکالا جائے گا۔(۱)

☆......موجودہ دور میں حمل کی موت وحیات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے بہت سارے آلات ایجاد کیے گئے ہیں ان کے ذریعے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

بچہ پیٹ میں زندہ ہے

اگر کسی عورت کا حمل کی حالت میں انتقال ہوجائے، اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو عورت کا آپریشن کر کے بچہ نکال لیا جائے گا، پھر اگر زندہ نکلنے کے بعد یہ

(۱) (حامل ماتت وولدها حي) يضطرب (شق بطنها) من الأيسر ويخرج ولدها. (الدر المختار: ۲۳۸/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في دفن الميت. ط: سعيد)

حامل ماتت فاضطرب في بطنها ولد فان كان اكبر الرّاى انه حي يشق بطنها لانا ابتلينا ببليتين فنختار اهونهما وشق بطن الام الميتة اهون من هلاک الولد الحي. (بدائع الصنائع: (۵/ ۱۳۰) كتاب الاستحسان، فصل في حكم الاحتكار. ط: سعيد)

(البحر الرائق: (۱۸۸/۲) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ——— ط: سعيد)

بچہ بھی مر جائے تو دوسرے بچوں کی طرح اس کا بھی نام رکھا جائے گا۔ غسل اور کفن دیا جائے گا۔ اور جنازہ کی نماز پڑھ کر قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ (۱)

بچہ پیٹ میں مر گیا

☆...... اگر کسی عورت کا حمل کی حالت میں انتقال ہو جائے، اور حمل میں اب تک جان نہیں پڑی یا جان پڑی ہے، لیکن باہر نکالنے سے پہلے ہی وہ مر گیا ہے تو اب مردہ ماں کے پیٹ کا آپریشن کر کے بچہ کو نہیں نکالا جائے گا۔ (۲) لیکن اگر نکال لیا تو اس کا وہی حکم ہوگا جو مردہ بچہ پیدا ہونے کا ہے۔ (۳)

☆...... آج کل الٹرا ساؤنڈ اور دیگر آلات کے ذریعے بچے کی زندگی و موت کا معلوم کرنا آسان ہے۔

---

(۱) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو انثى. (بدائع الصنائع: (۳۱۱/۱)، كتاب الصلاة. في الجنازة، فصل: الكلام في صلوة الجنازة. ط: سعيد)

ومن استهل صلى عليه والالا) استهلال الصبي في اللغة: أن يرفع صوته بالبكاء عند ولادته. وفي الشرع: أن يكون منه مايدل على حياته من رفع صوت أو حركة عضو ولو أن يطرف عينه. وذكر المصنف: أن حكمه الصلاة عليه ويلزمه ان يغسل.... وأن يسمى وان لم يبق حيالا كرامه لانه من بني آدم. (البحر الرائق: (۱۸۸/۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ــــــ ط: سعيد)

(الدر مع الرد: (۲۲۷/۲) باب صلاة الجنازة، مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلاناً في المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه ط: سعيد)

(۲) انظر الى الحاشية السابقة، رقم ۱، على الصفحة: ؟؟؟؟؟؟؟؟؟ (حامل ماتت وولدها حي)

(۳) (وان لم يستهل غسل) وان لم يتم خلقه (في المختار) لأنه نفس من وجه (وأدرج في خرقة وسمي (ودفن ولم يصل عليه). (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۹۸) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز فصل: الصلاة عليه، ط: قديمي)

ومن استهل بعد الولادة سمي وغسل وصلى عليه وا ن لم يستهل أدرج في خرقة ولم يصل عليه ويغسل في غير ظاهر الرواية وهو المختار كذا في الهداية. (عالمگيرى (۱۵۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه)

(الدر مع الرد: (۲۲۸/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلاناً في المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط: سعيد)

☆......مزید ''بچہ میں جان نہیں پڑی'' عنوان تحت دیکھیں!

بچہ زندہ پیدا ہوا

جو بچہ زندہ پیدا ہوا پھر تھوڑی ہی دیر میں مر گیا، یا پیدا ہوتے ہی خود مر گیا تو اس کو بھی سنت طریقے سے غسل دیا جائے گا، اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔(۱)

بچہ کافر کا

''غیر مسلم کا بچہ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۶۶/۲)

بچہ کا کچھ حصہ نکلا اور ماں مرگئی

☆......عورت کے پیٹ سے بچے کا کچھ حصہ نکلا اور وہ عورت مرگئی تو اگر بچہ بھی مر گیا تو اس کو ماں سے جدا نہیں کیا جائے گا، صرف عورت کو غسل اور کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا کافی ہے۔

☆......اور اگر بچہ زندہ ہے تو اس کو ماں سے نکال لیا جائے گا۔(۲)

---

(۱) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو انثى . (بدائع الصنائع: (۳۱۱/۱) كتاب الصلاة ، في الجنازة، فصل: الكلام في الصلاة الجنازة، ط: سعيد)

☐ ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه....ويسمى...ان استهل....(قوله: يغسل ويصلى عليه)أي ويكفن، ولم يصرح به لعلمه مماذكره ، لأن ستر العورة شرط لصحة الصلاة تأمل . (الدر مع الرد: (۲۲۷/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلاناً في المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط: سعيد)

☐ (البحر الرائق: (۱۸۸/۲)، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته)، ط: سعيد)

(۲) حامل ماتت وولدها حي) يضطرب (شق بطنها) من الايسر ويخرج ولدها ولو بالعكس وخيف على الام قطع وأخرج ميتاً والالا . (الدر المختار: (۲۳۸/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في دفن الميت)، ط: سعيد)

☐ قالوا: الحبلى اذا ماتت وفي بطنها ولد يضطرب يشق بطنها ويخرج الولد لايسع الا ذلك كذا في الظهيرية. (البحر الرائق: (۱۸۸/۲)، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد) =

بچہ کی شناخت نہیں ہوسکتی

''شناخت نہیں ہوسکتی لڑکا ہے یا لڑکی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۴۵۰)

بچہ مرا ہوا پیدا ہو

جو بچہ مرا ہوا پیدا ہو یا حمل ساقط ہو جائے، اُسے صرف ایک کپڑے میں لپیٹ کر کفن دینا کافی ہے، مسنون کفن دینے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

بچہ مردہ پیدا ہوا

اگر بچہ مردہ پیدا ہوا اس میں زندہ پیدا ہونے کی کوئی علامت معلوم نہیں ہے، لیکن ناک، کان، ہاتھ، پیر وغیرہ پورا بنا ہوا جسم ہو تو پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہیے۔ (۲)

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: (۵۹۷) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل الصلاة علیه، ط: قدیمی)

(۱) واذ استبان بعض خلقه غسل...... وأدرج فی خرقة ودفن ولم یصل علیه.

(الدرالمختار: (۲/ ۲۲۸) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلاناً فی المسجد یتوقف علی کون الشاتم فیه. ط: سعید)

(وان لم یستهل غسل) وان لم یتم خلقه (فی المختار) لانه نفس من وجه (وأدرج فی خرقة وسمی (ودفن ولم یصل علیه)

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: ؟؟؟؟؟ فصل: الصلاة علیه، ط: قدیمی)

(البحرالرائق (۲/ ۱۸۸) کتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته ط: سعید)

(۲) واذ استبان بعض خلقه غسل.... وأدرج فی خرقة ودفن ولم یصل علیه.

(الدرالمختار (۲/ ۲۲۸) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلاناً فی المسجد یتوقف علیٰ کون الشاتم فیه. ط: سعید)

(وان لم یستهل غسل) وان لم یتم خلقه (فی المختار) لانه نفس من وجه (وأدرج فی خرقة وسمی (ودفن ولم یصل علیه). (مراقی الفلاح فی مع حاشیة الطحطاوی (۵۹۸)، کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: الصلاة علیه، ط: قدیمی)

(البحرالرائق (۲/ ۱۸۸) کتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط: سعید)

بچہ میں جان نہیں پڑی

اگر ماں کے پیٹ میں بچے میں ابھی جان نہیں پڑی یا پڑی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرگیا زندہ نہیں اور کوئی حرکت اس میں نہیں تو اس مرنے والی حاملہ عورت کو بچے کے ساتھ دفن کردیا جائے گا۔ پیٹ چاک کرکے بچے کو نہیں نکالا جائے گا۔(۱)

بچہ ہے یا بچی معلوم نہیں تو دعا کون سی پڑھے؟

بچے کے جنازے کی نماز میں جب کہ بعد میں شریک ہونے والے کو یہ معلوم نہ ہو کہ میت لڑکا ہے یا لڑکی تو" اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً " مذکر کی ضمیر کے ساتھ پڑھے، کیوں کہ " ہ "، ضمیر شخص کی تاویل کے ساتھ مونث کی طرف بھی راجع ہوسکتی ہے اور مونث کی ضمیر " ھا " کے ساتھ پڑھنا بھی " نفس " کی تاویل کے ساتھ درست ہے۔ یعنی مذکر اور مونث دونوں ضمیروں کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔(۲)

(۱) حامل ماتت ولدها حی) یضطرب (شق بطنها) من الایسر ویخرج ولدها ولو بالعکس وخیف علی الام قطع وأخرج میتاً والالا. (الدر المختار(۲۳۸/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی دفن المیت)، ط: سعید)

☜ قالوا: الحبلی اذا ماتت فی بطنها ولد یضطرب یشق بطنها ویخرج والولد لایسع الا ذلک کذا فی الظهیریة. (البحر الرائق(۱۸۸/۲)، کتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعید)

☜ (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی(۵۹۷) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل الصلاة علیه، ط: قدیمی)

(۲) (فتاوی دار العلوم دیوبند: (۳۰۱/۵) فصل خامس نماز جنازہ "عنوان" بچے کی نماز میں جب معلوم نہ ہو کہ لڑکا ہے یا لڑکی تو کیا کرے؟ ط: دار الاشاعت)

☜ وان کان غیر مکلف یقول..... اللهم اجعله لنا فرطاً اللهم واجعله لنا اجراً وذخراً واجعله لنا شافعاً مشفعاً. (حلبی کبیر(۵۸۷) فصل: فی الجنائز، ط: سهیل اکیڈمی)

☜ ولا یستغفر لصبی ولا لمجنون ویقول اللهم اجعله لنا فرطاً واجعله لنا اجراً وذخراً واجعله لنا شافعاً مشفعاً. (البحر الرائق(۱۸۴/۱) کتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط: سعید)=

بحری جہاز میں فوت ہو گیا

''سمندر میں فوت ہو گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۴۲۹)

بخیل

''دھنگی کھڑی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۴۴۳)

بدبو آنے کی حکمت مردہ کے بدن سے

''بدن کا سڑنا اور گلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۲۴)

بدتر آدمی

''بہتر لوگ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۴۶)

بددعا نہ کرنا

''قبر پر نہ بیٹھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۹۱)

بدعتی کے جنازہ کی نماز

بدعتیوں کے جنازہ کی نماز بھی پڑھنا ضروری ہے، کیوں کہ وہ بھی کلمہ گو ہیں، کافر نہیں ہیں۔ البتہ اس میں پیشوا اور بڑے لوگوں کو شریک نہیں ہونا چاہیے، تا کہ

= وروی مثلہ سفیان فی جامعہ، عن الحسن: قال: والظاهر أنه يدعو بهذه الألفاظ الواردة فی هذه الأحدیث، سواء كان الميت ذكراً أو انثى، ولايحول الضمائر المذكورة الى صيغة التأنيث اذا كانت الميت أنثى لأن مرجعها الميت، وهو يقال على الذكر والأنثى. (تحفة الأحوزی (۴/۹۱)، ابواب الجنائز، باب مايقول فی الصلاة على الميت، ط: سعيد)

(فقه السنة (۱/۳۴۵) الجنائز، الصلاة على الميت، موضع هذه الأدعية، ط: دار ابن كثير)

دوسرے لوگوں کو عبرت ہو۔(۱)

بدکار عورت کے جنازہ کی نماز

☆......اگر کوئی مسلمان عورت غیر مسلم کی بیوی بن کر رہی، اور کئی سال تک اس غیر مسلم کے ساتھ مل کر شراب و کباب اور کفر و شرک میں شریک رہی، پھر اس کے بعد انتقال ہوگیا تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی یا نہیں؟ اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر غیر مسلم کے ساتھ بتوں وغیرہ کی پوجا پاٹ اور عبادت کرنا ثابت ہو جائے تو اس کی جنازہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ اور اگر بتوں کی عبادت اور پوجا کرنا ثابت نہ ہو تو اس کے جنازے کی نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

واضح رہے کہ زنا مسلمان سے کرے یا کافر سے کبیرہ گناہ ہے۔ اسی طرح شراب پینا قطعی طور پر حرام ہے، اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے، کافر نہیں ہوتا، لیکن

---

(۱) وهی فرض علی کل مسلم مات خلا) أربعة (بغاة وقطاع طريق...... اذا قتلوا فی الحرب...... وكذا اهل عصبة ومكابر فی مصر ليلا بسلاح وخناق. (الدر المختار (۲/ ۲۱۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى ط سعيد)

◻ فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرا كان او كبيرا ذكرا كان أو انثى حرا كان أو عبدا الا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبی ﷺ: صلوا علی كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۱) كتاب الصلوٰة باب الجنائز، فصل: الكلام فی صلوة الجنازة. ط سعيد)

◻ قال القاضی! مذهب العلماء كافة، الصلوة علی كل مسلم. و محدود و مرجوم وقاتل نفسه وولد الزناء. وعن مالك وغيره: ان الامام يجتنب الصلوة علی مقتول فی حد وان اهل الفضل لا يصلون علی الفساق زجرا لهم. (الكامل شرح الصحيح لمسلم للنواویؒ (۱/ ۳۱۴) كتاب الجنائز فصل فی جواز زيارة قبور المشركين، قبيل كتاب الزكاة ط قديمی.)

(۲) وشرطها اسلام الميت. (البحر الرائق (۱/ ۱۷۹) كتاب الجنائز فصل السلطان احق بصلاته ط سعيد)

◻ وشرائطها ستة اولها اسلام الميت لأنها شفاعة وليست لكافر. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحاوی (ص: ۵۸۱) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمی)

◻ (حلبی كبير (ص: ۵۸۳) فصل فی الجنائز، ط: سهيل اكیڈمی)

سخت گناہ گار ہوتا ہے۔ اس کام کو چھوڑنا اور اس سے توبہ استغفار کرنا لازم ہے، ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔(۱)

☆...... حدیث شریف میں ہے کہ ہر نیک و بد کے جنازے کی نماز پڑھنی چاہیے۔(۲)

اس لیے فاسقہ فاجرہ مسلمان عورت کے جنازہ کی نماز پڑھنا لازم ہے۔ البتہ جنازہ کی نماز میں عام آدمی شریک ہو، نیک صالح اور پیشوا لوگ شریک نہ ہوں تاکہ دوسروں کو عبرت حاصل ہو۔(۳)

---

(۱) اما حكاية ابى ذر قول رسول الله ﷺ على رغم انف ابى ذر فللشرف والافتخار وفيه: ان الكبيرة لاتسلب اسم الايمان. وأنها لاتحبط الطاعة وأن صاحبها لايخلد فى النار وأن عاقبته دخول الجنة. (عمدة القارى شرح صحيح البخارى : (۱۲/۲۲) كتاب اللباس، باب الثياب البيض ط:دار الكتب العلمية.)

وفى السراجية : المؤمن لايخرج عن الايمان بارتكاب الكبيرة ، واذا مات بغير توبة فهو فى مشيئة الله تعالىٰ ان شاء غفر له وان شاء عذبه بقدر جنايته أو أقل ثم يدخله الجنة. (البحر الرائق (۲۰۵/۸) كتاب الكراهية، ط: سعيد.)

(بدائع الصنائع (۱۷/۷) كتاب آداب القاضى، فصل أو اما بيان حكم خطا القاضى فى القضاء قبيل كتاب القسمة، ط: سعيد)

(الدر مع الرد (۳۹۹/۶) كتاب الحظر والاباحة، فصل :فى البيع فرع ط: سعيد)

(۲) "صلوا خلف كل بر وفاجر ، وصلوا على كل بر وفاجر، وجاهدوا مع كل بر وفاجر" (كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال (۵۴/۶)رقم الحديث: ۱۴۸۱۵ ، كتاب الامارة والقضاء من الاقوال،الفصل الثالث فى أحكام الأمارة و آدابها، الفرع الثانى فى اطاعة الأمير والترهيب عن البغى ومخالفته ،ط: موسسة الرسالة.)

(سنن الدار قطنى (۵۷/۲) كتاب العيدين باب صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة عليه رقم الحديث ۱۰ ط دار المعرفة بيروت.)

(سنن البيهقى الكبرىٰ (۱۹/۴) كتاب الصلاة باب الصلاة على من قتل نفسه غير مستحل لقتلها ط مكتبة دار الباز مكة مكرمة.)

(۳) انظر الى الحاشية السابقة على الصفحة: ؟؟؟؟؟، رقم: ۱ . وهى فرض على كل مسلم مات خلا)

بدن کا اکثر حصہ نکلتے وقت زندہ تھا

پیدائش کے وقت بدن کا اکثر حصہ نکلنے تک زندہ تھا، اس کے بعد مر گیا اس کا حکم زندہ بچہ پیدا ہونے کی طرح ہے۔ اس کو باقاعدہ غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر سنت کے مطابق دفن کیا جائے گا۔(۱)

اگر لڑکا ہے تو مَردوں کی طرح، اور اگر لڑکی ہے تو عورتوں کی طرح کفن دینا بہتر ہے۔ لیکن ایسے لڑکے کو صرف ایک کپڑے اور لڑکی کو صرف دو کپڑوں میں بھی کفن دینا درست ہے، اس کا نام بھی رکھا جائے گا۔(۲)

بدن کا اکثر حصہ نکلنے سے پہلے مر گیا

اگر بچے کے بدن کا اکثر حصہ نکلنے سے پہلے مر گیا تو وہ مردہ بچہ پیدا ہونے

---

(۱) وان مات حال ولادته فان كان خرج اكثر صلى عليه.(بدائع الصنائع (۱/۱۱۳) كتاب الصلوة فى الجنائز فصل اما الكلام فى صلاة الجنازة. ــ فى المحيط: قال ابو حنيفة: اذا خرج بعض الولد وتحرك ثم مات فان كان خرج اكثره صلى عليه.(البحر الرائق(۲/۱۸۸) كتاب الجنائز، فصل:السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد.)

☐ ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه ..... ويسمى (ان استهل) .... اى وجد منه مايدل على حياته بعد خروج أكثره. (الدر المختار (۲/۲۲۷) كتاب الصلوة باب صلاة الجنائز مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلانا فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط:سعيد).

(۲) وفى المحيط : والغلام المراهق والجارية المراهقة بمنزلة البالغ وان كان لم يراهق يكفن فى خرقتين، ازار ورداء، وان كفن فى ازار واحد أجزأ وفى الينابيع : ادنى ما يكفن فيه الصبى الصغير ثوب واحد والصغيرة ثوبان. وقال قاضى خان: والطفل الذى لم يبلغ حد الشهوة فالأحسن ان يكفن فيما يكفن فيه البالغ وان كفن فى ثوب واحد جاز. (حلبى كبير (ص ۵۸۱) فصل فى الجنائز ط سهيل اكيڈمى).

☐ والصبى المراهق فى الكفن كالبالغ والمراهقة كالبالغة وادنى مايكفن به الصبى الصغير ثوب واحد والصبية ثوبان كذا فى التبيين. (عالمگیری (۱/۱۶۰) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنائز الفصل الثالث فى التكفين) ط رشيدية.

☐ (الدر مع الرد (۲/۲۰۴) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب:فى الكفن.)

کے حکم میں ہوگا۔ اور بدن کا اکثر حصہ نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر بچہ سر کی طرف سے پیدا ہوا تو سینے تک نکلنے سے اکثر حصہ نکلنا سمجھا جائے گا۔ اور اگر الٹا پیدا ہوا تو ناف تک زندہ نکلنے سے اکثر حصہ نکلنا سمجھا جائے گا۔(۱)

بدن کا سڑنا اور گلنا

☆ وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ میں نے بعض آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر سڑنے اور بدبودار ہوجانے کا حکم میں نہ کرتا تو آدمی اپنی میت کو گھروں میں رکھتے۔(۲)

☆ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے تین چیزوں سے اپنے بندوں پر آسانی کردی ہے، ایک یہ کہ غلّہ پر کیڑوں کو مقرّر کیا، اگر ایسا نہ کرتا تو بادشاہ تمام غلہ کو اپنے پاس جمع کر لیتے، جس طرح سونا چاندی کو جمع کر لیتے ہیں۔ دوسری یہ ہے کہ موت کے بعد

---

(۱) ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه...... ويسمى (ان استهل)...... اى وجد منه مايدل على حياته بعد خروج أكثره. قوله بعد خروج أكثر متعلق بوجد فلو خرج رأسه وهو يصح ثم مات لم يرث ولم يصل عليه ما لم يخرج أكثر بدنه حيًا بحر عن المبتغى. وحد الأكثر من قبل الرجل سرته ومن قبل الراس صدره نهر عن منية المفتى. (الدر مع الرد (۲/۲۲۷) كتاب الصلوة باب صلاة الجنائز مطلب مهم :اذا قال ان شتمت فلانا فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط:سعيد)

☐ (ومن استهل) ان وجد منه حال ولادته حياة بحركة أو صوت وقد خرج اكثره، وصدره ان نزل برأسه مستقيما وسرته ان خرج برجليه منكوسا. قوله : (وصدره الخ) عطف تفسير على قوله أكثره كما يفيده الشرح الاولى وهو صدره. (حاشية الطحاوى مع مراقى (ص۵۹۷) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل الصلاة عليه، ط:قديمى).

☐ ويعتبر فى ذلك خروج اكثره حيًا ، وحد الاكثر من قبل الرجل سرته ومن قبل الرأس صدره كذا فى منية المفتى. (النهر الفائق (۱/۳۹۷) كتاب الصلاة فصل فى الصلاة على الميت، ط:رشيديه).

(۲) وأخرج أبو نعيم عن وهب بن منبه ، قال : قرأت فى بعض الكتب لولا انى كتبت النتن على الميت لحبسه الناس فى بيوتهم . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور : (ص: ۳۸۸) باب نتن الميت وبلاء جسده إلا الأنبيا ، ومن ألحق بهم ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

بدن کو میں نے سڑنے اور گل جانے کا حکم کیا، اگر ایسا نہ کرتا تو کوئی دوست اپنے دوست کو مرنے کے بعد دفن نہ کرتا، تیسرے یہ کہ غمزدہ کے دل سے غم دور کرتا ہوں اگر ایسا نہ کرتا تو انسان کبھی خوش نہ ہوتا۔(۱)

بدن کے اعضاء ملے

☆......اگر کسی آدمی کا نصف سے زیادہ بدن ملے تو اس کو غسل دینا ضروری ہے، خواہ سر کے ساتھ ملے یا سر کے بغیر۔ اور اگر نصف بدن سے زیادہ نہ ہو، بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا ورنہ نہیں۔ اور اگر نصف سے کم ہو تو غسل نہیں دیا جائے گا، خواہ سر کے ساتھ ہو یا سر کے بغیر۔

☆......غسل کی صورت میں کفن، جنازہ اور دفن سب لازم ہے۔(۲)

---

(۱) واخرج ابن العساكر عن زيد بن أرقم مرفوعًا : يقول الله تعالىٰ : توسّعت على عبادى بثلاث خصال : بَعْثُ الدابة على الحبة ، ولولا ذٰلک لكنزها ملوكهم ، كما يكنزون الذهب والفضة ، وتغير الجسد من بعد الموت ، ولولا ذٰلک لما دفن حميم حميمه، وأُسْلِيَتْ حزن الحزين ، ولولا ذٰلک لم يكن يسلو . (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور : (ص:۳۸۸) باب نتن الميت وبلاء جسده الا الأنبياء ومن ألحق بهم ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

(۲) ولو وجد اكثر البدن أو نصفه مع الرأس يغسل ويكفن ويصلى عليه و ان وجد نصفه من غير الرأس أو وجد مشقوقا طولا ، فانه لايغسل ولا يصلى عليه ويلف فى خرقة ويدفن فيها. (عالمگيرى (۱/۱۵۹) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنائز الفصل الثانى فى الغسل،ط: رشيديه).

ولو وجد الاكثر منه غسل لان للاكثر حكم الكل وان وجد الاقل منه أو النصف لم يغسل.......... وذكر القاضى فى شرحه مختصر الطحاوى أنه اذا وجد النصف ومعه الرأس يغسل وان لم يكن معه الرأس لا يغسل فكأنه جعله مع الرأس فى حكم الاكثر لكونه معظم البدن ولو وجد نصفه مشقوقا لا يغسل بما قلنا. (البدائع الصنائع (۱/۳۰۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، فصل واماشرائط وجوبه ،ط:سعيد)

وجد طرف من أطراف انسان أو نصفه مشقوقا طولا أو عرضا يلف فى خرقة الا اذا كان معه الرأس يكفن كما فى البدائع. (الشامية (۱/۲۰۵) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فى الكفن، ط: سعيد).

برا خاتمہ ہونے کے چار اسباب

علماء نے فرمایا ہے کہ برا خاتمہ ہونے کے چار اسباب ہیں:

۱۔نماز میں سستی کرنا ۲۔شراب پینا ۳۔ماں باپ کی نافرمانی کرنا

۴۔مسلمانوں کو تکلیف دینا۔(۱)

برائی کرنا مردہ کی

''مردوں کی برائی بیان کرنے سے ان کو تکلیف ہوتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

برتن

میت کے غسل دینے کے لیے نیا برتن ہونا ضروری نہیں ہے کوئی بھی پاک برتن ہو اس سے غسل دینا جائز ہے۔(۲)

برزخ

عالم دنیا اور آخرت کے درمیان ایک عالم ہے، اس کا نام برزخ ہے، یہی عالم ارواح کے رہنے کی جگہ ہے، برزخ دنیا سے بڑا اور آخرت سے بہت چھوٹا ہے، اس کے درجے اور طبقے بہت ہیں، اور اعمال کے موافق ارواح کے بھی مختلف درجے

---

(۱) فائدة : قال بعض العلماء : الأسباب المقتضية لسوء الخاتمة ـ العياذ بالله ـ أربعة : التهاون بالصلاة، وشرب الخمر، وعقوق الوالدين، وأذى المسلمين.(شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۴۳) قيل: باب من دنا أجله وكيفية الموت وشدته، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) عن عائشة رضى الله عنها قالت قال النبى ﷺ "من أحدث فى امرنا هذا ماليس منه فهو رد".
(صحيح البخارى (۱/ ۳۷۱) كتاب الصلح باب اذا اصطلحوا على صلح جور فهو مردود، ط: قديمى)
فتاوى محموديه (۸/ ۵۰۰) كتاب الصلاة ،باب الجنائز، الفصل الاول فى غسل الميت، ط: فاروقية)
فتاوی دارالعلوم دیوبند(۵/ ۲۱۶) کتاب الجنائز، فصل ثانی، عنوان، میت کے غسل کے لئے گھر کے برتنوں میں پانی گرم کرنا اور غسل دینا درست ہے ط دارالاشاعت)

ہیں، یہ ارواح اپنے اپنے اعمال کے موافق ان درجوں اور طبقوں میں رہیں گی۔

☆مزید ''عذاب قبر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

برسی

''تیجہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۲۱۰)

بری موت

☆...... اگر کسی کا انتقال ہو جائے اور اس پر قرضہ ہو، اور اس نے اتنا ترکہ (مال و جائیداد) نہ چھوڑا ہو جس سے قرض کی ادائیگی ہو سکے، اور اس کے پسماندگان قرض ادا کرنے کے لیے تیار نہ ہوں تو یہ بُری موت ہے۔ (۱)

☆اسلام کے شروع زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کے جنازہ کی نماز خود نہیں پڑھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرماتے تھے کہ آپ لوگ اس کے جنازہ کی نماز پڑھ لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھاتے تھے، تاکہ لوگ بلا ضرورت قرض لینے سے احتراز کریں۔ (اگر قرض کی ذمہ داری کوئی لے لیتا تو نماز ادا فرماتے تھے ورنہ صحابہ رضی

---

(۱) وعن ابی موسی عن النبی ﷺ قال ان اعظم الذنوب عند الله ان یلقاه بها عبد بعدالکبائر التی نهی الله عنها، ان یموت رجل وعلیه دین لایدع له قضاء. رواه احمد ،ابوداؤد. (مشکوٰة المصابیح (ص: ۲۵۳) کتاب البیوع، باب الافلاس والانظار، الفصل الثانی، ط: قدیمی).

(ابو داؤد (۲/ ۴۷۵) کتاب البیوع، باب ماجاء فی التشدید فی الدین، ط: میر محمد).

قوله (لایدع له قضاء) صفة لدین ، ای لایترک لذلک الدین مالا یقضی به. وفیه التحذیر عن کثرة التدین والتقصیر فی ادائه قال المظهر: فعل الکبائر عصیان الله تعالیٰ وأخذ الدین لیس بعصیان، بل الاقتراض والتزام الدین جائز، وانما شدد رسول الله ﷺ علی من مات وعلیه دین ولم یترک مایقضی دینه کیلا تضیع حقوق الناس.(مرقاة المفاتیح (۷/ ۱۱۷)کتاب البیوع، باب الافلاس والانظار، الفصل الثانی، ط: رشیدیه)

اللہ عنہم کو فرما دیتے تھے)۔(۱)

☆ پھر بعد میں جب اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرض کی ذمہ داری خود لے کر بیت المال سے قرض ادا فرماتے اور جنازے کی نماز بھی ادا فرماتے تھے۔(۲)

☆......اگر مقروض میت اتنا مال چھوڑ کر گیا ہو جس سے پورا قرضہ ادا ہو سکتا ہے یا ایسے ورثاء چھوڑ کر گیا ہو جو قرض ادا کرنے پر راضی ہوں تو یہ حکماً مقروض مرنے والا نہیں ہے۔اور اس کی موت بُری موت نہیں ہے۔(۳)

برے انجام سے ڈرے

بعض اوقات ایک شخص ساری زندگی ٹھیک رہتا ہے، پھر موت کے قریب اس میں تغیر اور تبدیلی آجاتی ہے، اور وہ راہ راست سے بھٹک جاتا ہے، اور یہ بات برے انجام اور عاقبت خراب ہونے کا ذریعہ بنتی ہے، جیسے شیطان کے ساتھ ہوا، اس لیے

(۱، ۲) عن عثمان ابن عبداللہ بن موہب سمعت عبداللہ بن ابی قتادہ یحدث عن ابیہ ان رسول اللہ ﷺ اتی برجل من الانصار لیصلی علیہ فقال النبی ﷺ: صلوا علی صاحبکم فان علیہ دینا. قال: ابو قتادۃ ہو علیَّ، قال النبی ﷺ: بالوفاء قال: بالوفاء فصلی علیہ.

(۲) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ان رسول اللہ ﷺ کان اذا توفی المؤمن وعلیہ دین فیسأل ہل ترک لدینہ من قضاء فان قالوا :نعم ! صلی علیہ وان قالوا: لا قال: صلوا علی صاحبکم فلما فتح اللہ عزوجل علی رسولہ ﷺ قال: أنا أولی بالمؤمنین من انفسہم فمن توفی وعلیہ دین فعلی قضاء ہ ومن ترک مالا فہو لورثتہ. (سنن النسائی (۲۷۹،۲۸۷/۱) کتاب الجنائز ، الصلوۃ علی من علیہ دین، ط: قدیمی).

(۲) (جامع الترمذی (۲۰۵/۱) ابواب الجنائز، باب ماجاء فی المدیون، ط:سعید).

(۲) قولہ (صلوا علی صاحبکم) کان لا یصلی أولا علی المدیون الذی ماترک وفاء تحذیرا من الدین ثم لما توسع اللہ تعالیٰ علیہ کان یؤدی الدین ویصلی علیہ. (حاشیۃ السندی علی النسائی (۲۸۰/۱) کتاب الجنائز، الصلوۃ علی من علیہ الدین، ط: قدیمی).

(۳) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ رقم: ۱، علی الصفحۃ ۲۲۲۲. وعن ابی موسی عن النبی ﷺ

کی روایت میں آتا ہے کہ اس نے اسی ہزار سال فرشتوں کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی، یہاں تک کہ فرشتوں کا سردار (معلم) بنایا گیا۔

اسی طرح بلعام بن باعورا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات عطا فرمائی تھیں، لیکن وہ ان سے نکل بھاگا، اور زمین میں ہمیشہ رہنے کو پسند کیا اور اپنی خواہشات کا غلام بن گیا۔ اسی طرح برصیصا نامی عابد جس کے بارے میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿كمثل الشيطٰن اذ قال لِلْاِنسان اكفر﴾ [الحشر: ۱۶] شیطان کی طرح کہ جب اس نے انسان کو کہا کفر کرو۔(۱)

برے ہمسایہ سے مردے کو تکلیف پہنچتی ہے

''ہمسایہ مردہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۴۶۶)

بعد میں آکر جنازہ کی نماز میں شامل ہوا

''جنازہ کی نماز میں بعد میں آکر شامل ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۶۱)

بعد میں شریک ہونے والا نماز کیسے پوری کرے؟

''بقیہ نماز کیسے پڑھے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۱۴۱)

---

(۱) قال ابو محمد عبدالحق: اعلم ان سوء الخاتمة اعاذنا الله منها، لاتكون لمن استقام ظاهره وصلح باطنه، ماسمع بهذا ولاعلم به. الحمدلله. وانما تكون لمن كان له فساد في العقل، او اصرار على الكبائر، واقدام على العظائم، فربما غلب ذلك عليه حتى ينزل به الموت قبل التوبة فيصطلمه الشيطان عند ذلك الصدمة، ويختطفه عند تلك الدهشة، ''والعياذبالله، ثم العياذبالله'' او يكون ممن كان مستقيما، ثم يتغير عن حاله ويخرجعن سننه، وياخذ في طريقه، فيكون ذلك سببا لسوء خاتمه وشئوم عاقبته، كابليس الذى عبدالله فيمايروى ثمانين الف سنة، وبلعم بن باعوراء الذى اتاه الله آياته فانسلخ منها بخلوده الى الارض، واتباع هواه، وبر صيصا العابد الذى قال الله في حقه كمثل الشيطان اذ قال للانسان اكفر. (التذكرة في احوال الموتى واموالآخره للقرطبي (ص: ۳۴) باب ماجاء في سوء الخاتمة وماجاء ان الاعمال بالخواتيم، ط: دارالحديث القاهره).

بعد میں شریک ہونے والا نیت کیسے کرے؟

جنازہ کی نماز کھڑی ہو چکی ہے، ایک شخص بعد میں آتا ہے اور جنازہ کی نماز میں شامل ہو جاتا ہے، اور اس کو معلوم نہیں کہ جنازہ کس کا ہے؟ آیا کہ میت مرد ہے یا عورت یا بچہ یا بچی؟

ایسی صورت میں بعد میں آنے والا مطلق جنازہ کی نماز کی نیت کر لے۔ اور بالغ والی دعا پڑھ لے۔ کیوں کہ بالغ مرد و عورت کے لیے جنازہ کی نماز کی دعا ایک ہی ہے۔ البتہ بچے اور بچی کے لیے دعا کے الفاظ الگ ہیں، تاہم بچے کے جنازہ میں بھی اگر بالغ مرد و عورت والی دعا پڑھ لی جائے تو صحیح ہے۔(۱)

بغل

''بال'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/ ۱۲۰)

بغلی قبر

''قبر کیسی بنائی جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/ ۱۳۰)

---

(۱) واذا اجتمعت الجنائز فالافراد بالصلاة لكل منها اولى...... وان اجتمعن...... وصلى مرة واحدة صح...... قوله: (وصلى مرة واحده صح) ويكتفى لهم بدعاء واحد كما بحثه بعضهم ويؤيده ان الضمائر ضمائر جمع فى قوله : اللهم اغفر لحينا...... الخ. (حاشيه الطحاوى مع المراقى (ص: ۵۹۲) كتاب الصلاة ،باب احكام الجنائز ،فصل الصلاة عليه، ط: قديمى).

☜ فيكبر للافتتاح ويقول سبحنک اللهم ...الخ ثم يكبر اخرى ويصلى على النبى ﷺ ثم يكبر اخرى ويدعو للميت وجميع المسلمين ...... وعن رسول الله ﷺ: انه كان يقول: اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثنا ..... الخ. (الهندية (۱/ ۱۶۴) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط: رشيدية).

☜ وصفة الدعا ان يقول اللهم اغفر لحينا الخ (حلبى كبير: (ص:۵۸۷) فصل فى الجنائز، ط: سهيل اكيڈمى).

بقیہ نماز کیسے پڑھے؟

☆......اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں دیر سے پہنچا تو فوت شدہ تکبیریں کیسے ادا کرے؟ تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی جس وقت بھی جنازہ کی نماز میں پہنچے تکبیر کہہ کر امام کے ساتھ شریک ہو جائے اگر چہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو، مگر سلام نہ پھیرا ہو، باقی تکبیریں امام کے سلام کے بعد کہے۔ اگر شریک ہوتے وقت یہ علم ہو کہ یہ کون سی تکبیر ہے تو وہی دعا پڑھے جو امام پڑھ رہا ہے اور فوت ہونے والی تکبیروں میں باقی دعائیں ترتیب سے پڑھے۔

☆......اور اگر جنازہ کی نماز میں شریک ہوتے وقت یہ معلوم نہ ہو کہ امام کس تکبیر میں ہے تو پہلی تکبیر والی دعا یعنی ثناء پڑھے اس کے بعد اسی ترتیب سے پڑھتا جائے۔

☆......فوت ہونے والی تکبیروں میں اگر دعا پڑھنے سے جنازہ اٹھ جانے کا خوف ہو تو دعائیں نہ پڑھے، فقط "الله أكبر، الله أكبر" کہہ لے۔ اگر جنازہ اٹھا لیا گیا مگر تا حال زمین سے قریب ہے تو تکبیر کہہ لے۔ اور اگر اٹھانے والوں کے کندھوں کے قریب جنازہ پہنچ چکا ہے تو تکبیر نہ کہے، نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (۱)

(۱) والمسبوق ببعض التكبيرات لايكبر فى الحال بل ينتظر تكبير الامام ليكبر معه للافتتاح لمامر ان كل تكبيرة كركعة، والمسبوق لايبدأ بمافاته. وقال يوسفؒ: يكبر حين يحضر كما لاينتظر الحاضر فى حال التحريمة بل يكبر اتفاقا للتحريمة، لانه كالمدرك، ثم يكبران مافاتهما بعد الفراغ نسقا بلادعاء ان خشيا رفع الميت على الأعناق...... فلو جاء المسبوق بعد تكبيرة الامام لرابعة فاتته الصلاة لتعذر الدخول فى تكبيرة الامام. وعند ابى يوسف يدخل لبقاء التحريمة، فاذا اسلم الامام كبر ثلاثا كما فى الحاضر وعليه الفتوى ذكره الحلبى وغيره...... وفى الرد: قوله (وعليه الفتوى) اى على قول ابى يوسف فى مسئلة المسبوق خلافا لما مشى عليه فى المتن. (الدر مع الرد (۲/۲۱۶، ۲۱۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى، ط: سعيد)=

بلڈوزر سے قبرستان کی صفائی کروانا

''ٹریکٹر سے قبرستان کی صفائی کروانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۲۲)

بمباری میں شہید ہونے والوں کا حکم

جنگ میں شہری آبادیوں پر ہوائی حملہ سے شہید ہونے والوں پر شہادت کے

= والمسبوق وهو من لم يحضر عند اول التكبير اذا حضر لايشرع مالم يكبر الامام تكبيرة...... هذا عند ابى حنيفة ومحمد وقال ابو يوسف يكبر المسبوق أيضا كما حضر تكبيرة الافتتاح قياسا على سائر الصلوات ولهما: ان كل تكبيرة بمنزلة ركعة فكما أن المسبوق لاياتى بمافاته من الركعات قبل فراغ الامام بل يتابعه فيما بقى منها ويقضى ما فاته بعد سلامه، فكذا هنا لاياتى بالتكبيرات التى مضت قبل فراغ الامام بل يتابعه فيما بقى منها ويقضى ما مضى بعد سلامه. قال فى الكافى الا ان ابا يوسف يقول: فى تكبيرة الافتتاح معنيان معنى الافتتاح والقيام مقام ركعة ومعنى الافتتاح مرجح فيها بدليل تخصيصها برفع اليد عندها انتهى. وهذا ما يفيد ترجيح قول ابى يوسف وهو ظاهر...... وان جاء بعد ما كبر الرابعة فاتته الصلوة عندهما وعند ابى يوسف: يكبر اذا سلم الامام قضى ثلاث تكبيرات وذكر فى المحيط ان عليه الفتوى...... ثم المسبوق يقضى مافاته من التكبيرات بعد سلام الامام متوالية من غير دعاء لئلا ترفع قبل فراغه فتبطل صلاته، فاذا رفعت على الاكتاف قبل فراغه يقطع التكبير لانها بطلت وقيل وضعها على الاكتاف لاتبطل وان رفعت عن الارض وعن محمد ان كانت الى الارض اقرب يأتى للتكبير وان كانت الى الاكتاف اقرب فلا، وقيل لايقطع حتى تبعد والاوّل اصح. (حلبى كبير (ص ۵۸۷، ۵۸۸) فصل فى الجنائز، البحث الرابع فى الصلاة عليه، ط: سهيل اكيڈمى).

ولايقتدى بالامام من سبق ببعض التكبيرات (ووجده بين تكبيرتين) حين حضر (بل ينتظر تكبيرة الامام) فيدخل معه اذا كبر عند ابى حنيفة ومحمد وقال ابويوسف: يكبر حين يحضر ويحسب له...... (ويوافقه) أى المسبوق أمامه (فى دعاءه) لو علمه بسماعه على ما قاله مشايخ بلخ: ان السنة ان يسمع كل صف ماي‍ليه. (ثم يقضى المسبوق مافاته من التكبيرات قبل رفع الجنازة مع الدعا ان امن رفع الجنازة وآلاكثر قبل وضعها على الاكتاف متابعا اتقاء عن بطلانها بذهابها.

قوله: (وآلاكثر قبل وضعها على الاكتاف) قال فى الشرح والحاصل: انه مادامت الجنازة على الارض فالمسبوق ياتى بالتكبيرات، فاذارفعت الجنازة على الاكتاف لاياتى بالتكبيرات، وعن محمد اذا كانت الأيدى الى الارض اقرب فكانها على الارض وان كانت الى الاكتاف اقرب فكانها على الاكتاف فلا تكبر كذا فى التتارخانية. (مراقى الفلاح مع حاشيه الطحطاوى (ص: ۵۹۳، ۵۹۴) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمى).

دنیوی احکام جاری ہوں گے، انہیں غسل نہیں دیا جائے گا، جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کردیا جائے گا۔(۱)

بم پھٹنے سے مرنے والوں کا حکم

میدان کارزار میں شہید ہونے کے لیے تلوار یا کسی دوسرے آلہ جارحہ سے قتل ہونا ضروری نہیں، بلکہ دشمن کے ہاتھوں سے جس کیفیت سے بھی مسلمان مرجائے وہ شہید ہیں، بم جدید ہتھیار کی ایک قسم ہے اس لیے اس کے ذریعے مرنے والے مسلمان بھی حقیقی شہید ہیں ایسے شہداء کو غسل کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کردیا جائے گا۔(۲)

---

(۱) هو كل مكلف مسلم طاهر...... قتل ظلما...... وكذا يكون شهيدا لو قتله باغ أو حربی أو قاطع طريق ولو تسببا أو بغير آلة جارحة فان مقتولهم شهيدابأیّ آلة قتلوه...... قوله: (ولو تسببا) ان موته يكون مضافااليهم فلو أوطأوا دابتهم مسلما أو نفروا دابة مسلم فرمته أو رموا نارا فی سفينه فاحترقت ونحو ذلک فهو شهيد. (الدر مع الرد (۲۴۷/۲، ۲۴۹) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط:سعيد).

ولو كان المسلمون فی سفينة فرماهم العدو بالنار فاحترقوا من ذلک وتعدى الى سفينة اخرى فيها المسلمون فاحترقوا فهم كلهم شهداء كذا فی الخلاصة. وحكمه ان لايغسل ويصلى عليه كذا فی محيط السرخسی ويدفن بدمه وثيابه كذا فی الكافی. (عالمگيری (۱۶۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع فی الشهيد).

والشهيد شرعا هو من قتله أهل الحرب) مباشرة، أو تسببا بأی آلة كانت ولو بماء أو نار رموها بين المسلمين.قوله: (أو تسببا) بان القوا أحجارا فی طريق المسلمين فهلكوا بها، أو ارسلوا ماء فاغرقوهم به. (حاشية الطحطاوی مع المراقی (ص:۶۲۵) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: قديمی).

(۲) والأصل أن كل من كان مقتولاً في قتال ثلاث: أهل الحرب أو البغاة أو قطاع الطريق بمعنى مضاف الى العدو سواء كان بالمباشرَة أوالسبب كان شهيداً. (الفتاویٰ الهندية:(۱۶۹/۱)كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيديه.)

وهو من قتله أهل الحرب أوالبغي أوقطاع الطريق أو وجد في المعركة وبه أثر ...... وقيدنا بكونه في المعركة وهي موضع الحرب؛ لأنه لو وجد في عسكر المسلمين قتيل قبل لقاء العدوّ فليس بشهيد. (البحر الرائق (۱۹۶/۲) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد.)

خلاصة الفتاوی: (۲۱۶/۱) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز، ط: امجد اكيڈمی)

بم دھماکے میں مرنے والوں کا حکم

آج کل بڑے بڑے شہروں اور اجتماعات میں انتظامیہ کو بدنام کرنے کے لیے یا علماء کرام کو شہید کرنے کے لیے یا دین داروں کو نقصان پہنچانے کے لیے یا سربراہان کو ختم کرنے کے لیے بم دھماکے کیے جاتے ہیں، جن میں بے شمار بے گناہ مسلمان اسی وقت مرجاتے ہیں، ایسے لوگ شہید کے حکم میں ہیں۔ ان کو غسل نہیں دیا جائے گا، جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کردیا جائے گا۔ (۱)

بوسہ دینا

اولاد کے لیے اپنی مردہ ماں باپ کو بوسہ دینا اور چومنا جائز ہے، اس میں کچھ حرج نہیں ہے، کیوں کہ ماں اپنے بچوں کی محرمہ ہے، اور بچوں کو اپنی ماں کو ہاتھ لگانا اور چومنا منع نہیں ہے، اسی طرح باپ اپنی بچیوں کے محرم ہیں اور بچیوں کو اپنے باپ کو ہاتھ لگانا منع نہیں ہے۔

اسی طرح ماں باپ کو اپنی اولاد کے ساتھ یہ معاملہ کرنا درست ہے۔ (۲)

---

(۱) أوقتله المسلمون ظلماً ولم يجب بقتله دية، فيكفن ويصلى عليه، ولايغسل؛ لأنه في معنى شهداء أحد. وقال عليه السلام فيهم: زمّلوهم بكلومهم ودمائهم ولاتغسلوهم. فكل من قتل بالحديدة ظلماً وهو طاهر بالغ ولم يجب به عوض مالي فهو في معناهم، فيلحق بهم. (فتح القدير (۱۰۳/۲) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: رشيديه.)

(تبيين الحقائق (۲۴۷/۱) باب الجنائز، باب الشهيد، ط: امداديه ملتان.)

(الهندية (۱۶۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيديه.)

(۲) (ومن محرمه) هى من لايحل له نكاحها ابداً بنسب اوسبب...... (الى الرأس والوجه والصدر والساق والعضد ان امن شهوته) وشهوتها أيضاً...... (وماحل نظره) مما مر من ذكرا أوانثى (حل لمسه) اذاامن الشهوة على نفسه وعليها "لأنه عليه الصلاة والسلام كان يقبل راس فاطمة. وقال عليه الصلاة والسلام: "من قبل رجل امه فكانما قبل عتبة الجنة" (الدرالمختار (۳۶۷/۶)، كتاب الحظر والاباحة، فصل في النظر والمس، ط: سعيد)=

البتہ شوہر کے لیے اپنی مردہ بیوی کو ہاتھ لگانا اور بوسہ دینا جائز نہیں ہے۔(۱)

میت کو غسل دینے کے بعد محبت اور عقیدت میں میت کو بوسہ دینا جائز ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کا بوسہ لیا۔(۲)

= وكل ماجاز النظر منهن من غير حائل جاز مسه. ولأن حرمة النظر الى هذه المواضع ومسها من الأجنبيات انما ثبت خوفاً عن حصول الشهوة الداعية الى الجماع، والنظر الى هذه الأعضاء ومسها من ذوات المحارم لايورث الشهوة لأنهما لا يكونان للشهوة عادة بل للشفقة، ولهذا جرت العادة فيما بين الناس بتقبيل أمهاتهم وبناتهم. وقدروى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم: كان اذا قدم من الغزو قبل رأس السيدة فاطمة رضى الله عنها. (بدائع الصنائع (۱۲۰/۵) كتاب الاستحسان، فصل: حكم ذوات المحرم بلارحم. ط:سعيد)

ولابأس بتقبيل الميت للمحبة والتبرك توديعاً خالصةً عن محظورٍ. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص ۵۷۳) كتاب الصلاة الجنائز، ط:قديمى.)

(البحر الرائق (۱۷۳/۲) كتاب الجنائز، ط:سعيد).

(مرقاة المفاتيح (۸۰/۴) كتاب الجنائز، باب مايقال عندمن حضره الموت، الفصل الثانی، ط:رشيديه.)

(۱) ويمنع زوجها من غسلها ومسها، لامن النظر اليها على الأصح...... وهى لاتمنع من ذلك، (الدرالمختار (۱۹۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب فى القرأة عندالقبر، ط:سعيد)

(والمرأة تغسل زوجها.....بخلافه) أى الرجل فانه لايغسل زوجته لانقطاع النكاح....قوله: فانه لايغسل زوجته) و كذا لا يمسها ولايمنع من النظر اليها فى الاصح. (حاشية الطحطاوى على المراقى (ص. ۵۷۱. ۵۷۲) كتاب الصلاة، باب احاكم الجنائز، ط:قديمى).

اذاماتت المرأة حيث لايغسلها الزوج، لأن هناك انتهى ملك النكاح لانعدام المحل، فصار الزوج أجنبياً فلايحل له غسلها، (بدائع الصنائع (۳۰۴/۱) كتاب الجنائز، (فصل: وأمابيان الكلام فيمن يغسل، ط:سعيد).

(۲) وعن عائشة رضى الله عنها قالت: ان رسول الله ﷺ قبل عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكى حتى سال دموع النبى ﷺ على وجه عثمان. رواه الترمذى وابوداؤد وابن ماجه.

وعنها قالت: ان ابابكر قبل النبى ﷺ وهو ميت. رواه الترمذى وابن ماجه. (مشكاة المصابيح (ص: ۱۴۱) كتاب الجنائز، باب مايقال عند من حضره الموت، الفصل الثانى، ط: قديمى)=

بوہری کی نماز جنازہ

بوہری شیعہ بھی مسلمان نہیں ہیں۔

ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کرنا اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

بہتر لوگ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! سب لوگوں میں بہتر کون شخص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کی عمر زیادہ ہو اور نیک عمل کرے، پھر اس نے کہا: سب لوگوں میں بدتر آدمی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر زیادہ ہو اور برا کام کرے۔(۲)

= قال ابن الملک: یعلم من هذا أن تقبيل المسلم بعد الموت والبكاء عليه جائز. (مرقاة المفاتيح (۴/۸۰) كتاب الجنائز باب مايقال عند من حضره الموت، الفصل الثانى، ط: رشيديه)

ولابأس بتقبيل الميت للمحبة والتبرک توديعا خالصة عن محضور. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحاوى (ص: ۵۷۳) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز).

البحر الرائق (۲/۱۷۳) كتاب الجنائز، سعيد، ط: قديمى).

(۱) وشرائطها) ستة: أوّلها (اسلام الميت) لأنها شفاعه، وليست لكافر.... قوله (لأنها شفاعة الخ) ولقوله تعالى: و لا تصل على احدمنهم مات ابداً. (حاشية الطحطاوى مع المراقى (۵۸۱)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمى.)

وشرطها اسلام الميت وطهارته) فلاتصح على الكافر للآية: ولا تصل على احدمنهم مات ابداً. (البحر الرائق (۲/۱۷۹) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

وشرطهاستة اسلام الميت. (الدرالمختار (۲/۲۰۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: ط: سعيد)

(۲) واخرج احمد والترمذى، وصححه الحاكم، عن ابى بكرة ان رجلا قال: يا رسول الله اى الناس خير؟ قال: من طال عمره و حسن عمله، قال: فاىّ الناس شر؟ قال: من طال عمره و ساء عمله. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۱۵) باب فضل طول الحياة فى طاعة الله تعالىٰ، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)=

بھتہ وصول کرتے ہوئے ہلاک ہو جائے

''جرائم کے دوران ہلاک ہونے والے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳۱/۱)

بھگا کے لے جانے والی عورت کا بچہ

جو مسلمان کسی مسلمان عورت کو نکاح کے بغیر بھگا کے لے گیا، اور اسی عورت سے بچہ پیدا ہوا، اور وہ مر گیا، اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ کیوں کہ وہ بچہ قصوروار نہیں ہے۔ اور وہ مسلمان بچہ ہے، بے گناہ معصوم ہے۔

بھنگی کے جنازہ کی نماز

اگر کسی علاقہ میں بھنگی مسلمان ہیں تو ان کے انتقال کے بعد ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور اسلامی طریقہ سے کفن دینا اور دفن کرنا لازم ہے۔ (۱)

= المسند للإمام أحمد : (۵/ ۴۰، ۴۳، ۴۷) ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة .

الترمذي : (۲/ ۵۹) كتاب الزهد، باب شر النّاس من طال عمره و ساء عمله، ط: سعيد .

المستدرك للحاكم : (۱/ ۴۸۹) رقم الحديث : ۱۲۵۶ ، كتاب الجنائز، ط: دار الكتب العلمية .

(۱) قال القاضي: مذهب العلماء كافة الصلاة على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولدالزنا. (الكامل: شرح النووي على الصحيح المسلم (۱/ ۳۱۴) كتاب الجنائز، فصل في جواززيارة قبور المشركين، قبيل كتاب الزكاة، ط: سعيد)

فكل مسلم مات بعدالولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكرا كان أوأنثى حراً كان أوعبداً ألا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي صلى الله عليه وسلم: صلوا على كل بروفاجر. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۱)، كتاب الجنائز، فصل: وأماالكلام في صلاة الجنازة) — (وهي فرض على كل مسلم مات خلا) أربعة (بغاة وقطاع طريق... اذاقتلوافي الحرب.. وكذاأهل عصبية ومكابرفي مصر ليلا بسلاح وخناق. (الدرالمختار (۲/ ۲۱۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟ ط: سعيد)

بھوت ہو جانے کا خیال

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی عورت بچہ کی پیدائش کے دوران مر جاتی ہے تو وہ بھوت ہو جاتی ہے۔ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ ایسی عورت شہید ہوتی ہے۔ شہید کے بارے میں بھوت ہونے کا عقیدہ رکھنا کتنا بڑا ظلم ہے۔(۱)

بیٹھ کر جنازہ پڑھنا

عذر کے بغیر بیٹھ کر جنازہ کی نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنا

''مریض کا بیٹھ کر نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۲۷۵)

---

(۱) عن ابی العمیس عن عبد الله ابن عبدالله بن جابر بن عتیک عن أبیه عن جده: فانه مرض فأتاه النبی یعوده فقال قائل من أهله: ان کنا لنرجوا أن تکون وفاته قتل شهادة فی سبیل الله فقال رسول الله ﷺ: ان شهداء أمتی اذا لقلیل. القتل فی سبیل الله شهادة، والمطعون شهادة، والمرأة تموت بجمع شهادة یعنی الحامل، والغرق والحرق والمجنوب یعنی ذات الجنب شهادة. (سنن ابن ماجه (ص: ۲۰۱) أبواب الجهاد، باب مایرجی فیه الشهادة، ط: قدیمی).

(سنن النسائی: (۱/۲۶۱) کتاب الجنائز، باب النهی عن البکاء علی المیت، ط:قدیمی).

(والمرأة تموت بجمع أی فی بطنها ولد.(مرقاة المفاتیح (۴/۲۲) کتاب الجنائز، باب عیادة المریض وثواب المریض، الفصل الاول، ط: رشیدیه).

(۲) ثالثها: القیام فیها الی أن تتم، فلو صلاها قاعداً بغیر عذرٍ لم تصح باتفاق. (کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة(۱/۵۱۹)أرکان صلوة الجنازة، ط: داراحیاء التراث العربی.)

(والقیام) فلم تجز قاعداً بلاعذرٍ (قوله: فلم تجز قاعداً)أی ولاراکباً(قوله: بلاعذرٍ)فلوتعذر النزول لطین او مطر جازت راکباً. ولو کان الولی مریضاً فصلی قاعداً والناس قیاماً اجزأهم عندهما. وقال محمد: تجزی الامام فقط "حلیة" (الشامیة(۲/۲۰۹) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب: هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی، ط: سعید.)

بیٹھنا دیر تک مریض کے پاس

"مریض کے پاس دیر تک نہ بیٹھے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۸۰)

بیٹھنا مکروہ ہے

جو لوگ جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں ان کے لیے جنازہ کو کندھوں سے اتارنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے، ہاں اگر کوئی ضرورت پیش آجائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔(۱)

بیٹھنا منع ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ: جب تم جنازہ میں آؤ تو جب تک اسے نہ رکھ دیا جائے مت بیٹھو" جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے ساتھ جاتے تو پیدل چلتے، اور فرماتے کہ میں سوار نہیں ہوتا، جب کہ فرشتے پیدل جا رہے ہوں۔ جب آپ دفن سے فارغ ہو جاتے تو کبھی پیدل واپس آتے اور کبھی

(۱) عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول الله ﷺ: اذا اتبعتم جنازة فلاتجلسوا حتی توضع . (الصحیح للمسلم (۱/۳۱۰) کتاب الجنائز، فصل فی استحباب القیام للجنازة وجواز القعود، ط: قدیمی)

☐ کره لمتبعها جلوس قبل وضعها وقیام بعده....قوله: (وقیام بعده) أی یکره القیام بعد وضعها عن الاعناق کما فی الخانیة والعتابیة، وفی المحیط خلافه حیث قال: والافضل ان لایجلسوا حتی یسووا علیه التراب. قال فی البحر: والاول أولی کما فی البدائع: لا بأس بالجلوس بعد الوضع لما روی عن عبادة بن الصامت " انه ﷺ كان لایجلس حتی یوضع المیت فی اللحد فكان قائما مع اصحابه علی رأس قبر فقال: یهودی هكذا نضع بموتانا فجلس ﷺ وقال لاصحابه خالفوهم" ای فی القیام فلذا کره ومقتضاه انها کراهة تحریم ومقید بعدم الحاجة والضرورة رملی. (الدر مع الرد (۲/۲۳۲) کتاب الصلاة ،باب صلاة الجنائز، مطلب فی حمل المیت ،ط:سعید).

☐ (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحاوی (ص:۶۰۷) کتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ط: قدیمی)

سوار ہو کر۔(۱)

بیری کے پتے ڈالنے کی وجہ

میت کے غسل کے پانی میں بیری کے پتے ڈالنے سے مردے کا میل کچیل صاف ہو جاتا ہے، اوراس کی وجہ سے مردہ جلدی خراب نہیں ہوتا۔(۲)

بیمار کیوں ہوتا ہے

''رحم کرنا چاہتا ہے اللہ......'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۸۰)

---

(۱) عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول الله ﷺ: اذا اتبعتم جنازة فلاتجلسوا حتی توضع. (الصحیح للمسلم (۱/۳۱۰) کتاب الجنائز، فصل فی استحباب القیام للجنازة وجواز القعود، ط: قدیمی).

(صحیح البخاری (۱/۱۷۵) کتاب الجنائز، باب من تبع جنازة فلایقعد حتی توضع عن مناکب الرجال فان قعد أمر بالقیام، ط: قدیمی).

عن ثوبان قال: خرجنا مع النبی ﷺ فی جنازة فرأی ناسا رکبانا فقال: ألاتستحیون ان ملائكة الله علی اقدامهم وأنتم علی ظهور الدواب. (جامع الترمذی (۱/۱۹۶) ابواب الجنائز، باب ماجاء فی کراهية الرکوب خلف الجنازة، ط: قدیمی).

عن جابر بن سمرة قال: اتی النبی ﷺ بفرس معروری فرکبه حین انصرف من جنازة ابن الدحداح ونحن نمشی حوله. (الصحیح للمسلم (۱/۳۱۱) کتاب الجنائز، فصل فی جواز الرکوب بعد الانصراف من الجنازة، ط: قدیمی).

قوله: (فرکبه حین انصرف من جنازة ابن الدحداح) فیه اباحة الرکوب فی الرجوع عن الجنازة وانما یکره الرکوب فی الذهاب معها. (الکامل شرح النووی علی الصحیح للمسلم (۱/۳۱۱) کتاب الجنائز، فصل فی جواز الرکوب بعد الانصراف من الجنازة، ط: قدیمی).

وقال العلماء: لایکره الرکوب فی الرجوع من الجنازة اتفاقا لانقضاء العبادة. (مرقاة المفاتیح (۴/۱۳۵) کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة والصلاة علیها).

(۲) ویغلی الماء بالسدر أو بالحرض مبالغة فی التنظیف...... ویغسل رأسه لحیته بالخطمی لیکون أنظف له. (هدایه (۱/۱۷۸) کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل فی الغسل، ط: المصباح).

(البحر الرائق (۲/۱۷۲) کتاب الجنائز ط سعید).

وبعد الوضوء (صب علیه ماء مغلی) قد مزج (بسدر أو حرض) أشنان غیر مطحون مبالغة فی التنظیف وقد امر النبی ﷺ أن تغسل بنته والمحرم الذی وقصته دابته بماء وسدر. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحاوی (ص:۵۶۸) کتاب الصلاة، باب أحکام الجنائز، ط: قدیمی).

بیماری کو پیدا کرنے کی وجہ

حضرت جابر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے زمانے میں ملک الموت اچانک آکر روح قبض کرتے تھے، آدمیوں کو کسی قسم کی بیماری نہیں ہوتی تھی، لوگوں نے ملک الموت کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور لعنت کرنے لگے، ملک الموت نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی تب اللہ تعالیٰ نے بیماری کو پیدا کیا، اور سب لوگ بیماری میں مبتلا ہو کر مرنے لگے، اور ملک الموت کو بھول گئے اور کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے فلاں بیماری میں انتقال کیا۔(۱)

بیماری میں ''قل هو اللّٰه أحد'' پڑھنا

عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

:جو شخص اپنی بیماری میں ''قل هو اللّٰه أحد (سورۂ اخلاص)'' پڑھا کرے گا، اور اس بیماری میں مرے گا تو قبر میں عذاب سے محفوظ رہے گا، اور ضغطۂ قبر اس کو نہیں ہوگا، اور قیامت کے دن ملائکہ اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اس کو ''پل صراط'' سے پار کر کے جنت کے دروازہ تک پہنچا دیں گے۔(۲)

---

(۱) وأخرج المروزی وابن أبی الدنیا وأبو الشیخ عن أبی الشعثاء جابر ابن زید ، ان ملک الملوت کان یقبض الأرواح بغیر وجع ، فسبّه النّاس ولعنه ، فشکا إلی ربّه فوضع اللّٰه الأوجاع ، ونسی ملک الموت ، یقال : مات فلان بوجع کذا و کذا . (شرح الصلور بشرح حال الموتی والقبور : (ص: ٦٨) باب ماجاء فی ملک الموت وأعوانه ، ط: المکتبة التوفیقیة ، مصر)

(۲) وأخرج أبو نعیم فی الحلیة ، عن عبد اللّٰه بن الشخیر ،قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : من قرأ " قل هو اللّٰه أحد " فی مرضه الّذی یموت فیه ، لم یفتن فی قبره ، وأمن من ضغطة القبر ، وحملته الملائکة یوم القیامة بأکفها حتی تجیزه من الصراط إلی باب الجنة . (شرح الصلور بشرح حال الموتی والقبور : (ص: ١٤٦) باب ضمة القبر لکل واحد ، ط: المکتبة التوفیقیة ، مصر)

بے نمازی

بے نمازی فاسق ہے، اور حکومت پر اس کو مناسب سزا دینا لازم ہے، لیکن کافر نہیں ہے۔ اس لیے اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا لازم ہے۔ البتہ ایسے لوگوں کے جنازہ میں مقتدا اور پیشوا لوگوں کو شریک نہیں ہونا چاہیے، تا کہ دوسرے لوگوں کو سبق ملے۔ تاہم بے نمازی فاسق کو چاہیے کہ توبہ کرے اور نماز شروع کرے۔(۱)

بے نمازی کا غسل دینا

اگر کسی بے نمازی آدمی نے میت کو غسل دیا تو غسل ہو جائے گا، مگر شریعت کی

---

(۱) وذهب ابو حنيفة وجماعة من اهل الكوفة والمزنى صاحب الشافعى الى انه لا يكفر ولايقتل بل يعزر ويحبس حتى يصلى. (الكامل شرح النووى على الصحيح للمسلم (۱/۲۱) كتاب الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة ،ط: قديمى).

المؤمن لايخرج عن الايمان بارتكاب الكبيرة واذا مات بغير توبة فهو مشية الله تعالىٰ ان شاء غفر له، وان شاء عذبه بقدر جنايته أو أقل ثم يدخله الجنة. (البحر الرائق (۸/۲۰۵) كتاب الكراهية، ط: سعيد).

الدر مع الرد (۶/۳۹۹) كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، ط: سعيد).

وهى فرض على كل مسلم مات خلا) أربعة (بغاة وقطاع طريق...... اذا قتلوا فى الحرب...... وكذا اهل عصبية ومكابر فى مصر ليلا بسلاح وخناق. (الدر المختار (۲/۲۱۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى، ط: سعيد).

فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرا كان أو كبيرا ذكرا كان أو انثى حرا كان أو عبدا الا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبى ﷺ صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الجنائز، فصل فى الكلام فى صلاة الجنازة، ط :سعيد).

قال القاضى: مذهب العلماء كافة الصلوة على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولدالزنا. وعن مالك وغيره: ان الامام يجتنب الصلوة على مقتول فى حد وان اهل الفضل لايصلون على الفساق زجرالهم. (الكامل شرح النووى على الصحيح للمسلم (۱/۳۱۴) قبيل كتاب الزكاة، ط: قديمى).

پابندی کرنے والے نمازی کا غسل دینا بہتر ہے۔(۱)

بے نمازی کو ثواب پہنچانا

جو بھی مسلمان مرا ہے اس کو ثواب پہنچے گا، بے نمازی مسلمان کو بھی ثواب پہنچ جائے گا۔ اس لیے بے نمازی مسلمان کو بھی ثواب پہنچانا چاہیے، بلکہ وہ اس کا زیادہ محتاج ہے۔(۲)

بے نمازی کی طرف سے فدیہ دینا

اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی تو وارثوں کے لیے فدیہ ادا کرنا لازم نہیں ہے۔ اگر ورثاء خوشی سے دے دیں تو میت پر احسان ہوگا۔(۳)

(۱) وفی المجتبی: واما مایستحب للغاسل فالأولی أن یکون أقرب الناس الی المیت فان لم یعلم الغسل فأهل الأمانة والورع للحدیث. فان کان الغاسل جنبا أو حائضا أو کافرا جاز. (البحر الرائق ۱۵۷/۲) کتاب الجنائز، ط: سعید).

ویکره أن یغسله جنب أو حائض امداد والأولی کونه أقرب الناس الیه فان لم یحسن الغسل فأهل الأمانة والورع. (الشامیة (۲۰۲/۲) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، قبیل مطلب فی الکفن، ط:سعید).

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحاوی (ص ۵۷۰) کتاب الصلاة، باب أحکام الجنائز، ط: قدیمی).

(۲) وفی البحر: من صام أو صلی أو تصدق وجعل ثوابه لغیره من الأموات والأحیاء جاز ویصل ثوابها الیهم عند اهل السنة والجماعة کذا فی البدائع. (الشامیة (۲۴۳/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی قرأة المیت واهداء ثوابهاله، ط: سعید).

(بدائع الصنائع (۲۱۲/۲) کتاب الحج، فصل واما الذی یرجع الی النبات، ط:سعید).

(وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتهم) أی صدقة الاحیاء (عنهم) أی عن الاموات (نفع لهم) أی للاموات خلافا للمعتزلة. (شرح العقائد (ص: ۱۵۴) ط:میر محمد کتب خانه).

(۳) وان لم یوص وتبرع عنه ولیه به جاز ان شاء الله ویکون الثواب للولی اختیار.... وفی الرد: قوله ویکون الثواب للولی اختیار) أقول: الذی رأیته فی الاختیار هکذا: ان لم یوص لایجب علی الورثة الإطعام؛ لانها عبادة فلاتؤدی الا بأمره وان فعلوا ذلک جاز ویکون له ثواب اهـ. (الدر مع الرد (۴۲۴/۲، ۴۲۵) کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم ومالایفسد، فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم، ط:سعید). =

مال دار ہونے کی صورت میں فدیہ دینے کی امید پر نماز چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے۔اس لیے ہر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرے اس میں کسی قسم کی سستی اور غفلت نہ کرے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔(۱)

بے نمازی کے جنازہ کی نماز پڑھنے کی وجہ

☆......جس طرح نمازی آدمی کے جنازہ کی نماز پڑھنا فرض کفایہ ہے اسی طرح بے نمازی مسلمان کے جنازہ کی نماز پڑھنا بھی فرض کفایہ ہے۔حدیث شریف

= 🗀 وان لم یوص فلالزوم للورثة عندنا، لانها عبادة فلابد من امره خلافا للشافعي (وان تبرع الولی (به) أی بالطعام من غیر وصیة (صح) ویکون له ثواب ذلک وعلی هذا الخلاف، الزکاة والصلاة المکتوبة أو الواجبة کالوتر. (مجمع الأنهر (۳۶۸/۱) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط:دار الکتب العلمیة)

🗀 وان لم یوص فتبرع به الورثة جاز وان لم یتبرعوا لم یلزمهم وتسقط فی حق احکام الدنیا عندنا. وعند الشافعی یلزمهم من جمیع المال،سواء أوصی أولم یوص. والاختلاف فیه کالاختلاف فی الزکاة. والصحیح قولنا، لان الصوم عبادة والفدیة بدل عنها والأصل لایتادی بطریق النیابة فکذا البدل، والبدل لایخالف الأصل ، والأصل فیه انه لایجوز اداء العبادة عن غیر بغیر أمره لانه یکون جبرًا والجبر ینافی معنی العبادة علی ما بیناه فی کتاب الزکاة. (بدائع الصنائع (۱۰۳/۲) کتاب الصوم، فصل واماالصوم الموقت، ط: سعید).

(۱) عن جابر قال: قال رسول اللهﷺ: بین العبد وبین الکفر ترک الصلوة. (جامع ترمذی (۹۰/۲) ابواب الایمان، باب ماجاء فی ترک الصلوة، ط:قدیمی).

🗀 (الصحیح للمسلم (۶۱/۱) کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفرعلی من ترک الصلوة، ط: قدیمی).

🗀 وعن عبدالله بن شقیق الفضلی قال: کان اصحاب رسول اللهﷺ لایرون شیئا من الأعمال ترکه کفر غیر الصلوة. (جامع ترمذی (۹۰/۲) ابواب الایمان ،باب ماجاء فی ترک الصلوة، ط: قدیمی).

🗀 ثم الحصر یفید أن ترک الصلاة عندهم، کان من اعظم الوزر، اقرب الی الکفر. (مرقاة المفاتیح (۲۶۲/۲) کتاب الصلاة ،قبیل باب المواقیت ،ط:رشیدیه).

تا ہے: "صلّوا علی کلّ برّ وفاجر" (۱)
ہر ایک نیک و بد کے جنازہ کی نماز پڑھو!
جب حدیث شریف میں حکم آ گیا تو اس پر عمل کرنا ضروری ہے، چاہے اس کی وجہ سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔
باقی ظاہری وجہ یہ ہے کہ فاسق اور فاجر بھی مسلمان ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں کرنا چاہیے۔ اور مرنے کے بعد اس کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے اور جنازہ کی نماز بھی میت کے لیے دعا ہے۔ (۲)
اور حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ مرنے کے بعد کسی کو برا نہ کہو، کیوں کہ جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا ہے اس کی جزا یا سزا ان کو وہاں ملے گی۔
اور زندہ لوگوں کو بھی مسلمان میت کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس گناہ گار کو بخش دے تو کسی کا کیا حرج ہے! (۳)

(۱) عن ابی هريرة: أن رسول الله ﷺ قال: صلوا خلف كل بر وفاجر وصلوا على كل بر وفاجر وجاهدوا مع كل بر وفاجر. سنن الدار قطني: رقم الحديث (۱۷۴۳)، (۱۹۶/۲) كتاب العيدين ،باب صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة عليه، ط: دار المعرفة بيروت).
(ابوداؤد (۳۴۳/۱) كتاب الجهاد ،باب الغزو مع ائمة الجور، ط :مير محمد).
(بدائع الصنائع (۳۱۱/۱) كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل الكلام على صلوة الجنازة، ط: سعيد)
(۲) والأصل فيه أن الصلوة على الميت من الأحكام اللتى لامدخل للعقل فيها اذ ليست بصلوة من كل وجه ولامحض دعاء كسائر الأدعية لما فيها من الشروط الزائدة فيقتصر فيها على الآثار.
(حلبی کبیر (ص ۵۹۰) فصل فی الجنائز، ط :سهيل اكيلمى).
(ان المقصود الاعظم من الصلاة على الميت طلب المغفرة والشفاعة له. (فتح الباری (۴۸۴/۸) كتاب التفسير ،باب ومن سورة التوبة ،ط: قديمى كتب خانه).
(تحفة الأحوذی (۴۸۴/۸) كتاب التفسير، باب ومن سورة التوبة، ط: سعيد).
(۳) عن ابن عمر: ان رسول الله ﷺ قال: اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم . (جامع الترمذی (۱۹۸/۱) أبواب الجنائز، باب آخر قبيل باب ماجاء فى الجلوس قبل أن توضع، ط: قديمى)
(ابو داؤد (۳۲۹/۲) كتاب الادب ،باب فى النهى عن سب الموتى ،ط: رحمانيه).
عن عائشة رضى الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: اذا مات صاحبكم فدعوه ولاتقعوا فيه. (ابوداؤد (۳۲۹/۲) كتاب الادب، باب فى النهى عن سب الموتى، ط: رحمانيه).

☆......قرآن کریم میں ہے:

﴿قل یاعبادي الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله یغفر الذنوب جمیعا﴾ [الزمر: آیة: ۵۳]

اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخشے گا۔

☆...... بے نمازی کو نماز کی نصیحت کرنی چاہیے۔ اور زندگی میں اس کو ہر طرح ڈرانا بھی چاہیے۔ تاکہ وہ نمازی اور نیک بن جائے۔ لیکن جب مر جائے تو اس کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔ اور اس کے جنازہ کی نماز بھی پڑھنی چاہیے، تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے اور ہمارے گناہوں کو معاف کردے۔(۱)

بے نمازی کے جنازہ کی نماز عبرت کے لیے نہ پڑھنا

عبرت کی غرض سے بے نمازی کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، اور جنازہ کی نماز کے بغیر اس کو دفن کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ کیوں کہ اس میں فرض کفایہ ترک

(۱) وهی فرض علی کل مسلم خلا) أربعة (بغاة وقطاع طریق...... اذاقتلوا فی الحرب...... وکذاأهل عصبة ومکابر فی مصر لیلا بسلاح وخناق. (الدرالمختار: (۲/ ۲۱۰) کتاب الصلاه، باب صلاة الجنازة، مطلب هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی، ط: سعید).

فکل مسلم مات بعدالولادة یصلی علیه صغیراً کان أو کبیراً ذکراًکان أوأنثی حراً کان أوعبداً اَلاالبغاة وقطاع الطریق ومن بمثل حالهم، لقول النبی صلی الله علیه وسلم: صلواعلی کل بروفاجر. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۱) کتاب الصلوة، باب الجنائز، فصل الکلام فی صلوة الجنائز، ط: سعید).

عن ابی هریرة رضی الله عنه: أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: صلواخلف کل بر وفاجر، وصلوعلی کل بروفاجر، وجاهدومع کل بر و فاجر. (سنن الدارقطنی (۲/ ۱۰۶)، رقم الحدیث: ۱۷۴۴، کتاب العیدین) (باب صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة علیه، ط: دار المعرفة بیروت)

(ابوداؤد: (۱/ ۳۴۳) کتاب الجهاد، باب الغزو مع أئمة الجور، ط: میر محمد)

ہوتا ہے۔(۱)

بے نمازی مردے کو نماز سے پہلے گھسیٹنا

پانچ وقت کی نماز نہ پڑھنا کبیرہ گناہ ہے۔ قرآن کریم اور حدیث شریف میں بے نمازی کے لیے بہت سخت الفاظ آئے ہیں، لیکن اگر کوئی شخص نماز کا منکر نہیں ہے تو اس کی لاش کی بے حرمتی کرنا اور گھسیٹنا بھی جائز نہیں۔(۲)

بلکہ اس کے لیے استغفار کرنا چاہیے، ذلیل نہیں کرنا چاہیے، آخر کلمہ گو مسلمان ہے، اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور اس کو دفن کرنا فرض ہے۔ البتہ اگر ایسا آدمی نماز کی فرضیت کا قائل نہیں تھا تو وہ مرتد ہے اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) انها فرض كفاية اذاقام به البعض يسقط عن الباقين...... فصار بمنزلة الجهاد، لكن لايسمع الاجتماع على تركها كالجهاد. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۱) كتاب الصلوة، باب الجنائز، فصل: واما الكلام فى صلوة الجنازة، ط: سعيد)

⬠ الصلوة على الجنازة فرض كفاية اذاقام به البعض واحداكان اوجماعة ذكراكان أوانثى سقط عن الباقين، واذاترك الكل أثموا. (عالمگیری (۱/ ۱۶۲) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى صلوة الجنازة، ط: رشيديه).

⬠ والصلوة عليه...... فرض كفاية كدفنه وغسله وتجهيزه فانهافرض كفاية. (الدالمختار (۲/ ۲۰۷) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فى صلوة الجنازة، ط: سعيد).

(۲) وعن عائشة رضى الله عنها: ان رسول الله ﷺ قال: كسر عظم الميت ككسره حيا يعنى فى الاثم" كما فى رواية قال الطيبى: اشارة الى انه لايهان ميتا كما لايهان حيا. قال ابن مالك والى ان الميت يتألم...... عن ابن مسعودؓ قال: أذى المؤمن فى موته كاذاه فى حياته رواه مالك وابوداؤد. مرقاة المفاتيح (۴/ ۷۹) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثانى، قبيل الفصل الثالث، ط: امدادية ملتان).

⬠ (بدائع الصنائع (۱/ ۳۰۰) كتاب الصلاة، فصل واما بيان كيفية الغسل، ط: سعيد).

⬠ (شامى (۲/ ۲۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى دفن الميت، ط: سعيد).

(۳) عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بين العبدوبين الكفر ترك الصلوة. =

بے وضو جنازہ کی نماز پڑھادی

''وضو کے بغیر نماز پڑھادی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۴۵۷)

بے وضو جنازہ کی نماز پڑھنا

''وضو کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۴۵۷)

بے وضو نماز پڑھی تھی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص متقی اور پرہیز گار تھا، جب اس کا انتقال ہوا، اور دفن کر کے سب لوگ روانہ ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کے فرشتے کو حکم دیا کہ اس کو درّے مارو، فرشتوں نے درّہ مارنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا تابعدار اور عبادت گزار بندہ ہوں، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی حکم ہوا کہ اس کو پچاس درّے مارو پھر دعا کی اور درّہ میں کمی ہوئی، یہاں تک کہ حکم ہوا کہ ایک درّہ مارو، فرشتہ نے ایک درّہ مارا تو اس

= (جامع الترمذی (۲/۹۰) ابواب الایمان، باب ماجآء فی ترک الصلوة، ط: سعید).

واما تارک الصلوة فان کان منکراً لوجوبها فهو کافر باجماع المسلمين خارج من ملة الاسلام...... وان كان تركه تكاسلاً مع اعتقاده وجوبها كماهو حال كثير من الناس فقداختلف العلماء فيه...... وذهب ابوحنيفة وجماعة من أهل الكوفة والمزنى صاحب الشافعي الىٰ انه لايكفر ولايقتل بل يعزر ويحبس حتى يصلي...... وتاولوا قوله صلى الله عليه وسلم: "بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة" علىٰ معنى انه يستحق بترك الصلاة عقوبة الكافر...أوانه محمول على المستحل. (الكامل شرح النووى على الصحيح للمسلم (۱/۶۱) كتاب الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر علىٰ من ترك الصلاة، ط: قديمى).

(وشرائطها) ستة أولها (اسم الميت) لأنها شفاعة. وليست لكافر...... قوله: (لأنهاشفاعة ولقوله تعالىٰ: ولاتصل علىٰ احدمنهم مات ابداً. (حاشية الطحاوى مع المراقى (ص ۵۸۱) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمى).

وشرطها اسلام الميت وطهارته) فلاتصح على الكافر للآية ولاتصل على احدمنهم مات ابداً. (البحر الرائق (۲/۱۷۹) كتاب الجنائز، فصل السلطان حق الصلاة، ط: سعيد).

کی قبر آگ سے بھر گئی اور عذاب قبر میں مبتلا ہوا، جب کچھ افاقہ ہوا تو فرشتے سے پوچھا کہ مجھے کس گناہ کے عوض درّہ مارا گیا ہے، فرشتہ نے جواب دیا کہ ایک دن تو نے وضو کے بغیر نماز پڑھی تھی، اور تو ایک دن مظلوم کے پاس سے گزرا وہ فریاد کرتا تھا، تو نے اس کی مدد نہیں کی۔(۱)

بیوہ کی عدت

''عدت'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۸۷/۲)

بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے

اگر کوئی مرد نہ ہو تو بیوی مردہ شوہر کو غسل دے سکتی ہے، لیکن شوہر مردہ بیوی کو غسل نہیں دے سکتا، البتہ چہرہ دیکھنے کی اجازت ہے۔(۲)

---

(۱) وأخرج ابن أبي شيبة ، وهناد ، وابن أبي الدنيا ، عن عمرو بن شرحبيل ، قال : مات رجل ، يرون ان عنده ورعا ، فأتي في قبره ، فقيل : انا جالدوک مائة جلدة من عذاب الله ، فقال : فيم تجلدوني ؟ فقد كنت اتوقى اتورّع ، فقيل : خمسون ، فلم يزالوا يناقصون حتى صار إلى جلدة ، فجلد، فالتهب القبر عليه نارًا ، وهلک الرجل ثم اعيد فقال : فيم جلتموني ؟ قال : صليت يوما وأنت على غير وضوء ، ومررت بمظلوم يستغيث فلم تغثه .

وأخرج البخاري وأبو الشيخ في كتاب التوبيخ ، عن ابن مسعود عن النبيّ ﷺ قال : أُمر بعبد من عباد الله ان يضرب في قبره مائة جلدة ، فلم يزل يسأل الله ويدعوه حتى صارت واحدة ، فامتلأ قبره عليه نارًا ، فلما ارتفع عنه أفاق ، فقال : علامَ جلدتموني ؟ قالوا انک صليت صلاة بغير طهور ومررت على مظلوم فلم تنصر . (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور : (ص: ۲۰۹) باب عذاب القبر ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

(۲) ويمنع زوجها من غسلها ومسها، لامن النظر الها على الأصح..... وهي لاتمنع من ذلک. (الدرالمختار: (۱۹۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: في القرأة عندالقبر، ط: سعيد).

أما المرأة فتغسل زوجها..... لأن اباحة الغسل مستفادة بالنكاح فتبقى مابقي النكاح والنكاح بعد الموت باق الى وقت القطاع العدة، بخلاف ماإذاماتت المرأة حيث لايغسلها الزوج، لأن هناک انتهى ملک النكاح لانعدام المحل، فصار الزوج أجنبيافلايحل له غسلها. =

بیوی کا جنازہ اٹھانا

شوہر کے لیے بیوی کا جنازہ اٹھانا یا کندھا دینا جائز ہے۔(۱)

بیوی کا کفن شوہر کے ذمہ ہے

☆...... بیوی کا کفن دفن شوہر کے ذمہ ہے والدین کے ذمہ نہیں ہے۔ اگر شوہر کی وسعت نہیں ہے تو پھر بیوی کے ترکہ سے کفن دیا جائے گا۔

☆...... اگر میت کسی کی بیوی ہے اور اس کے ترکہ میں مال ہے جب بھی مالدار شوہر پر اپنی بیوی کا کفن دینا واجب ہے۔

☆...... بعض جگہ لڑکی کے والدین یا بھائی وغیرہ کے ذمہ کفن اور کھانے کے اخراجات وغیرہ دینا ضروری سمجھتے ہیں، یہ شریعت سے ثابت نہیں، بلکہ غلط رسم ورواج ہے۔(۲)

= (بدائع الصنائع: (۱/۳۰۴) کتاب الصلاة،فصل:وأما بيان الكلام فيمن يغسل،ط:سعيد).

🗁 والمرأة تغسل زوجها...... بخلافه)أی الرجل فانه لايغسل زوجته لانقطاع النكاح. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحاوی: (ص ۵۷۱، ۵۷۲) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،ط:قديمی).

(۱) ويكره للناس ان يمنعوا احمل جنازة المرأة لزوجها مع ابيها وأخيها ويدخل الزوج فی القبر مع محرمها استحساناً وهو الصحيح وعليه الفتوی. (خلاصة الفتاوی(۱/۲۲۵) كتاب الصلاة،الفصل الخامس والعشرون فی الجنائز.ط:امجد اكيڈمی).

(۲) (وعلى الرجل تجهيز امرأته)أی تكفينها ودفنها...... ولو كان الزوج معسراً وهی موسرة فی الاصح وعليه الفتوی.ومن مات ولامال له فكفنه على من تلزمه نفقته من أقاربه...... قوله: (ولامال له)قيدبه لأنه لوكان له مال فانه يجب فيه، ويقدم على الدين، (مراقی الفلاح مع حاشية اللطحطاوی (۵۷۳ـ۵۷۴) كتاب الصلاة مباب احكام الجنائز،ط:قديمی).

🗁 (واختلف فی الزوج والفتوی على وجوب كفنها عليه)عندالثانی(وان تركت مالاً)خانيه، ورجحه فی البحر: بأنه الظاهر، لأنه ككسوتها. (الدرالمختار(۲/۲۰۶)كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:فی كفن الزوجة على الزوج،ط:سعيد).

🗁 (البحرالرائق:(۲/۱۷۷، ۱۷۸) كتاب الجنائز،ط:سعيد).=

بیوی کا منہ دیکھنا

بیوی کے انتقال کے بعد شوہر کے لئے اس کا منہ دیکھنا جائز ہے البتہ اس کے جسم کو ہاتھ لگانا منع ہے۔(۱)

بیوی کو شوہر غسل نہیں دے سکتا

''شوہر بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۱/۱)

بیوی کو قبر میں اتار سکتا ہے یا نہیں؟

''شوہر بیوی کو قبر میں اتار سکتا ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۵۳/۱)

بیوی کو مہر معاف کرنے پر مجبور کرنا

''مہر معاف کرنے کے لیے مجبور کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۷/۲)

بیوی کے انتقال کے بعد

☆...... بیوی کے انتقال کے بعد شوہر اس کا منہ دیکھ سکتا ہے، ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے اور جنازہ کی نماز میں شریک ہو سکتا ہے۔ عورت

= ویجب تکفین المیت من ماله الخاص الذی لم یتعلق به حق الغیر کالمرهون فان لم یکن له مال خاص فکفنه علی من تلزمه نفقة فی حال حیاته. ولو کانت زوجة ترکت مالاً فیجب علی الزوج القادر تکفین زوجه. فان لم یکن لمن تلزمه نفقته مال، کفن من بیت المال، ان کان للمسلمین بیت مال وامکن الأخذمنه، والافعلی جماعة المسلمین القادرین. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة (۵۱۳/۱) مباحث الجنائز، التکفین. ط: داراحیاء التراث العربی بیروت).

(۱) ویمنع زوجها من غسلها ومسها، لا من النظر إلیها علی الأصح، منیة. (الدر مع الرد: (۱۹۸/۲) باب صلاة الجنازة، ط: سعید)

الهندیة: (۱۶۰/۱) الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه.

الفقه الإسلامی وأدلّته: (۱۴۸۴/۲) باب صلاة الجنازة ثانیا صفة الغاسل، ط: رشیدیه.

کو قبر میں اتارنے کے لیے اس کے محرم رشتہ دار ہونے چاہئیں۔ اگر وہ نہ ہوں تو دوسرے لوگ اتاریں تو ان میں شوہر بھی شریک ہوسکتا ہے۔ البتہ بیوی کے مرتے ہی دنیوی احکام کے اعتبار سے میاں بیوی کا رشتہ ختم ہوجاتا ہے۔ اور شوہر کی حیثیت ایک لحاظ سے اجنبی کی ہوجاتی ہے۔ باقی آخرت کے اعتبار سے تعلق باقی رہتا ہے۔

☆...... بیوی کے انتقال کے بعد شوہر کے تعلقات دنیوی اعتبار سے ختم ہوجاتے ہیں۔ اس لیے شوہر بیوی کو غسل نہیں دے سکتا اور ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ مگر دیکھنے کی اجازت ہے اور شوہر کے مرنے سے بیوی کے تعلقات عدت تک ختم نہیں ہوتے۔ اس لیے مرد نہ ہونے کی صورت میں بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔

بیوی کے انتقال کے بعد شوہر اجنبی ہوجاتا ہے

بیوی کے انتقال کے بعد اس کا شوہر اس سے اجنبی ہوجاتا ہے۔ اور نکاح کا تعلق ختم ہوجاتا ہے۔ اس لیے شوہر کا غسل دینا اور ہاتھ لگانا منع ہے۔ لیکن چہرہ دیکھنا اور جنازے کو اٹھانا اور کندھا دینا درست ہے۔ اور ضرورت کے وقت قبر میں اتارنا بھی درست ہے۔ کیونکہ قبر میں اتارتے وقت کفن حائل ہوتا ہے۔ اور اگر قبر میں اتارنے کے لیے محرم موجود ہے تو محرم ہی اتارے شوہر نہ اتارے۔ اور اگر محرم نہیں تو شوہر بھی اتار سکتا ہے۔ (۱)

---

(۱) ویمنع زوجها من غسلها ومسها، لامن النظر اليها على الأصح...... وهي لاتمنع من ذلك، (الدر المختار (۱۹۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب في القرأة عند القبر، ط: سعيد)

🗁 وذو الرحم المحرم أولى بادخال المرأة القبر من غيره، لانه يجوز له مسها حالة الحياة، فكذا بعد الموت وكذا ذو الرحم المحرم منها أولى من الأجنبي، ولو لم يكن فيهم فلا بأس للأجانب وضعها في قبرها. (بدائع الصنائع (۳۲۰/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، فصل واما سنة الدفن، ط: سعيد)

🗁 (عالمگیری (۱۶۶/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس في القبر والدفن والنقل من مكان الى آخر، ط: رشيديه).=

بیوی کے جنازے کو کاندھا دینا

''بیوی کا جنازہ اٹھانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۱۶۰)

بیوی کے جنازے کی نماز میں شریک ہونا

شوہر کے لیے بیوی کے جنازے کی نماز میں شریک ہونا نہ صرف جائز ہے، بلکہ ضرور شریک ہونا چاہئیے۔(۱)

بیوی کے کفن دفن کا خرچہ شوہر پر ہے

اگر بیوی کا انتقال ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین یعنی کفن، قبر کی قیمت اور دفن کا خرچہ شوہر پر لازم ہے۔ اور اگر شوہر نہیں ہے یا ہے لیکن خرچہ دینے سے انکار کر دیا

= وأما المرأة فتغسل زوجها...... لأن اباحة الغسل مستفادة بالنكاح فتبقى مابقى النكاح، والنكاح بعد الموت باق الى وقت انقطاع العدة. بخلاف ماإذاماتت المرأة حيث لايغسلها الزوج، لأن هناك انتهى ملك النكاح لانعدام المحل، فصار الزوج أجنبيا فلايحل له غسلها، (بدائع الصنائع (١/ ٣٠٤) كتاب الصلاة، (فصل: وأما بيان الكلام فيمن يغسل، ط: سعيد).

يكره للناس ان يمنعوا احمل جنازة المرأة لزوجها مع ابيها وأخيها ويدخل الزوج في القبر مع محرمها استحساناً وهو الصحيح وعليه الفتوى، (خلاصه الفتاوى (١/ ٢٢٥) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز ط: امجد اكیڈمی).

(١) عن عائشة: قالت رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم من البقيع فوجدني وأناأجد صداعاً في رأسي وأناأقول: وارأساه. فقال: بل أنا ياعائشة وراساه ثم قال: ماضرك لومتِ قبلي فقمت عليك فغسلتك وكفنتك وصليت عليك ودفنتك. (سنن ابن ماجه (١٠٥)، ابواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في غسل الرجل امرأته، وغسل المرأة زوجها. ط: سعيد).

(مشكاة المصابيح (ص: ٥٤٩) كتاب الفتن، باب وفاة النبي صلى الله عليه وسلم، ط: قديمي).

(سنن الدارقطني (٢/ ٢٢٤) كتاب الجنائز، باب التسليم في الجنازة واحداً والتكبير أربعاً وخمساً ط: دار المعرفه).

تو بیوی کے ترکہ سے یہ خرچ لیا جائے گا۔(۱)

بیوی کے لئے دین چھوڑنا

''شہید زندہ ہوتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۴۵۹)

بیوی کے مرنے کے بعد

شوہر کو بیوی کے مرنے کے بعد صرف منہ دیکھنے کی اجازت ہے۔ ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں۔ غسل دینا بھی شوہر کے لیے درست نہیں۔ جنازے کو کاندھا دینا محرم اور غیر محرم سب کے لیے درست ہے۔ اس لیے شوہر جنازے کو اٹھا بھی سکتا ہے، کندھا بھی دے سکتا ہے۔ اور ضرورت ہو تو قبر میں بھی اتار سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) وعلى الرجل تجهيز امرأته)أى تكفينها ودفنها...... ولو كان الزوج معسراً وهى موسرة فى الأصح وعليه الفتوى،ومن مات ولامال له فكفنه على من تلزمه نفقته من أقاربه... قوله: ودفنها)أى مؤنته وان لم يتبرع به،وقوله:ولامال له)قيدبه لأنه لو كان له مال فانه يجب فيه،ويقدم على الدين،(حاشية الطحطاوى مع المراقى(۵۷۳.۵۷۴)كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، ط:قديمى).

(واختلف فى الزوج والفتوى على وجوب كفنها عليه)عندالثانى (وان تركت مالاً)خانيه ورجحه فى البحر:بأنه الظاهر،لأنه ككسوتها.(الدرالمختار(۲/۲۰٦)كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب فى كفن الزوجة على الزوج،ط:سعيد)

(البحرالرائق(۲/۱۷۷.۱۷۸)كتاب الجنائز، ط:سعيد).

(۲) ويمنع زوجها من غسلها ومسها،لامن النظر اليها على الأصح...... وهى لاتمنع من ذلك، (الدرالمختار(۲/۱۹۸) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة مطلب فى القرأة عندالقبر، ط:سعيد).

وذوالرحم المحرم أولى بادخال المرأة القبرمن غيره، لانه يجوزله مسها حالة الحياة فكذا بعدالموت وكذاذوالرحم المحرم منهاأولى من الأجنبى، ولولم يكن فيهم فلاباس للأجانب وضعهافى قبرها. (بدائع الصنائع(۱/۳۲۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز،فصل وأما سنة الدفن، ط:سعيد)

ويكره للناس ان يمنعوا حمل جنازة المرأة لزوجها مع ابيها واخيها ويدخل الزوج فى القبر مع محرمها استحساناً وهو الصحيح وعليه الفتوى، (خلاصه الفتاوى(۱/۲۲۵) كتاب الصلاة،الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز، ط: امجد اكيدمى).

بیوی نے کیا کہا اور قبر نے کیا جواب دیا؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک جنازے کی نماز پڑھی، اور اس کے دفن میں شریک ہوئے، جب اسے قبر کے قریب لے گئے تو اس کی بیوی نے بہت زور سے اعلان کیا: اے قبر والو! اگر تمہیں پتہ چل جاتا کہ تمہارے پاس کون لایا گیا ہے تو تم اس کا اعزاز و اکرام کرتے۔ قبر سے یہ آواز آئی: یہ تو ہمارے پاس پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آیا ہے۔ اور زمین کو اس بات کی اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ اسے کھا کر واپس مٹی بنا دے، جیسی پہلے یہ مٹی تھا۔ دو فرشتے اسے بٹھا کر اس سے ان گناہوں کے بارے میں سوال کریں گے جو اس نے ہاتھوں، پاؤں، زبان اور دوسرے اعضاء و جوارح سے کیے تھے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ یہ سن کر بے ہوش کر گر پڑے۔ اور میت یہ بات سن کر چارپائی پر کانپنے اور مضطرب ہونے لگی۔ اس کے بارے میں شعر کہے گئے ہیں:

''اللہ کی قسم اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا کہ انہیں کس لیے پیدا کیا گیا ہے تو نہ وہ غفلت میں پڑتے نہ سوتے، لوگوں کو ایسے دن کے لیے پیدا کیا گیا ہے کہ اگر اسے آنکھیں دیکھ لیتیں تو ان کے دل سرگرداں اور پریشان ہو جاتے، مرنا ہے پھر اٹھایا جانا اور میدانِ حشر میں جمع ہونا ہے، پھر ڈانٹ ڈپٹ اور دوسرے بڑے بڑے ہولناک امور ہوں گے۔ میدانِ حشر کے لیے بہت سے لوگوں نے نیک اعمال کیے، اس کے خوف سے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور ہمیں جب حکم دیا جاتا ہے یا منع کیا جاتا ہے تو ہم اصحابِ کہف کی طرح جاگتے اور سوتے ہوتے ہیں۔''

لہٰذا اے اللہ کے بندو! اس خوابِ غفلت سے بیدار ہو، اور اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم پر اعتماد کے ساتھ اس کے لیے نیک اعمال کی تیاری کرو، ایسا نہ ہو کہ گناہوں میں

مست رہو، اور اللہ تعالیٰ سے نیک صالح لوگوں کے مرتبہ کی تمنا کرتے رہو۔(۱)

شاعر کہتا ہے:

آخرت کے لئے زندگی میں ہی توشہ تیار کرلو، اور اللہ کے لئے عبادت کرو، اور بہترین توشہ تیار کرو، دنیا کے زیادہ طالب مت بنو اس لئے کہ مال کو ختم ہونے کے لئے جمع کیا جاتا ہے، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایسی قوم کے رفیق بنو جن کے پاس توشہ ہو اور تم

---

(۱) وروى عن الحسن البصرى أنه قال: كنت خلف جنازة فاتبعتها، حتى وصلوبها الى حفرتها، فنادت امرأة فقالت: ياأهل القبور لوعرفتم من نقل اليكم لأعززتموه؟ قال الحسن: فسمعت صوتاً من الحفرة وهويقول: قدوالله نقل اليناباًوزاركالجبال وقدأذن لى أن آكله حتى يعود رميما، قال: فاضطربت الجنازة فوق النعش، وخرالحسن مغشيا عليه. (التذكرة فى احوال الموتى وأمورالاخرة(ص: ٨٦)، باب ماجاء فى كلام القبور كل يوم وكلامه للعبداذاوضع فيه. ط: دار الحديث القاهره).

وقدحكى الحسن البصرى رحمه الله أنه صلى على جنازة وحضردفنها، فلمادنوا به الىٰ حفرته نادت امرأة باعلىٰ صوتها: ياأهل القبورلوعرفتم من نقل اليكم لأكرمتموه واعززتموه، فسمع صوتاً من الحفرة يقول: اما والله لقد نقل الينا باوزارٍ كالجبال وقد أذن للأرض أن تاكله حتى يصيرتراباً كما كان ويقعده ملكان ويسألانه عمابطشته اليدان، ومشت اليه القدمان ونطق به اللسان، وعملته الجوارح والاركان، فخرالحسن مغشياً عليه واضطرب الميت فوق النعش مماسمع، وانشدوا فى ذالك:

أما والله لوعلم الأنام ... لماخلقوا لما غفلوا وناموا
لقدخلقوا اليوم لورأته ... عيون قلوبهم ساحوا وهاموا
ممات ثم نشر ثم حشر ... وتوبيخ وأهوال عظاما
ليوم الحشرلقدعملت أناس ... فصلوا من مخافته وصاموا
ونحن اذا امرنا اونهينا ... كأهل الكهف أيقاظ ينام

فاستيقظوا رحمكم الله من هذه الرقدة واعدوا لها الاعمال الصالحة مع اعتمادكم على عفوالله، ولاتتمنوا منازل الابرار، واحدكم مقيم على الاوزار. (مختصرتذكرة القطبى للإمام عبدالوهاب الشعرانى(ص: ٦٢)باب ماجاء فى كلام القبرللعبداذا وضع فيه، ط: دارالكتب العلمية بيروت)

الكبائر للذهبى(ص: ١٣٩)الكبيرة الثانية والثلاثون اخذ الرشوة على الحكم، ط: وحيدى كتب خانه.)

خالی ہاتھ ہو۔(۱)

ایک دوسرا شاعر کہتا ہے:

دنیا میں توشہ تیار کرلو اس لئے کہ تم کوچ کرنے والے ہو، اور نیکیوں کی طرف ان لوگوں کی طرح جلدی کرو جو نیکیوں میں سبقت لے جاتے ہیں اس لئے کہ مال و دولت اور بیوی بچے ایک امانت ہیں، اور امانت کو ایک دن واپس کرنا ہی ہے۔(۲)

ایک اور شاعر کہتا ہے:

موت ایک ایسا سمندر ہے جس کی موجیں ہلاک کرنے والی ہیں اس میں تیرنے والا شخص ہلاک ہو جاتا ہے، قبر میں صرف نیکی اور اعمال صالحہ ہی انسان کے کام آتے ہیں۔(۳)

---

(۱) وانشدوا:

تزدو من حیاتک للمعاد ‏ وقم لله واعمل خیر زاد

ولا تطلب من الدنیا کثیرا ‏ فان المال یجمع للانفاد

أترضی ان تکون رفیق قوم ‏ لهم زاد وانت بغیر زاد

(۲) وقال آخر:

تزود من الدنیا فانک داخل ‏ وسارع إلی الخیرات فیمن یسارع

فما المال والأهلون إلا ودیعة ‏ ولا بد یوما ان ترز الودائع

(۳) وقال آخر:

الموت بحر موجه طافح ‏ یغرق فیه الرجل السابح

مایـنفع الإنسان فی قبره ‏ إلاالتقی والعمل الصالح

مختصر تذکرة القرطبی (ص: ۶۲-۶۳) قبل باب ماجاء فی ضغطة القبر وان کان صاحبه صالحا، ط: دار الکتب العلمیة بیروت.

پ

پاخانہ نکل جائے

میت کو غسل دے کر کفناتے وقت اگر پاخانہ نکل جائے تو صرف ناپاکی کو دھونا کافی ہے۔ غسل دوبارہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۱)

پانچ تکبیر پر جنازے کی نماز ختم کی

جنازے کی نماز میں چار تکبیر ہیں تاہم اگر کسی امام نے تین تکبیر پر جنازے کی نماز ختم کی تو نماز فاسد ہوگی۔ (۲)

---

(۱) ولا یعاد غسلہ ولا وضوءہ بالخارج منہ) لأن غسلہ ماوجب لرفع الحدث لبقائه بالموت بل لتنجیسه بالموت کسائر الحیوانات الدمویة الا أن المسلم یطهر بالغسل کرامة له وقد حصل بحروشرح مجمع. (الدر المختار (۲/ ۱۹۷) کتاب الصلاة باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراة عندالقبر، ط: سعید)

(قوله ثم اجلس مسندًا الیه ومسح بطنه رفیقاً وماخرج منه غسله) تنظیفاً له. (ولم یعد غسله) لأن الغسل عرفناه بالنص وقد حصل مرة. (البحر الرائق. (۲/ ۱۷۲، ۱۷۳) کتاب الجنائز، ——— ط: سعید)

ثم اذامسح بطنه فان سال منه شئی بمسحه کیلایتلوّث الکفن ویغسل ذلک الموضع تطهیراً له عن النجاسة الحقیقة ولم یذکر فی ظاهر الروایة سوی المسح ولا یعیدالغسل ولاالوضؤ عندنا. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۰۱) کتاب الجنائز، (فصل: وآمابیان کیفیة الغسل، ط: سعید)

(۲) وصلاة الجنازه اربع تکبیرات ولوترک واحدة منها لم تجز صلاته هکذا فی الکافی. (عالمگیری: ۱/ ۱۶۴) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت، ط: سعید)

(ویسلم) وجوباً (بعد) التکبیرة (الرابعة). (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۵۸۶) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل الصلاة علیه. ط: قدیمی)

(ورکنها) شیئان (التکبیرات الأربع. (الدرالمختار (۲/ ۲۰۹) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی؟ ط: سعید)

صلاة الجنازة لها ارکان تترکب منها حقیقتها ولوترک منها رکن بطلت ووقعت غیر معتدبها شرعاً نذکرها فیمایلی. النیة...... ۲. القیام للقادر ۳. التکبیرات الأربع. (فقه السنة (۱/ ۳۴۲) الجنائز، الصلاة علی المیت. ارکانها. ط: دار ابن کثیر)

پانچویں تکبیر میں امام کی متابعت

جنازے کی نماز میں کل چار تکبیرات ہیں، اگر امام نے جنازے کی نماز میں پانچویں تکبیر کہہ دی، تو مقتدی پانچویں تکبیر میں امام کی اتباع نہ کریں، بلکہ خاموشی سے سلام پھیرنے تک امام کا انتظار کریں۔(۱)

پانچویں تکبیر نماز جنازہ میں

اگر جنازہ کی نماز میں غلطی سے چار تکبیر کے بجائے پانچ تکبیر پر سلام پھیر دیا تو جنازہ کی نماز ہوگئی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

پانی

علامہ شامی رحمہ اللہ کی تفصیل کے مطابق میت کو پہلے سادہ پانی سے غسل

---

(۱) ولو كبر امامه خمساً لم يتبع لأنه منسوخ، فيمكث المؤتم حتى يسلم معه اذا سلم، به يفتى. (الدر مع الرد: (۲۱۴/۲) كتاب الصلاة، باب الجنائز، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟، ط: سعيد)

ولو كبر الامام خمساً لم يتابعه المؤتم ......الخ (الهداية: (۱۸۰/۱) كتاب الصلاة. باب الجنائز، فصل: في الصلاة على الميت، ط: المصباح.

(تبيين الحقائق: (۲۴۱/۱) كتاب الصلاة. باب الوتر والنوافل، ط: دار الكتب.

(۲) ولو كبر إمامه خمسًا، لم يتبع؛ لأنه منسوخ، فيمكث المؤتم حتى يسلم معه إذا سلم، به يفتى، الدر المختار. (قوله: وبه يفتى) ...... وروى عن الإمام أنه يسلم للحال ولاينتظر تحقيقًا للمخالفة. (شامي: (۲۱۴/۲) كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد)

فلو كبر الإمام خمسًا لم يتبع؛ لأنه منسوخ ولامتابعة، ولم يبين ماذا يصنع، وعن أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ روايتان: في رواية: يسلم للحال ولاينتظر تحقيقا للمخالفة، وفي رواية: يمكث حتى يسلم معه إذا سلم ليكون متابعًا فيما تجب فيه المتابعة، وبه يفتى. (البحر الرائق: (۳۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع: (۵۲/۱، ۵۲) كتاب الصلاة، فصل: كيفية الصلاة على الجنازة، ط: رشيديه.

دیا جائے پھر بیری کے پتوں کا پکایا ہوا پانی پھر کافور ملا ہوا پانی ڈالا جائے۔(۱)

اور فتح القدیر میں ہے کہ: بہتر یہ ہے کہ اول دو مرتبہ بیری کے پتوں کا پکایا ہوا پانی اور تیسری مرتبہ کافور ملا ہوا پانی ڈالا جائے۔(۲)

نوٹ: آج کل ہر جگہ بیری کے پتے آسانی سے دستیاب نہیں ہوتے۔اس لیے جہاں آسانی سے دستیاب ہے وہاں بیری کے پتے ڈال کر پانی گرم کریں۔اور اگر بیری کے پتے دستیاب نہیں تو میل کچیل وغیرہ کی صفائی کے لیے صابن وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔(۳)

---

(۱) نعم اختلفوا فی شئی وهوانه فی الهداية لم يفصل فی الغسلات من القراح وغيره وهو ظاهر كلام الحاكم وذكر الشيخ الاسلام: أن الأولى بالقراح أی بالماء الخاص، والثانية بالمغلی فيه سدره، والثالثة بالذی فيه كافور. قال فی الفتح: والأولى كون الأولين بالسدر كما هوظاهر الهداية لما فی أبی داؤد بسند صحيح "أن أم عطية تغسل بالسدر مرتين والثالث بالماء والكافور" (الشامية(۲/۱۹۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی القراءة عندالقبر، ط: سعيد)

(۲) ولم يفصل المصنف فی مياه الغسلات بين القراح وغيره، وذكر شيخ الاسلام وغيره كذلك، وهو ظاهر من كلام الحاكم، وانما يبدأ بالقراح اولاً ليبتل ماعليه من الدرن بالماء اولاً فيتم قلعه بالماء والسدر، ثم يحصل تطييب البدن بعدالنظافة بماء الكافور. والأولیٰ ان يغسل الأوليان بالسدر كماهو ظاهرالكتاب هنا. وأخرج ابوداود عن محمد بن سيرين، انه كان يا خذ الغسل عن ام عطية، يغسل بالسدر مرتين والثالث بالماء الكافور وسنده صحيح. (فتح القدير(۲/۷۳) كتاب الصلاة، باب الجنائز فصل: فی الغسل ط: رشيديه)

(۳) ويغسل رأسه، ولحيته بالخطمی ان وجد والا فبالصابون ونحوه. (الدرالمختار(۲/۱۹۶) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عندالميت، ط: سعيد)

🗀 قوله وغسل رأسه ولحيته بالخطمی) لأنه أبلغ فی استخلاص الوسخ وان لم يمكن فبالصابون ونحوه لانه يعمل عمله. (البحر الرائق (۲/۱۷۲) كتاب الجنائز، ط: سعيد)

🗀 مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی (ص: ۵۶۹) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز، ط: قديمی)

پانی پلانا

حالتِ نزع میں مرنے والے کو پانی پلانا مستحب ہے۔ کیوں کہ نزع کے وقت بہت زیادہ پیاس لگتی ہے۔ اور پانی پلانا صحابۂ کرام سے بھی ثابت ہے۔ (۱)

پانی چھڑکنا

قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد پانی چھڑکنا مستحب ہے۔ (۲)

---

(۱) عن أبی جهم بن حذیفة العدوی قال: انطلقت یوم الیرموک أطلب ابن عمی، ومعی شنة من ماء أو اناء، فقلت: ان کان به رمق سقیته من الماء ومسحت به وجهه، فاذا به ینشغ، فقلت: أسقیک؟ فأشار: أن نعم، فاذا رجل یقول: آه فأشار ابن عمی: أن انطلق به الیه، فاذا هو هشام بن العاص، اخو عمرو بن العاص، فأتیته، فقلت: أسقیک؟ فسمع آخر، یقول آه فأشار هشام: أن انطلق به الیه، فجئت فاذا هو قدمات، فرجعت الی هشام، فاذا هو قدمات، فرجعت الی ابن عمی، فاذا هو قدمات. (شعب الایمان: رقم الحدیث: ۳۲۰۸ (۲۶۰/۳) کتاب الزکاة، فصل: ماجآء فی الایثار، ط: مکتبه دار الباز.)

(الدرایة فی تخریج أحادیث الهدایة علی هامش الهدایة (۱۸۹/۱) کتاب الصلاة: باب الشهید، تحت قول الهدایة "شهداء أحد ماتوا عطاشا والکأس تدور علیهم" ط: المصباح)

(نصب الرایه (۳۱۸/۲) کتاب الصلاة باب الشهید، ط: دار نشر الکتب الاسلامیه.)

(۲) عن أبی رافع، قال: سلّ رسول الله صلی الله علیه وسلم سعداً ورش علی قبره ماءً. رواه ابن ماجه. (مشکلة المصابیح (ص: ۱۴۹) کتاب الجنائز، باب دفن المیت، الفصل الثالث، ط: قدیمی).

ولابأس برش الماء علیه) بل ینبغی أن یندب، لأنه صلی الله علیه وسلم فعله بقبر سعد کما رواه ابن ماجه، وبقبر ولده ابراهیم کما رواه ابوداؤد فی مراسیله. (الشامیة (۲۳۷/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: دفن المیت، ط: سعید).

ولابأس برش الماء حفظاً له... (قوله: ولابأس برش الماء) بل ینبغی أن یکون مندوباً، لأن النبی صلی الله علیه وسلم فعله بقبر سعد، وقبر ولده ابراهیم، وأمره فی قبر عثمان بن مظعون. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۶۱۱) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل: فی حملها ودفنها، ط: قدیمی)

پانی دستیاب نہ ہو

اگر میت کو غسل دینے کے لیے پانی دستیاب نہ ہو، یا نہلانے کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے میت کو غسل دینا دشوار ہو، تو تیمم کرایا جائے گا۔ مثلاً: کوئی شخص جل کر مر گیا، اور یہ ڈر ہے کہ غسل دیتے وقت جسم کو ملا گیا یا ملے بغیر ہی پانی بہایا گیا تو مردے کا جسم بگڑ جائے گا، تو میت کو غسل نہ دیں، بلکہ تیمم کرا دیں۔ اور اگر مردے پر پانی ڈالنے سے جسم بگڑنے یا بکھرنے کا اندیشہ نہ ہو تو تیمم نہ کرائیں، بلکہ جسم کو ملے بغیر پانی بہا کر غسل دیں۔ (۱)

پانی میں خوشبو ڈالنا

میت کو غسل دینے کے پانی میں خوشبو ڈالنا مستحب ہے۔ خواہ مرنے والا احرام کے لباس میں ہو یا نہ ہو، اس لیے کہ مردہ انسان مکلّف نہیں ہوتا۔ لہٰذا موت کے ساتھ ہی احرام بھی ختم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا سر ڈھانکا جاتا ہے۔ البتہ

---

(۱) ویقوم التیمم مقام غسل المیت عندفقد الماء أو تعذر الغسل، کأن مات حریقاً ویخشی ان یتقطع بدنه اذا غسل بدلک أو یصیب الماء علیه بدون دلک، أما ان کان لا یتقطع بصب الماء فلایتیمم بل یغسل بصب الماء بدون دلک. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة (۱/۵۰۴) مباحث الجنائز، شروط غسل المیت، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

واذا مات الرجل فی السفر، ولیس هناک ماء طاهر یمم ویصلی علیه. (عالمگیری (۱/۱۶۰) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی الغسل، ط: رشیدیه).

واذا یمم لفقد الماء ثم وجد بعد الصلاة علیه بالتیمم غسل وصلی علیه ثانیاً... والمنتفخ الذی تعذر مسه یصیب علیه الماء. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۵۶۹، ۵۷۰) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

ولو کان المیت متفسخاً یتعذر مسحه کفی صب الماء علیه. (عالمگیری (۱/۱۵۸) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ط: رشیدیه)

زندہ حالت میں جب تک احرام میں ہوگا، مرد کے لیے سر ڈھانکنا منع ہے۔(۱)

پانی میں ڈوبنے والے کو غسل دینا

"ڈوبنے والے کو غسل دینا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۷۵/۱)

پانی میں نجاست کا اثر تھا

میت کے غسل کے پانی میں کسی قسم کی نجاست کا اثر ہو، اور غسل، کفن اور دفن کے بعد معلوم ہو، تو میت پر اس کی وجہ سے عذاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ مجبور اور معذور ہے۔ اور جس شخص سے بھی اس سلسلے میں بے احتیاطی ہوئی ہے وہ توبہ استغفار کرے

(۱) الحنفية والمالكية قالوا: يندب وضع الطيب ونحوه في ماء غسل الميت، سواء كان متلبسا بالاحرام أو لا، وذالك لأن الميت غير مكلف وينقطع احرامه بالموت، ولذا تغطى رأسه بخلاف مالو كان متلبساً بالاحرام وهي حي. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (۵۰۷/۱) مباحث الجنائز، حكم خلط ماء الغسل بالطيب ونحوه، ط: داراحياء التراث العربي بيروت.)

☐ ولابأس بجميع انواع الطيب فيه غير الزعفران والورس في حق الرجال ولابأس بهما في حق النساء ذكره في التحفة، فدخل فيه المسك. (وقال بعد صفحتين) والمحرم كغيره في التكفين عندنا وبه قال مالك وقال الشافعي واحمد: لايغطى رأسه ولايمس طيباً كمافي مسلم أن رجلاً وقصته راحلته وهو محرم فمات فقال: عليه الصلاة والسلام: اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولاتخمروا وجهه ولا رأسه، فانه يبعث يوم القيامة ملبياً. ولنا قوله عليه الصلاة والسلام: اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جارية أوعلم ينتفع به أو ولدصالح يدعوله. واحرامه من عمله فانقطع. (حلبي كبير (ص: ۵۷۹، ۵۸۲) فصل في الجنائز، ط: سهيل اكيڈمی).

☐ (ويغسل رأسه) اي شعر رأسه (وشعر لحيته بالخطمي) نبت بالعراق طيب الرائحة. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي (ص: ۵۶۹) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازه، ط: قديمي)

☐ (قوله: وستر الوجه والرأس) أي اجتنب تغطيتهما لحديث الاعرابي الذي وقصته ناقته "لاتخمروا رأسه ولا وجهه فانه يبعث يوم القيامة ملبّياً" واعلم: أن أئمتنا استدلوا بهذا الحديث على حرمة تغطية الوجه على المحرم الحيّ المفهوم من التعليل، ولم يعملوا بمنطوقة في حق الميت المحرم فان حكمه عندنا كسائر الاموات في تغطية الوجه والرأس...... قوله وغسلهما بالخطمي) أي وليجتنب غسل رأسه ولحيته بالخطمي...... لكن يجب عليه دم اذا لم يجتنبه عنده لأنه نوع طيب. (البحر الرائق (۳۴۴/۲) كتاب الحج، باب الاحرام، ط: سعيد)

اور میت کے لیے مغفرت کی دعا کرے اور اس کو ثواب پہنچاتا رہے۔(۱)

پتھر

☆......قبر کے اندر میت کے اطراف میں بلاضرورت پتھر لگانا مکروہ تحریمی ہے۔

☆......اگر زمین بہت نرم ہو، یا اس میں نمی ہو، اور قبر گرنے کا اندیشہ ہو تو بقدر ضرورت پتھر لگانے کی اجازت ہوگی۔

☆......میت کے اوپر کی طرف بلاضرورت بھی پتھر لگانا جائز ہے۔(۲)

(۱) (ولاتزروازرة وزراُخری)أی لاتحمل حاملة أخری من الاثام أی لایؤخذ أحد بذنب أحد(تفسیر البغوی(۱۰۸/۳)سورة الاسراء،آیت(۱۵)، ط:ادارہ تالیفات اشرفیه).

ولاتزروازرة وزراُخری) ای لایحمل أحد ذنب أحد،ولایجنی جان الا علی نفسه.(تفسیرابن کثیر(۱۲۲/۴)سورة الاسراء،آیت:۱۵،ط:مکتبه رشیدیه).

ولاتزروازرة وزراُخری)والمعنی أن کل نفس یوم القیامة لاتحمل الا وزرها الذی اقترفته،لاتؤخذ نفس بذنب نفس کماتؤخذ جبابرة الدنیا الولی بالولی والجاربالجار.(مرقاة المفاتیح(۱۸۹/۴)کتاب الجنائز،باب البکاء علی المیت،الفصل الثالث،ط:رشیدیه).

(۲) ویسوی اللبن علیه والقصب، لاالآجر)المطبوخ والخشب لوحوله،أما فوقه فلایکره ابن مالک...قوله: لوحوله الخ)قال فی الحلیة: وکرهوا الآجر وألواح الخشب.وقال الامام التمرتاشی:هذا اذا کان حول المیت،فلوفوقه لایکره، لأنه عصمة من السبع.وقال مشایخ بخاری:لایکره الآجر فی بلدتنا للحاجة الیه لضعف الأرض. (الدر مع الرد (۲/ ۲۳۶) کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:فی دفن المیت،ط:سعید)

ویسوی اللبن علیه والقصب..لاالآجر والخشب)لأنهما لإحکام البناء والقبر موضع البلاء...... أطلق المصنف فی منعهما، وقیده الامام السرخسی بأن لا یکون الغالب علی الارض النزوالرخاوة ، فان کان فلا بأس بهما کاتخاذ تابوت من حدید لهذه، وقیده فی شرح المجمع بأن یکون حوله امالوکان فوقه فلایکره ؛ لأنه یکون عصمة من السبع.البحر الرائق(۵۹۴/۲) کتاب الجنائز،(فصل :السلطان احق بصلاته،ط:سعید)

(حاشیة الطحطاوی علی المراقی(ص:۶۱۰) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز ، فصل فی حملها و دفنها،ط:قدیمی).

پٹی

میت کو غسل دیتے وقت اگر زخم سے پٹی لگی ہو تو وہ اتاری جائے۔(۱)

پرانی قبر بیٹھ جائے

''قبر بیٹھ جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۸۲،۲)

پرانی قبر میں سے اینٹ نکالنا

قبر کے اندر پکی اینٹیں اور پتھر لگانا درست نہیں ہے، اور اوپر کے حصے میں بھی اس کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن اینٹیں اور پتھر نکالنے کے لیے قبر کھولنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر قبر کے اوپر کے حصے میں پتھر اور اینٹیں لگی ہوں تو انہیں وارثوں کی رضامندی کی صورت میں ہٹایا جاسکتا ہے۔ اور لوگوں کو سمجھایا جائے کہ پکی قبر بنانا درست نہیں ہے۔ لہٰذا اگر اوپر کے حصے میں پتھر اور اینٹیں لگی ہوئی ہیں تو وارثوں کی

---

(۱) جرد عن ثيابه ليمكنهم التنظيف. (حاشية الطحطاوي على المراقي (ص:۵٦٧) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز).

وأما بيان كيفية الغسل فنقول: يجرد الميت اذا أُريد غسله عندنا وقال الشافعي رحمه الله تعالىٰ: لايجرد بل يغسل وعليه ثوبه...... ولنا أن المقصود من الغسل هو التطهير ومعنى التطهير لايحصل بالغسل وعليه الثوب لتنجس الثوب بالغسل لا التي تنجست بماعليه من النجاسات الحقيقة وتعذر عصره أو حصوله بالتجريد أبلغ فكان أولى. (بدائع الصنائع (۳۰۰/۱) كتاب الجنائز، فصل: وأما بيان كيفية الغسل، ط: سعيد).

(فينزع عنه مالايصلح للكفن)قوله فينزع عنه الخ)...... والمراد بمالا يصلح للكفن مثل الفرو والحشو والقلنسوة والخف والسلاح والدرع. (الدرمع الرد (۲۵۰/۲) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد).

وينزع عنه ماليس من جنس الكفن نحوالسلاح والجلود والفرو والحشو والخف والقلنسوة. (عالمگیری: (۱٦۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيديه).

رضامندی سے انہیں ہٹا کر قبر مٹی سے ٹھیک کر دینا درست ہے۔ (۱)

پرانی قبر میں نئی میت رکھنا

☆......اگر قبر اتنی پرانی ہو جائے کہ میت بالکل مٹی بن جائے تو اس قبر میں دوسری میت کو دفن کرنا درست ہے۔

☆......اور اگر پرانی میت مٹی نہیں بنی تو اس میں دوسری میت کو دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے پرانی قبر میں نئی میت دفن کرنا ضروری ہے تو جائز ہے، اور ایسی حالت میں میت کی ہڈیاں وغیرہ جو کچھ قبر میں موجود ہوں وہ ایک طرف علیحدہ قبر میں رکھ دی جائیں۔

☆......اور اگر میت قبر میں بالکل صحیح سالم موجود ہو تب بھی ضرورت کے وقت ایسی قبر میں اس کے برابر دوسری میت کو رکھنا جائز ہے، لیکن پرانی اور نئی میت کے درمیان مٹی کی آڑ بنا دینا ضروری ہے۔ (۲)

---

(۱) (ولایربع)ولایجصص لنهی النبی صلی الله علیه وسلم عن تربیع القبور وتجصیصها ویحرم البناء علیه للزینة. ویکره للإحکام بعد الدفن. وفی النوازل لاباس بتطیینه، وفی الغیاثیة، وعلیه الفتوی، (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (۶۱۱) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: فی حملها ودفنها، ط: قدیمی).

☐ (ولایجصص) للنهی عنه (ولایطین، ولایرفع علیه بناء، وقیل لاباس به، وهو المختار. کمافی کراهیة السراجیة...... (قوله وقیل لاباس به) المناسب ذکره عقب قوله: ولایطین، لأن عبارة السراجیة کما نقله الرحمتی ذکر فی تجرید أبی الفضل، أن تطیین القبور مکروه، والمختار أنه لایکره. (الدر مع الرد (۲۳۷/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی دفن المیت، ط: سعید)

☐ ولو وضع المیت لغیر القبلة او علی شقه الأیسر أوجعل رأسه موضع رجلیه وأهیل علیه التراب لم ینبش. (عالمگیری (۱/۱۶۷) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن الخ ط: رشیدیه).

(۲) ولاباس بدفن اکثر من واحد فی قبر واحد للضرورة...... ویحجر بین کل اثنین بالتراب)...... ولو بلی المیت وصار تراباً جاز دفن غیره فی قبره ولایجوز کسر عظامه ولاتحویلها، =

پردہ کرنا دفن کرتے وقت

''دفن کرتے وقت پردہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱؍۳۵۰)

پکی قبر بنانا

''قبر پکی بنانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲؍۹۳)

پگڑی باندھنا

''عمامہ باندھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱؍۵۰۲)

پلاسٹر

اگر کسی آدمی کا حادثہ وغیرہ میں کوئی عضو ٹوٹ گیا، اور ڈاکٹروں نے اس پر

= ولو كان ذميا، ولاينبش وان طال الزمان...... قوله:(ولو كان ذميا)............... وسئل ابوبكر الاسكافي عن امرأة تقبر في قبر الرجل،فقال: ان كان الرجل قدبلي،ولم يبق له لحم ولاعظم جاز، وكذا العكس والا فان كانوا لايجدون بداً يجعلون عظام الاول في موضع وليجعلوا بينهما حاجزاً بالصعيد.(حاشية الطحطاوي على المراقي (۶۱۲، ۶۱۳) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل في حملها ودفنها ، ط: قديمي)

وفي المحيط وغيره:ولايدفن اثنان وثلاثة في قبر واحد الا عند الحاجة...... و يجعل بين كل ميتين حاجزاً من التراب ليصير في حكم قبرين...... وفي التبيين:ولوبلي الميت وصار تراباً جاز دفن غيره في قبره وزرعه والبناء عليه.(البحر الرائق (۱۹۴/۲، ۱۹۵) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته عليه،ط:سعيد).

ولايحفر قبر لدفن آخر مالم يبل الاول، فلم يبق له عظم الا عند الضرورة بان لم يوجد، تجمع عظم الاول ويجعل بينهما وبين الآخر حاجزاً من تراب.(حلبي كبير(۶۰۷) فصل:في الجنائز،ط:سهيل اكيڈمي).

(قوله وحفر قبره)............... وأشار بافراد الضمير الى ماتقدم من أنه لايدفن اثنان في قبر الا لضرورة، وهذا في الابتداء وكذا بعده،قال في الفتح:ولا يحفر قبر لدفن آخر الا ان بلي الاول، فلم يبق له عظم الا أن لايوجد فتضم عظام الاول ويجعل بينهما حاجزا من تراب.(الشامية (۲۳۳/۲) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:في دفن الميت،ط:سعيد).

پلاسٹر چڑھا دیا، پھر وہ شخص انتقال کر گیا، تو اس کا پلاسٹر چھڑا کر غسل دیا جائے، کیونکہ اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔

اور اگر پلاسٹر چھڑانے سے گوشت وغیرہ الگ ہونے کا خدشہ ہو یا خون جاری ہو اور بند ہونے کا امکان نہ ہو تو پلاسٹر نہ چھڑائے، اور اسی پر غسل دے۔(۱)

پلستر

قبر کے اوپر سیمنٹ کا پلستر اور کسی قسم کی اینٹ لگانا ناجائز ہے، پلستر اور تعمیرات کی ممانعت صراحۃً حدیث شریف میں وارد ہے۔ اینٹ لگانا بھی تعمیر میں داخل ہے۔ زینت کی غرض سے حرام ہے۔ استحکام اور مظبوطی کی غرض سے مکروہ تحریمی ہے۔ جو گناہ میں حرام ہی کے برابر ہے۔(۲)

البتہ درندوں کے خوف سے کچی اینٹ لگانے کی گنجائش ہے۔(۳)

---

(۱) (ویمسح) نحو (مفتصد وجریح علی کل عصابة) مع فرجتها فی الأصح (ان ضره) الماء (أو حلها) ومنه ان لایمکنه ربطها بنفسه ولا یجد من ربطها (الدر المختار) (قوله: ان ضره الماء) أی الغسل به أو المسح علی المحل ...... اذ الثابت بالضرورة یتقدر بقدرها. (شامی: (۱/۲۸۰، ۲۸۱) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین)

الهندیة: (۱/۳۵) کتاب الطهارة، الفصل الثانی فی نواقض المسح، ط: رشیدیه.

(۲) (ولایربع) ولایجصص لنهی النبی صلی الله علیه وسلم عن تربیع القبور وتجصیصها. (ویحرم البناء علیه للزینة) لما روینا (ویکره) البناء علیه (للإحکام بعد الدفن) لأنه للبقاء والقبر للفناء. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی (۶۱۱) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: فی حملها ودفنها، ط: قدیمی).

(ولایجصص) للنهی علیه (ولایطین، ولایرفع علیه بناء.)...... قوله ویرفع علیه بناء) أی یحرم لو للزینة، ویکره لو للاحکام بعد الدفن. (الدر مع الرد (۲/۲۳۷) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،، مطلب، فی دفن المیت، ط: سعید).

(البحر الرائق (۲/۱۹۴) کتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط: سعید).

(۳) قال بعض مشایخنا: انما یکره الآجر اذا أرید به الزینة، أما اذا ارید به دفع اذی السباع او شئی آخر لایکره...... قوله اوشئی آخر) کقطع الرائحة. أو کانت البلاد، کثیرة المطر،=

پلنگ

جنازے کے لیے ہلکا پلنگ (چارپائی) رکھنا بہتر ہے، جس کو سب لوگ آسانی سے اٹھا سکیں اور کندھا دے سکیں۔ بھاری پلنگ رکھنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

پلنگ پر میت کو رکھنا

''میت کو تخت پر رکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۳۴۳)

پوسٹ مارٹم

☆......موجودہ دور میں حادثات میں ہلاک یا قتل ہونے والوں کا پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے، اور جسم کو چیر پھاڑ کر اندرونی حصے مثلاً د غ کلیجے وغیرہ کو دیکھا جاتا ہے، ان میں اکثر صورتیں ایسی ہوتی ہیں جہاں شرعی ضرورت کے بغیر پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے۔اور یہ جائز نہیں ہے۔(۲)

= فیذهب اللبن. (حاشية الطحطاوی علی المراقی (ص: ۶۱۰) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز،فصل:فی حملها ودفنها.ط:قدیمی).

ویسوی اللبن علیه والقصب لاالآجر)المطبوخ والخشب لوحوله،أما فوقه فلایکره ابن مالک...... (قوله لوحوله الخ)قال فی الحلیة:وکرهوا الآجر وألواح الخشب.وقال الامام التمرتاشی: هذا اذا کان حول المیت،فلوفوقه لایکره لأنه یکون عصمة من السبع. (الدر مع الرد (۲/۲۳۶) کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:فی دفن المیت، ط:سعید).

(ویسوی اللبن علیه والقصب...... لاالآجر والخشب) لأنهما لإحکام البناء والقبر موضع البلاء...... وقید فی شرح المجمع بأن یکون حوله أما لو کان فوقه فلایکره لأنه یکون عصمة من السبع. (البحر الرائق (۲/ ۱۹) ،کتاب الجنائز،فصل: السلطان أحق بصلاته،ط:سعید).

(۱) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند(۵/۱۹۹) کتاب الجنائز،فصل رابع،عنوان: جنازہ کے لیے بھاری پلنگ رکھنا کیسا ہے؟ ط: دارالاشاعت کراچی)

(۲) عن عائشة:ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: کسر عظم المیت، ککسره حیا.سنن ابی داود. (۲/۱۰۴) کتاب الجنائز،باب فی الحفار یجد العظم هل یتنکب ذلک المکان، ط: رحمانیه)=

☆......اور اگر کہیں شرعی ضرورت کے تحت ہو یعنی کسی دوسرے زندہ شخص کی جان بچانے کے لیے یا کسی کا مال ضائع ہونے سے بچانے کے لیے پوسٹ مارٹم لازمی ہو تو اس میں بھی شرعی احکام مثلاً ستر اور میت کے احترام وغیرہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اور فارغ ہونے کے بعد اس کے تمام اعضاء کو دفن کر دینا ضروری ہے۔(۱)

☆......پوسٹ مارٹم کی صورت میں میت کے جسم پر ٹانکہ اور پٹی وغیرہ بندھی ہوتی ہیں، اگر کھولنے میں میت کو نقصان ہو تو انہیں نہ کھولا جائے۔ بلکہ اسی حالت

= ◻ عن عائشة: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كسر عظم الميت، ككسره حيا) يعنى فى الاثم كما فى رواية قال الطيبى: اشارة الى أنه لايهان ميتا، كما لايهان حيا. (مرقاة المفاتيح (۱۷۰/۴) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثانى، ط: رشيديه).

◻ وتستر عورته بخرقة لأن حرمة النظر الى العورة باقية بعد الموت قال النبى صلى الله عليه وسلم: لاتنظرو الى فخذ حى ولا ميت. ولهذا لا يباح للاجنبى غسل الأجنبية. دل عليه مارُوى عن عائشة، انها قالت: كسر عظم الميت ككسره وهو حى. ليعلم أن الآدمى محترم حيا وميتا، وحرمة النظر الى العورة من باب الاحترام. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۰۰) كتاب الجنائز، (فصل: وأما بيان كيفية الغسل، ط: سعيد).

(۱) وتستر عورته بخرقة لأن حرمة النظر الى العورة باقية بعد الموت قال النبى صلى الله عليه وسلم: لاتنظرو الى فخذ حى ولا ميت. ولهذا لا يباح للأجنبى غسل الأجنبية. دل عليه مارُوى عن عائشة، انها قالت: كسر عظم الميت ككسره وهو حى. ليعلم أن الآدمى محترم حيا وميتا، وحرمة النظر الى العورة من باب الاحترام. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۰۰) كتاب الجنائز، فصل: وأما بيان كيفية الغسل، ط: سعيد).

◻ (وتستر عورته الغليظة فقط على الظاهر) من الرواية (وقيل مطلقاً) أى الغليظة والخفيفة (وصح) صححه الزيلعى وغيره...... قوله: صححه الزيلعى وغيره، وهو الماخوذ به لقوله عليه الصلوة والسلام: لعلىؓ "لاتنظر الىٰ فخذ حى ولاميت" لأن ما كان عورة لايسقب بالموت ولاذالايجوز مسه. (الدر مع الرد (۲/ ۱۹۵) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب فى القرأة عندالميت، ط: سعيد.)

◻ البحر الرائق (۲/ ۱۷۱) كتاب الجنائز، ط: سعيد)

میں غسل اور کفن دے کر جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے۔(۱)

پوشیدہ حصے کو دیکھنا

مردہ کے ستر کا ڈھانکنا واجب ہے۔لہٰذا غسل دینے والے کو یا کسی اور شخص کو پوشیدہ حصہ دیکھنا جائز نہیں ہے۔اسی طرح اسے ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں ہے۔اس لیے غسل دینے والے پر لازم ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اس کے ساتھ ستر کے مقام کو دھوئے۔(ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ستر کہلاتا ہے) اور باقی جسم کو ہاتھ پر کپڑا لپیٹے بغیر دھونا درست ہے۔

واضح رہے کہ "ستر" کی دو قسمیں ہیں:۱-سترِ خفیف۔۲-سترِ غلیظ۔

عضو مخصوص کے علاوہ حصہ کو ستر خفیف کہتے ہیں۔اور عضو مخصوص کو ستر غلیظ کہتے ہیں۔

احناف کے نزدیک عضو مخصوص کے علاوہ "ستر خفیف" کے حصے کو ہاتھ لگانا حرام نہیں ہے۔لیکن اس کو ڈھانک کر رکھنا اور ہاتھ نہ لگانا ہی مطلوب ہے۔اور سترِ

---

(۱) ويمسح نحو مفتصد وجريح على كل عصابة....(قوله:نحو مفتصد)قال في البحر:ولا فرق بين الجراحة وغيرها كالكي والكسر،لأن الضرورة تشتمل الكل.(الدر مع الرد(۱/۲۸۰) كتاب الطهارة،باب المسح على الخفين،مطلب:في لفظ كل اذا دخلت على منكر أو معرف، ط: سعيد)

وكفى المس على ماظهر من الجسد بين عصابة المفتصد)ونحوه ان ضره حلها تبعاً للضرورة لئلا يسرى الماء فيضر الجراحة، وان لم يضر الحل حلها وغسل الصحيح ومسح الجريح. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوى (۱۳۵) كتاب الطهارة،باب المسح على الخفين،فصل:في الجبيرة ونحوها،ط:قديمي).

وانما يمسح اذا لم يقدر على غسل ماتحتها ومسحه بأن تضرر باصابة الماء أو حلها هكذا في شرح الوقاية. (عالمگیری (۱/۳۵) كتاب الطهارة،الباب الخامس في المسح على الخفين،الفصل الثاني في نواقض المسح،______ ط:رشيديه).

غلیظ یعنی عضو مخصوص کو کسی کپڑے یا دستانے وغیرہ کے بغیر ہاتھ لگانا حرام ہے۔(۱)

پھانسی دے دی گئی

اگر کسی مسلمان کو کسی جرم پر حکومت نے پھانسی دے دی، تو اس کے جنازے

---

(۱) یجب ستر عورة المیت ،فلایحل للغاسل ولاغیره ان ینظر الیها،وکذالک لایحل لمسها،فیجب ان یلف الغاسل علیٰ یده خرقة لیغسل بها عورته،سواء کانت مخففة او مغلظة،اما باقی بدنه فیصح للغاسل أن یباشره بدون خرقة...... وهذا متفق علیه،الا أن الحنابلة یقولون:انه یندب لف خرقة لغسل باقی البدن ، وفی قول صحیح للحنفیة أن لمس العورة المخففة من المیت غیر محرم ولکن یطلب سترها وعدم لمسها.(کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة(۱/۵۰۴)مباحث الجنائز ، حکم النظر الیٰ عورة المیت ولمسها وتغسیل الرجال النساء وبالعکس،ط:داراحیاء التراث العربی بیروت)

⌂ وتستر عورته الغلیظة فقط علی الظاهر)من الروایة (وقیل مطلقاً) الغلیظة والخفیفة (وصحح) صححه الزیلعی وغیره(ویغسلها تحت خرقة) السترة (بعد لف) خرقة (مثلها علی یدیه) لحرمة اللمس کالنظر...... (قوله:وتستر عورته الغلیظة فقط)أی القبل والدبر وعللوه بانه أیسر وبطلان الشهوة، والظاهر أنه بیان للواجب بمعنی أنه لایا ثم بذلک لالکون المطلوب الاقتصار علی ذلک تامل.(الدر مع الرد(۲/۱۹۵) کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب،فی القراء ة عند المیت.ط:سعید)

⌂ ویستر عورته) مابین سرته الی رکبته قاله الزیلعی،والنهایة هو الصحیح.وفی الهدایة یکتفی بستر العورة الغلیظة هو الصحیح تیسراً.وهو الظاهر الروایة ولبطلان الشهوة (ثم) بعد ستر عورته بإدخال الساتر من تحت الثیاب (جرد عن ثیابه) ان لم یکن خنثی، وتغسل عورته بخرقة ملفوظة تحت الساتر او من فوقه ان لم یوجد خرقة...... قوله:(ویستر عورته)وجوباً لحرمة النظر الیها کعورة الحی.قوله:(وتغسل عورته بخرقة ملفوظة)تحرزاً عن مسها لأنه حرام کالنظر کذا فی البحر.(حاشیة الطحطاوی علی المراقی (ص:۵٦۷) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز.ط:قدیمی)

⌂ قوله.وستر عورته)اقامة لواجب الستر ولأن النظر الیها حرام کما فی عورة الحی ، وأطلق العورة لتشملت الخفیفة والغلیظة وصححه فی التبیین وغایة البیان. وصحح فی الهدایة والمجتبی:انها العورة الغلیظة تیسراً ولبطلان الشهوة وجعله فی الکافی والظهیریة ظاهر الروایة،وفی المحیط:ویغسل عورته تحت الخرقة بعد أن یلف علی یده خرقة لتصیر الخرقة حائلة بین یده وبین العورة لان المس حرام کالنظر. (البحر الرائق (۱/۱۷۱) کتاب الجنائز،ط:سعید)

کی نماز ادا کرنا لازم ہے۔ جرم کی وجہ سے وہ سخت گناہ گار ہے لیکن کافر نہیں ہے۔ اس لیے جنازے کی نماز پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

پھٹنے کی مدت

اگر جنازے کی نماز پڑھے بغیر میت کو دفن کر دیا گیا ہے تو قبر میں میت کی نعش خراب ہونے اور پھٹ جانے سے پہلے پہلے جنازے کی نماز قبر پر پڑھنا ضروری ہے۔ اور نعش پھٹنے کی کوئی مدت متعین نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مدار میت کے جسم، موسم اور زمین کی تاثیر اور خاصیت پر ہے۔

بعض جگہ تین دن، بعض جگہ دس دن، کسی جگہ ایک مہینہ تک نعش خراب نہیں ہوتی۔ زمین کی تاثیر وغیرہ کے سلسلے میں اس کے ماہر مسلمانوں سے پوچھ کر عمل کر سکتے ہیں۔ نعش خراب ہونے اور پھٹ جانے کے بعد قبر پر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) قال القاضي: مذهب العلماء كافة ،الصلاة على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولدالزنا، (الكامل شرح النووي على الصحيح للمسلم (۳۱۲/۱) قبيل كتاب الزكاة، ط: قديمي)

☐ فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو انثى حراً كان أو عبداً الاالبغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي صلى الله عليه وسلم:صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۳۱۱/۱) كتاب الصلوة، باب الجنائز، فصل ،وأما الكلام في صلاة الجنازة،ط:سعيد)

☐ (وهي فرض على كل مسلم مات خلا)أربعة(بغاة وقطاع الطريق...... اذا قتلوا في الحرب........ وكذا أهل عصبة ومكابر في مصر ليلا بسلاح وخناق. (الدر المختار(۲۱۰/۲) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟ط:سعيد)

(۲) وان دفن...... بغير صلاة...... صلى على قبره)استحساناً(مالم يغلب على الظن تفسخه)من غير تقدير هوالأصح...... (قوله:صلى على قبره)أي افتراضاً...... قوله هوالأصح) لأنه يختلف باختلاف الأوقات حراً وبرداً والميت سمناً وهزالاً، والأمكنة بحر. وقيل: يقدر بثلاثة ايام، وقيل: عشرة،وقيل: شهر، عن الحموي. (الدر مع الرد (۲۲۴/۲) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:في الكراهة صلاة الجنازة في المسجد ، ط:سعيد)=

پھول ڈالنا

☆......قبروں پر پھول ڈالنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے اس سے بچنا چاہئیے۔(۱) بلکہ پھول کے بجائے پھول کی قیمت کے برابر رقم صدقہ خیرات کر کے میت کو ثواب پہنچادے یہ زیادہ بہتر ہے، تاکہ میت کو بھی فائدہ ہو اور رقم بھی ضائع نہ ہو۔

= فان دفن بلا صلاة صلي على قبره مالم يتفسخ...... وقيد بعدم التفسخ لانه لايصلى عليه بعد التفسخ، لأن الصلاة شرعت على بدن الميت فاذا تفسخ لم يبق بدنه قائماً. ولم يقيد المصنف بمدة، لان الصحيح ان ذلک جائز الى أن يغلب على الظن تفسخه والمعتبر فيه اكبر الرأى على الصحيح من غير تقدير بمدة كذا فى شرح المجمع وغيره......وانما كان هذا هو الأصح، لانه يختلف باختلاف الأوقات فى الحر والبرد وباختلاف حال الميت فى السمن والهزال وباختلاف الأمكنة، فيحكم فيه غالب الرأى.(البحر الرائق(۱۸۲/۲) كتاب الصلوة،باب الجنائز،فصل: السلطان احق بصلاته،ط:سعيد)

ولو دفن بعد الغسل قبل الصلاة عليه صلى عليه فى القبر مالم يعلم أنه تفرق، وفى أمالى: عن ابى يوسف انه قال: يصلى عليه الى ثلاثه ايام...والصحيح ان هذا ليس بتقدير لازم لانه يختلف باختلاف الأوقات فى الحر والبرد وباختلاف حال الميت فى السمن والهزال وباختلاف الأمكنة فيحكم فيه غالب الرأى وأكبر الظن. (بدائع الصنائع(۳۱۵/۱)كتاب الصلوة،باب الجنائز،فصل: وأما بيان ما تصح به وما تفسد وما يكره،ط:سعيد).

(۱) انكر الخطابى ومن تبعه وضع الجريد اليابس،وكذالک ما يفعله اكثر الناس من وضع مافيه رطوبة من الرياحين والبقول ونحوهما على القبور ليس بشئى. (عمدة القارى (۱۸۰/۳) كتاب الوضو،باب الكبائر أن لايستتر من البول،قبيل باب ماجاء فى غسل البول. ط:سعيد)

واما القاء الرياحين على القبور،ففى "الفتاوى الهندية" عن" مطالب المؤمنين انه جائز تمسكاً بحديث الباب. قلت:وصرح العينى انه لغو وعبث ،وقال الخطابى:ان ما يفعله الناس على القبور لا اصل له كما فى النووى،ومصنف المطالب،ليس من الكبائر ليثق به. (فيض البارى (۱/ ۲۱۱،۳۱۲) كتاب الوضوء، باب من الكبائر ان لايستتر من بوله.ط:دارالكتب العلميه بيروت)

وقد انكر الخطابى مايفعله الناس على القبور من الأخواص ونحوها متعلقين بهذا الحديث وقال:لااصل له ولا وجه له. والله اعلم . (الكامل شرح النووى على الصحيح للمسلم(۱۴۱/۱) كتاب الطهارة،باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه. ط:قديمى)

☆...... بڑے بڑے مشائخ اور اولیاء کرام کی قبروں پر پھول ڈالنا ان کو گناہگار سمجھنا ہے۔ اور اولیاء کرام کے بارے میں اس قسم کا عقیدہ رکھنا ان کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے۔(۱)

پھول ڈالنا کفن پر

''کفن پر پھول ڈالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۸۱/۲)

پھول گیا

اگر میت پھولنے کی وجہ سے ہاتھ لگانے کے قابل نہ ہو، یعنی ہاتھ لگانے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو صرف میت پر پانی بہادینا کافی ہے۔ کیونکہ ملنا ضروری نہیں ہے۔ اور اگر صرف پیٹ پھول گیا کہ اس پر پانی بہانا بھی ممکن نہ ہو تو باقی بدن کو دھو کر پیٹ پر صرف مسح کردیا جائے، جیسا کہ زندہ کے لیے غسل اور وضو کا حکم ہے۔(۲)

(۱) قال: "انی مررت قبرین یعذبان فاحببت بشفاعتی أن یرفه ذلک عنهما مادام الغصنان رطبین".
(الصحیح للمسلم (۴۱۸/۲) کتاب الزهد، باب حدیث جابر الطویل وقصة ابی الیسر، ط: قدیمی)

(ابوداؤد (۵/۱) کتاب الطهارة، باب الاستبراء من البول. ط: رحمانیه)

قلت: ...... ان کانوا یدعون اتباع الحدیث، فعلیهم ان یضعوا الجرائد دون الریاحین، وعلی المعذبین دون المقربین، لأن الحدیث انما ورد فی المعذبین... الخ (البدر الساری علی حاشیة فیض الباری (۴۱۱/۱) باب الکبائر ان لایستتر من بوله، ط: دار الکتب العلمیة بیروت.)

(۲) ولو کان المیت متفسخاً یتعذر مسحه کفی صب الماء علیه کذا فی التاتارخانیة.
(عالمگیری (۱۵۸/۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: سعید)

(تاتارخانیة (۱۰۴/۲)، کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، فی بیان کیفیة الغسل، ط: قدیمی)

والمنتفع الذی تعذر مسه یصب علیه الماء. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (۵۶۹، ۵۷۰) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز. ط: قدیمی)

پیٹ دبانے سے نجاست نکلے

اگر میت کو غسل دیتے وقت پیٹ دبانے سے کوئی نجاست نکلے تو اس کو دھویا جائے گا، مگر اس کی وجہ سے وضو اور غسل کو نہ دہرائے۔(۱)

پیٹ میں بچہ حرکت کرتا ہے

''بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۵/۱)

پیٹ میں بچہ زندہ ہے ماں کا انتقال ہوگیا

''بچہ پیٹ میں زندہ ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۵/۱)

پیٹ میں بچہ مرگیا

''بچہ پیٹ میں مرگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۶/۱)

پیدائش کے شروع میں بچہ زندہ تھا پھر مرگیا

پیدائش کے وقت بچے کا صرف سر نکلا، اس وقت وہ زندہ تھا پھر مرگیا، تو اس کو

---

(۱) (ولا يعاد غسله ولا وضؤ له بالخارج منه) لأن غسله ماوجب لرفع الحدث لبقائه بالموت بل لتنجسه بالموت كسائر الحيوانات الدموية الاأن المسلم يطهر بالغسل كرامة له وقد حصل بحر وشرح مجمع. (الدرالمختار(۲ /۱۹۷) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنائز مطلب، فى القراءة عند القبر)

ثم اذا مسح بطنه فان سال منه شئى يمسحه كيلا يتلوث الكفن ويغسل ذلك الموضع تطهيراً له عن النجاسة الحقيقية ولم يذكر فى ظاهر الرواية سوى المسح ولايعيد الغسل ولاالوضو عندنا. (بدائع الصنائع (۱ /۳۰۱) كتاب الصلوة،باب الجنائز،فصل: وأما بيان كيفية الغسل، ط:سعيد.)

قوله:ثم اجلس مسنداً اليه ومسح بطنه رفيقاً وماخرج منه غسله) تنظيفاً له...... ولم يعد غسله) لأن الغسل عرفناه بالنص وقد حصل مرة. (البحرالرائق(۲ /۱۷۲، ۱۷۳)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

مسنون کفن دینا ضروری نہیں، بلکہ غسل دے کر کسی ایک کپڑے میں لپیٹ کر جنازے کی نماز کے بغیر یوں ہی دفن کر دیا جائے۔(۱)

پیدائش کے وقت رونا

"دنیا تنگ جگہ ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۵۷)

پیدائش کے وقت زندگی کے آثار ہوں

اگر بچے کے بدن کا اکثر حصہ باہر آنے تک زندہ ہونے کے آثار باقی رہیں، یعنی سر کی طرف سے پیدا ہو تو سینہ تک، اور اگر پاؤں کی طرف سے پیدا ہوا تو ناف تک نکلے، اس وقت تک زندہ ہونے کے آثار باقی رہیں تو بچہ زندہ شمار ہوگا۔ اور مسنون طریقے کے مطابق اس کو غسل دینے کے بعد مسنون طریقے کے مطابق کفن بھی دیا جائے گا، پھر اس کے بعد جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائیگا۔

اور اگر اکثر حصہ باہر نکلنے سے پہلے مر گیا تو وہ مردہ شمار ہوگا، اس کو صرف دھو کر

---

(۱) ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه)...... ويسمى (ان استهل)...... اى وجد منه مايدل على حياته بعد خروج أكثره...... (قوله:بعد خروج أكثره) متعلق بوجد،فلوخرج راسه وهو يصيح ثم مات لم يرث.ولم يصل عليه مالم يخرج أكثر بدنه حياً بحرعن المبتغى . وحد الأكثر من قبل الرجل سرته،ومن قبل الرأس صدره نهر عن منية المفتى. (الدرمع الرد(۲/۲۲۷)، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب مهم:اذا قال ان شتمت فلاناً فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه،ط:سعيد)

🗁 لو خرج رأسه وهو يصيح فمات لم يرث ولم يصل عليه كذافى الشرح. (حاشية الطحطاوى على المراقى(ص:۵۹۷) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، فصل:الصلاة عليه،ط:قديمى)

🗁 واذا استبان بعض خلقه غسل...وأدرج فى خرقة ودفن ولم يصل عليه. (الدرالمختار:(۲/۲۲۸)، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب مهم:اذا قال اشتمت فلاناً فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه،ط:سعيد)

🗁 (البحرالرائق(۲/۱۸۸) كتاب الجنائز،فصل السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد)

پاک کپڑے میں لپیٹ کر جنازے کی نماز کے بغیر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

پیدل جانا

جنازے کے ساتھ پیدل جانا افضل اور بہتر ہے، سواری اور گاڑی پر جانا بہتر نہیں، لیکن جائز ہے۔ تاہم اگر سواری یا گاڑی پر ہو تو بلا ضرورت جنازے سے آگے جانا مکروہ ہے۔ اور جنازے کے دائیں بائیں چلنا بھی بہتر نہیں، بلکہ پیچھے چلنا چاہئے۔(۲)

---

(۱) ومن ولد مات يغسل ويصلي عليه...... ويسمى (وان استهل)...... أى وجد منه مايدل على حياته بعد خروج أكثره. (قوله: بعد خروج أكثره) متعلق بوجد فلو خرج رأسه وهو يصيح ثم مات لم يرث ولم يصل عليه مالم يخرج أكثر بدنه حيابحر عن المبتغى...... وحد الأكثر من قبل الرجل سرته، ومن قبل الرأس صدره نهر عن منية المفتي. (الدر المختار (۲/ ۲۲۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب مهم: اذا قال اشتمت فلاناً في المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط: سعيد

(البحر الرائق (۱۸۸/۲)، كتاب الصلوة، باب الجنائز، فصل السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

ومن استهل) ان وجد منه حال ولادته حياة بحركة أو صوت وقد خرج أكثره، وصدره ان نزل برأسه مستقيماً، وسرته ان خرج برجليه منكوساً (سمي وغسل) وكفن كما علمته وصلى عليه...... (قوله: وقد خرج أكثره) الواو للحال، وقيد به لأنه لو خرج رأسه وهو يصيح فمات لم يرث ولم يصل عليه كذا في الشرح. (حاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۵۹۷) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز. فصل: الصلاة عليه، ط: قديمي)

واذا استبان بعض خلقه غسل... وأدرج في خرقة ودفن ولم يصل عليه، (الدر المختار (۲/ ۲۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب مهم: اذا قال اشتمت فلاناً في المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط: سعيد)

(البحر الرائق (۱۸۸/۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

(۲) ولابأس بالركوب في الجنازة والمشي أفضل، ويكره أن يتقدم الجنازة راكباً. (وقبل سطرين) الافضل للمشفع للجنازة المشي خلفها ويجوز أمامها الا أن يتباعد عنها أو يتقدم الكل فيكره ولا يمشي عن يمينها ولا عن شمالها. (عالمگيرى (۱/ ۱۶۲) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع في حمل الجنازة، ط: رشيديه).

ولا بأس بالركوب الى صلوة الجنازة، والمشي أفضل، لأنه اقرب الى الخشوع وأليق بالشفاعة، ويكره للراكب أن يتقدم الجنازة لان ذلك لا يخلو عن الضرر بالناس. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۰) كتاب الجنائز، فصل: وأما الكلام في حمله على الجنازة، ______ ط: سعيد). =

اگر قبرستان شہر میں قریب نہیں ہے، بلکہ دور ہونے کی وجہ سے گاڑی پر جانا مجبوری ہے تو اس صورت میں گاڑی پر سوار ہو کر جانا بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

پیسے دینا

اگر مزارات پر پیسے دینے کا مقصد وہاں کے فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا ہے تو جائز ہے۔ اور اگر پیسے دینے کا مقصد مزار کا نذرانہ دینا ہے تو یہ ناجائز اور حرام ہے۔ آج کل کے حالات کا مشاہدہ یہ ہے کہ پیسے دینے کا مقصد فقراء ومساکین کو دینا نہیں ہوتا، بلکہ مزار کا نذرانہ دینا مقصود ہوتا ہے اس لیے یہ ناجائز اور حرام ہے۔(۲)

= قالوا: ويجوز المشى أمامها الا أن يتباعد عنها أو يتقدم الكل فيكره ولا يمشى عن يمينها ولا عن شمالها، وذكر الاسبيجابى: ولا باس بأن يذهب الى صلاة الجنازة راكباً غير أنه يكره له التقدم امام الجنازة بخلاف الماشى. (البحر الرائق (۱۹۲/۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد).

(۱) ويكره حمله على ظهر دابة بلاعذر...... (قوله: بلاعذر) أما اذا كان عذر بأن كان المحل بعيداً يشق حمل الرجال له أو لم يكن الحامل الا واحدا فحمله على ظهره، فلا كراهة اذن. (حاشية الطحطاوى على المراقى (ص: ۴۰۳) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: فى حملها ودفنها، ط: قديمى)

ولذا كره حمله على ظهر ودابة. (الدر مع الرد (۲ /۲۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى حمل الميت، ط: سعيد)

(البحر الرائق ۱۹۱/۲، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

(۲) وأما النذر الذى ينذره أكثر العوام ماهو مشاهد كأن يكون لانسان غائب، أو مريض، أو له حاجة ضرورية فيأتى بعض الصلحاء فيجعل سترة على رأسه فيقول: ياسيدى فلان ان ردغائبى، او عوفى مريضى، أوقضيت حاجتى فلك من الذهب كذا، أو من الفضة كذا، أو من الطعام كذا...... فهذا النذر باطل بالاجماع لوجوه: منها: أنه نذر مخلوق والنذر للمخلوق لا يجوز، لأنه عبادة والعبادة لاتكون للمخلوق...... ومنها: انه ان ظن أن الميت يتصرف فى الأمور دون الله واعتقاده ذلك كفر...... والنذر لله عزوجل وذكر الشيخ انما هو محل لصرف النذر لمستحقيه القاطنين برباطه، او مسجده، أوجامعه فيجوز بهذا الاعتبار اذ مصرف النذر الفقراء وقد وجد المصرف، ولايجوز أن يصرف ذلك لغنى غير محتاج ولاشريف منصب...... =

پیشاب پاخانہ کا راستہ نہیں

اگر کوئی بچہ زندہ پیدا ہوا مگر اس کے پیشاب اور پاخانہ کا راستہ بالکل نہیں، اور اس کا انتقال ہو جائے تو اس پر مرنے کے بعد لڑکی کے احکام جاری ہوں گے، مگر چند خاص احکام میں اس پر لڑکی کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔ اور وہ یہ ہیں:

ایسا بچہ سونا، چاندی اور ریشم نہیں پہنے گا، مرد سے شادی نہیں کرے گا نماز میں عورتوں کی صف میں کھڑا نہیں ہوگا، اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی، عورت کے

= ولم يثبت في الشرع جوز الصرف للأغنيا للاجماع على حرمة النذر للمخلوق ولاينعقد ولاتشتغل الذمة به، ولأنه حرام بل سحت، ولا يجوز لخادم الشيخ أخذه ولاأكله ولاالتصرف فيه بوجه من الوجوه الاأن يكون فقيراً أوله عيال فقراء عاجزون عن الكسب وهم مضطرون فيأخذونه على سبيل الصدقة المبتدأة، فأخذه ايضا مكروه مالم يقصد به الناذر التقرب الى الله تعالىٰ وصرفه الى الفقراء ويقطع النظر عن نذر الشيخ،فاذا عملت هذا فمايأخذون من الدراهم والشمع والزيت وغيرها وينقل الى ضرائح الأوليا تقرباً اليهم فحرام باجماع المسلمين مالم يقصدوا بصرفها للفقراء الأحياء قولاً واحداً. (البحر الرائق(۲/۲۹۸) كتاب الصوم،قبل باب الاعتكاف، ـــــــ ط:سعيد)

وأعلم أن النذر الذى يقع للاموات من أكثر العوام ومايؤخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الأولياء الكرام تقرباً اليهم فهوبالاجماع باطل وحرامٌ مالم يقصدوا صرفها للفقراء الأنام وقدابتلى الناس بذلك ولاسيما فى هذه الأعصار....(قوله: باطل وحرام) لوجوه:منها انه نذرلمخلوق والنذر للمخلوق لايجوز لأنه عبادة والعبادة لاتكون لمخلوق،ومنها أن المنذور له ميت والميت لايملك.ومنها أنه ان ظن أن الميت يتصرف فى الأمور دون الله تعالىٰ واعتقاده ذلك كفر،(الى أن قال)ولم يثبت فى الشرع جوازالصرف للأغنياء للاجماع على حرمة النذر للمخلوق.ولايعتقد ولاتشتغل الذمة به ولأنه حرام بل سحت ولايجوز لخادم الشيخ اخذه الا أن يكون فقيراً أوله عيال فقراء عاجزون فيأخذونه على سبيل الصدقة المبتدأة،وأخذه ايضا مكروه مالم يقصدالناذرالتقرب الى الله تعالىٰ وصرفه الى الفقراء ويقطع النظر عن نذر الشيخ بحرملخصًا عن شرح العلامة قاسم.(الدرمع الرد(۲/۴۳۹) كتاب الصوم قبيل باب الاعتكاف،ط:سعيد). (حاشية الطحطاوى على المراقى: (۲۹۳) كتاب الصوم،باب مايلزم الوفاء به،ط:قديمى).

ساتھ خلوت میں نہیں بیٹھے گا وغیرہ۔(۱)

پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا

میت کی پیشانی پر شہادت والی انگلی سے سیاہی وغیرہ کے بغیر صرف انگلی کے اشارہ سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر اس طرح اشارہ سے لکھنے کو لازم سمجھتے ہیں تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا۔ ترک کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) وحاصلہ أنہ کالانثی فی جمیع الاحکام الافی مسائل،لایلبس حریراً ولاذھباً ولافضة،ولایتزوج من رجل، ولایقف فی صف النساء،ولاحد بقذفه،ولایخلو بامرة ولایقع عتق ولاطلاق علقاعلی ولادتھا أنثی به، ولایدخل تحت قوله کل امة. (الاشباہ والنظائر لابن نجیم(ص:۳۱۵.۳۲۱) احکام الخنثی المشکل، ط:قدیمی)

(الدرمع الرد(۷۲۷/۶.۷۲۸) کتاب الخنثی، ط:سعید.)

(بدائع الصنائع(۳۲۹/۷) کتاب الجنایات،فصل: واما حکم الخنثی المشکل. ط:سعید).

(۲) وقدافتی ابن الصلاح بأنه لایجوز ان یکتب علی الکفن یٰسٓ ، والکھف وغیرھما...... نعم نقل بعض المحشین عن فوائد الشرجی:أن ممایکتب علی جبھة المیت بغیر مدادبالأصبع المسبحة. بسم الله الرحمن الرحیم.وعلی الصدرلااله الا الله محمدالرسول الله،وذلک بعدالغسل قبل التدفین .والله اعلم. (الشامیة (۲۴۶/۲،۲۴۷) کتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب فیمایکتب علی کفن المیت ،قبیل باب الشھید،ط:سعید)

ت

تابوت

☆......اگر زمین بہت نرم ہے، یا اس میں نمی ہے، اور قبر گرنے کا اندیشہ ہے تو ایسی حالت میں لکڑی، پتھر اور لوہے کے تابوت میں رکھ کر دفن کرنے کی گنجائش ہے۔ البتہ لوہے کے تابوت سے جہاں تک ممکن ہو احتراز کرنا لازم ہے، کیونکہ اس میں آگ کا اثر ہے۔

☆...... ہر قسم کے تابوت میں نیچے مٹی بچھالینا بہتر ہے۔ اور میت کے دونوں طرف کچی اینٹیں لگادی جائیں اور ڈھکنے کے اندر کی طرف مٹی سے لیپ دیا جائے۔(۱)

تاوان وصول کرنے والا مر جائے

''جرائم کے دوران ہلاک ہونے والے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۳۱/۱)

---

(۱) ولاباس باتخاذ تابوت)ولو من حجر أوحديد(له عندالحاجة) كرخاوة الأرض. ويسن أن يفرش فيه التراب...... (قوله:ولاباس باتخاذ تابوت) أى يرخص ذلك عندالحاجة، والاكره كماقدمناه آنفاً. قال فى الحلية:نقل غيرواحد من الامام ابن الفضل أنه جوزه فى أراضيهم لرخاوتها. وقال: لكن ينبغى أن يفرش فيه التراب وتطين الطبقة العليا مما يلى الميت،ويجعل اللبن الخفيف على يمين الميت ويساره ليصير بمنزلة اللحد. والمراد بقوله ينبغى،يسن كما أفصح به فخرالاسلام وغيره بل فى الينابع:والسنة أن يفرش فى القبرالتراب. (الدرمع الرد(۲/۲۳۴. ۲۳۵)كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:فى دفن الميت، ط:سعيد)

🗁 وحكى عن الشيخ الامام أبى بكر محمدبن الفضل رحمه الله تعالىٰ:أنه جوزاتخاذ التابوت فى بلا دنا لرخاوة الارض، قال:ولواتخذ تابوت من جديد لاباس به لكن ينبغى أن يفرش فيه التراب ويطين الطبقة العليا ممايلى الميت،ويجعل اللبن الخفيف على يمين الميت وعلى يساره ليصير بمنزلة اللحد.(عالمگيرى(۱ /۱۶۷) كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز:الفصل السادس فى القبر والدفن. ط:رشيديه).

🗁 (فتاوى قاضى خان على هامش الهنديه(۱ /۱۹۴) كتاب الصلاة،باب فى غسل الميت ومايتعلق به،ط:رشيديه).

تبارک الذی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو آدمی سورۂ تبارک الذی ہر رات کو ایک بار پڑھے گا وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا، اور جو کوئی یہ آیت پڑھتا رہے گا: " إنّی اٰمنت بربّکم فاسمعونِ " تو اللہ تعالیٰ منکر ونکیر کا سوال اس پر آسان کرے گا۔(۱)

تبرّا

حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدائن شہر میں ایک میت کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے پیٹ پر ایک اینٹ رکھی ہوئی ہے، اور بہت سارے آدمی اس کے قریب بیٹھے ہیں، میں بھی بیٹھ گیا، کچھ دیر کے بعد وہ میت گھبرا کر چارپائی سے کود پڑا سب لوگ وہاں سے بھاگے، میں نے قریب جا کر پوچھا تیرا کیا حال ہے، اور تو نے کیا دیکھا، اس نے بیان کیا کہ میں کوفہ میں چند بوڑھوں کے پاس جایا کرتا تھا، ان لوگوں نے مجھ کو اپنے مذہب میں کھینچ لیا تھا اور مجھ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے تبرّا میں اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا، بشر کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا استغفار پڑھ، اور اب ایسا کلام نہ کر، اس نے کہا کہ اب مجھ کو نفع نہیں ہو سکتا، مجھ کو فرشتے دوزخ میں ڈالنے کے واسطے لے جا چکے ہیں اور میں نے دوزخ کو دیکھ لیا ہے، فرشتوں نے کہا ہے کچھ دیر کے لئے تجھ کو فرصت دی جاتی ہے کہ اپنے

---

(۱) ...... عن ابن مسعود، قال: من قرأ " سورة الملک " کل لیلة عُصِمَ من فتنة القبر، ومن واظب علی قوله تعالیٰ: " إنّی اٰمنت بربّکم فاسمعونِ " سهّل الله علیه سؤال منکر ونکیر. (شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور: (ص: ۱۸۸) باب من لایسأل فی القبر، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

ساتھیوں سے اس کا حال بیان کر اور تیرا وہی ٹھکانا ہے یہ کہہ کر گرا اور مر گیا۔(۱)

تجہیز و تکفین کا خرچہ بالغ وارث نے کیا

اگر میت کی تجہیز و تکفین کے اخراجات کسی بالغ وارث نے اپنے ذاتی مال سے کیے ہیں، تو وہ شخص تجہیز و تکفین کا خرچ سنت کے موافق ترکہ میں سے لے سکتا ہے۔ اور جو کچھ اس نے غریبوں اور برادری کو کھانا کھلانے وغیرہ میں صرف کیا ہے وہ ترکہ میں سے نہیں لے سکتا۔(۲)

(۱) وأخرج عن خلف بن حوشب ، قال : مات رجل بالمدائن ، و سجى فحرک الثوب ، فقال به؛ فكشه عنه ، فقال : قوم مخضبة لحا هم في هذا المسجد ، يلعنون أبا بكر و عمر ، ويتبرء ون منهما ، الّذين جاء وني يقبضون روحي ، يلعنونهم ويتبرء ون منهم ، ثم عاد ميتا كما كان.

وأخرج من طريق آخر ، عن عبد الملک بن عمر ، وعن أبي الخصيب بشير ، ولفظه: دخلت على ميت بالمدائن ، وعلى بطنه لبنة ، فبينما نحن كذٰلک ، إذا وثب وثبة ندرت اللبنة عن بطنه ، وهو ينادي بالويل والثبور ، فلما رأى ذٰلک أصحابه تصدعوا ، فدنوت منه ، وقلت : مارأيت ؟ وما حالک ؟ قال صحبت مشيخة من أهل الكوفة ، فادخلوني في رأيهم على سب أبي بكر و عمر والبراء ة منهما ، قلت : فاستغفر اللّٰه ولا تعد ، قال : وما ينفعني، وقد انطلقوا به إلى مدخلي من النّار ، فأُريته ثم قيل لي إنّک سترجع إلى أصحابک فتحدث بما رأيت ، ثم تعود إلى حالک الأولىٰ ، فما أدري انقضيت كلمته ؟ ام عاد ميتا على حالته الأولىٰ .. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور : (ص: ۹۷ ، ۹۸) باب من يحضر الميت من الملائكة وغيرهم، ومايراه المحتضر ، وما يقال الخ ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

(۲) ولو كفنه من يرثه يرجع به في تركته. (حلبي كبير(ص: ۵۸۳)فصل في الجنائز،قبيل:الرابع:في الصلاة عليه: ط:سهيل اكيڈمي).

🗁 ولو كفن الوصي من مال نفسه أوالوارث من مال نفسه ليرجع. كان له الرجوع. (تاتر خانية(۲ /۱۱۴) كتاب الصلاة،الباب الثاني والثلاثون في الجنائز،نوع آخر من هذا الفصل في حمل الجنازة، ط: قديمي).

🗁 (المحيط البرهاني : (۳ /۶۹) كتاب الصلاة،الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز،ط:ادارة القرآن المجلس العلمي).

🗁 تتعلق بتركة الميت حقوق اربعة مرتبة، الاول يبدأ بتكفينه وتجهيزه من غير تبذير ولاتقتير ثم تقضى ديونه من جميع مابقي من ماله ثم تنفذ وصاياه من ثلث مابقي بعدالدين..... (سراجي(ص: ۲، ۳)ط:قديمي).

تجہیز و تکفین میں بے احتیاطی

میت کی تجہیز و تکفین اور غسل وغیرہ میں کسی قسم کی بھی بے احتیاطی ہو یعنی مثلاً:
حرام رقم سے کفن خریدا گیا، یا ناپاک پانی سے غسل دیا گیا تو اس کی وجہ سے میت کی پکڑ نہیں ہوگی۔ کیوں کہ وہ مجبور اور معذور ہے۔

البتہ جس سے یہ بے احتیاطی ہوئی ہے اور اسی حالت میں دفن بھی کر چکے ہیں وہ گناہ گار ہے۔ وہ توبہ استغفار کرے، اور میت کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔ اور اس کو ثواب پہنچائے۔ قرآن مجید میں ہے:﴿لا تزر وازرة وّزر اخرىٰ﴾ [الاسراء:] (۱)

تجہیز و تکفین میں دیر کرنا

میت کی تجہیز و تکفین میں تاخیر کرنا بہتر نہیں ہے، بلکہ جلدی کرنا مستحب ہے۔ (۲)

(۱) (ولاتزروازرة وزرأخرى) أى لاتحمل حاملة حمل أُخرى من الأثام أى لايؤخذ اخدبذنب أحد. (تفسير البغوى(۱۰۸/۳)سورة الاسراء، آيت:۱۵،ط:اداره تاليفات اشرفيه.

(ولاتزروازرة وزرأُخرى)أى لايحمل أحد ذنب أحد،ولايجنى جان الا على نفسه. (تفسير ابن كثير (۱۲۲/۴) سورة الاسراء، آيت:۱۵، ط:مكتبه رشيديه).

ولاتزروازرة وزرأخرى)....والمعنى أن كل نفس يوم القيامة لاتحمل الاوزرها الذى اقترفته لاتؤخذ نفس بذنب نفس كما تأخذ جابرة الدنيا الولى بالولى،والجاربالجار. (مرقاة المفاتيح(۱۹۸/۴) كتاب الجنائز،باب البكاء على الميت،الفصل الثالث،ط:رشيديه).

(۲) (وكذا يستحب الاسراع بتجهيزه كله)أى من حين موته، فلوجهزالميت صبيحة يوم الجمعة يكره تأخير الصلاة عليه ليصلى عليه الجمع العظيم بعدصلاة الجمعة. (حاشية الطحطاوى على المراقى(ص:۶۰۴) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل فى حملها ودفنها. ط: قديمى)

والأفضل أن يعجل بتجهيزه كله من حين يموت....ولو جهزالميت صبيحة يوم الجمعة يكره تأخيرالصلاة ودفنه عليه ليصلى عليه الجمع العظيم بعدصلاة الجمعة. (البحرالرائق (۲/ ۱۹۱) كتاب الجنائز، فصل، السلطان أحق بصلاته، ط:سعيد)

(الدرالمختار(۲۳۲/۲) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:فى حمل الميت، ط: سعيد)

تخت پر میت رکھنا

”میت کو تخت پر رکھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں! (۲ر۳۴۴)

تخت پر میت کو رکھ کر جنازے کی نماز پڑھنا

میت کو چارپائی پر رکھ کر جنازے کی نماز پڑھنا جائز ہے، کیوں کہ یہ جانور یا سواری یا آدمی کی جیسی اٹھائی ہوئی جاندار چیز نہیں ہے۔ اور چارپائی یا تخت پر جنازے کا ہونا حکماً زمین پر ہی ہونا ہے۔ (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب جنازے کی نماز پڑھی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک تخت پر تھا اور وہ تخت زمین پر رکھا ہوا تھا۔ (۲)

---

(۱) وعن نافع أبي غالب: قال: صليت مع أنس بن مالك على جنازة رجل، فقام حيال رأسه، ثم جاؤوا بجنازة امرأة من قريش، فقالوا: ياأباحمزة! صلى عليها، فقام حيال وسط السرير. (مشكوة (ص: ۱۴۷) كتاب الجنائز، باب المشي بالجنازة والصلاة عليها، الفصل الثاني، ط: قديمي)

ان كان الميت على الجنازة لاشك أنه يجوز. (الشامية (۲/۲۰۸) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، قبيل مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟ ط: سعيد).

التاترخانية (۲/۱۱۹) كتاب الصلاة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، فصل في الصلوة على الجنازة، القسم الثاني: في كيفية الصلاة على الميت، ط: قديمي)

(۲) عن عبدالله بن محمدبن عبدالله بن عمربن علي بن أبي طالب عن أبيه عن جده عن علي قال: لماوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم على السرير قال: لايقوم عليه أحد، هو امامكم حياً وميتاً، فكان يدخل الناس رسلا رسلاً فيصلون عليه صفاً صفاً ليس لهم امام ويكبرون. (كنز العمال (۷/۲۵۴) رقم الحديث: ۱۸۷۹۴، كتاب الشمائل من قسم الأفعال الأحاديث التي تتعلق بوفاته، متفرقات، ط: اداره تاليفات اشرفيه).

(تنوير الحوالك شرح على مؤطا مالك (۲۳۸. ۲۳۹) كتاب الجنائز، باب ماجاء في دفن الميت، ط: دارالكتب العلمية)

(شرح الزرقاني على المؤطا (۲/۱۶) كتاب الجنائز، باب ماجاء في دفن الميت، المطبعة الخبريه).

تدفین کے بعد ہاتھ دھونا

''ہاتھ دھونا تدفین کے بعد'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۴۶۳)

ترازو کا پلڑا صاف نہیں کرتا تھا

''کلمہ پڑھ لو'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۱۹۹)

ترکہ میں سے سب سے پہلے تجہیز وتکفین کا خرچہ لیا جائے گا

میت کے ترکے میں سے سب سے پہلے تجہیز وتکفین کا خرچہ لیا جائے۔ اور یہ کام ضرورت کے مطابق سیدھے سادھے طریقہ سے سنت کے مطابق کریں۔ اور کفن بھی میت کی حیثیت کے مطابق دیں۔ کفن کا کپڑا سفید ہونا بہتر ہے۔ اور ایسی قیمت کا کپڑا ہو جس قیمت کا کپڑا مرنے والا اکثر پہن کر گھر سے باہر نکلتا اور لوگوں سے ملتا تھا۔ بازار مسجد، اور عیدین وغیرہ میں جاتا تھا۔ اتنا کم قیمت، گھٹیا کفن بھی نہ دیں جس سے مرنے والے کی تحقیر وتذلیل ہو۔ اور اتنا زیادہ قیمتی بھی نہ دیں کہ جس میں اسراف ہو۔ اور قرض خواہوں یا وارثوں کے حقوق میں نقصان آئے۔ اگر نئے کپڑے کی گنجائش نہ ہو یا کوئی قریبی تعلق والا اور رشتہ دار کفن دینے والا نہ ہو تو پرانا پاک کپڑا بھی کفن میں کافی ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ غزوۂ احد میں پرانی چادر استعمال کی گئی تھی۔

واضح رہے کہ اس دور میں تجہیز وتکفین میں غسل، کفن، گاڑی کا خرچہ اور قبر کی قیمت وغیرہ شامل ہیں۔ (۱)

---

(۱) یبدأ من ترکة المیت بتجهیزه... یقدم تجهیزه من غیر تقتیر ولاتبذیر، وهو قدر کفن الکفایة، أو کفن السنة، أوقدر ماکان یلبسه فی حال حیاته من أوسط ثیابه أو من الذی کان یتزین به فی الأعیاد ولاالجمع والزیارات علی مااختلفوا فیه. لقوله تعالیٰ: والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواماً. (تبیین الحقائق (۶/ ۲۲۹، ۲۳۰) کتاب الفرائض، ط: امدادیه) =

تصرفاتِ اولیاء

عالم میں تصرف کرنے والا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں، اس کے حکم اور ارادہ کے بغیر کوئی ذرہ بھی حرکت نہیں کرسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لیے جو کچھ مقدر فرمایا ہے وہی ہوتا ہے، اس کے خلاف کچھ نہیں ہوسکتا۔ اس کی خدائی میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور کسی کو کچھ اختیار نہیں ہے۔ اس لیے اولیاء کرام کو ان کے انتقال کے بعد تصرف کرنے کا مالک سمجھنا درست نہیں ہے۔ بلکہ یہ شرک کے مترادف ہے۔ اس کے متعلق اپنے عقیدہ کو صحیح رکھنا لازم ہے۔ (۱)

تعزیت خط سے کرنا

"خط سے تعزیت کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۳۳۲)

تعزیت کا مسنون طریقہ

☆......تعزیت کا سنت طریقہ یہ ہے کہ میت کو دفن کرنے سے پہلے اور اگر

= (مجمع الانهر (۴/۴۹۳، ۴۹۴) کتاب الفرائض: ط: دارلکتب العلمية)

يبدأ من تركة الميت الخالية عن تعلق حق الغير...... (بتجهيزه) يعم التكفين (من غير تقتير ولاتبذير) ككفن السنة أوقدر مايلبسه في حياته...... قوله: أوقدر مايلبسه في حياته أي: من حيث القيمة. (الدرمع الرد (۶/۷۶۰) كتاب الفرائض، ط: سعيد)

التركة تتعلق بها حقوق اربعة... فيبدأ أولاً بجهازه وكفنه وما يحتاج اليه في دفنه بالمعروف...... ويكفن في مثل ماكان يلبسه من الثياب الحلال حال حياته على قدر التركة من غير تقتير ولاتبذير. (عالمگيريه (۶/۴۴۷) كتاب الفرائض، الباب الاول في تعريفها ومايتعلق بالتركة، ط: رشيد)

(۱) ان ظن ان الميت يتصرف في الأمور دون الله تعالىٰ واعتقاده ذلك كفر. (البحر الرائق (۲/۲۹۸) كتاب الصوم، قبيل باب الاعتكاف، ط: سعيد)

(الشامية (۲/۴۳۹) كتاب الصوم، مطلب في النذر الذي يقع للأموات الخ ط: سعيد)

(حاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۶۹۳) كتاب الصوم، باب مايلزم الوفاء به، ط: قديمي)

پہلے موقع نہ ملے تو دفن کرنے کے بعد میت کے گھر والوں کے یہاں جا کر ان کو تسلی دے، ان کی دلجوئی کرے، صبر کی تلقین کرے۔ اور ان کے اور میت کے حق میں دعائیہ جملے کہے۔ تعزیت کے الفاظ اور مضمون متعین نہیں ہے۔ صبر اور تسلی کے لیے جو الفاظ زیادہ موزوں ہوں وہ جملے کہے۔ اور تعزیت کی دعا یہ ہے:

" أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَائَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ. "

اس سے زائد بھی ایسا مضمون بیان کیا جا سکتا ہے جس سے غم ہلکا ہو سکے اور آخرت کی فکر پیدا ہو۔

☆...... تعزیت تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے۔ البتہ اگر کوئی آدمی اس وقت موجود نہیں تھا، سفر میں تھا یا دور تھا تو وہ تین دن کے بعد بھی تعزیت کر سکتا ہے۔

☆...... جماعت کی شکل میں آنے کا اہتمام نہیں کرنا چاہیے۔ اتفاق سے ایک ساتھ ہو گئے تو کوئی حرج نہیں۔

☆...... ہر ایک کے لیے مستقلاً الگ الگ تعزیت پیش کرنا مسنون ہے۔ البتہ اگر ایک گھرانے کا کوئی بڑا ہے اور اس کے ساتھ اس کے تحت لوگ بھی ہیں تو صرف بڑے ہی کی تعزیت کافی ہے۔(۱)

(۱) وتستحب التعزية للرجال والنساء اللاتی لایفتن...... (قوله:تستحب التعزية الخ) ويستحب أن يعم بها جميع أقارب الميت الاأن تكون امرأة شابة،وهوالمشار اليه بقوله اللاتی لایفتن،وهو البناء للفاعل،ولاحجرفی لفظ التعزية ومن أحسن ماورد فی ذلک : ماروی من تعزيته صلى الله عليه وسلم لاحدی بناته،وقدمات لها ولد فقال:ان لله ماأخذ وأعطی وكل شئی عنده بأجل مسمی،أويقول:اعظم الله اجرک وأحسن عزائک وغفرلميتک أونحوذلک...... وعزيته تعزية قلت له:أحسن الله عزاءک أی رزقک الصبرالحسن كمافی القاموس والمصباح ووقتها من حين يموت الی ثلاثة أيام وأولها أفضل وتكره بعدها لأنها تجدد الحزن وهو خلاف المقصودمنها،لأن المقصود منها ذكر مايسلی صاحب الميت ويخفف حزنه،ويحضه علی الصبر كما بينها الشارع علی هذا المقصود فی غير ماحديث. (حاشية الطحطاوی مع المراقی(صفحہ ۶۱۸) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز،فصل فی حملها و دفنها، قبيل فصل فی زيادة القبور، ط: قديمی) =

تعزیت کرنا

☆……کسی مسلمان کے انتقال پر میت کے متعلقین کو تسلی دینا اور صبر کی تلقین کرنا سنت سے ثابت ہے۔اگر وہاں خود جا کر تعزیت کا موقع نہ ہو تو خط کے ذریعے سے بھی سلف صالحین سے تعزیت کرنا منقول ہے۔اس دور میں ٹیلیفون، موبائل، ای میل اور فیکس وغیرہ سے تعزیت کرنا خط کے ذریعے تعزیت کے قائم مقام ہے۔(۱)

= 🗁 وأعلم ان التعزية مستحبة قبل الدفن وبعده،قال أصحابنا:يدخل وقت التعزية من حين يموت ويبقى الى ثلاثة أيام بعدالدفن.(وقال بعدصفحة) وأما لفظة التعزية فلاحجر فيه،فبأى لفظ عزاه حصلت. واستحب أصحابنا أن يقول في تعزية المسلم بالمسلم:أعظم الله اجرك،وأحسن عزاءك،وغفر لميتك. (الاذكارللنووى(٣٨٧.٣٨٩)كتاب أذكار المرض والموت، باب التعزية، ط:دارابن كثير بيروت)

🗁 التعزية لصاحب المصيبة حسن...ووقتها من حين يموت الى ثلاثة أيام ويكره بعدها الا ان يكون المعزى أوالمعزى اليه غائباً فلابأس بها. وهي بعدالدفن أولى منها قبله، وهذا اذا لم ير منهم جزع شديد فان رؤى ذلك قدمت التعزية،ويستحب أن يعم بالتعزية جميع أقارب الميت الكبائر والصغار والرجال والنساء الا أن يكون امرأة شابة فلا يعزيها الامحارمها...ويستحب أن يقال لصاحب التعزية غفرالله تعالى لميتك وتجاوز عنه، وتغمده برحمته، ورزقك الصبر على مصيبة، وآجرك على موته. (عالمگیری(١٦٧/١) كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون في الجنائز،الفصل السادس في القبر والدفن..ومما يتصل بذلك مسائل ط:رشيديه)

(١) وعن اسامة ابن زيد قال: أرسلت ابنة النبي صلى الله عليه وسلم اليه:أن ابنًا لي قبض فأتنا. فأرسل يقرئ السلام،ويقول:ان الله ماأخذ،وله ماأعطى،وكل عنده بأجل مسمى،فلتصبر ولتحتسب..... الخ الحديث، (مشكوة المصابيح(ص:١٥٠) كتاب الجنائز،باب البكاء على الميت،الفصل الاول. ط:قديمى)

🗁 (ولتحتسب)...وهذا الحديث أصل في التعزية، ولذا قال الجزرى في الحصن:فاذا عزى احداً يسلم، ويقول ان الله الخ قال:وكتب صلى الله عليه وسلم الى معاذ يعزيه في ابن له "بسم الله الرحمن الرحيم من محمدرسول الله الى معاذبن جبل سلام عليكم'. (مرقاة المفاتيح (١٧٨/٤) كتاب الجنائز،باب البكاء على الميت،الفصل الاول،ط:رشيديه)

🗁 وكتب رجل الى بعض اخوانه يعزيه بابنه:أمابعد،فان الولد على والده ماعاش حزن وفتنة،فاذا قدمه فصلاة ورحمة،فلا تجزع على مافاتك من حزنه وفتنة، ولا تضع ماعوضك الله عزوجل من صلاته ورحمته. (الاذكار للنووى(ص:٣٩٢) كتاب أذكار المرض والموت، باب التعزية، ط:دارابن كثير،بيروت)

☆......موت یا کسی ایسے ہی شدید حادثے کے وقت مصیبت زدہ کو تسلی دینا اور اس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرنا مکارم اخلاق میں سے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس کا اہتمام فرماتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی ہدایت فرماتے تھے، اور ترغیب دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کے لیے مصیبت زدہ کا سا ہی اجر ہے۔(۱)

تعزیت کی دعا

"أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَائَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ." (۲)

دعا کا ترجمہ ------------------------

تعزیت کی فضیلت

تعزیت کرنے کی احادیث مبارکہ میں بڑی فضیلت آئی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ: جو شخص مصیبت و پریشانی کے وقت اپنے بھائی کو تسلی

(۱) عن الاسود عن عبدالله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من عزى مصاباً فله مثل أجره. (ابن ماجه (ص: ۱۱۵) ابواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في ثواب من عزى مصاباً. ط: قديمي)

جامع الترمذي (۱/۲۰۵) ابواب الجنائز، باب ماجاء في أجر من عزى مصاباً. ط: سعيد)

واعلم ان التعزية هي التصبير، وذكر مايسلي صاحب الميت، ويخفف حزنه، ويهون مصيبته، وهي مستحبة، فإنها مشتملة على الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، وهي داخلة أيضاً في قول الله عزوجل،" وتعاونوا على البر والتقوى" وهذا من أحسن مايستدل به في التعزية، وثبت في الصحيح أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه. (الاذكار للنووي (ص: ۳۸۶) كتاب أذكار المرض والموت، باب التعزية، ط: دار ابن كثير، بيروت)

(۲) انظر الحاشية السابقة.

دے اور اس کی تعزیت کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو بزرگی اور کرامت کا لباس پہنائیں گے۔(۱)

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ: جو شخص مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ثواب دے گا جتنا مصیبت زدہ کو اس کے صبر کرنے پر دے گا۔(۲)

تعزیت کی مدت

جس کے گھر میں موت ہوگئی ہو اس سے تعزیت کرنا مستحب ہے۔ اور تعزیت کا وقت موت کے بعد تین دن تک ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہے۔ ہاں اگر میت کے گھر والے یا تعزیت کرنے والا ان ایام میں موجود نہ ہو تو تین دن کے بعد بھی تعزیت کرنا مکروہ نہیں ہے۔ اور اس کے لیے خاص الفاظ مقرر نہیں ہیں بلکہ حالات کے تقاضے کے مطابق تعزیت کے الفاظ ادا کیے جائیں۔(۳)

---

(۱) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: مامن مؤمن یعزی أخاہ بمصیبة الاکساہ اللہ سبحانه من حلل الکرامة یوم القیامة. (ابن ماجه(ص:۱۱۵) ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصاباً. ط:قدیمی)

☐ الاذکار للنووی(ص:۳۸۶) کتاب أذکار المرض والموت، باب التعزیة. دار ابن کثیر، بیروت ط:رشیدیه)

☐ مرقاة المفاتیح (۱۹۳/۴) کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت الفصل الثانی، ط:رشیدیه)

(۲) عن عبداللہ بن مسعود قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من عزی مصاباً فله مثل اجرہ. (مشکاة(ص:۱۵۱) کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، الفصل الثانی، ط:قدیمی)

☐ (مثل أجره) أی نحو المصائب علی صبره، لأن الدال علی الخیر کفاعله کمافی الحدیث الصحیح. (مرقاة المفاتیح(۱۴۳) کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، الفصل الثانی، ط: رشیدیه)

(۳) التعزیة لصاحب المصیبة حسن...... ووقتها من حین یموت الی ثلاثة أیام ویکره بعدها الاأن یکون المعزی أو المعزی الیه غائباً فلاباس بها...... ویستحب أن یقال لصاحب التعزیة: غفر اللہ تعالیٰ لمیتک وتجاوز عنه وتغمده برحمته ورزقک الصبر علی مصیبة وآجرک علی موته. (عالمگیریه(۱۶۷/۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن.. ومما یتصل بذلک مسائل. ط:رشیدیه)=

تعزیت کے کلمات

تعزیت میں تسلی کے کلمات ہوں، اس کے لیے خاص الفاظ مقرر نہیں ہیں۔ بلکہ حالات کے تقاضے کے مطابق الفاظ ادا کر سکتے ہیں۔ مثلاً: صبر کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس صبر کا اجر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا اچھا بدلہ عطا فرمائے گا۔ باقی عربی میں دعا یہ ہے: "أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَکَ وَأَحْسَنَ عَزَائَکَ وَغَفَرَلِمَیِّتِکَ." (۱)

📁 قوله:وتستحب التعزية)....ولا حجر في لفظ التعزية...ووقتها من حين بموت الى ثلاثة ايام. (حاشية الطحطاوي على المراقي(ص:٦١٨) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز ،فصل في حملها ودفنها،قبيل فصل زيارة القبور،ط:قديمي)

📁 واعلم ان التعزية مستحبة قبل الدفن وبعده،قال أصحابنا:يدخل وقت التعزية من حين بموت، ويبقى الى ثلاثه أيام بعدالدفن..وتكره التعزية بعدثلاثة أيام ...الا في صورتين استثناهما اصحابنا أوجماعة منهم،وهما اذا كان المعزى او صاحب المصيبة غائباً حال الدفن واتفق رجوعه بعدالثلاثة....وأما لفظة التعزية فلا حجر فيه،فبأى لفظ عزاه حصلت. (الاذكار للنووي(ص:٣٨٧،٣٨٩) كتاب اذكار المريض والموت،باب التعزية،ط:دارابن كثير،بيروت)

(١) التعزية لصاحب المصيبة مندوبة،ووقتهامن حين الموت الى ثلاثة ايام وتكره بعد ذالك،الا اذا كان المعزّى او المعزّى غائباً،فإنهالاتكره حينئذٍ بعدثلاثة ايام ،وليس للتعزية صيغة خاصة، بل يعزى كل واحد بمايناسب حاله،وهذا متفق عليه. الحنفية قالوا:يستحب ان يقال للمصاب: غفر الله تعالىٰ لميتك،تجاوزعنه وتغمده برحمته،ورزقك الصبرعلى مصيبة، وآجرک على موته، واحسن صيغة في هذا الباب صيغة رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي: ان لله ماأخذ، وله ماأعطىٰ،وكل شيء عنده باجل مسمى،"فيحسن ان يضيفها الى ماذكر.(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (١/٥٣٩) مبحث الشهيد التعزية،ط:داراحياء التراث العربي بيروت)

📁 قوله:وتستحب التعزية)...... ولا حجر في لفظ التعزية ومن احسن ماورد في ذلک:ماروى من تعزيته صلى الله عليه وسلم لاحدى بناته،وقدمات لهاولد فقال: ان لله ماأخذ، وله ماأعطى،وكل شيء عنده باجل مسمى،اويقول:أعظم أجرک، وأحسن عزاءک ،وغفرلميتک، اونحوذلک...... وعزيته تعزية قلت له:احسن الله عزاءک ورزقک الصبر الحسن كما في القاموس والمصباح...... لأن المقصود منها ذكر مايسلي صاحب الموت ويخفف حزنه،ويحضه على الصبر كما نبهناالشارع على هذا المقصود في غير ماحديث. (حاشية الطحطاوي على المراقي (ص:٦١٨) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز ،فصل في حملها ودفنها،قبيل فصل في زيارة القبور،ط:قديمي)=

تعزیت کے لیے چند منٹ خاموش رہنے کا حکم

”خاموشی اختیار کر کے تعزیت کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں! (ا/ نمبر ۲۳)

تعزیتی جلسہ کرنا

جس آدمی کے انتقال سے بہت سے لوگوں کو صدمہ ہو یا بہت لوگ تعزیت کی ضرورت محسوس کریں، اور سب کا وہاں پہنچنا دشوار ہو تو اس کے لیے آسان صورت یہ ہے کہ ایک جلسہ کر کے تعزیت کر دی جائے۔ اس میں بڑی جماعت سفر کی زحمت سے بچ جاتی ہے۔ اور میت کے متعلقین پر زیادہ مہمانوں کا بوجھ نہیں پڑتا۔ اور بڑے مجمع کی متفقہ دعا بھی زیادہ قبول ہوتی ہے۔ (۱)

= وأعلم أن التعزية هي التصبير، وذكر مايسلي صاحب الميت، ويخفف حزنه ويهون مصيبته، وهي مستحبة...... وأما لفظة التعزية فلا حجر فيه، فبأى لفظ عزاه حصلت واستحب أصحابنا أن يقول في تعزية المسلم بالمسلم : أعظم الله اجرک وأحسن عزاءک، وغفر لميتک. (الاذکار للنووی (۳۸۷، ۳۸۹) کتاب أذكار المرض والموت، باب التعزية، ــــــ ط: ابن كثير؛ بيروت)

وفي الدر: ولابأس...... بتعزية أهله وترغيبهم في الصبر...... (قوله: بتعزية أهله) أي تصبيرهم والدعاء لهم به، قال في القاموس: العزاء الصبر أو حسنه...... والتعزية أن يقول : أعظم الله أجرک، وأحسن عزاءک وغفرلميتک، (الدر مع الرد (۲/ ۲۳۹، ۲۴۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، قبيل مطلب في الثواب على المصيبة، ط: سعيد)

(۱) ويستحب التعزية للرجال والنساء اللاتي لايفتن، لقوله صلى الله عليه وسلم: من عزى أخاه بمصيبته كساه الله من حلل الكرامة يوم القيامة رواه ابن ماجه. وقوله عليه الصلاة والسلام: من عزى مصاباً فله مثل أجره رواه الترمذي وابن ماجه، والتعزية أن يقول: أعظم الله اجرک وأحسن عزاءک وغفرلميتک. (حلبي كبير (ص: ۶۰۸) فصل في الجنائز، ط: سهيل اكيڈمی)

(وتستحب التعزية) ويستحب أن يعم بها جميع أقارب الميت إلا أن تكون امرأة شابة...... لأن المقصود منها ذكر مايسلي صاحب الميت ويخفف حزنه، ويحضه على الصبر كما نبهنا الشارع على هذا المقصود في غير ماحديث. (حاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۶۱۸) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل في حملها ودفنها، قبيل فصل في زيارة القبور، ط: قديمي. (الدر مع الرد (۲/ ۲۳۹، ۲۴۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، قبيل: مطلب في الثواب على المصيبة، ط: سعيد)

بظاہر اس قسم کا تعزیتی جلسہ کرنے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے، لیکن اس کو رسم اور شہرت کے لیے کرنا کہ اخبار میں نام آجائے اور شہرت ہو جائے اور ملامت سے بچ جائے یہ درست نہیں، ان صورتوں میں ثواب نہیں ملے گا۔ اس لیے اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔(۱)

تعزیتی خط

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے بیٹے کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تعزیت نامہ لکھوایا، جس کا ترجمہ یہ ہے:

"اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا اور مہربان ہے۔ اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے معاذ بن جبل کے نام (یہ خط ہے) تم پر سلامتی ہو، میں پہلے تم سے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

---

(۱) عن محمود بن لبيد أن النبي ﷺ قال: "إن اخوف ماأخاف عليكم الشرک الأصغر" قالوا: يارسول الله! وما الشرک الاصغر؟ قال: الرياء. (مشكوٰة المصابيح (ص:۴۵۶) كتاب الرقاق باب الرياء والسمعة الفصل الثالث ط رحمانية).

وفي الجامع: الشهوة الخفية والرياء شرک، رواه الطبراني عن شداد ورواه ابن ماجه عنه ولفظه: ان اخوف مااخاف على امتى الاشراک بالله، أما أنى لست أقول: يعبدون شمسا، ولاقمرا، ولاوثنا ولكن أعمالا لغير الله وشهوة خفية. (مرقاة المفاتيح (۵۱۷/۹) كتاب الرقاق باب الرياء والسمعة، الفصل الثالث، ط:رشيديه).

الاصرار على المندوب يبلغه الى حد الكراهة. (السعاية شرح شرح الوقايه (۲۶۵/۲) صفة الصلوة قبيل فصل في القراة ط سهيل اكيڈمی).

قال ابن المنير: فيه ان المندوبات قد تقلب مكروهات اذا رفعت عن رتبتها، لان التيامن مستحب في كل شيء أى من امور العبادة، لكن لما خشى ابن مسعود ان يعتقدوا وجوبه اشار الى كراهته. (فتح البارى (۴۳۰/۲) كتاب الاذان باب الانتقال والانصراف على اليمين والشمال ط: قديمى).

حمد وثناء کے بعد (دعا کرتا ہوں کہ) اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور صبر کی توفیق دے، اور ہمیں اور تمہیں شکر ادا کرنا نصیب فرمائے۔ اس لیے کہ ہماری جانیں، ہمارا مال اور ہمارے اہل وعیال سب اللہ بزرگ وبرتر کے خوشگوار عطیے ہیں۔ اور عاریت کے طور پر سپرد کی ہوئی امانتیں ہیں۔ (اس اصول کے مطابق تمہارا بیٹا بھی تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت تھا)

اللہ تعالیٰ نے خوشی اور عیش کے ساتھ تم کو اس سے نفع اٹھانے اور جی بہلانے کا موقع دیا، اور اب تم سے اس کو اجر عظیم کے عوض میں واپس لے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص نوازش اور رحمت وہدایت کی تم کو بشارت ہے اگر تم نے ثواب کی نیت سے صبر کیا۔ پس تم صبر وشکر کے ساتھ رہو، دیکھو! تمہارا رونا دھونا تمہارے اجر کو ضائع نہ کردے پھر تمہیں پشیمانی اٹھانی پڑے۔ اور یاد رکھو کہ رونا دھونا کسی میت کو لوٹا کر نہیں لاتا، اور غم وپریشانی کو دور نہیں کرتا۔ اور جو ہونے والا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔ اور جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ والسلام!''(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک تعزیت نامہ میں ہر صدمے والے ایمان دار بندے کے لیے تعزیت اور نصیحت اور تسلی وتشفی کا پورا سامان موجود ہے۔

---

(۱) عن معاذ بن جبل، أنه مات له ابن، فکتب الیه رسول الله ﷺ یعزیه علیه بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله ﷺ الی معاذ ابن جبل ، سلام علیک، فانی أحمد الله الیک الذی لااله الاهو. اما بعد! فأعظم الله لک الأجر، وألهمک الصبر، ورزقنا وایاک الشکر فان أنفسنا واموالنا واهلینا و أولادنا من مواهب الله۔ عزوجل۔ الهنیئة وعواديه المستودعة، متعک به غبطة وسرورا، وقبضه منک بأجر کثیر الصلوة والرحمة والهدی ان أحتسبته، فاصبر ولایحبط جزعک أجرک فتندم واعلم ان الجزع لایرد شیئا ولایدفع حزنا، وماهو نازل فکان قد. والسلام.

(المستدرک للحاکم (۳۱۰/۴، ۳۱۱) رقم الحدیث (۵۲۴۱) کتاب معرفة الصحابه، ذکر مناقب أحد فقهاء الستة من الصحابة، معاذ بن جبل رضی الله عنه، ط: دار المعرفه).

☐ مجمع الزوائد (۸۱/۳) رقم الحدیث (۳۹۵۶) کتاب الجنائز، باب التعزیة، ط: دار الفکر بیروت.

☐ مرقاه المفاتیح (۱۷۸/۴، ۱۷۹) کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت الفصل الثانی ط: رشیدیه.

کاش! ہم اپنی مصیبتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ایمان افروز اور سکون بخش تعزیت سے سکون حاصل کریں۔ اور رحمت وہدایت سے بہرہ اندوز ہوں۔ (۱)

تعلیم دینے والے کے لیے جنازے میں شریک ہونا

اگر کوئی استاد قرآن شریف کی تعلیم دے رہا ہے اور جنازے کی نماز تیار ہو، اور دوسرا استاد وہاں پر جنازے کی نماز پڑھنے کے لیے موجود ہو تو اگر کوئی عذر نہیں تو جنازے کی نماز میں شریک ہونا چاہیے۔ اگر کوئی عذر ہو تو تعلیم میں مشغول رہنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

تکبیر اور سلام کے درمیان

جنازے کی نماز میں چوتھی تکبیر کے بعد اور سلام کے درمیان کوئی دعا نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) (معارف الحدیث (۲۷۸/۳) کتاب الصلاۃ، صلوۃ الجنازۃ، عنوان: مصیبت زدہ کی تعزیت اور ہمدردی، ط: دارالاشاعت کراچی).

(۲) عن عمران بن حصین قال: قال رسول الله ﷺ: ان اخاکم قدمات فقوموا فصلوا علیه.
(سنن النسائی (۲۷۵/۱) کتاب الجنائز، باب الامر بالصلوۃ علی المیت، ط: قدیمی).

والاجماع منعقدۃ علی فرضیتها أیضا الا انها فرض کفایة اذا قام به البعض یسقط عن الباقین لان ماهو الفرض وهو قضاء حق المیت یحصل بالبعض. (بدائع الصنائع (۳۱۱/۱) کتاب الصلوۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ط: سعید).

(والصلاۃ علیه)...... (فرض کفایة) بالاجماع. (الدر المختار مع الرد: (۲۰۷/۲) کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، مطلب: فی صلوۃ الجنازۃ، ط: سعید)

(۳) (ویسلم) بلادعاء (بعد الرابعة) تسلیمتین...... قوله: (بلادعاء) هو ظاهر المذهب. (الدر مع الرد (۲۱۳/۲) کتاب الصلاۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، مطلب هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی، ط: سعید).

ثم فی ظاهر المذهب لیس بعد التکبیرۃ الرابعة دعاء الا السلام. (التاتر خانیة (۱۱۸/۲) کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الثانی فی کیفیة الصلاۃ علی المیت، ط: قدیمی).

(ویسلم) وجوبا (بعد) التکبیرۃ (الرابعة من غیر دعاء) بعدها (فی ظاهر المذهب). (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحاوی (ص: ۵۸۶) کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، فصل الصلوۃ علیه، ط: قدیمی).

تلاوت کا حکم

میت کو اگر غسل دینے سے پہلے کپڑے سے ڈھانک دیا جائے تو اس کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ورنہ اس کے پاس تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ البتہ تسبیح پڑھی جاسکتی ہے۔ یا دوسرے کمرے میں دور بیٹھ کر تلاوت کی جاسکتی ہے۔ اور نہلانے کے بعد بہر صورت جائز ہے۔ کوئی کراہت نہیں ہے۔ (۱)

تلاوت کرنا

''موت کے آثار ظاہر ہوں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۳۱۵)

تمام حاضرین پر جنازے کی نماز میں حاضر ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

''جنازہ کی نماز میں تمام حاضرین کا شریک ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

(۱) ویقرأ عنده القرآن الى ان یرفع الى الغسل كما فى القهستانى معزيالنتف. "قلت: وليس فى النتف الى الغسل بل الى أن يرفع فقط، وفسره فى البحر برفع الروح .وعبارة الزيلعى وغيره تكره القراءة عنده حتى يغسل، وعلله الشرنبلالى فى امداد الفتاح تنزيها للقرآن عن نجاسة الميت لتنجسه بالموت. قيل نجاسة خبث وقيل حدث وعليه فينبغى جوازها كقراءة المحدث...... قوله (قراءة المحدث)...... تنبيه: الحاصل أن الموت ان كان حدثا فلاكراهه فى القراءة عنده وان كان نجسا كرهت وعلى الاول يحمل مافى النتف وعلى الثانى ما فى الزيلعى وغيره. وذكر أن محل الكراهة اذا كان قريبا منه أما اذا بعد عنه بالقرأة فلاكراهة اهـ. قلت: والظاهر ان هذا ايضاًاذا لم يكن الميت مسجى بثوب يستر جميع بدنه لانه لوصلى فوق نجاسة على حائل من ثوب أو حصير لايكره فيما يظهر فكذا اذا قرأ عند نجاسة مستورة...... ولا بأس بالتسبيح والتهليل وان رفع صوته اهـ. (الدر مع الرد (۲/۱۹۳، ۱۹۴) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى القراءة عند الميت، ط: سعيد).

🗁 (وتكره قراءة القرآن عنده حتى يغسل) تنزيها للقران عن نجاسة الحدث بالموت والخبث فانه يزول عن المسلم بالغسل تكريما له بخلاف الكافر....قوله: (وتكره القراءة القران) ولو اية كما فى شرح السيد وقوله عنده: اى بقربه . (حاشيه الطحطاوى مع المراقى (ص: ۵۶۴) كتاب الصلاة ،باب أحكام الجنائز، ط: قديمى).

تمنائے موت

''موت کی تمنا نہ کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۲/۲)

توبہ استغفار بھی کرے علاج کے ساتھ

''علاج کے ساتھ ساتھ توبہ واستغفار بھی کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں!

توبہ سے حقوق اللہ معاف نہیں ہوتے

توبہ یا حج سے صرف گناہ معاف ہوتے ہیں، فرائض معاف نہیں ہوتے، جیسے اگر کسی نے حج کیا یا توبہ کرلی تو اس کے ذمہ سے قرض داروں کا قرض معاف نہیں ہوگا، بلکہ اسی طرح ہی واجب رہے گا جیسے توبہ کرنے اور حج کرنے سے پہلے واجب تھا۔ اسی طرح نماز روزہ وغیرہ اللہ کے حقوق کا قرض ہے وہ ادا کرنے سے ہی ادا ہوگا۔ توبہ یا حج کرنے سے معاف نہیں ہوگا۔ البتہ نمازوں کو وقت پر ادا نہ کرنے کی وجہ سے تاخیر کی بنا پر جو گناہ ہوا ہے وہ توبہ استغفار سے معاف ہوجائے گا۔ لیکن نماز اور روزہ معاف نہیں ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ صرف توبہ سے قضا نماز اور روزے معاف نہیں ہوتے، بلکہ ان قضا نمازوں کو ادا کرنا لازم ہے۔ اور تاخیر کی وجہ سے توبہ کرنا بھی لازم ہے۔ (۱)

(۱) هل الحج يكفر الكبائر؟ قيل نعم كحربى أسلم، وقيل غير المتعلقة بالآدمى كذمى أسلم. وقال عياض: أجمع اهل السنة أن الكبائر لايكفر ها الاالتوبة، ولاقائل بسقوط الدين ولو حقا لله تعالىٰ كدين صلاة وزكاة، نعم اثم المطل وتأخير الصلاة ونحوها يسقط، وهذا معنى التكفير على القول به...... قوله: (قيل نعم...... الخ)...... والحاصل: أن تأخير الدين وغيره وتأخير الصلاة والزكاة من حقوقه تعالىٰ فيسقط اثم التأخير فقط عما مضى دون الأصل ودون التاخير المستقبل. قال فى البحر: فليس معنى التكفير كمايتوهمه كثير من الناس أن الدين يسقط، عنه وكذا قضاء الصلاة والصوم والزكاة اذ لم يقل أحد بذلك اهـ. (الدر مع الرد (۲/۲۲۲، ۲۲۳) كتاب الحج ،باب الهدى ،مطلب فى تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد).=

تیجہ

میت کو ثواب پہنچانا چاہئیے اس سے میت کو سہارا ملتا ہے۔ لیکن اس کے لیے تین دن، دس دن، گیارہ دن اور چالیس دن کی تخصیص کرنا جائز نہیں ہے۔ جب بھی موقع ملے، جس دن چاہے دن اور تاریخ کی تخصیص کے بغیر ایصالِ ثواب کردیں۔ ہر دن ایصالِ ثواب کے لیے برابر ہے۔

واضح رہے کہ تیجہ (تیسرا دن) دہم (دسواں دن) گیارہویں اور چہلم (چالیسواں دن) اور برسی خاص کرکے ایصالِ ثواب کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمۂ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے۔ یہ رسوم اور تخصیصات عوام نے مقرر کررکھی ہیں۔ ان کی شریعت میں کچھ بھی اصل نہیں ہے۔ ہر ایک دن ایصالِ ثواب کے لیے برابر ہے۔ بلکہ بعض چیزیں ہندو مذہب سے لی گئی ہیں۔ جیسا کہ ''تحفۃ الہند'' اور ''رحلہ ابن بطوطہ'' میں تفصیل سے موجود ہے۔

اس لیے دن اور تاریخ کی تخصیص کو ترک کرنا لازم ہے۔ ورنہ ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا۔ (۱)

= وذكر القاضي عياض: أن أهل السنة أجمعوا على أن الكبائر لايكفرها الاالتوبة فالحاصل أن المسئلة ظنية، وأن الحج لايقطع فيه بتكفير الكبائر من حقوق الله تعالىٰ فضلا عن حقوق العباد، وان قلنا بالتكفير للكل فليس معناه كمايتوهمه كثير من الناس أن الدين يسقط عنه، وكذا قضاء الصلوات والصيامات والزكاة اذ لم يقل أحد بذلك وانماالمراد ان إثم مطل الدين وتأخيره يسقط. (البحر الرائق (۳۳۸/۲) كتاب الحج، باب الاحرام، ط:سعيد).

(مرقاة المفاتيح (۲۴۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الاول، ط: رشيديه).

(۱) وفي البزازيه: ويكره اتخاذالطعام في اليوم الاول والثالث وبعد الأسبوع، ونقل الطعام الى القبر في المواسم ،واتخاد الدعوة لقراءة القران، وجمع الصلحاء والقراء للختم أو لقراءة سورة الانعام أو الاخلاص، والحاصل أن اتخاذ الطعام عند قراءة القران لاجل الاكل يكره ...... وهذا الافعال كلها للسمعة والرياء فيحترز عنها لانهم لايريدون بها وجه الله تعالىٰ. (الشامية (۲/ ۲۴۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في كراهة الضيافة من اهل الميت، ط: سعيد).=

تیسرے دن ایصالِ ثواب کرنا

"تیجہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱؍۲۱۰)

تیسرے دن چنے پڑھنا

میت کے انتقال کے بعد تیسرے دن چنے پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین اور ائمۂ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے، اس کو ضروری

= (فتاویٰ بزازية على هامش الهندية (۸۱/۴) كتاب الصلاة، الخامس والعشرون في الجنائز...... نوع آخر ذهب الى المصلى قبل الجنازة، ط: رشيديه).

(حاشية الطحاوی على المراقی (ص ۶۱۷، ۶۱۸) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، فصل في حملها ونقلها، ط: قديمیٰ).

سوال: طعام یا ششماہی یا برسی کہ در برادری تقسیم می شود چہ حکم دارد؟

جواب: شیخ عبدالحق محدث دہلوی در جامع البرکات می نویسند و آنکہ بعد سالی و ششماہی یا چہل روز درین دیار پزند درمیان برادران بخشش کنند و آنرا بھاجی گویند چیزی داخل اعتبار نیست بہتر آنست کہ نخورند انتہیٰ۔(مجموع الفتاویٰ على هامش خلاصة الفتاوی (۱۹۵/۱) كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: امجد اكيڈمی).

سوم و دہم و چہلم وغیرہ ہمہ بدعات ماخوذ از کفار ہنود است...... ترک چنیں رسوم واجب است کہ: "من تشبه بقوم فهو قوم" و ہرگاہ طعام چنیں متلبس شد، بہتر آنکہ ایں چنیں طعام نخوردہ شود کہ: "دع ما يريبک الى ما لا يريبک". (امدادالفتاویٰ (۲۶۹/۵) كتاب البدعات، فاتحه رسمی، ط: دارالعلوم کراچی).

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: لاتختصوا ليلة الجمعة من بين الليالی ولاتخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الايام الا ان يكون فی صوم، بصومه أحدكم. (الصحيح لمسلم (۳۶۱/۱) كتاب الصيام، باب كراهة افراد يوم الجمعة بصوم لايوافق عادته، ط: قديمی)

وفی البحر: ولان ذكر الله تعالىٰ اذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت أو بشیء دون شیء لم يكن مشروعا حيث لم يرد الشرع به لانه خلاف المشروع. (البحرالرائق (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين تحت قوله غير مكبر ومتنفل قبلها، ط: سعيد).

ومنها: التزام العبادات المعنيه فی أوقات معنية لم يوجد لهاذلک التعيين فی الشريعة. (الاعتصام للشاطبی (ص۲۵) الباب الاول فی تعريف البدع وبيان معناها، ط: دار الكتاب العربی).

وفی المرقاة من أصر على أمر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الاضلال فكيف من أصر على بدعة أو منكر. (مرقاة (۲۶/۳) كتاب الصلاة، باب الدعاء فی التشهد، ط: رشيديه).

سمجھنا اور اس پر لازمی طور پر عمل کرنا اور نہ کرنے والوں کو ملامت کرنا بدعت اور ناجائز ہے۔ اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔ باقی کسی خاص دن کی تخصیص کے بغیر جس دن بھی ایصالِ ثواب کرے جائز ہے۔ کیوں کہ ایصالِ ثواب کے لیے ہر دن برابر ہے۔(۱)

تیسرے دن ختم قرآن کرنا

''ختم قرآن تیسرے دن کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۸/۱)

تیمّم کرانے کا طریقہ

میت کو غسل دینا ممکن نہ ہونے کی صورت میں تیمّم کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ تیمّم کرانے والا ایک مرتبہ پاک مٹی پر اپنا ہاتھ مار کر میت کے منہ کو مل دے۔ اور اس کے بعد دوسری بار پاک مٹی پر اپنا ہاتھ مار کر میت کے ہاتھوں کو کہنیوں تک مل دے،

---

(۱) ایں طور مخصوص نہ در زمان آنحضرت ﷺ بود ونہ درزمان خلفاء، بلکہ وجود آن در قرون ثلاثہ مشہود لها بالخیر اند منقول نشدہ، وحالا درحرمین شریفین زادهما الله شرفا عادات خواص نیست .... ایں را ضروری دانستن مذموم است. (مجموعہ الفتاویٰ علی هامش خلاصہ الفتاویٰ (۱/۱۹۵) کتاب الصلاۃ ابواب الجنائز ط امجد اکیڈمی).

عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال النبی ﷺ: من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد. (صحیح بخاری (۱/۳۱۷) کتاب صلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فهو مردود، ط:قدیمی)

واما اهل السنة والجماعة فیقولون فی کل قول وفعل لم یثبت عن الصحابة فهو بدعة لانه لو کان خیرا لسبقونا الیه لأنهم لم یترکوا خصلة من خصال الخیر الا وقد بادروا الیها. (تفسیر ابن کثیر (۵/۵٦۷) سورة الأحقاف ،آیت : ۱۱ ،ط: رشیدیہ کوئٹہ).

وفی الرد: بأنها أی البدعة ماأحدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول الله ﷺ عن علم أو عمل أو بنوع شبهة أو استحسان وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما. (الشامیة (۱/۵٦۰، ۵٦۱) کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب: البدعة خمسة أقسام، ط: سعید).

ایضاً أنظر الحاشیة السابقة .

تیمم ہو جائے گا۔(۱)

تیمّم کرانے کے بعد پانی ملا

اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے کسی میت کو تیمم کرایا گیا، پھر اس کے بعد پانی مل گیا تو میت کو پھر غسل دینا چاہیئے۔(۲)

تیمّم کرنا

اگر جنازے کی نماز ہو رہی ہے اور وضو کرنے میں یہ اندیشہ ہے کہ نماز ختم ہو جائے گی، تو تیمّم کر کے جنازے کی نماز پڑھ لینی چاہیئے، اگرچہ پانی موجود ہو۔ لیکن جنازے کی نماز کے علاوہ باقی نمازوں میں اگر وقت نکل جانے کا خوف ہو تب

---

(۱) (ومنها الضربان) يمسح باحدهما وجهه وبالاخرى يديه الى المرفقين كذا في الهدايه ويمسح المرفق كذا في فتاوى قاضي خان. (الهنديه (۱/۲۶) كتاب الطهارت، الباب الرابع في التيمم، الفصل الاول، ط: رشيديه).

🗀 (الخانيه على هامش الهنديه (۱/۵۳) كتاب الطهارات، باب التيمم، فصل في صورة التيمم، ط: رشيديه).

🗀 (حلبي كبير (ص: ۶۲) فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمي).

(۲) يمم لفقد ماء وصلى عليه ثم وجدوه، غسلوه ثانيا، وقيل لا...... (قوله: يمم لفقد ماء الخ) قال في الفتح: ولو لم يوجد ماء فيمم الميت وصلوا عليه ثم وجدوه غسلوه وصلوا عليه ثانيا عند ابي يوسف، وعنه: يغسل ولاتعاد الصلاة عليه. (الدر مع الرد (۲/ ۲۰۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة قبيل مطلب في الكفن، ط: سعيد).

🗀 واذا يمم لفقد الماء ثم وجد بعدالصلاة عليه بالتيمم، غسل وصلى عليه ثانيا...... (قوله: وصلى عليه ثانيا) في قول ابي يوسف وعنه يغسل ولا تعاد الصلاة عليه كجنب تيمم وصلى ثم وجد الماء كما في البرهان. (حاشية الطحطاوي مع المراقي (ص: ۵۲۹) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، ط: قديمي).

🗀 رجل مات ولم يجدوا ماء: فيمموه وصلوا عليه ثم وجدوه ماء غسل وصلى عليه ثانيا، في قول أبي يوسف رحمه الله تعالىٰ. (الهنديه (۱/ ۱۶۰) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز في آخر فصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه).

بھی پانی پر قدرت ہونے کی صورت میں تیمّم کرنا جائز نہیں ہے۔ وضو کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اگر وقت ہے تو ادا کی نیت سے پڑھے ورنہ قضا کی نیت سے۔(۱)

تین تکبیر کے بعد ایک طرف سلام پھیر دیا

کسی نے جنازے کی نماز میں چوتھی تکبیر بھول کر نہیں کہی۔ اور ایک طرف سلام بھی پھیر دیا، بعد میں یاد آیا تو اب چوتھی تکبیر کہہ لے اور پھر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی۔(۲)

تین تکبیروں پر جنازے کی نماز ختم کر دی

تین تکبیر پر جنازے کی نماز ختم کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور پانچ

---

(۱) ویجوز التیمم اذا حضرته جنازة .... فخاف ان اشتغل بالطهارة أن تفوته الصلاة، ولایجوز للولی وهو الصحیح......... والأصل أن كل موضع یفوت فیه الاداء لاالی خلف فانه یجوز التیمم، وما یفوت الی خلف لایجوز له التیمم كالجمعة. (الهندیه (۱/ ۳۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث فی المتفرقات، ط: رشیدیه).

(ولو خاف خروج الوقت) لو اشتغل بالوضوء (فی سائر الصلوات) ماعدا صلوة الجنازة والعید (لایتیمم) عندنا (بل یتوضأ ویقضی) الصلوة ان خرج الوقت...... (وكذا لو خاف فوت الجمعة) مع الامام لو توضأ فانه لایتیمم (بل یتوضأ ویصلی الظهر) اذا فاتته...... وقد قالوا الاصل ان مایفوت لاالی خلف یجوز أن یتیمم خوف فواته كالجنازة والعید، ومایفوت الی خلف لایجوز التیمم لخوف فوته بل یتوضأ فان فات یأتی بخلفه. (حلبی كبیر (ص: ۸۳) فروع لو تیمم لجنازة، ط: سهیل اكیڈمی).

بدائع الصنائع (۱/ ۵۱) كتاب الطهارات، باب التیمم، فصل فی شرائط ركن التیمم، ط: سعید)

(۲) ولو سلم الامام بعد الثلاثة ناسیاً كبّر الرابعة ویسلم. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۵۸۷) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل الصلاة علیه، ط: قدیمی)

(الهندیه (۱/ ۱۶۵) كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت، ط: رشیدیه)

وفی الفوائد التاجیة: اذا سلم علی ظن أنه أتم التكبیر ثم انه لم یتم فانه یبنی لأنه سلم فی محله وهو القیام فیكون معذوراً. (البحر الرائق (۲/ ۱۸۳) كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعید)

تکبیر پر ختم کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

تین تکبیروں کو چار تکبیریں سمجھتے ہوئے سلام پھیر دیا

تین تکبیروں کو چار تکبیریں سمجھتے ہوئے سلام پھیرا گیا: تو اگر یہ سمجھتے ہوئے تیسری تکبیر پر سلام پھیرا کہ جنازے کی نماز کی تین تکبیریں ہیں تو یہ سلام قصداً شمار ہو کر نماز فاسد ہو جائے گی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲) اور اگر قصداً نہیں ہے تو ایک تکبیر اور کہہ کر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی۔

(۱) وهي أربع تكبيرات) كل تكبيرة قائمة مقام ركعة...... (ولو كبر امامه خمسا لم يتبع) لانه منسوخ (فيمكث المؤتم حتى يسلم معه اذا سلم) به يفتي. (الدر المختار (۲۱۲/۱، ۲۱۴) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة ،مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد).

(ولو كبر الامام خمسا لم يتبع) لأنه منسوخ (ولكن ينتظر سلامه في المختار) ليسلم معه في الاصح...... ولو سلم الامام بعد الثلاثة ناسيا كبر الرابعة ويسلم...... قوله: كبر أي الامام ويسلم...... ويحتمل أن الضمير راجع الى المأموم وهو بعيد لأن الامام اذا اقتصر على ثلاثة فسدت فيما يظهر واذا فسدت على الامام فسدت المأموم لترك ركن من اركانها . (حاشية الطحطاوى مع المراقي (ص:۵۸۷) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط:قديمي).

(فتاوى تاتارخانيه(۱۱۸/۲، ۱۱۹) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، القسم الثاني في كيفية الصلاة على الميت، ط: قديمي).

وصلاة الجنازة اربع تكبيرات ولو ترك واحدة منها لم تجز صلاته...... وكبر الامام خمسا فالمقتدى لايتابع. (الهنديه (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على الميت ،ط: رشيديه).

صلاة الجنازة لها اركان تتركب منها حقيقتها ولو ترك منها ركن بطلت ووقعت غير معتدبها شرعا نذكرها فيما يلي ۱... النية ۲... القيام للقادر عليه ۳... التكبيرات الأربع ۴... (فقه السنه (۳۴۲/۱) الجنائز، الصلاة على الميت، أركانها ،ط: اداره ابن كثير).

(۲) (سلم مصلي الظهر) مثلاً (على) رأس (الركعتين توهما) اتمامها (أتمها) أربعاً (وسجد للسهو) لأن السلام ساهياً لايبطل،لأنه دعاء من وجه (بخلاف مالوسلم على ظن)أن فرض الظهر ركعتان، بأن ظن (أنه مسافر أو أنها الجمعة أوكان قرب عهد بالاسلام فظن أن فرض الظهر ركعتان أو كان في صلاة العشاء فظن أنها التراويح فسلم) أو سلم ذاكراً أن عليه ركنا حيث تبطل لأنه سلام عمد.(الدر المختار (۹۱/۲، ۹۲) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط:سعيد)=

تین تکبیروں کے بعد سلام پھیر دیا

اگر امام نے تین تکبیروں کے بعد سلام پھیر دیا، لقمہ دینے پر چوتھی تکبیر کہہ کر نماز پوری کی تو نماز صحیح ہوگئی۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

تین قبریں

ابن عساکر سے روایت ہے کہ صدقۃ بن زید نے ملک طرابلس (لیبیا) میں زمین پر تین بلند قبریں دیکھیں۔

پہلی قبر پر لکھا تھا:

وكيف يلذّ العيش من هو موقن   بأن المنايا بغتةً ستعاجله

وتسلبه ملكًا عظيمًا ونخوةً   وتسكنه البيت الّذى هو أهله

ترجمہ: زندگی کا آرام وہ شخص نہیں پاسکتا جس کو یقین ہے کہ اچانک موت آئے گی اور ہمارا ملک ہم سے چھین لے گی، اور قبر میں ہم کو سلا دے گی۔

= البحرالرائق (۲/۱۱۱) کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، ط: سعید)

(حلبی کبیر (ص: ۴۶۲) فصل: فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی)

الحنفیه قالوا: اذا زاد الامام عن اربع، فالمقتدی لایتباعه فی الزیادة بل ینتظر حتی یسلم معه، وصحت صلاة الجمیع، أما اذا انقص عنها فتبطل صلاة الجمیع ان کان النقص عمداً، فان کان سهواً فالحکم ککحم نقص رکعة فی الصلاة الاانه لاسجود للسهو فی صلاة الجنازة. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة (۱/۵۲۵) کتاب الصلاة، مباحث الجنائز، اذا زاد الامام فی التکبیر علی اربع أو نقص، ط: دار الفکر بیروت)

(۱) ولو سلم الامام بعد الثلاثة ناسیاً کبّر الرابعة ویسلم. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۵۸۷) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل الصلاة علیه، ط: قدیمی)

(الهندیه (۱/۱۶۵) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت، ط: رشیدیه)

وفی الفوائد التاجیة: اذا سلم علی ظن أنه أتم التکبیر ثم أنه لم یتم فانه یبنی لأنه سلم فی محله وهو القیام فیکون معذوراً. (البحر الرائق (۲/۱۸۳) کتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعید)

دوسری قبر پہ لکھا تھا:

وکیف یلذّ العیش من ھو عالم بأن الہ الخلق لا بد سائلہ
فیأخذ منہ ظلمہ لعبادہ ویجزیہ بالخیر الّذی ھو فاعلہ

ترجمہ: زندگی کا آرام وہ نہیں پاسکتا جس کو یقین ہے کہ ذرہ ذرہ کا سوال ہوگا اور اپنے کئے کا بدلہ پائے گا۔

تیسری قبر پر لکھا تھا:

وکیف یلذّ العیش من ھو صائر إلی جدث تبلی الشباب منازلہ
ویذھب حسن الوجہ من بعد ضوئہ سریعًا ویبلی جسمہ و مفاصلہ

ترجمہ: زندگی کا آرام وہ نہیں پاسکتا جس کو یقین ہے کہ قبر ہماری جوانی کو خاک میں ملادے گی اور ہمارے چہرے اور تمام اعضاء کو ریزہ ریزہ کردے گی۔

یہ دیکھ کر مجھ کو تعجب ہوا اور میں اس کے قریب والی آبادی میں گیا، اور ایک بوڑھے سے میں نے ان قبروں کی حالت دریافت کی، اس نے کہا تین بھائی تھے ایک ان میں سے بادشاہ کا ملازم تھا اور لشکر کا سپہ سالار تھا، دوسرا مالدار سوداگر تھا، تیسرا درویش تھا اور رات دن عبادت کرتا تھا، جب اس درویش کے انتقال کا وقت آیا تو اس کے دونوں بھائی اس کے پاس آئے اور کہنے لگے اگر تم کو کچھ وصیت کرنی ہے تو کرو، اس نے جواب دیا: نہ میرے پاس مال ہے، نہ مجھ پر کسی کا قرض ہے،، نہ میرے پاس کچھ اسباب ہے، لیکن تم سے اس بات پر اقرار لیتا ہوں کہ جب میں مرجاؤں تو اس ٹیلہ پر دفن کرنا اور میری قبر پر یہ لکھ دینا کہ زندگی کا آرام وہ نہیں پاسکتا جس کو یقین ہے کہ ذرہ ذرہ کا سوال ہوگا اور اپنے کئے کا بدلہ پائے گا، اس کے بعد تین دن تک برابر میری قبر کی زیارت کرنا اس سے تم کو نصیحت ملے گی، چنانچہ اس کے مرنے کے بعد

دونوں نے تین دن تک برابر اس کی قبر کی زیارت کی، تیسرے دن سپہ سالار نے زیارت کر کے جانے کا قصد کیا تو قبر کے اندر سے دیوار گرنے کی آواز سنی جس کی وجہ سے وہ خوف سے کانپنے لگا اور ڈرتا ہوا مکان میں چلا گیا رات کو اپنے بھائی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اے بھائی وہ کیسی آواز تھی؟ کہا کہ فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ فلاں دن ایک مظلوم نے تم سے فریاد کی تھی اور تو نے اس کی مدد نہ کی، یہ کہہ کر ایک گرز مارا، یہ آواز اسی گرز کی تھی جب صبح ہوئی تو اس نے اپنے بھائی سوداگر اور اپنے دوستوں کو بلا کر کہا کہ اب میں تم لوگوں کے درمیان نہیں رہوں گا اور بادشاہ کی صحبت اور ملازمت کی مجھ کو حاجت نہیں، اسی وقت عیش و آرامِ دنیا کو چھوڑا اور پروردگار کی عبادت میں مشغول ہوا اور پہاڑ کا راستہ اختیار کیا، جب اس کے وفات کا زمانہ آیا تو اس کا بھائی سوداگر آیا اور کہا کہ اے بھائی اگر کچھ وصیت کرنا ہو تو کرو اس نے جواب دیا کہ میرے پاس نہ مال ہے نہ مجھ پر کسی کا قرض ہے لیکن میں تم سے اقرار لیتا ہوں کہ جب میں مر جاؤں تو میرے بھائی کی قبر کے پاس مجھ کو دفن کرنا اور میری قبر پر یہ لکھ دینا کہ: زندگی کا آرام وہ شخص نہیں پا سکتا جس کو یقین ہے کہ موت آئے گی اور ہمارا ملک چھین لے گی اور ہمیں قبر میں سلا دے گی، اور تین دن تک میری قبر کی زیارت کرنا، پھر جب اس نے انتقال کیا تو اس نے تین دن تک قبر کی زیارت کی، جب تیسرے دن زیارت کر کے جانے کا قصد کیا تو قبر کے اندر سے ایسی آواز سنی کہ اس کا ہوش اڑ گیا اور ڈرتا ہوا مکان میں آیا، رات کو خواب میں اپنے بھائی کو دیکھا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ کہا: اچھا ہوں توبہ سے میرے سب گناہ معاف ہو گئے۔ میں نے پوچھا: میرا بھائی کیسا ہے؟ کہا: وہ نیک لوگوں کے ساتھ بڑے درجہ پر ہے، پھر میں نے پوچھا کہ میرا کیا حال ہوگا؟ کہا: جیسا عمل کرے گا ویسا بدلہ پائے گا، تم کو لازم ہے کہ فرصت کو

غنیمت جانو اور نیک عمل کا توشہ تیار کرو۔ جب صبح ہوئی تو اس نے بھی دنیا سے منہ پھیرا اور اپنا کل مال فقراء اور مساکین کو تقسیم کیا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں زندگی بسر کی، جب اس کے انتقال کا وقت آیا تو اس کا لڑکا آیا اور کہا اے باپ کچھ وصیت کیجئے، باپ نے جواب دیا کہ میرے پاس مال نہیں کہ وصیت کروں، لیکن تجھ سے اس بات کا اقرار لیتا ہوں کہ جب میں مرجاؤں تو اپنے دونوں چچا کی قبر کے پاس مجھ کو دفن کرنا اور میری قبر پر لکھنا کہ: زندگی کا آرام وہ نہیں پاسکتا جس کو یقین ہے کہ قبر ہماری جوانی کو خاک میں ملا دے گی اور ہمارے چہرے اور اعضاء کو ریزہ ریزہ کردے گی، اور تین دن تک برابر میری قبر کی زیارت کرنا۔ جوان لڑکے نے تین دن تک قبر کی زیارت کی تیسرے دن قبر سے ایک خوف ناک آواز سنی، اور غمگین ہو کر گھر آیا، رات کو اپنے باپ کو خواب میں دیکھا تو باپ نے اس سے کہا کہ: اے بیٹے! تو بھی جلدی ہمارے پاس آئے گا اپنے سفر کا سامان درست کر اور جس گھر میں تجھ کو آنا ہے اس کے واسطے مستعد ہو جا اور دنیا داروں کے مانند بے فکر نہ ہو کہ موت کے وقت تجھ کو افسوس و شرمندگی ہو، جلدی کر اور جلدی کر اور جلدی کر۔ راوی بیان کرتا ہے کہ اس لڑکے نے جس رات کو یہ خواب دیکھا اس کی صبح کو میں اس کے پاس گیا اس نے خواب کا حال مجھ سے بیان کیا اور کہا کہ میری زندگی کے تین مہینے یا تین دن باقی رہ گئے ہیں کیونکہ باپ نے تین بار مجھ سے تاکید کی، تیسرے دن اس نے گھر کے لوگوں کو جمع کیا اور سب سے رخصت ہوا اور قبلہ رُخ ہو کر کلمۂ شہادت پڑھا اور انتقال کر گیا۔(۱)

(۱) وأخرج ابن عساكر عن صدقة بن زيد قال : نظرت إلي ثلاثة أقبر على شرف من الأرض بناحية طرابلس أو انطابلس ، أحدها مكتوب عليه :

وكيف يلذّ العيش من هو موقن ... بأنّ المنايا بغتةً ستعاجله
وتسلبه ملكًا عظيمًا ونخوةً ... وتسكنه البيت الّذى هو أهله

= وعلی القبر الثانی:

وکیف یلذّ العیش من هو عالم — بأن إلٰه الخلق لا بدّ سائله
فیأخذ منه ظلمه لعباده — ویجزیه بالخیر الّذی هو فاعله

وعلی القبر الثالث:

وکیف یلذّ العیش من هو صائر — إلی جدث تبلی الشباب منازله
ویذهب حسن الوجه من بعد ضوئه — سریعًا ویبلی جسمه و مفاصله

فنزلت قریة بالقرب منها ، فقلت لشیخ بها : لقد رأیتُ عجبًا قال : وما ذاک ؟ قلت : رأیتُ هٰذه القبور ، قال : حدیثها أعجب مما رأیتَ علیها ، قلت فحدثنی : قال : کانوا ثلاثة إخوة واحد یصحب السلطان ویؤمر علی الجیوش والمدن ، وآخر تاجر موسر مطاع فی تجارته ، وآخر زاهد قد تخلی وانفرد بعبادة ربه ، فحضرت الزاهد الوفاة ، فأتاه أخوه صاحب السلطان ، وکان عبد الملک بن مروان قد ولاه ببلاده ، وأتاه التاجر ، فقال له : توصی بشیٔ ؟ فقال : وَاللّٰه مالی مال أوصی به ، ولا علیّ دین أوصی به ، ولا أخلف من الدنیا عرضًا ، ولکن اعهد إلیکما عهدًا فلا تخالفاه ، إذا مت فادفنا نی علی نشز من الأرض ، واکتبا علی قبری : وکیف یلذّ العیش من هو عالم (البیتین) ثم زورا قبری ثلاثة أیّام ، لعلکما تتعظان ، ففعلا ذٰلک . فلما کان الیوم الثالث ، أتی أخوه صاحب السلطان القبر ، فلما أراد الإنصراف ، سمع من داخل القبر هدّة ارعبته وأقرعته ، فانصرف مذعورًا وجلاً ، فلما کان اللیل ، رأی أخاه فی المنام ، فقال : أی أخیّ : ما الّذی سمعت فی قبرک ؟ قال : هدّة تلک المقمعة ، قیل لی : رأیت مظلومًا ، فلم تنصره ، فاصبح فدعا أخاه وخاصته ، فقال : إنّی أشهدکم أنّی لا أقیم بین ظهرانیکم أبدا ، فترک الأمارة ولزم العبادة ، وکان مأواه البراری ، والجبال وبطون الأودیة ، فحضرته الوفاة فحضر اخوه فقال : یا أخی ، الا توصی إلی بشیئ ؟ قال مالی مال ، ولا علیّ دین ، لکن اعهد إلیک إذا أنا متُّ ، فاجعل قبری إلی جنب قبر أخی واکتب علیه : وکیف یلذّ العیش من هو موقن (البیتین) ثم تعهد قبری ثلاثا ، فلما مات فعل أخوه ذٰلک ، فلما کان فی الیوم الثالث من اتیانه القبر ، أراد الإنصراف ، فسمع وجبةً من القبر ، کادت تذهل عقله ، فرجع مرعوبًا ، فلما کان اللیل ، رأی اخاه فی منامه ، فقال : کیف أنت ؟ قال : بکل خیر ، وما أجمع التوبة لکل خیر ، فقال فکیف اخی ؟ قال : مع الأئمة الأبرار ، قال : فما أمرنا قبلکم ؟ قال : من قدم شیئًا وجده ، فاغتنم وجدک قبل قبرک ، فاصبح الأخ الثالث معتزلاً الدنیا ، وفرق ماله ، واقبل علی طاعة اللّٰه تعالیٰ انشا ابن له فی المکاسب ، حتی أتت أباه الوفاة ، قال : یا أبت ! الا توصی لی بشیئ ؟ قال : یا بنی ما لی مال فأوصی فیه ، لکن اعهد إلیک إذا أنا متُّ ، أن تدفنی مع عمیک ، وان تکتب علی قبری : وکیف یلذّ العیش من هو صائر (البیتین) ثم تعاهد قبری ثلاثًا ، ففعل الفتی ذٰلک ، =

= فلما كان الليل رأى أباه في منامه ، فقال له : يا بني ! أنت عندنا عن قليل ، والأمر جد فاستعد ، وتاهب لرحيلك وطول سفرك وحول جهازك من المنزل الّذي أنت عنه ظاعن، إلى المنزل الّذي أنت به قاطن ، ولا تغتل بما اغتر به البطالون من طول آمالهم فقصروا في أمر معادهم ، فندموا عند الموت ، وأسفوا على تضييع العمر ، فلا الندامة عند الموت تنفعهم ، ولا الأسف على التقصير انقذهم . أي بنيّ ، فبادر ثم بادر ثم بادر . فقال الشيخ : فدخلت على الفتى صبيحة الرؤيا ، فقصّها عليّ وقال : ما أرى الأمر الّذي قال أبي الا وقداظلني ولا أحسب بقي من اجلي الا ثلاثة أشهر أو ثلاثة أيّام ؛ لأنّه أنذرني بالمبادرة ثلاثًا ، فلما كان آخر اليوم الثالث، دعا أهله وولده، فودعهم ، ثم استقبل القبلة وتشهد ، ثم مات من الليل . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور : (ص: ٣٦١ ـ ٣٦٢) قبل : باب تاذى الميت بما يبلغه عن الأحياء من القول فيه ، والنهي عن سبه وأذاه ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

ٹ

ٹارگٹ کلر مقابلہ میں مرجائے

''جرائم کے دوران ہلاک ہونے والے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳۱/۱)

ٹریکٹر سے قبرستان کی صفائی کروانا

قبرستان کی زمین کی صفائی اور ہموار کرنے کے لیے ٹریکٹر یا بلڈوزر استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ اس سے قبروں کی توہین اور بے حرمتی ہوگی۔ اور قبروں کی بے ادبی کرنا اور ان کے اوپر چلنا، بیٹھنا، ٹیک لگانا جائز نہیں ہے۔ اس لیے قبروں کی صفائی اور ہموار کرنے کے لیے ایسا طریقہ استعمال کیا جائے جس سے مردوں اور قبروں کی بے حرمتی اور بے ادبی نہ ہو۔ (۱)

ٹکڑے ملے

''لاش کے ٹکڑے ملے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۲۸/۲)

---

(۱) وعن جابر، قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تجصص القبور، وأن يكتب عليها، وأن توطأ. (مشكوة المصابيح: (ص. ۱۴۸) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثاني، ط: قديمي)

(قوله: وأن توطأ) أى بالأرجل لمافيه من الاستخفاف. (مرقاة المفاتيح (۱٦٦/۴) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثاني، ط: رشيديه)

ويكره أن يبنى على القبر أو يقعد أوينام عليه أو يوطأ عليه أو يقضى حاجة الانسان من بول أوغائط. (الهندية (۱/ ۱٦٦) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السادس فى القبر والدفن، ط: رشيديه)

ويكره أن يوطأ على القبر......يعني بالرجل......أو يقعد أو يقضى عليه حاجته. وفى "تجنيس الناصرى" ولووجد طريقاً فى المقبرة، ان وقع فى قلبه بأنه حدث لايمشى، لأنه يجب تعظيم قبر المسلم، وان لم يقع لابأس بأن يمشى. (التاتارخانية (۲/ ۱۳۰) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز، القسم الرابع......نوع آخر من هذا الفصل فى القبر الدفن، ط: قديمي)

ٹیکس ناحق لینا

ابن القیم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے ابو عبداللہ بن محمد بن الحرانی نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے گھر سے عصر کے بعد نکلا، ایک باغ میں پہنچا اور سورج غروب ہونے سے پہلے چند قبریں دیکھیں ان میں سے ایک قبر میں آگ بھری ہوئی تھی، اور نہایت تیز شعلہ نکلتا تھا جیسے شیشہ گر کی بھٹی، اور میت آگ کے درمیان میں تھی، میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ معلوم ہوا کہ یہ شخص تاجروں سے ناحق ٹیکس لیتا تھا، اور آج اس کا انتقال ہوا ہے۔(۱)

(۱) قال ابن القيم : حدثنا ابو عبد اللّٰه بن محمد بن الحرانی أنّه خرج من داره بآمد بعد العصر إلى بستان ، فلما كان قبل غروب الشمس ، توسط القبور ، وإذا قبر منها وهو جمرة نار مثل كور الزجاج ، والميت فى وسطه ، قال : فسألت عن صاحب القبر ، فإذا هو مكّاس ، قد توفى ذلك اليوم . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور : (ص: ٢٢٧) باب عذاب القبر ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

كور الزجاج : موقد نار صانع الزجاج الّذى يشكل فيه الزجاج .

المكّاس : يحصل المكوس ، وهى الضريبة الّذى تؤخذ من بائعى السلع فى الأسواق بغير حق .

ث

ثواب پہنچانے کا ثواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص قبرستان سے گزرا اور اس نے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص ﴿قل هو الله احد﴾ پڑھی اور مردوں کی روحوں کو بخش دیا تو اس کو مردوں کی تعداد جتنا ثواب دیا جائے گا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ اس کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ (۱)

ثواب پہنچانے کا طریقہ

"ایصالِ ثواب کا طریقہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۰۲/۱)

ثواب پہنچانے کے لیے فوراً پہنچانے کی نیت کرنا شرط نہیں

"ایصالِ ثواب کے لیے فوراً ثواب پہنچانا لازم نہیں" عنوان کے تحت دیکھیں!

ثواب پہنچانے والے کو بھی ثواب ملتا ہے

"ایصالِ ثواب کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں!

ثواب پہنچتا ہے

میت کو صدقہ خیرات، قرآن مجید کی تلاوت، درود شریف، استغفار اور ذکر و

---

(۱) وأخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل "قل هو الله احد" عن علی مرفوعاً "من مر علی المقابر وقرأ "قل هوالله احد" احدی عشر مرة ثم وهب أجرها للأموات أعطی من الأجر بعدد الأموات. (شرح الصدور للسیوطی (ص: ۱۳۵) باب فی قرأة القرآن للمیت أو علی القبر، ط: مطابع الرشید، المدینة المنورة)

(الدر المختار ۲/ ۲۴۳، ۲۴۳) کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب فی زیارة القبور، ط: سعید)

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۶۲۲) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل فی زیارة القبور، ط: قدیمی)

اذکار کا ثواب پہنچتا ہے۔ اہلِ سنت والجماعت اصل ایصالِ ثواب میں متفق ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نفلی عبادت بدنیہ کا ثواب بھی پہنچتا ہے۔ یعنی میت کو تمام نفلی عبادات کا ثواب ملتا ہے۔(۱)

ثواب پہنچنے کا انداز

"صدقے کا ثواب پہنچانے کا انداز" عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۷۷/۱)

ثواب تقسیم ہو کر پہنچتا ہے یا تقسیم کے بغیر

اگر قرآن مجید کی تلاوت، نفلی صدقات اور نفلی عبادات، ذکر واذکار، درود شریف اور استغفار کر کے ایک سے زائد مردوں کو ثواب پہنچایا جائے تو یہ تقسیم ہو کر جائے گا یا تقسیم کے بغیر، اس میں اختلاف ہے۔

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ ثواب تقسیم ہو کر پہنچے گا۔ بعض حضرات کی

(۱) وفی البحر: من صام أوصلی أو تصدیق وجعل ثوابه لغیره من الأحیاء والأموات جاز، ویصل ثوابها الیهم عندأهل السنة والجماعة کذا فی البدائع، ثم قال: وبهذا علم أنه لافرق بین أ ن یکون المجعول له میتاً أو حیاً. (الشامیة(۲ /۲۴۳) کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب فی قراءة للمیت واهداء ثوابها الیه، ط:سعید)

(بدائع الصنائع (۲/۲۱۲) کتاب الحج، فصل: وأما الذی یرجع الی النبات، ط:سعید)

(وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتهم) أی صدقة الاحیاء (عنهم) أی عن الاموات (نفع لهم) أی للاموات خلافاً للمعتزلة. (شرح العقائد (ص:۱۵۴) ط:میر محمد کتب خانه)

ألاصل أن کل من أتی بعبادة ما...... (قوله بعبادة) أی سواء کانت صلاة أوصوماً أوصدقة أو قراءة أوذکراً أو طوافاً أوحجاً أو عمرة......) له جعل ثوابها لغیره وان نواها عندالفعل لنفسه...... (قوله له جعل ثوابها لغیره) أی خلافاً للمعتزلة فی کل العبادات، والمالک والشافعی فی العبادات البدنیة المحضة کالصلاة والتلاوة فلا یقولان بوصولها بخلاف غیرها کالصدقة والحج. (الدرمع الرد (۲/ ۵۹۵، ۵۹۶) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی اهداء ثواب الأعمال للغیر، ط: سعید)

تبیین الحقائق(۲/۸۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط:امدادیه.)

رائے یہ ہے کہ سب کو پورا پورا پہنچے گا۔ یہی قول راجح ہے۔(۱)

کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ اگر سب کو پورا پورا ثواب پہنچادیں تو ان کے یہاں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی لامحدود رحمت کا تقاضا یہی ہے کہ سب کو پورا پورا ثواب پہنچے۔ثواب کی کمی زیادتی کا زیادہ تر دارومدار اخلاص پر ہے۔ اگر اخلاص کے ساتھ تھوڑی چیز کا ثواب پہنچایا جائے وہ زیادہ ہوتا ہے اور اگر اخلاص کے بغیر زیادہ چیز کا ثواب پہنچایا جائے وہ کم ہوتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ ضرورت خلوص کی ہے۔ اگر خلوص کے ساتھ ثواب پہنچانے کی چیزیں زیادہ ہوں تو اور اچھی بات ہے، سونے پر سہاگہ ہے۔(۲)

---

(۱) وفی کتاب الروح للحافظ أبی عبدالله الدمشقی الحنفی الشهیربابن قیم الجوزیة...... ویوضحه أنه لوأهدی الکل الی اربعة لکل منهم ربع...... قلت:لکن سئل ابن حجر المکی عمالو قرأ لأهل المقبرة الفاتحة هل یقسم الثواب بینهم أو یصل لکل منهم مثل ثواب ذلک کاملاً؟ فأجاب بأنه أفتی جمع بالثانی،وهو اللائق بسعة الفضل.(الشامیة(۲/۲۴۴) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب فی القراءة للمیت واهداء ثوابها له،ط:سعید)

🗁 سئل "نفع الله به" عمن مر بمقبرة فقرأالفاتحة واهداها لهم فهل تقتسم بینهم أویصل لکل منهم مثل ثوابها کاملاً،فأجاب بأنه أفتی جمع بالثانی،وهو اللائق بسعة الفضل.(الفتاوی الفقهیه الکبری (۲/۱۷) باب الجنائز، ط:المکتبة الاسلامیة)

(۲) أن القراءة فی نفسها عبادة، وکل عبادة لابدفیها من الاخلاص لله تعالیٰ بلاریاء ،حتی تکون عبادة یرجی بهاالثواب، وقدعرفوا الریاء بالعبادة غیر وجهه تعالیٰ، فالقاری بالأجرة ثوابه ماأراد القراءة لأجله، وهوالمال...... واذا کان لاثواب له لم تحصل المنفعة المقصودة للمستاجر لأنه استاجره لأجل الثواب فلاتصح الاجارة.(رسائل ابن عابدین(۱/۱٦۷) الرسالة السابعة "شفاء العلیل وبل الغلیل فی حکم الوصیة بالختمات والتهالیل،ط:سهیل اکیڈمی)

🗁 فاذا لم یکن للقاری ثواب لعدم النیة الصحیحة فأین یصل الی المستأجر.(الشامیة(٦/٥٦) کتاب الصلاة،مطلب الاستجار علی الطاعات،ط:سعید)

🗁 وقد قال العلماء:أن القاری اذا قرأ لأجل المال فلا ثواب له فای شئی یهدی الی المیت وانما یصل الی المیت العمل الصالح. (الفتاوی الکبری لابن تیمیة(۴/۱۹۴) کتاب الاجارة، ط: دار الکتب الحدیثیة.)

ثواب جمع رکھا تو کام آئے گا

اگر کسی نے اپنی زندگی میں کلمہ اور قرآن کریم پڑھ کر اپنے لیے ثواب رکھا تو مرنے کے بعد اس کو پہنچے گا۔(۱)

ثواب چند مردوں کو پہنچانا

☆...... اگر کوئی شخص کسی ایک عبادت کا ثواب چند مردوں کی ارواح کو پہنچائے تو وہ ثواب تقسیم کر کے ان مردوں کو نہیں دیا جاتا، بلکہ ہر میت کو پورا پورا ثواب جو اس عبادت کا مقرر ہے دیا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) وفی البحر: من صام أوصلی أو تصدیق وجعل ثوابه لغیره من الأحیاء والأموات جاز، ویصل ثوابها الیهم عندأهل السنة والجماعة کذا فی البدائع. ثم قال: وبهذا علم أنه لافرق بین أن یکون المجعول له میتاً أو حیاً. والظاهر أنه لافرق بین أن ینوی به عند الفعل للغیر أو یفعله لنفسه. (الشامیة (۲/ ۲۴۳) کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة،مطلب فی القرأة للمیت واهداء ثوابها الیه، ط: سعید)

🗁 (رسائل ابن عابدین: (۱/ ۱۶۷) الرسالة السابعة "شفاء العلیل وبل الغلیل فی حکم الوصیة بالختمات والتها لیل،ط: سهیل اکیڈمی)

🗁 القربة متی حصلت وقعت عن الفاعل لغیره ولهذا تعتبر اهلیة الفاعل ونیته.(رسائل ابن عابدین (۱/ ۱۶۷) الرسالة السابعة "شفاء العلیل وبل الغلیل فی حکم الوصیة بالختمات والتها لیل،ط:سهیل اکیڈمی)

(۲) قلت: لکن سئل ابن حجر المکی عما لو قرأ لأهل المقبرة الفاتحة هل یقسم الثواب بینهم أو یصل لکل منهم مثل ثواب ذلک کاملا؟ فأجاب بأنه أفتی بجمع الثانی وهو اللائق بسعة الفضل. (الشامیه (۲/ ۲۴۴) کتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب فی القراءة للمیت واهداء ثوابهاله، ط: سعید).

🗁 سئل "نفع الله به" عمن مر بمقبرة فقرأ الفاتحة واهداها لهم فهل تقسم بینهم أو یصل لکل منهم مثل ثوابها کاملا ؟ فأجاب بقوله: أفتی جمع بالثانی وهو اللائق بسعة الفضل. (الفتاوی الفقهیة الکبری (۲/ ۱۷) کتاب الجنائز، ط: المکتبة الاسلامیه).

☆......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قبرستان سے گزرا اور اس نے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص ﴿قل هو الله احد﴾ پڑھی اور مردوں کی روحوں کو بخش دی تو اس کو مردوں کی تعداد جتنا ثواب دیا جائے گا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ اس کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔(۱)

(۱) واخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل "قل هو الله احد" عن علی مرفوعا "من مر علی المقابر وقرأ "قل هو الله" احدی عشر مرة ثم وهب أجرها للأموات أعطی من الاجر بعدد الأموات. (شرح الصدور للسیوطی (ص۱۳۵) باب فی قرأة القران للمیت أو علی القبر، ط: مطابع الرشید بالمدینه المنوره).

(الدر المختار (۲/۲۴۲، ۲۴۳) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی زیارة القبور، ط: سعید).

مراقی الفلاح مع حاشیه الطحطاوی (ص: ۶۲۲) کتاب الصلاة باب أحکام الجنائز فصل فی زیارة القبور، ط: قدیمی).

ج

جان کا نکلنا

ملک الموت کے بلانے پر جان اس طرح نکلتی ہے جیسے سپیرا سانپ کو اس کے سوراخ سے بلائے، اور مومن اور کافر دونوں کے جسموں سے روح نکلنے کی حالت یکساں ہوتی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ مومن کی جان تو خود نکل جانا چاہتی ہے جیسے قے، اور کافر کی جان ہونٹ تک آ کر پھر جسم کے اندر واپس جانا چاہتی ہے۔(۱)

جان نکلنے کے وقت رونا

''رونا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۹۸/۱)

جائے نماز کفن کے کپڑے سے نکالنا

☆...... جائے نماز کفن میں داخل نہیں ہے۔ اس کو کفن میں داخل نہ سمجھا جائے۔(۲)

باقی میت کا ولی وہ کپڑا جس کو دے دے وہ مالک ہوجائے گا۔ لیکن یہ بات

---

(۱) قال صاحب الأفصاح فی معنی هذه الحدیث: اعلم أن خروج الروح عند دعاء ملک الموت له، من جنس دعاء الحاوی الحیة من جحرها، وخروج الجسمین عند دعاء علی حد سواء، فأما المؤمن فیتهوع نفسه، أی یستدعی إخراجها، إذا التهوع إنّما هو استدعاء القی للبروز، وأمّا الکافر، فیتبلع روحه، والتبلُّع رد الجسم الّذی فی الفم، أو یرید الرجوع إلی الجوف انتهی. (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور: (ص: ۴۳) باب علامة خاتمة الخیر، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

(۲) ویسن فی الکفن له ازار و قمیص ولفافة. (الدر المختار (۲۰۲/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ط: سعید)

🗀 کفن الرجل سنة ازار وقمیص ولفافة. (الهندیه (۱۶۰/۲) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیه).

🗀 وکفنه سنة ازار وقمیص ولفافة. (البحر الرائق (۱۷۵/۲) کتاب الجنائز، ط: سعید).

یاد رہے کہ کفن کے کپڑے سے جائے نماز نکالنا ضروری نہیں ہے۔ اور اگر کسی نے غلطی سے نکال لی تو وہ میت کے ولی کو دے دے، تاکہ وہ چاہے تو خود رکھے یا کسی محتاج کو دے دے۔ اگر میت کے ولی نے وہ کپڑا امام صاحب کو دے دیا اور امام نے اس سے کوئی کپڑا ابنا کر پہنا اور نماز پڑھائی تو نماز اس کے پیچھے درست ہے۔(۱)

☆......کفن سے کپڑا بچا کر امام کے لیے "جائے نماز" بنانا غلط رسم اور ناجائز ہے۔ اور یہ کفن کے مصارف میں داخل نہیں ہے۔(۲)

☆......حدیث شریف اور فقہ کی کتابوں میں جہاں کفن کا ذکر ہے وہاں "جائے نماز" کا کہیں بھی ذکر نہیں۔(۳)

جذامی

اگر کسی جذامی کا انتقال ہو جائے، اور اس کو ہاتھ لگا کر غسل دینا دشوار ہو تو اس صورت میں مرد میت پر مرد اور عورت میت پر عورت لوٹے وغیرہ سے پانی بہا دے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھ پر تھیلی وغیرہ باندھ کر صرف تیمّم کرا دے۔(۴)

---

(۱) وبقی الکفن عاد الترکة. (الهندیة (۱/۱۶۲) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیه).

(۲) (فتاوی دارالعلوم دیوبند (۵/۲۶۳) فصل ثالث مردوں کے کفن کا بیان، نماز جنازہ کے لئے جائے نماز اور اس کا حکم، ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)۔

(۳) ویسنّ فی الکفن له ازار و قمیص ولفافة. (الدر المختار (۲/۲۰۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ط: سعید).

▭ اکثر مایکفن فیه الرجل ثلاثه اثواب: ازار ورداء وقمیص. (بدائع الصنائع (۱/۳۰۶) کتاب الصلاة، فصل واما کیفیة وجوبه، ط: سعید).

▭ وکفنه سنة ازار وقمیص ولفافة. (البحر الرائق (۲/۱۷۵) کتاب الجنائز، ط: سعید).

(۴) ولو کان المیت متفسخا یتعذر مسحه کفی صب الماء علیه کذا فی التاتارخانیه. (الهندیة (۱/۱۵۸) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه)=

جذامی کی تدفین

مسلمان جذامی کی نعش کو غسل اور کفن دے کر جنازے کی نماز پڑھ کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہیے۔ اس پر نمک یا کیمیکل ڈال کر بھسم کرنا یا جلانا جائز نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے دیگر اموات کی طرح اس کو دفن کرنا ضروری ہے۔(۱)

جرائم کے دوران ہلاک ہونے والے

بعض لوگ تاوان وصول کرنے کے لیے لوگوں کو اغوا کرتے ہیں، تاوان کی رقم نہ ملے تو قتل بھی کر دیتے ہیں اور موقع ملے تو قتل وغارت بھی کرتے ہیں، ایسے لوگ اگر ان جرائم کے دوران کسی طرح مقابلے میں مارے جائیں تو ان کے جنازے کی نماز تعزیر کے طور پر نہیں پڑھی جائے گی، تاکہ دوسرے لوگوں کو سبق ہو۔

= (التاتارخانیه (۱۰۴/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، فی بیان کیفیة الغسل، ط:قدیمی).

والمنفتخ الذی تعذر مسه یصب علیه الماء. (مراقی الفلاح مع حاشیه الطحطاوی (ص: ۵۶۹، ۵۷۰) کتاب الصلاة، باب أحکام الجنائز، ط: قدیمی).

ان عدم الماء یمم المیت لقوله تعالیٰ "فلم تجدوا ماء فتیمموا" ولقول رسول الله ﷺ: جُعلت لی الأرض مسجدا وطهورا.......... وکذا لو کان الجسم بحیث لوغسل لتهری. فقه السنة (۳۳۶/۱) الجنائز، صفة الغسل التیمم للمیت عند العجز عن الماء ،ط: دار ابن کثیر دمشق بیروت).

(۱) قال القاضی: مذهب العلماء کافة، الصلاه علی کل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا. (الکامل شرح النووی علی الصحیح للمسلم (۳۱۴/۱) قبیل کتاب الزکاة، ط: قدیمی).

فکل مسلم مات بعدالولادة یصلی علیه صغیرا کان او کبیراً ذکراً کان او انثی، حرا کان او عبدا الا البغاة وقطاع الطریق ومن بمثل حالهم لقول النبی ﷺ: صلوا علی کل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۳۱۱/۱) کتاب الجنائز، فصل واما الکلام فی صلاة الجنازة).

وهی فرض علی کل مسلم مات خلا) أربعة (بغاة وقطاع الطریق.......... اذا قتلوا فی الحرب...... وکذا أهل العصبة ومکابر فی مصر لیلا بسلاح وخناق. (الدر المختار (۲۱۰/۲) کتاب الصلاة ،باب صلاة الجنازة، مطلب هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی، ط: سعید).

اور اگر ان جرائم میں ملوث افراد طبعی موت مرجائیں تو پھر مسلمان ہونے کی حیثیت سے ان کے جنازے کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ٹارگٹ کلر، بھتہ وصول کرنے والے، اور لوگوں کو بلاوجہ قتل کرنے والے دہشت گردوں کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

جڑواں بچوں کے جنازے کی نماز

ایک عورت کے مثلاً: دو بچے ایک ساتھ پیدا ہوئے پھر دونوں بچوں کا ایک ساتھ ہی انتقال ہوگیا تو دونوں بچوں کے جنازے کی نماز الگ الگ پڑھنا بہتر ہے۔ اور ایک ساتھ بھی پڑھنا جائز ہے۔ لیکن دونوں پر نماز پڑھنا لازم ہے چاہے دونوں کے جنازے کی نماز ایک ساتھ پڑھے یا الگ الگ پڑھے۔(۲)

---

(۱) وهي فرض على كل مسلم مات خلا أربعة : بغاة وقطاع طريق فلايغسلوا ولايصلي عليهم اذا قتلوا في الحرب ولو بعده صلي عليهم ...... الخ (الدرالمختار مع الرد(۲/۲۱۰) كتاب الصلوة، باب الجنائز، مطلب في صلاة الجنازة،ط:سعيد)

الاالبغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم ...... الخ (بدائع الصنائع(۱/۳۱۱) فصل: الكلام في صلاة الجنازة،ط:سعيد)

الهندية، (۱/۱۶۳) كتاب الصلوة،الفصل الخامس فى الصلوة على الميت،ط؛سعيد)

(۲) واذا اجتمعت الجنائزفافراد الصلوة على كل واحدة أولىٰ من الجمع.....وان جمع جاز، قوله: وان جمع جاز اى بان صلى على الكل صلاة واحدة. الدرمع الرد(۲/۲۱۸،۲۱۹) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،قبيل مطلب،فى بيان من هو أحق بالصلاة على الميت،ط:سعيد.)

واجتمعت الجنائزفالافراد لكل منهاأولىٰ...... وان اجتمعن...... وصلى مرة واحدة صح. مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى(ص:۵۹۲) كتاب الصلوة باب احكام الجنائز،فصل الصلاة عليه، ط: قديمى)

ولواجتمعت الجنائزيخيرالامام ان شاء صلى على كل واحدة على حدة،وان شاء صلى على الكل دفعة بالنية على الجمع. الهندية(۱/۱۶۵) كتاب الصلوة ،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلوة على الميت،ط:رشيديه)

جڑواں دو بچے

اگر ایک ساتھ زندہ پیدا ہونے والے دو بچے مرجائیں تو ان پر جنازہ کی نماز پڑھنا لازم ہے۔(۱)

اگر دونوں کے جنازہ کی نماز ایک ساتھ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتے ہیں، البتہ الگ الگ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔(۲)

جسم پھٹ گیا

اگر میت کا جسم پانی وغیرہ میں ڈوب جانے کی وجہ سے پھول کر پھٹ جائے تو

---

(۱) عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبیﷺ قال : الطفل لایصلی علیه ولا یرث ولایورث حتی یستهل . (جامع الترمذی : (۱/۲۰۰) أبواب الجنائز ، باب ماجاء فی ترک الصلاة علی الطفل حتی یستهل ، ط: سعید)

ومن ولد فمات ، یغسل ویصلی علیه ان استهل ، والا غسل وسمی وادرج فی خرقة و دفن ولم یصل علیه . (الدر مع الرد : (۲/۲۲۷، ۲۲۸) کتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۲/۳۳۰) کتاب الصلاة ، باب الجنائز ، فصل : السلطان أحق بصلاته علیه، ط: رشدیه .

تبیین الحقائق : (۱/۵۸۱) کتاب الصلاة ، باب الجنائز ، فصل : السلطان أحق بصلاته علیه ، ط: دار الکتب العلمیة ، بیروت .

(۲) عن أبی مالک رضی اللہ عنه : أمر رسول اللہﷺ یوم أحد بحمزة ، فوضع وجیئ بتسعة ، فصلی علیهم رسول اللہﷺ فرفعوا وترک حمزة ، ثم جیئ بتسعة ، فوضعوا وصلی علیهم سبع صلوات ، حتی صلی علی سبعین وفیهم حمزة رضی اللہ تعالیٰ عنه فی کل صلاة صلاها . (مراسیل أبی داؤد : (ص: ۱۸) فی الصلاة علی الشهداء ، ط: سعید)

وإذا اجتمعت الجنائز فإفراد الصلاة أولیٰ . (الدر مع الرد : (۲/۲۱۸) باب الجنائز ، ط: سعید)

البحر : (۲/۳۲۸) کتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: رشیدیه .

الهندیة : (۱/۱۶۵) کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الخامس ، ط: رشیدیه .

جنازے کی نماز ساقط ہو جاتی ہے۔(۱)

جسم کا بیشتر حصہ ملا

جب تک میت کے جسم کا بیشتر حصہ یا نصف حصہ سر کے ساتھ نہیں پایا جائے گا غسل دینا ضروری نہیں ہے۔(۲)

جسم کے بعض اعضاء ملیں

اگر جہاز وغیرہ کے حادثہ میں انسانی جسم متاثر ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے، اور پورا جسم نہ ملے بلکہ بعض حصے دستیاب ہوں تو اس صورت میں اگر جسم کا اکثر حصہ مل جائے یا نصف حصہ سر کے ساتھ مل جائے تو اس پر جنازے کی نماز پڑھے جائے

(۱) وقيدبعدم التفسيخ لانه لايصلى عليه بعد التفسخ لأن الصلاة شرعت على بدن الميت فاذا تفسخ لم يبق بدنه قائماً. البحر الرائق(۲/۱۸۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان أحق بصلوته، ط: سعيد)

فان تفسخ لايصلى عليه مطلقاً لانهاشرعت على البدن ولا وجود له مع التفسخ. حاشية الطحطاوى على المراقى.(ص: ۵۹۲) كتاب الصلوة باب احكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمى)

ولايصلى عليه بعد التفسخ لماسيأتى قريبا من عدم جوازها على العضوعندنا.(حلبى كبير (ص: ۵۹۰) فصل فى الجنائز، ط، سهيل اكيڈمى)

(۲) ولووجد أكثر البدن او نصفه مع الرأس يغسل ويكفن ويصلى عليه......وان وجدنصفه من غير الرأس أووجد نصفه مشقوقاًطولاً فانه لايغسل ولايصلى عليه ويلف فى خرقة ويدفن فيها. الهندية (۱/ ۱۵۹) كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيديه.)

ولووجدالأكثرمنه غسل، لان للاكثرحكم الكل وان وجدالاقل منه أو النصف لم يغسل...... وذكر القاضى فى شرحه مختصر الطحاوى: انه اذا وجدالنصف ومعه الرأس يغسل، وان لم يكن معه الرأس لايغسل، فكأنه جعله مع الرأس فى حكم الاكثر، لكونه معظم البدن. بدائع الصنائع، (۱/ ۳۰۲) كتاب الصلوة، فصل: واما شرائط وجوبه(الجنازة)ط: سعيد)

وجدطرف من اطراف انسان أونصفه مشقوقاً طولاً أوعرضاً يلف فى خرقه الااذا كان معه الرأس فيكفن كمافى البدائع. الشامية، (۲/ ۲۰۵) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب فى الكفن، ط: سعيد)

گی۔ اور اگر جسم کا اکثر حصہ نہ ملے تو جنازہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

جلا دینے کی وصیت کرنا

☆...... اگر کسی صحیح عقیدے والے سچے مسلمان نے یہ وصیت کی کہ اس کو مرنے کے بعد دفن نہ کیا جائے بلکہ جلا دیا جائے تو اس کی یہ وصیت معتبر نہیں ہے۔ اور لوگوں کے لیے اس کی لاش کو جلانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ بلکہ اس کو سنت کے مطابق غسل اور کفن دے کر جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔(۲)

☆...... اور اگر ایسی وصیت کرنے والے آدمی کا عقیدہ صحیح نہیں تھا۔ اور وہ زندگی میں اسلامی قوانین اور احکام کے بارے میں بکواس کیا کرتا تھا اور نفرت کا

---

(۱) وذكر القاضي في شرحه مختصر الطحاوي: أنه اذا وجد النصف ومعه الرأس يغسل، وان لم يكن مع الرأس لايغسل فكأنه جعله معه الرأس في حكم الأكثر، لكونه معظم البدن. (بدائع الصنائع، (۳۰۲/۱) كتاب الصلوة،(صلاة الجنازة) فصل: شرائط الوجوب،ط:سعيد)

ولو وجد أكثر البدن أو نصفه مع الرأس يغسل ويكفن ويصلي عليه، كذا في المضمرات. (الهندية، (۱۵۹/۱) كتاب الصلوة،الباب الحادى والعشرون فى الجنازة الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه)

رد المختار،(۱۹۹/۲) كتاب الصلوة،باب صلاة الجنازة، مطلب في حديث كل سبب ونسب منقطع،ط:سعيد)

(۲) واذا اوصىٰ أن يدفن فى مسح كان اشتراه ويغل ويقيد رجله فهذه وصية بماليس بمشروع فبطلت ويكفن كفن مثله ويدفن كمايدفن سائر الناس. الهندية،(۹۵/۶، ۹۶) كتاب الوصايا،الباب الثانى فى بيان الالفاظ التى تكون وصية والتى لاتكون وصية،ط:رشيديه)

لو اوصى بان يكفن بالف دينار يكفن بكفن وسط،ولو اوصىٰ بان يكفن فى ثوبين لايراعىٰ شرائط الوصية...... ولو اوصىٰ بان يدفن مع فلان فى قبرواحد لايراعى شرطه. الشامية، (۶/ ۶۵۶، ۶۵۷) كتاب الوصايا،ط:سعيد)

اوصىٰ بان يكفن فى مسح ويغل يده ورجله يكفن كماهو الشرع ويدفن ولايلتفت الى وصية. البزازية على هامش الهندية(۴۴۰/۶) كتاب الوصايا،الرابع فى الدفن والكفن ومايتصل بهما، ط: رشيدية)

اظہار کرتا تھا، تو اس کو مسلمان تسلیم نہیں کیا جائے گا۔(۱)

اور اس کو سنت کے مطابق غسل اور کفن نہیں دیا جائے، اور جنازے کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ بلکہ اس کو گڑھا کھود کر ایسے ہی دفن کر دیا جائے گا۔(۲)

جل کر کوئلہ ہو گیا

جو شخص جل کر بالکل کوئلہ بن گیا یا بدن کا اکثر حصہ جل کر خاکستر ہو گیا ہو، اس کو غسل و کفن دینا اور جنازے کی نماز پڑھنا کچھ واجب نہیں ہے۔ یوں ہی کسی کپڑے

---

(۱) والاستهزاء على الشريعة كفر، لان ذالک من امارات التكذيب، شرح العقائد (ص: ۱۵۰) ط: مير محمد كتب خانه)

وانما عدمنه (اى من الكفر) لبس الغيار وشد الزنار ونحوهما كفراً لانها تدل على التكذيب فان من صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم لايجترى عليها ظاهراً، لا لانها كفر فى أنفسها. (تفسير بيضاوى (ص: ۴۲) سورة البقرة، الآية: ۶، ط: رحمانيه)

يكفر اذا وصف الله تعالىٰ بمالايليق به أو سخر باسم من أسمائه أو بأمر من أوامره او انكر وعده ووعيده. (الهنديه، (۲/ ۲۵۸) كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، مطلب موجبات الكفر، ط: رشيديه)

(۲) واذ امات الكافر وله ولى مسلم يغسله ويكفنه ويدفنه ولكن يغسل غسل الثوب النجس ويلف فى خرقة ويحفر حفيرة من غير مراعاة سنة التكفين واللحد ولايوضع فيه بل يلقى. (الهنديه، (۱/ ۱۶۰) كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيديه)

واما المرتد فيلقى فى حفرة كالكلب...... فلوله قريب فالأولىٰ تركه لهم...... (من غير مراعاة السنة) فيغلسه غسل الثوب النجس ويلفه فى خرقة ويلقيه فى حفرة. (الدر المختار (۲/ ۲۳۰، ۲۳۱) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، قبيل مطلب فى حمل الميت، ط: سعيد)

(وان كان لكافر قريب مسلم) حاضر، ولا ولى له كافر، (غسله) المسلم (كغسل خرقة نجسة) لايراعى فيه سنة عامة فى بنى آدم، ليكون حجة عليه، لاتطهيراً له...... وكفنه فى خرقة من غير مراعاة كفن السنة والقاه فى حفرة من غير وضع كالجيفة. (قوله: لايراعى فيه سنة) اى التغسيل من غير وضوء وبداءة بالميامن. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص: ۶۰۰، ۶۰۱) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، فصل بعد فصل: الصلاة عليه، ط: قديمى)

میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہیے۔(۱)

جل کر مر گیا

☆......اگر کوئی شخص آگ یا بجلی وغیرہ میں جل کر مر گیا ہے لیکن لاش پھول کر پھٹی نہیں تو اسے سنت کے مطابق غسل اور کفن دے کر جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے اور اگر لاش پھٹ گئی ہے تو جنازے کی نماز پڑھے بغیر ہی دفن کر دیا جائے۔(۲)

☆...... جو آدمی جل کر مر جاتا ہے وہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوتا ہے، دنیوی احکام کے اعتبار سے شہید نہیں ہوتا۔ اس لیے اس کو غسل اور کفن دے کر

(۱) ولو وجد أكثر البدن او نصفه مع الرأس يغسل ويكفن ويصلى عليه...... وان وجد نصفه من غير الرأس أو وجد نصفه مشقوقاً طولاً فانه لا يغسل ولا يصلى عليه ويلف في خرقة ويدفن فيها. (الهندية (۱/ ۱۵۹) كتاب الصلوة ،الباب الحادي والعشرون في الجنائز،الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه)

🗀 ولو وجد الاكثر منه غسل، لان للاكثر حكم الكل وان وجد الاقل منه أو النصف لم يغسل...... وذكر القاضي في شرحه مختصر الطحاوي:انه اذا وجد النصف ومعه الرأس يغسل وان لم يكن معه الرأس لا يغسل فكأنه جعله مع الرأس في حكم الاكثر لكونه معظم البدن ولو وجد نصفه مشقوقاً لا يغسل لما قلنا.(بدائع الصنائع،(۱/ ۳۰۲) كتاب لجنائز ،فصل: وأما شرائط وجوبه، ط: سعيد)

🗀 وجد طرف من أطراف انسان او نصفه مشقوقاً طولاً أو عرضاً يلف في خرقه الا اذا كان معه الرأس فيكفن كما في البدائع.(الشامية،(۲/ ۲۰۵) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب في الكفن، ط: سعيد.)

(۲) قيد بعدم التفسخ، لانه لا يصلى عليه بعد التفسخ لان الصلاة شرعت على بدن الميت فاذا تفسخ لم يبق بدنه قائماً.(البحر الرائق(۲/ ۱۸۲) كتاب الجنائز ،فصل السلطان أحق بصلوته، ط: سعيد)

🗀 فان تفسخ لا يصلى عليه مطلقاً، لانها شرعت على البدن ولا وجود له مع التفسخ. حاشية الطحطاوي على المراقي.(ص: ۵۹۲) كتاب الصلوة باب احكام الجنائز،فصل الصلاة عليه، ط: قديمي)

🗀 ولا يصلى عليه بعد التفسخ لما سياتي قريبا من عدم جوازها على العضو عندنا.(حلبي كبير (ص: ۵۹۰) فصل في الجنائز،ط،سهيل اكيڈمی)

🗀 انظر الحاشية السابقة رقم:۴ على الصفحة السابقة)

جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کرنا ضروری ہے۔(۱)

اگر غسل دینا ممکن نہ ہوتو تیمّم کرانا ضروری ہے۔(۲)

☆اور اگر غسل کے بغیر دفن کردیا ہے تو قبر پر دوبارہ جنازے کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ غسل کے بغیر جنازے کی جو نماز ہوئی ہے وہ معتبر نہیں۔ باقی دفن کردینے کے بعد چوں کہ نکال کر غسل دینے کی اجازت نہیں لہٰذا غسل ساقط ہوجائے گا اور دوبارہ نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوجائے گی۔ مگر یہ حکم لاش پھٹنے سے پہلے پہلے

---

(۱) ویصلی علیه بلا غسل ویدفن بدمه وثیابه لحدیث"زملوهم بکلومهم......" وکل ذالک فی الشهید الکامل ،والا فالمرتث شهیدالآخرة،وکذا الجنب...... والغریق والحریق،قوله: فی الشهید الکامل وهوشهیدالدنیاوالآخرة ،وشهادة الدنیابعدم الغسل الا لنجاسة اصابته غیردمه کما فی ابی سعود، وشهادة الآخرة بنیل الثواب الموعود للشهید. (الدرمع الرد(۲/۲۵۰، ۲۵۲) کتاب الصلوة، باب الشهید ط:سعید.)

🗁 ویغسل الشهیدعن الامام ان قتل جنباً...... أوقتل حائضاً اونفساء...... او ارتث...... ای حمل من المعرکة رثیثاً ای جریحاً ،وبه رمق کذا فی الصحاح وسمی مرتثاً لانه صار خلقاً فی حکم الشهادة، بماکلف به من احکام الدنیا أو وصل الیه من منافعها (بعد انقضاء الحرب)فسقط حکم الدنیا وهوترک الغسل فیغسل، وهوشهید فی حکم الآخرة له الثواب الموعود للشهداء.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی(ص:۲۲۷،۲۲۹) کتاب الصلوة،باب احکام الشهید،ط:قدیمی)

🗁 وحاصله فی الشرع ان ینال بعد مرافق الحیاة فبطلت شهادته فی حکم الدنیا فیغسل وهو شهید فی حکم الآخرة فینال الثواب الموعود للشهداء.(البحرالرائق (۲/۱۹۸)کتاب الجنائز، باب الشهید، ط:سعید)

(۲) ویقوم التیمم مقام غسل المیت عندفقد الماء أو تعذر الغسل کأن مات حریقاً ویخشی ان یتقطع بدنه اذا غسل بدلک او بصب الماء علیه بدون دلک،اما ان کان لایتقطع بصب الماء فلا یتیمم بل یغسل بصب الماء بدون دلک،(کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة، (۱/۵۰۴) کتاب الصلوة ،مباحث الجنائز، شروط غسل المیت،ط:دارالفکر)

🗁 الهندیة(۱/۱۶۰)کتاب الصلوة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الثانی فی الغسل، ط:رشیدیه)

🗁 (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی(ص:۵۶۹،۵۷۰) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

ہے۔لاش پھٹنے کے بعد قبر پر بھی جنازے کی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

جل گیا

☆......اگر جلنے کی صورت میں بدن کا اکثر حصہ جلنے سے محفوظ ہے اگرچہ سر کے بغیر ہو، یا آدھا بدن سر کے ساتھ محفوظ ہو، یا پورا جسم جلا ہو مگر معمولی جلا ہو، گوشت، کھال اور ہڈیاں سالم ہوں تو اس کو باقاعدہ غسل اور کفن دینے کے بعد جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کرنا چاہئے۔(۲)

☆......اگر کوئی شخص جل کر مر گیا اور یہ ڈر ہے کہ غسل دیتے وقت جسم کو ملا گیا یا ملے بغیر ہی پانی بہا دیا گیا تو مردے کا جسم بگڑ جائے گا، تو غسل نہ دیا جائے، بلکہ تیمم

(۱) (وان دفن)او أهيل عليه التراب بلاصلوة لأمر اقتضىٰ ذلك (صلىٰ على قبره وان لم يغسل) لسقوط شرط طهارته لحرمة نبشه وتعاد(ولوصلى عليه قبل الدفن) بلا غسل لفساد الاولىٰ بالقدرة على تغسيله قبل الدفن...... مالم يتفسخ.((مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي (ص: ۵۹۱، ۵۹۲) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل بعد فصل : الصلاة عليه،ط:قديمي)

🗁 (وان دفن)او أهيل عليه التراب بغير صلوة أو بها بلاغسل...... صلى على قبره استحساناً مالم يغلب على الظن تفسخه من غير تقدير هو الاصح.(الدرالمختار(۲/۲۲۴)كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة، مطلب في كراهة صلاة الجناز في المسجد،ط:سعيد.)

🗁 قوله: فان دفن بلا صلاة صلى على قبره مالم يتفسخ...... أطلقه فشمل ما اذا كان مدفونا بعد الغسل او قبله. (البحر الرائق (۲/ ۲۸۲) كتاب الجنائز،فصل السلطان احق بصلاته ،ط:سعيد.)

(۲) ولووجدأكثر البدن أو نصفه مع الرأس يغسل ويكفن ويصلى عليه. (الهندية(۱/۱۵۹)كتاب الصلوة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز،الفصل الثاني في الغسل،ط:رشيديه.)

🗁 ولووجدالأكثر منه غسل لأن للاكثرحكم الكل وان وجدالأقل منه أوالنصف لم يغسل...... وذكر القاضي في شرحه مختصر الطحاوي:انه اذا وجدالنصف ومعه الراس يغسل، وان لم يكن معه الرأس لايغسل فكأنه جعله مع الرأس في حكم الاكثر، لكونه معظم البدن.(بدائع الصنائع، (۱/ ۳۰۲) كتاب الصلوة ،فصل: وأما شرائط وجوبه،ط:سعيد)

🗁 وأجمعوا انه لووجداكثرالبدن يغسل ويصلى عليه...... وان كان نصف البدن ومعه الرأس غسل وصلى عليه ودفن.(التاتارخانية،(۲/۱۳۶)كتاب الصلوة،الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، القسم الرابع...... نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات،ط:قديمي)

کرایا جائے۔ ہاں اگر پانی بہانے سے مردے کا جسم بگڑنے یا بکھرنے کا اندیشہ نہ ہو تو تیمم نہ کرایا جائے، بلکہ جسم کو ملے بغیر ہی پانی بہا کر غسل دیا جائے۔(۱)

جماعت جنازے کی نماز میں شرط نہیں ہے

جنازے کی نماز میں جماعت شرط نہیں ہے۔ اگر ایک شخص بھی جنازے کی نماز پڑھ لے گا تو فرض ادا ہو جائے گا، خواہ نماز پڑھنے والا مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ۔ اور اگر کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گناہ گار ہوں گے۔ لیکن جنازے کی جماعت میں جتنے بھی زیادہ لوگ ہوں اتنا ہی بہتر ہے۔(۲)

---

(۱) ویقوم التیمم مقام غسل المیت عندفقد الماء أو تعذر الغسل کان مات حریقاً ویخشی ان یتقطع بدنه اذا غسل بدلک او بصب الماء علیه بدون دلک، اما ان کان لایتقطع بصب الماء فلایتیمم بل یغسل بصب الماء بدون دلک، (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة (۱/ ۵۰۴) کتاب الصلوة ،مباحث الجنائز، شروط غسل المیت، ط: دارالفکر)

▭ ولو کان المیت متفسخا یتعذر مسحه کفی صب الماء علیه کذا فی التتارخانیة. (الهندیة (۱/ ۱۵۸) کتاب الصلوة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه)

▭ وفی الفتاویٰ العتابیة : لوکان المیت متفسخاً یتعذر مسحه کفی صب الماء علیه. (التتارخانیة، (۱/ ۱۰۴) کتاب الصلوة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، فصل: فی بیان کیفیة الغسل، ط: قدیمی)

▭ والمنتفخ الذی تعذرمسه یصب الماء علیه. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۵۶۹، ۵۷۰) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی.)

(۲) ومن صفتها انها فرض کفایة، اذا قام بها البعض. وفی شرح المتفق: واحداً کان او جماعةً ذکراً کان اوانثیٰ، سقط عن الباقین، واذا ترک کلهم أثموا، وفی السراجیة: اذا صلت امرأة او عبد او امة جازت. (التتارخانیة، (۱/ ۱۱۷) کتاب الصلوة، الباب الثانی والثلاثون، الاول فی نفس الصلوة وصفتها، ط: قدیمی)

▭ الصلوة علی الجنازة فرض کفایة اذا قام به البعض واحداً کان او جماعة ذکراً کان او انثیٰ سقط عن الباقین واذا ترک الکل أثموا... والصلاة علی الجنازة تتادی باداء الامام وحده لان الجماعة لیست بشرط الصلاة علی الجنازة. (الهندیة (۱/ ۱۶۲) کتاب الصلوة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت، ط: رشیدیه)

▭ الصلاة علیه...... فرض کفایة...... ولوامرأة، قوله: فرض کفایة...... والجماعة فیها لیست بشرط. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۵۸۰) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل الصلوة علیه، ط: قدیمی.)

جماعت خانے میں جنازے کی نماز پڑھنا

اگر جنازے کی نماز پڑھنے کی متعین جگہ میں حاضرین کے سمانے کی گنجائش نہ ہو، اور جماعت خانے (شرعی مسجد) کے علاوہ اور کوئی جگہ نہ ہو تو ایسی صورت میں جنازے کی نماز جماعت خانے میں بلا کراہت پڑھ سکتے ہیں۔(۱)

جماعت کی زیادہ ضرورت ہے جنازے کی نماز میں

''جنازہ کی نماز میں جماعت کی زیادہ ضرورت ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۶۳)

جماعت میں افراد زیادہ ہونے کے لیے تاخیر کرنا مکروہ ہے

''صفیں کم سے کم تین ہوں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۴۷۸)

جمعرات کی شام مردوں کی روحیں اپنے گھروں میں نہیں آتیں

بعض عوام کا عقیدہ ہے کہ ہر جمعرات کی شام کو مردوں کی روحیں اپنے گھروں میں آتی ہیں اور دیکھتی ہیں کہ ہم کو کون ثواب بخشتا ہے؟ اگر کچھ ثواب مل گیا تو خیر، ورنہ مایوس ہو کر واپس لوٹ جاتی ہیں۔ یہ خیال بھی سراسر غلط ہے۔ اور بُرا عقیدہ ہے۔

---

(۱) وصلوة الجنازة فی المسجد الذی تقام فیه الجماعة مکروهة...... ولاتکره بعذر المطر ونحوه هکذا فی الکافی. (الهندیة (۱/۱۶۵) کتاب الصلوة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت، ط: رشیدیه)

☐ (حاشیة الطحطاوی علی المراقی (ص: ۵۹۵) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: الصلوة علیه، ط: قدیمی)

☐ تتمة: انما تکره فی المسجد بلاعذر، فان کان فلا، ومن الاعذار المطر کمافی الخانیة والاعتکاف کمافی المبسوط. (الشامیة، (۲/۲۲۶) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب مهم، اذا قال ان شتمت فلاناً فی المسجد یتوقف علی کون الشاتم فیه، ط: سعید)

قرآن وحدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۱)

جمعہ تک جنازے کی نماز کو موخر کرنا

☆...... جمعہ کے دن موت ہونے پر اگر غسل کفن دے کر جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کر کے جمعے کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو زیادہ لوگ شریک ہونے کی امید پر جمعہ کے بعد تک تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

☆...... اور اگر جمعے کے دن ایسے وقت انتقال ہوا ہے کہ غسل کفن دے کر جنازہ پڑھ کر دفن کرنے کی صورت میں جمعہ کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو جمعہ تک موخر کرنا بلا کراہت درست ہے۔

☆...... واضح رہے کہ میت کو دفن کرنے میں جلدی کرنا مستحب اور افضل ہے۔ بلا وجہ دیر کرنا مکروہ ہے۔

☆...... اگر کسی شہر میں قبرستان بہت دور ہے اور جمعہ سے پہلے دفن کرنے کی صورت میں جمعہ فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو اس صورت میں جمعہ تک تاخیر کرنا بلا کراہت

---

(۱) عن سعيد بن جبير أن أرواح الأحياء وأرواح الأموات تلتقي في المنام فيتعارف منها ماشاء الله ان يتعارف فيمسک التي قضى عليها الموت ويرسل الاخرىٰ الىٰ اجسادها الىٰ انقضاء مدة حياتها. (تفسير النسفي (ص: ۱۰۴۰)سورة الزمر،الآية: ۴۲،ط:دار المعرفة.)

🗁 عن السدى والتي لم تمت في منامها قال: يتوفاها في منامها قال: فيلتقي روح الحي وروح الميت فيتذاكران ويتعارفان ،قال: فترجع روح الحي الى جسده في الدنيا الىٰ بقية اجلها وتريد روح الميت ان ترجع الى جسده فتحبس. (مجموع الفتاوىٰ لابن تيمية،(۴۵۲/۵)شرح حديث النزول، تفسير النشأة الثانية القولان في آية،فيمسک التي قضىٰ عليها الموت،ط:دار الرحمت)

🗁 كتاب الروح لابن القيم(ص: ۵۰)المسالة الثاني وهي هل تتلاقي أرواح الأحياء ،ارواح الأموات أم لا؟ط:دار الكتب العلمية بيروت.)

🗁 من قال ان ارواح المشائخ حاضرة يكفر. (بزازية على هامش الهندية،(۳۲۶/۶) كتاب الفاظ تكون اسلاماً او كفراً او خطاء،الثاني فيما يتعلق بالله تعالىٰ،ط:رشيديه.)

درست ہے۔(۱)

جمعہ کے دن موت آجائے

جمعہ کے دن موت آنے سے قبر کا عذاب معاف ہوجاتا ہے۔ البتہ آخرت کا عذاب معاف نہیں ہوتا۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی برکت سے قبر کے عذاب سے بچ جائے گا۔ اور آئندہ منازل آسان ہوجائیں گی۔ لیکن آخرت کے عذاب سے بچنے کے لیے عمل کی ضرورت ہوگی۔

خاص دنوں کی آمد پر قیدیوں کی قید میں تخفیف کا قانون دنیا میں بھی رائج ہے۔ اگر جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کی عظمت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ شرابیوں اور سودخوروں کی قید میں تخفیف کردیں تو ہمیں اس پر کیا اعتراض ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله: وكذا يستحب الإسراع بتجهيزه كله) أى من حين يموت، فلو جهز الميت صبيحة يوم الجمعة يكره تاخير الصلوة عليه ليصلى عليه الجمع العظيم بعد صلاة الجمعة، ولو خافوا فوت الجمعة بسبب دفنه يؤخر الدفن. ((حاشية الطحطاوى على المراقى (ص: ۶۰۴) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: فى حملها ودفنها، ط: قديمى)

🗁 حلبى كبير، (ص: ۶۰۷) فصل فى الجنائز ط: سهيل اكيڈمى.)

🗁 وكره تاخير صلاته ودفنه ليصلى عليه جمع عظيم بعد صلاة الجمعة، الا اذا خيف فوتها بسبب دفنه، (الدر المختار، (۲۳۲/۲) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب فى حمل الميت، ط: سعيد)

(۲) عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن مسلم يموت يوم الجمعة او ليلة الجمعة الا وقاه الله فتنة القبر. (جامع الترمذى، (۲۰۵/۱) ابواب الجنائز، باب ماجاء فى من يموت يوم الجمعة، ط: قديمى.)

🗁 مشكوة المصابيح (ص: ۱۲۱) كتاب الصلوة، باب الجمعة، الفصل الثالث، ط: قديمى.)

🗁 فتنة القبر، اى عذابه وسواله... وهذا يدل علىٰ ان شرف الزمان له تاثير عظيم كما ان فضل المكان له اثر جسيم. (مرقاة المفاتيح (۴۱۵/۳) كتاب الصلوة، باب الجمعة، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

🗁 ويامن الميت من عذاب القبر ومن مات فيه او فى ليلته أمن من عذاب القبر، ولاتسجر فيه جهنم. (قوله: ويامن الميت من عذاب القبر الخ) قال اهل السنة والجماعة: عذاب القبر حق، وسؤال منكر ونكير وضغطة القبر حق لكن اذا كان كافراً فعذابه يدوم الىٰ يوم القيامة،=

جنابت کا غسل نہ کرنا

حضرت ابان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا ہمسایہ مرگیا، میں اس کے غسل اور کفن و دفن میں شریک ہوا، جب قبر میں میت اتارنے کا قصد کیا تو ایک جانور بلّی کے مثل دیکھا، ہر چند کہ اس کے دفع کرنے کی کوشش کی مگر وہ دفع نہ ہوا، ناچار دوسری قبر میں دفن کرنے کا ارادہ کیا، اس میں بھی اسی جانور کو دیکھا، اس جگہ سے وہ بھی دفع نہ ہوسکا، پھر تیسری قبر میں دفن کرنا چاہا، یہاں بھی اسی جانور کو دیکھا، اور وہ بھی کسی طرح دفع نہ ہوسکا، ناچار اسی میں دفن کردیا، جب مٹی کو برابر کیا تو قبر سے ایک خوفناک آواز سنی، لوگوں نے اس کی بیوی سے اس واقعہ کو بیان کیا، اور دریافت کیا کہ وہ کیا عمل کرتا تھا، اس نے جواب دیا کہ وہ جنابت کے بعد غسل نہیں کرتا تھا۔(۱)

= ویرفع عنه یوم الجمعة، وشهر رمضان فیعذب اللحم متصلً بالروح والروح متصلاً بالجسم فیتالم الروح مع الجسد وان کان خارجاً عنه، والمومن المطیع لایعذب بل له ضغطة یجد هول ذالک وخوفه والعاصی یعذب ویضغط لکن ینقطع عنه العذاب یوم الجمعة ولیلتها ثم لایعود، وان مات یومها اولیلتها یکون العذاب ساعة واحدة وضغطة القبر ثم یقطع، کذا فی المعتقدات للشیخ ابی المعین النسفی الحنفی من حاشیة الحنفی ملخصاً، (الدر مع الرد ,۲/۱۶۵) کتاب الصلوة ، باب الجمعة، مطلب مااختص به یوم الجمعة ،قبیل باب العیدین. ط:سعید.)

(۱) قال الحافظ ابن رجب ، وروی الهیثم بن عدی ، حدثنا أبان بن عبد الله البجلی ، قال : هلک جار لنا ، فشهدنا غسله وکفنه وحمله إلی قبره ، وإذا فی قبره شبیه بالهر ، فزجرناه ، فلم ینزجر فضرب الحفار جبهته بمدرة ، فلم یبرح ، فتحول إلی قبر آخر ، فلما لحد فإذا ذٰلک الهر فیه ، فصنعوا به مثل ما صنعوا اوّلاً ، فلم یلتفت ، فرجعوا إلی قبر ثالث ، فلما لحد فإذ اذٰلک الهرّ فیه ، فصنعوا به مثل ما صنعوا ، فلم یلتفت ، فقال القوم : یا هٰؤلاء ! إنّ هٰذه الأمر ما مر بنا مثله ، فادفنوا صاحبکم ، فدفنوه ، فلما سُوّی علیه باللبن ، سمعنا قعقعة عظیمةً ، فذهبوا إلی امرأته ، فقالوا : یاهٰذه ، ماکان عمل زوجک ؟ وحدثوها ما رأوا ، فقالت : کان لایغتسل من الجنابة . (القعقعة : حکایة صوت السلاح ، أو الشیئ الیابس الصلب) . (شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور : (ص: ۲۲۶) باب عذاب القبر ، ط: المکتبة التوفیقیة ، مصر)

جنابت کی حالت میں انتقال ہو جائے

''حائضہ میت کے منہ میں پانی ڈالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۳۱۳)

جنابت کی حالت میں قبر کی زیارت کرنا

''ناپاک حالت میں قبر کی زیارت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۳۷۰)

جنابت والا

جنابت والا مرد یا عورت جب تک خود غسل نہ کرلیں مردہ کے پاس رہنا بہتر نہیں ہے۔ اس لیے ایسی حالت میں پہلے خود غسل کر کے پاک ہو جائے پھر مردہ کے پاس جائے۔ (۱)

جنازوں کی تعداد زیادہ ہو جائے

''متعدد جنازوں کی نماز ایک ساتھ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۴۶)

جنازہ

''جنازہ'' اسی تخت یا چارپائی کو کہتے ہیں جس پر میت ہو۔ (۲)

(۱) ویخرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (البحر الرائق (۲/۱۷۱) کتاب الجنائز، ط: سعید)
الدر المختار (۲/۱۹۳) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب فی اطفال المشرکین، ط: سعید)
(واختلفوا فی اخراج الحائض والنفساء والجنب من عنده) وجه الاخراج امتناع حضور الملائکة محلاً به الحائض والنفساء (قوله: پ وجه الاخراج الخ) اخراجهم علی سبیل الأولویة اذا کان عن حضورهم غنی. (مراقی الفلاح علی حاشیة الطحطاوی (ص: ۵۶۳) کتاب الصلوة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی).

(۲) باب صلاة الجنازة، من اضافة الشئی لسببه وهی بالفتح المیت وبالکسر السریر وقیل لغتان. الدر المختار (۲/۱۸۹) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، ط: سعید)
کتاب الجنائز، جمع جنازة، وهی بالکسر السریر وبالفتح المیت وقیل هما لغتان. البحر الرائق (۲/۱۷۰) کتاب الجنائز، ط: سعید.)
(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۵۵۷) کتاب الصلوة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

جنازہ اٹھاتے وقت حیلہ کرنا

''حیلہ کرنا جنازہ اٹھاتے وقت'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۳۲۴)

جنازہ اٹھاتے وقت عورتوں کا گھر سے باہر نکلنا

''عورتوں کا گھر سے باہر نکلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۵۱۶)

جنازہ اٹھا کر چلنا

اگر قبرستان دور ہے، جنازے کو کاندھے پر لے جانا مشقت کا باعث ہے، تو جتنی دور مشقت نہ ہو کاندھے پر لے جائیں۔ اور جب مشقت ہونے لگے تو سواری پر رکھ دیں۔ (۱)

جنازہ اٹھا کر چلنے کا انداز

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازہ کو عام رفتار سے کچھ تیز لے جایا کرو۔ اگر وہ نیک ہے تو قبر اس کے لیے خیر ہے، یعنی اچھی منزل ہے، جہاں تم تیز چل کے اسے جلدی پہنچا دو گے۔ اور اگر اس کے سوا دوسری صورت ہے، یعنی جنازہ نیک نہیں ہے تو ایک برا بوجھ تمہارے کندھوں پر ہے تم تیز چل کے جلدی اس کو اپنے کاندھوں سے اتار دو گے۔ (۲)

---

(۱) ویکرہ حملہ علیٰ ظہر دابۃ بلاعذر. (قولہ: بلاعذر) أما إذا کان عذر بان کان المحل بعیداً یشق حمل الرجال لہ أو لم یکن الحامل إلا واحد فحملہ علیٰ ظہرہ فلاکراہۃ اذن. (حاشیۃ الطحطاوی مع المراقی (ص:۲۰۳) کتاب الصلوۃ، باب احکام الجنائز، فصل فی حملہا ودفنہا، ط: قدیمی)
امدادالفتاویٰ (۱/ ۵۲۷) کتاب الصلوۃ، باب الجنائز، عنوان: تحقیق حمل جنازہ برسواری۔ ط: دارالعلوم کراچی)

(۲) عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا الیہ، وان تک سوی ذٰلک فشر تضعونہ عن رقابکم. (مشکوۃ (ص:۱۴۴) =

جنازہ اٹھا کر کتنے قدم چلے

''جنازے کو چاروں طرف سے کندھا دینے کا فائدہ'' (۱/۱۸۱) اور'' چالیس گناہ معاف'' عنوانات کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۹۹)

جنازہ اٹھا کر لے جانے کا طریقہ

☆......اگر میت چھوٹا بچہ یا بچی ہے تو ایک آدمی اپنے ہاتھوں پر اٹھائے کافی ہے۔

☆......اگر میت بڑا یا بالغ ہے تو اس کو چارپائی پر رکھ کر چار آدمی اٹھائیں، پھر اس اٹھانے میں ایک تو نفسِ سنت ہے، اور ایک کمال سنت ہے۔ نفسِ سنت تو یہ ہے کہ بلا ترتیب چاروں پاؤں پکڑ کر دس دس قدم چلے۔ اور کمالِ سنت یہ ہے کہ: اول سرہانے کی دائیں جانب کو دائیں کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، پھر پائینتی کے دائیں جانب کو دائیں کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، پھر سرہانے کی بائیں جانب کو بائیں کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، پھر پائینتی کی بائیں جانب کو بائیں کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلے۔ اور جنازہ لے جاتے وقت میت کا سر آگے رکھیں اور جنازہ کو ذرا لپک کر لے چلیں، لیکن دوڑیں نہیں۔(۱)

= کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة والصلاة علیها، ط: قدیمی)

🗀 جامع الترمذی، (۱/۱۹۷) ابواب الجنائز، باب ماجاء فی الاسراع بالجنازة، ط: سعید)

🗀 الصحیح لمسلم (۱/۳۰٦) کتاب الجنائز، فصل الاسراع بالجنازة، ط: قدیمی)

(۱) سن فی حمل الجنازة أربعة من الرجال...... أذا حملوه علی سریر أخذوه بقوائمه الأربع به وردت السنة...... ثم ان فی حمل الجنازة شیئین نفس السنة وکمالها، أما نفس السنة فهی ان تاخذ بقوائمها الأربع علی طریق التعاقب بأن تحمل من کل جانب عشر خطوات وهذا یتحقق فی حق الجمع، وأما کمال السنة فلا یتحقق الا فی واحد وهو ان یبدأ الحامل بحمل بین مقدم الجنازة...... فیحمله علیٰ عاتقه الأیمن ثم المؤخر الأیمن علیٰ عاتقه الأیمن ثم المقدم الأیسر علیٰ عاتقه الأیسر ثم المؤخر الایسر علی عاتقه الأیسر...... وذکر الاسبیجابی أن الصبی الرضیع او الفطیم او فوق ذلک قلیلاً اذا مات فلا باس بان یحمله رجل واحد علی یدیه ویتداوله الناس بالحمل علی أیدیهم...... ویسرع بالمیت وقت المشی =

جنازہ الٹا رکھا گیا

جنازہ کی نماز کے لیے میت کی چار پائی رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جن جگہوں میں قبلہ مغرب کی جانب ہے تو میت کا سر شمال کی جانب اور پاؤں جنوب کی جانب کر کے جنازہ کی نماز کے لیے میت کی چار پائی رکھی جائے۔ اگر کہیں لاعلمی میں میت کی چار پائی الٹی رکھی گئی اور اس پر جنازہ کی نماز پڑھی گئی تو نماز ادا ہوگئی۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ جان بوجھ کر ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۱)

جنازہ الٹا رکھنا

جنازے کی نماز کے دوران جان بوجھ کر جنازے کو الٹا رکھنا مکروہ ہے، بھول سے اگر ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

جنازے کو الٹا رکھنے سے مراد یہ ہے کہ جس جانب میت کا سر ہونا چاہیئے اس جانب پیر اور جس جانب پیر ہونے چاہئیں اس طرف سر ہونا۔

= بلاخبب وحدہ ان یسرع بہ بحیث لایضطرب المت علی الجنازة. (الهندیة (۱/۱۶۲) کتاب الصلوة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازة، ط: رشیدیه)

التتارخانیه(۲/۱۱۴، ۱۱۵) کتاب الصلوة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز، فصل فی حمل الجنازة، ط: قدیمی)

بدائع الصنائع (۱/۳۰۹) کتاب الصلوة، باب الجنائز، فصل فی حمله علی الجنازة، ط: سعید)

(۱) وصحت لو وضعوا الرأس موضع الرجلین، وأساؤا ان تعمدوا. (حاشیة الطحطاوي علی الدر، (۱/۵۹۳) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، ط: مکتبة العربیة.)

الدر المختار(۲/۲۰۹) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی، ط: سعید)

وإذا أخطاوا بالراس وقت الصلوة فجعلوه فی موضع الرجلین فصلوا علیها جازت الصلوة، فان فعلوا ذلک عمداً جازت صلواتهم وقد اساؤا، وفی شرح الطحاوی ولاتعاد. (التتارخانیه (۲/۱۳۵) کتاب الصلوة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الرابع، المتفرقات، ط: سعید)

جنازہ کی نماز بیٹھ کر پڑھائے

☆...... اگر میت کا ولی بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر جنازے کی نماز پڑھائے اور مقتدی حضرات کھڑے ہو کر پڑھیں، تو بھی جنازے کی نماز صحیح ہو جائے گی۔ نیز یہ حکم صرف ولی کے لیے نہیں ہے، بلکہ جس کو بھی جنازے کی نماز پڑھانے کا حق ہے اگر وہ بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر جنازے کی نماز پڑھے گا یا پڑھائے گا تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

☆...... بیماری کمزوری اور عذر کے بغیر جنازہ کی نماز بیٹھ کر پڑھنے یا پڑھانے سے نماز نہیں ہوگی۔ ہاں اگر کھڑا نہیں ہو سکتا پھر بیٹھ کر جنازہ کی نماز پڑھنے یا پڑھانے سے نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) ورکنها شيئان التكبيرات الأربع.....والقيام فلم تجز قاعداً بلاعذر ، (قوله : بلاعذر).... ولو كان الولي مريضاً فصلى قاعداً والناس قياماً اجزاهم عندهما،وقال محمد: تجزى الإمام فقط خليه. (الدرمع الرد(۲/۲۰۹) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى،ط:سعيد.)

🗁 وازكانها التكبيرات والقيام ......وشرائطها ستة.....والخامس كون المصلى عليها غيرراكب وغيرقاعد بلاعذر لان القيام فيها ركن فلا يترك بلا عذر.(قوله: بلا عذر) امابالعذر فتصح كما اذا كان مريضاً ولو اماماً فصلى قاعداً والناس خلفه قياماً أجزاه عندهما، لاعند محمد،بناء على الخلاف فى صحة اقتداء القائم بالقاعد،وعدمها ولافرق فى المصلى قاعداً بعذر بين كونه ولياً. اولا لأن كون الولى له حق التقدم لايمنع سقوط الفرض بغيره،ولوبغيراذنه وانماالولى له حق الاعادة ، وحينئذٍ فلا فرق فى سقوط الفرض بصلاة غيرالولي بين أن يكون قائماً او قاعداً لعذر.(حاشية الطحطاوى مع المراقى.(ص: ۵۸۱،۵۸۳)كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،فصل الصلاة عليه،ط:قديمى.)

🗁 البحرالرائق (۲/۱۷۹) كتاب الجنائز،فصل السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد.)

(۲) ولوصلى عليها قاعداً من غيرعذر لايجوز.(البحرالرائق (۲/۱۷۹) كتاب الجنائز،فصل السلطان احق بصلاته،ط:سعيد.)

🗁 رركنها شيئان التكبيرات الاربع...... والقيام فلم تجز قاعداً بلاعذر.(الدرالمختار (۲/۲۰۹) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى، ط: سعيد.=

جنازہ کی نماز پڑھانے کے لیے ملازم رکھنا

کسی کو جنازہ کی نماز پڑھانے کے لیے ملازم رکھنا اور تنخواہ مقرر کرنا جائز ہے، لیکن باقاعدہ ملازمت کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھا کر اجرت لینا حرام ہے۔(۱)

= وشرائطها ستة...... والخامس كون المصلي عليها غير راكب وغير قاعد بلاعذر لان القيام فيها ركن فلا يترك بلا عذر.(قوله: بلا عذر) أمابالعذر فتصح كما اذا كان مريضاً ولو اماماً فصلى قاعداً والناس خلفه قياماً اجزاه عندهما لاعند محمد.(حاشية الطحطاوي مع المراقي، (ص: ۵۸۱، ۵۸۳) كتاب الصلوة، باب أحكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمي.)

(۱) ولاتصح الاجارة لعسب التيس.... ولالاجل الطاعات مثل الاذان والحج والامامة وتعليم القرآن والفقه، ويفتى بصحتها لتعليم القرآن والفقه والامامة والاذان. وفي الرد: ولايصح الاستجارة على القراءة واهدائها الى الميت لانه لم ينقل عن احدمن الائمة الاذن في ذلك..... والاستيجار على مجرد التلاوة لم يقل به أحد من الائمة.(الدرمع الرد (۵۵/۶، ۵۷) كتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، مطلب في الاستيجار على الطاعات، ط: سعيد.)

وأن القراءة لشيء من الدنيا لايجوز، وأن الآخذ والمعطي آثمان لأن ذلك يشبه الاستيجار على القراءة ونفس الاستيجار عليها لايجوز فكذا ماأشبهه.... وانما أفتى المتأخرون بجواز الاستيجار على تعليم القرآن لاعلى التلاوة، (الشامية (۲/ ۷۳) كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سعيد)

کفایۃ المفتی (۱۴۴/۷) کتاب الوقف، پانچواں باب، تولیت وانتظام، عنوان: نماز جنازہ کی اجرت لینے کا حکم، ط: دارالاشاعت۔)

وقد قال العلماء: أن القاري اذا قرأ لاجل المال فلا ثواب له فأي شيء يهدى الى الميت وانما يصل الى الميت العمل الصالح والاستيجار على مجرد التلاوة لم يقل به احد من الائمة. (الفتاوى الكبرى لابن تيمة (۴/ ۹۱) كتاب الاجارة، ط: دار الكتب الحديثية.)

فقد اتفقت النقول عن ائمتنا الثلاثة، أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد: ان الأستيجار على الطاعات باطل لكن جاء من بعدهم من المجتهدين الذين هم أهل التخريج والترجيح فأفتوا بصحته على تعليم القرآن لضرورة..... وأفتى من بعدهم أيضاً من أمثالهم بصحته على الاذان والامامة لانهما من شعائر الدين فصححوا الاستيجار عليهما للضرورة ايضاً.... وقد اطبقت المتون والشروح والفتاوى على نقلهم بطلان الاستئجار على الطاعات الا فيما ذكر، وعللوا ذلك بالضرورة، وهي خوف ضياع الدين وصرحوا بذلك التعليل، فكيف يصح ان يقال: ان مذهب المتأخرين صحة الاستئجار على التلاوة المجردة مع عدم الضرورة المذكورة.(شرح عقود رسم المفتي(ص: ۵۴، ۵۶) مطلب لابد من المراجعة الى المآخذ الاصلي، ط: دار الكتاب)

جنازہ کی نماز پڑھانے والا نہ ملے تو

جن علاقوں میں دینی مدارس اور علماء نہیں ہیں وہاں بعض دفعہ جنازہ کی نماز پڑھانے والا کوئی نہیں ہوتا، انتظار کے باوجود کوئی نہیں ملتا، لاش خراب ہونے کی وجہ سے مجبوراً میت کو جنازہ کی نماز کے بغیر دفن کر دیا جاتا ہے۔ یہ دینی اعتبار سے بے حسی، جہالت اور انتہائی غفلت ہے، اور ایسے لوگ سب گناہ گار ہوں گے۔

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، کچھ لوگ اگر نماز پڑھ لیں تو باقی ذمہ داری سے بری ہو جاتے ہیں، اگر ایک بھی نہ پڑھے تو فرض ترک کرنے کی وجہ سے سب گناہ گار ہوں گے اور میت دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے بڑے خسارے میں رہے گی۔ اس لیے جنازہ کی نماز سیکھنا، پڑھنا پڑھانا ضروری ہے۔ اگر جنازہ کی نماز پڑھانے والا کوئی بھی نہ ملے تو ایک مرد یا ایک عورت وضو کر کے جنازہ کے سامنے کھڑے ہو کر تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھے پھر مزید تین مرتبہ "الله أكبر" کہہ دے تو کل چار تکبیریں ہو جائیں گی تو جنازہ کی نماز پڑھی ہوئی شمار ہوگی۔ اور سب گناہ سے بری ہو جائیں گے۔(۱)

(۱) الصلاة على الجنازة فرض كفاية اذا قام به البعض واحداً كان أو جماعة ذكراً كان أو انثىٰ سقط عن الباقين واذا ترك الكل أثموا.... والصلاة على الجنازة تتادى باداء الامام وحده لان الجماعة ليست بشرط الصلاة على الجنازة.... وصلاة الجنازة أربع تكبيرات ولو ترك واحدة منها لم تجز صلاته. (الهنديه (۱/۱۶۲، ۱۶۵) كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

☜ ومن صفتها أنها فرض كفاية اذا قام بها البعض، وفى شرح المتفق: واحداً كان او جماعةً ذكراً كان أو انثىٰ، سقط عن الباقين، واذا ترك كلهم أثموا. وفى السراجية اذا صلت امرأة أو عبد أو امة جازت.... وفى الفتاوىٰ الحجة: والأمى والهنود الذين لايعلمون الادعية يكبر تكبيرات ويسلم تجوز صلاته لأن الأركان فيها التكبيرات. (التتارخانية. (۲/۱۱۸) كتاب الصلوة، الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز، فصل فى الصلوة على الجنازة، ط: قديمى.)

☜ الصلاة عليه..... فرض كفاية مع عدم الانفراد بالخطاب بها ولو امرأة وأركانها التكبيرات. (قوله: مع عدم الانفراد بالخطاب) فلو انفرد واحداً بأن لم يحضره الا هو تعين عليه تكفينه ودفنه. (حاشية الطحطاوى مع المراقى. (ص: ۵۸۰، ۵۸۱) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمى)

جنازہ کی نماز پڑھنے کا طریقہ معلوم نہیں

''نماز کا طریقہ معلوم نہیں''عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۴۲/۲)

جنازہ کی نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنا

''نمازِ جنازہ پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنا''عنوان کے تحت دیکھیں!

جنازہ کی نماز جماعت خانہ میں پڑھنا

''جماعت خانہ میں جنازہ کی نماز پڑھنا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۴۱/۱)

جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنا گناہ ہے یا نہیں؟

☆......بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک بستی میں جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے پھر جب اس کو دوسری بستی میں لے جاتے ہیں تو اس جگہ کے مسلمان ہمدردی کے طور پر دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھتے ہیں، یہ درست نہیں ہے، بلکہ شریعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے الٹا گناہ ہوگا۔(۱)

☆......اگر جنازہ کی نماز ولی کی اجازت پر جماعت کے ساتھ ہو چکی ہے تو دوبارہ نہ پڑھی جائے۔ہاں اگر پہلی بار جماعت کے بغیر جنازہ کی نماز ہوئی ہے تو دفن

---

(۱) رجل مات فی غیر بلدہ ثم جاء أھلہ فحملوہ الی منزلہ ان کانت الصلوۃ باذن السلطان او القاضی لاتعاد.(الھندیہ(۱۶۴/۱) کتاب الصلوۃ ، الباب الحادی و العشرون فی الجنائز،الفصل الخامس فی الصلوۃ علی المیت،ط:رشیدیہ)

🗁 التتارخانیہ،(۱۲۶/۲) کتاب الصلوۃ،الباب الثانی و الثلاثون فی الجنائز،القسم الرابع فی بیان من ھو اولی بالصلوۃ علی المیت،ط:قدیمی)

🗁 لأن تکرارھا غیر مشروع ....وان صلی من لہ حق التقدم کقاض او نائبہ أو امام الحی أو من لیس لہ حق التقدم وتابعہ الولی لایعید لأنھم أولیٰ بالصلاۃ منہ.(الدر المختار(۲۲۳/۲) کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنازۃ ،مطلب تعظیم اولی الأمر واجب،ط:سعید)

کرنے سے پہلے پہلے دوبارہ پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

جنازہ کی نماز دو دفعہ پڑھنا

جنازہ کی نماز ایک دفعہ پڑھنے کے بعد دوسری دفعہ پڑھنا درست نہیں ہے۔

اسی طرح جن لوگوں نے پہلی دفعہ جنازہ کی نماز پڑھ لی وہ دوسری دفعہ جنازہ کی نماز ہونے کی صورت میں جماعت میں شریک نہ ہوں۔(۲)

جنازہ کی نماز رات میں پڑھنا

"رات میں جنازہ کی نماز پڑھنا بلا کراہت درست ہے۔(۳)

(۱) فان صلی غیره) أی غیر من له حق التقدم بلا اذن ولم یقتد به (أعادها) هو (ان شاء) لعدم سقوط حقه وان تادی الفرض بها. قوله: بلا اذان ولم یقتد به) أما اذا أذن له أو لم یأذن ولکن صلی خلفه فلیس له ان یعید لأنه سقط حقه بالاذن ،أو بالصلوة مرة وهی لاتتکرر.(حاشیة الطحطاوی مع المراقی. (ص: ۵۹۰، ۵۹۱) کتاب الصلوة ،باب احکام الجنائز ،فصل بعد فصل: الصلاة علیه، ط: قدیمی)

فان صلی غیره أی الولی ممن لیس له حق التقدم علی الولی ولم یتابعه الولی أعاد الولی ولو علی قبره ان شاء لأجل حقه لا لاسقاط الفرض. (الدر المختار(۲/۲۲۲،۲۲۳) کتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة ،مطلب تعظیم أولی الأمر واجب،ط:سعید)

البحر الرائق (۲/۱۸۱) کتاب الجنائز،فصل السطان احق بصلاته،ط:سعید)

کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة(۱/۵۲۷) کتاب الصلوة،مباحث الجنائز،هل یجوز تکرار الصلوة علی المیت،ط: دار الفکر)

(۲) لیس لمن صلی علیها أن یعید مع الولی لأن تکرارها غیر مشروع. (الدر المختار (۲/۲۲۳) کتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب تعظیم أولی الأمر واجب،ط:سعید)

(ولا یعید معه) أی مع من له حق التقدم (من صلی مع غیره) لان التنفل بها غیر مشروع کما لا یصلی احد علیها بعده وان صلی وحده.(حاشیة الطحطاوی مع المراقی(ص: ۵۹۱) کتاب الصلوة ،باب احکام الجنائز ،فصل بعد فصل: الصلاة علیه،ط:قدیمی)

ولو اعادها الولی لیس لمن صلی علیها أن یصلی مع الولی مرة أخریٰ. (البحر الرائق (۲/ ۱۸۱) کتاب الجنائز ،فصل السطان احق بصلاته، ط:سعید.)

(۳) عن ابن شهاب قال: اخبرنی ابو امامة بن سهل بن حنیف انه قال اشتکت امرأة بالعوالی مسکینة فکان النبی صلی الله علیه وسلم یسالهم عنها وقال: ان ماتت فلا تدفنوها =

جنازہ کی نماز سنتوں سے پہلے یا بعد

موجودہ دور میں فرض اور سنت نماز ادا کرنے کے بعد جنازہ کی نماز ادا کرنا مناسب ہے۔ ورنہ فرض اور سنت کے درمیان جنازہ کی نماز پڑھنے سے سنت مؤکدہ ترک ہونے کا خطرہ ہے۔(۱)

جنازہ کی نماز صحیح طور پر ادا کرنا کوئی نہیں جانتا

جہاں پر جنازہ کی نماز صحیح طور پر ادا کرنا کوئی نہیں جانتا ہو، وہاں موجود مسلمان

= حتى اصلي عليها فتوفيت فجاؤا بها الى المدينة بعد العتمة فوجدوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نام فكرهوا أن يوقظوه فصلوا عليها ودفنوا ها ببقيع الغرقد فلما أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم جاؤا فسالهم عنها فقالوا دفنت يارسول الله وقد جئناک فوجدناک نائماً فكرهنا أن نوقظک قال: فانطلقوا فانطلق يمشى ومشوا معه حتى اروه قبرها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وصفوا وراءه وصلى عليها وكبر اربعاً. (سنن النسائى (۱/ ۲۷۹) كتاب الجنائز، الصلوة على الجنازة بالليل، ط: قديمى.)

الصلوة على الجنازة بالليل والنهار سواء ويكبر أربعاً ويسلم تسليمتين. (كنز العمال (۵/ ۵۸۴) رقم الحديث: ۴۲۲۹۰، الكتاب الرابع من حرف الميم، الباب الاول فى ذكر الموت، الفصل الرابع فى الصلوة على الميت، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

وكره تحريما...... صلوة مطلقاً ولو...... على جنازة...... مع شروق...... واستواء...... وغروب. (قوله: على جنازة) أى اذا حضرت فى ذالک الوقت. (الدرمع الرد (۱/ ۳۷۰، ۳۷۱) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد)

(۱) (و) تقدم (صلاة الجنازة على الخطبة) وعلى سنة المغرب وغيرها والعيد على الكسوف، لكن فى البحر: قبيل الأذان عن الحلبى: الفتوىٰ على تاخير الجنازة عن السنة وأقره المصنف كأنه الحاق لها بالصلوة. (الدر المختار (۲/ ۱۶۷) كتاب الصلوة، باب العيدين، مطلب: فيما يترجح تقديمه من صلاة عيد وجنازة... الخ، ط: سعيد)

وفى شرح المنية معزيا الىٰ حجة الدين البلخى: أن الفتوىٰ علىٰ تاخير صلاة الجنازة عن سنة الجمعة وهى سنة فعلى هذا يؤخر عن سنة المغرب لأنها آكد. (البحر الرائق (۱/ ۲۵۲) كتاب الصلوة، قبيل باب الاذان، ط: سعيد.)

حلبى كبير (ص: ۶۰۶) فصل فى الجنائز، الثامن فى مسائل متفرقة، ط: سهيل اكيڈمى.)

جماعت کی شکل میں کھڑے ہو کر چار تکبیریں یکے بعد دیگرے کہیں، پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھ لیں، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد جو دعا یاد ہو پڑھ لیں اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں۔ اور تکبیر سے مراد "اللّٰہ أکبر" کہنا ہے۔

اور اگر ثنا، درود شریف اور دعا یاد نہیں تو میت کے سامنے کھڑے ہو کر "اللّٰہ أکبر" کہہ کر ہاتھ باندھیں پھر بقیہ تین مرتبہ "اللّٰہ أکبر" کہہ کر سلام پھیر دیں۔ تو جنازہ کی نماز پڑھی ہوئی شمار ہوگی۔ لوگ گناہ سے بری ہو جائیں گے۔(۱)

جنازہ کی نماز عورت پڑھا سکتی ہے یا نہیں؟

"عورت جنازہ کی نماز پڑھا سکتی ہے یا نہیں؟" عنوان کے تحت دیکھیں! (۵۰۴/۱)

جنازہ کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

"فاسد ہوتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۷۵/۲)

جنازہ کی نماز کا سلام آہستہ یا زور سے

"نماز جنازہ کا سلام آہستہ یا زور سے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۰/۲)

---

(۱) ومن لايحسن الدعاء....وهو لايقتضي ركنية الدعاء...لأن نفس التكبيرات رحمة للميت وان لم يدع. (البحر الرائق (۱۸۳/۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان أحق بصلوته، ط: سعيد)

🗁 وركنها...... التكبيرات......(وسننها) ثلاثة (التحميد والثناء والدعاء فيها)......وهى أربع تكبيرات... يرفع يديه فى الأولى فقط...ويثنى بعدها...ويصلى على النبى صلى الله عليه وسلم...بعدالثانية....ويدعوا بعدالثالثة...ويسلم...بعدالرابعة. (الدر المختار (۲۰۹/۲. ۲۱۳) كتاب الصلوٰة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى، ط: سعيد)

🗁 وفى الفتاوىٰ الحجة والأمى والهنود الذين لايعلمون الأدعية يكبرتكبيرات ويسلم تجوز صلاته، لأن الأركان فيها التكبيرات. (التتارخانيه، (۱۱۸/۲) كتاب الصلوة، الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز، القسم الثانى فى كيفية الصلاة على الميت، ط: قديمى.)

جنازہ کی نماز کا طریقہ

"نمازِ جنازہ کا طریقہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۱۱)

جنازہ کی نماز کس کو پڑھنی چاہیے؟

جنازہ کی نماز مردوں کو پڑھنی چاہیے، عورتوں کو نہیں۔ تاہم اگر عورتیں جماعت کی نماز میں پیچھے کھڑی ہو جائیں تو ان کی نماز بھی ہو جائے گی۔(۱)

جنازہ کی نماز کی امامت کا حق دار کون ہے؟

☆...... جنازہ کی نماز کی امامت کی ترتیب یہ ہے کہ جنازہ کی نماز کی امامت کے لیے سب سے مقدم مسلم بادشاہ ہے اگر موجود ہو، یا اس کا نائب۔ پھر قاضی (جج)۔ پھر محلے کی مسجد کے امام اور مسجد کے امام کو زندہ ولی پر مقدم کرنا استحباب کے طور پر ہے۔ لہٰذا اگر مسجد کے امام ہونے کے باوجود ولی نے جنازہ کی نماز پڑھا دی تو درست ہے۔

---

(۱) ولاحق للنساء في الصلوة على الميت. (الهندية (۱/۱۶۳) كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلوة على الميت، ط: رشيديه)

🗁 الجوهرة النيرة (۱/۱۲۸) كتاب الصلوة، باب الجنائز، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

🗁 بدائع الصنائع (۱/۳۱۷) كتاب الصلوة، فصل: واما بيان من له ولاية الصلاة على الميت، ط: سعيد)

🗁 الصلاة على الجنازة فرض كفاية، اذا قام به البعض واحداً كان أو جماعة، ذكراً كان أو أنثى، سقط عن الباقين، واذا ترك الكل أثموا. (الهندية: (۱/۱۶۲) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى صلوٰة الجنازة، ط: رشيديه)

🗁 (التتارخانيه، (۲/۱۱۷، ۱۱۸) كتاب الصلوة، الباب الثانى والعشرون فى الجنائز، فصل: فى الصلوة على الجنازة، ط: قديمى.)

🗁 مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص: ۵۸۰، ۵۸۱) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمى.)

☆......اگر محلّہ کے امام سے ولی افضل ہے تو محلّہ کے امام سے ولی کی امامت بہتر ہے۔(۱)

جنازہ کی نماز کیا ہے؟

جنازہ کی نماز حقیقت میں میت کے لیے ارحم الراحمین سے دعا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردیں۔(۲)

جنازہ کی نماز کی شرائط

''نمازِ جنازہ کے لیے شرائط'' اور ''نمازِ جنازہ کی شرائط'' عنوانات کے تحت دیکھیں!

جنازہ کی نماز کی مشروعیت

جنازہ کی مشروعیت کے متعلق دوقول ہیں: ایک یہ کہ جنازہ کی نماز اسی امت کی

---

(۱) (ویقدم فی الصلوة علیه السطان) ان حضر (او نائبه ...ثم القاضی...ثم امام الحی)فیه ایهام، وذلک ان تقدیم الولاة واجب وتقدیم امام الحی مندوب فقط بشرط ان یکون افضل من الولی، والا فالولی أولیٰ.(الدر المختار (۲/ ۲۱۹، ۲۲۰) کتاب الصلوٰة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل فی بیان من هو أحق بالصلاة علی المیت، ط: سعید)

🗀 السلطان أحق بصلاته...ثم نائبه.... ثم القاضی...ثم امام الحی.قوله: ثم امام الحی) المراد به امام مسجدمحلته لکن بشرط أن یکون افضل من الولی،والا فالولی أولی منه کما فی النهر...... واما امام الحی فیستحب تقدیمه علی طریق الافضلیة ،ولیس بواجب.(حاشیة الطحطاوی مع المراقی (ص:۵۸۸، ۵۸۹) کتاب الصلوة ،باب احکام الجنائز،فصل :بعد فصل: الصلاة علیه، ط: قدیمی.)

🗀 البحر الرائق (۲/ ۱۸۰) کتاب الجنائز،فصل :السطان احق بصلاته،ط:سعید.)

(۲) أن المقصود الأعظم من الصلوة علی المیت طلب المغفرة والشفاعة له.(فتح الباری (۸/ ۴۲۷) کتاب التفسیر،باب قوله استغفرلهم اولاتستغفرلهم..الخ.ط:قدیمی)

🗀 تحفة الأحوذی(۸/ ۳۸۴) کتاب التفسیر،باب ومن سورة التوبة،ط:سعید.)

🗀 والاتیان بالدعوات استغفار للمیت.... أشار بهذا الی بیان المقصود من اتیان الدعوات للمیت بعد التکبیرة الثالثة. وهو أن المقصود من ذلک استغفار للمیت أی طلب المغفرة له. (البنایة فی شرح الهدایة (۳/ ۲۹۰)باب الجنائز،فصل فی الصلاة علی المیت،ط:مکتبه حقانیه ملتان)

خصوصیت ہے۔ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد مشروع ہوئی ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر ملائکہ نے جنازہ کی نماز پڑھی اور بعد والوں کے لیے بھی اس کو مقرر کردیا۔(۱)

جنازہ کی نماز کے بعد ایصالِ ثواب کرنا

جنازہ کی نماز کے بعد فوراً اس کو دفن کرنے کا انتظام کرنا چاہیے، اس میں تاخیر

(۱) قیل هی من خصائص هذه الأمة کالوصیة بالثلث، ورد بما اخرجه الحاکم، وصححه عنه صلی الله علیه وسلم أنه قال: کان آدم رجلاً أشقر طوالاً کأنه نخلة سحوق فلما حضره الموت نزلت الملائکة بحنوط، وکفنه من الجنة فلما مات علیه الصلاة والسلام غسلوه بالماء والسدر ثلاثاً، وجعلوه فی الثالثة کافوراً، وکفنوه فی وتر من الثیاب، وحفروا له لحداً وصلوا علیه وقالوا لولده: هذه سنة لمن بعده، فان صح مایدل علی الخصوصیة تعین حمله علی انه بالنسبة لمجرد التکبیر والکیفیة. قال الواقدی: لم تکن شرعت یوم موت خدیجة، وموتها رضی الله عنها بعد النبوة بعشر سنین علی الأصح. وقوله: حفروا له لحداً ای بمکة عند حواء علیها السلام کما ذکره ابن العماد وهو أحد الأقوال، وکان جبریل هو امام الملائکة کذا فی النهایة وجزم ابن العماد بأنه شیث، ویمکن الجمع کما ذکره بعض الأفاضل بأن شیثاً کان امام البشر، وجبریل امام الملائکة، أو ان جبریل کان مبلغاً والملائکة مقتدون به، وقد یؤید کلام ابن العماد بأن شیثاً کان لایعلم الکیفیة فالظاهر أن الامام جبریل لیعلم الکیفیة شیث منه کان وقع للنبی صلی الله علیه وسلم فی أول صلوة فرض بعد افتراض الخمس. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی (ص: ۵۸۰، ۵۸۱) کتاب الصلوة، باب احکام الجنائز، فصل: الصلاة علیه، ط: قدیمی.)

وفی الأوجز عن أنوار الساطعة: شرعت صلوة الجنازة بالمدینة المنورة فی السنة الأولیٰ من الهجرة فمن مات بمکة المشرفة لم یصل علیه، وفی الاقناع: هی من خصائص هذه الأمة کما قال الفاکهانی المالکی فی شرح الرسالة قال البجیرمی فی هامشه: وشرعت بالمدینة لابمکة فی السنة الاولیٰ من الهجرة، وذکر الفاکهانی فی شرح الرسالة: ان صلوة الجنازة من خصائص هذه الامة لکن ذکر مایخالفه فی شرح المذکور وروی: أن آدم علیه السلام لما توفی أتی بحنوط وکفن من الجنة ونزلت الملائکة فغسلته وکفنته فی وتر من الثیاب وحنطوه وتقدم ملک منهم فصلی علیه الی آخر ما بسط من الکلام علی ذلک. (لامع الدراری علی جامع البخاری (۲/ ۱۰۵) کتاب الجنائز، متی شرعت صلوة الجنازة، ط: سعید)

أوجز المسالک (۲/ ۴۹۱) کتاب الجنائز، متی شرعت الجنازة، ط: مکتبه امدادیه.)

کرنا مکروہ ہے۔ اس لیے جنازہ کی نماز کے بعد فوراً تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب میت کو پہنچانے کا التزام کرنا پھر اس کے بعد میت کو دفن کرنے کے لیے جانا اچھا نہیں ہے، مکروہ ہے۔ کیوں کہ اس وجہ سے تاخیر ہوتی ہے۔(۱)

دوسرے اوقات میں یا اپنے دل میں اعلان اور التزام کے بغیر اگر کسی سورت کا ثواب پہنچایا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

جنازہ کی نماز کے بعد دعا کرنا

''دعا کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۷/۱)

جنازہ کی نماز کے بعد معلوم ہوا میت کو غسل نہیں دیا گیا

''غسل کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھی گئی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۵۷/۲)

---

(۱) قال ابن المنير :فيه ان المندوبات قد تقلب مكروهات اذا رفعت عن رتبتها لأن التيامن مستحب فى كل شيء أى من امور العبادة لكن لما خشى ابن مسعود أن يعتقدوا وجوبه اشار الىٰ كراهته والله أعلم.(فتح البارى،(۳۳۸/۲) كتاب الصلوة،باب الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال، ط:قديمى)

▭ من اصر علىٰ مندوب وجعله عزماً ولم يعمل بالرخصة فقد اصاب منه الشيطان من الاضلال، فكيف من اصر علىٰ بدعة او منكر.(مرقاة المفاتيح(۲۶/۳) كتاب الصلوة ،باب الدعاء فى التشهد، ط:رشيديه)

▭ الاصرار على المندوب يبلغه الىٰ حد الكراهة فكيف اصرار البدعة التى لااصل لها فى الشرع.(السعاية(۲۶۵/۲) كتاب الصلوة،باب صفة الصلاة،قبيل: فصل فى القراة،ط:سهيل اكيڈمى)

(۲) لايقوم فى الدعاء فى قرأة القرآن لأجل الميت بعد صلوة الجنازة وقبلها،(خلاصة الفتاوىٰ (۲۲۵/۱) كتاب الصلوة،الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز،نوع منه اذا اجتمعت الجنائز، ط: المكتبه الرشيديه)

▭ ولايدعوا للميت بعد صلوة الجنازة لانه يشبه الزيادة فى صلوة الجنازة.(مرقاة المفاتيح ((۱۴۹/۴) كتاب الجنائز،باب المشى بالجنازة والصلاة عليها،ط:رشيديه)

▭ بزازيه على هامش الهنديه(۸۰/۴) كتاب الصلوة ،الخامس والعشرون فى الجنائز،قبيل:نوع آخر ذهب الى المصلى قبل الجنازة ينتظرها،ط:رشيديه)

جنازہ کی نماز کے بغیر میت دفن کر دی

''نماز جنازہ کے بغیر میت دفن کر دی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۲۸/۲)

جنازہ کی نماز کے فرائض

''نمازِ جنازہ کے فرائض'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۲۹/۲)

جنازہ کی نماز کے لیے تیمّم کرنا

''تیمّم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۳۱/۱)

جنازہ کی نماز کے لیے قبرستان میں چبوترہ بنانا

''قبرستان میں چبوترہ بنانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۱۴/۲)

جنازہ کی نماز مسافر پر

''مسافر پر جنازہ کی نماز'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۸۱/۲)

جنازہ کی نماز مغصوبہ زمین میں پڑھنا

غصب کی ہوئی زمین میں جنازہ کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱) (۶۴/۲)

جنازہ کی نماز مکروہ اوقات میں پڑھنا

''مکروہ اوقات میں جنازہ کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۹۸/۲)

---

(۱) تكره صلاة الجنازة فى الشارع وأراضى الناس. قوله: تكره الجنائز الخ) لشغل حق العامة فى الاول، وحق المالك فى الثانى، (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص:۵۹٦) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلوة عليه، ط: قديمى.)

الهنديه (۱۶۵/۱) كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلوة على الميت.)

الشامية (۲۲۵/۲) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب فى كراهة صلوة الجنازة فى المسجد، ط: سعيد)

جنازہ کی نماز میں امام اور مقتدی میں فرق

''نمازِ جنازہ میں امام اور مقتدی میں فرق'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۳۴/۲)

جنازہ کی نماز میں بعد میں آ کر شامل ہوا

جو شخص جنازہ کی نماز میں بعد میں آ کر شامل ہوا، وہ امام کے سلام کے بعد صرف فوت شدہ تکبیرات کہہ کر سلام پھیر دے۔ اگر جنازہ کے اٹھ جانے کا اندیشہ ہے تو دعا نہ پڑھے۔ اور اگر جنازہ کو اٹھا کر لے جانا نہ ہو تو دعا بھی پڑھے۔ (۱)

جنازہ کی نماز میں پانچویں تکبیر

''پانچویں تکبیر نماز جنازہ میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۶۹/۱)

جنازہ کی نماز میں تمام حاضرین کا شریک ہونا

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر حاضرین میں بعض لوگوں نے جنازہ کی نماز ادا کر لی تو باقی لوگوں سے ساقط ہو جائے گی۔ لیکن فرض سب پر ہے اس لیے سب کو

(۱) وان كان مسبوقاً بثلاث تكبيرات يكبر ثلاث تكبيرات بعد سلام الامام...وهل يأتى بالأذكار المشروعة بين التكبيرتين؟ذكر الحسن في المجرد: أنه ان كان يأمن رفع الجنازة فانه يأتى بالأذكار المشروعة وان كان لايأمن رفع الجنازة يتابع التكبيرات ولايأتى بالأذكار. (التاتارخانيه (۱۲۰/۲، ۱۲۱) كتاب الصلوة،الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز،فصل: فى الصلوة على لجنائز، ومما يتصل بهذا القسم.)

ثم يقضى المسبوق مافاته من التكبيرات قبل رفع الجنازة مع الدعاء ان أمن رفع الجنازة. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى(ص:۵۹۴) كتاب الصلوة ،باب احكام الجنائز،،فصل: الصلوة عليه،ط:قديمى.)

فقال الحنفية: المسبوق ببعض التكبيرات يكبر للتحريمة....ثم يكبر مافاته كالمدرك الحاضر بعد فراغ الامام تكبراً متتابعاً بلادعاء ان خشى رفع الميت على الأعناق. (الفقه الاسلامى وادلته (۴۹۷/۲، ۴۹۸) كتاب الصلوة،المبحث الثامن صلوة الجنازة واحكام الجنائز، الفرض الثالث الصلوة على الميت ،سادساً حالة المسبوق فى صلوة الجنازة،ط:دارالفكر)

جنازہ کی نماز میں شامل ہونا چاہیے۔ باقی جن لوگوں نے نماز پڑھی ہے ان کو ثواب ملے گا۔ اور جن لوگوں نے شرکت نہیں کی وہ گناہ گار تو نہیں ہوں گے۔ البتہ ثواب سے ضرور محروم ہوں گے۔(۱)

اور جنازہ کی نماز پڑھنے کا ثواب احد پہاڑ کے برابر ہے۔(۲)

---

(۱) والكلام في صلوة الجنازة في مواضع في بيان انها فريضة.... فالدليل علىٰ فرضيتها ماروى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال صلوا على كل بر وفاجر وروى عنه صلى الله عليه وسلم انه قال: للمسلم على المسلم ست حقوق وذكر من جملتها انه يصلى على جنازته وكلمة "على" للايجاب وكذا مواظبة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه رضي الله عنهم والامة من لدن رسول الله صلى الله عليه وسلم الىٰ يومنا هذا دليل الفرضية والاجماع منعقد على فرضيتها ايضاً الا انها فرض كفاية اذا قام به البعض يسقط عن الباقين لأن ماهو الفرض وهو قضاء حق الميت يحصل بالبعض. (بدائع الصنائع. (۱/ ۳۱۰، ۳۱۱) كتاب الصلوة، فصل: في صلاة الجماعة، ط: سعيد)

☐ الصلاة على الميت فرض كفاية اذا قام به البعض واحداً كان او جماعة ذكراً كان او انثىٰ يسقط عن الباقين واذا ترك الكل اثموا. (الهندية (۱/ ۱۶۲) كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الباب الخامس في الصلوة على الميت. ط: رشيديه.)

☐ هذا هو حكم فرض الكفاية فانه يكون فرضاً على كل واحد واحد، لكن بحيث ان ادى بعض منهم، سقط عن الباقين وان لم يؤد واحد منهم، يأثم الجميع بترك الفرض وان ادى الكل وجدوا ثواب الفرض. (عمدة الرعاية على هامش شرح الوقاية (۱/ ۳۰۶) رقم الحاشية: ۱۶، كتاب الصلوة، ط: سعيد.)

(۲) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اتبع جنازة مسلم ايماناً واحتساباً وكان معه حتى يصلى عليها ويفرغ من دفنها فانه يرجع من الأجر بقيراطين، كل قيراط مثل أحد، ومن صلى عليها ثم يرجع قبل ان تدفن فانه يرجع بقيراط. متفق عليه. (مشكوة المصابيح. (ص: ۱۴۴) كتاب الجنائز، باب المشي بالجنازة والصلاة عليها، الفصل الاول، ط: قديمى.)

☐ صحيح مسلم (۱/ ۳۰۷) كتاب الجنائز، فصل: في حصول ثواب القيراط بالصلاة على الميت، والقيراطين بالرجوع بعد دفنه، ط: قديمى.)

☐ صحيح البخارى (۱/ ۱۷۶، ۱۷۷) كتاب الجنائز، باب فضل اتباع الجنائز، وباب من انتظر حتى يدفن، ط: قديمى.)

جنازہ کی نماز میں تین چیزیں مسنون ہیں

''نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۳۴)

جنازہ کی نماز میں جماعت شرط نہیں ہے

''جماعت جنازہ کی نماز میں شرط نہیں ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۴۰)

جنازہ کی نماز میں جماعت کی زیادہ ضرورت ہے

جنازہ کی نماز میں جماعت کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لیے کہ یہ میت کے لیے دعا ہے۔ اور چند مسلمانوں کا جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی چیز کے لیے دعا کرنا رحمت نازل ہونے اور دعا قبول ہونے کے لیے ایک عجیب حیثیت رکھتا ہے۔ (۱)

جنازہ کی نماز میں سلام آہستہ یا زور سے

''نماز جنازہ کا سلام آہستہ یا زور سے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۴۱۰)

جنازہ کی نماز میں سلام ایک طرف یا دونوں طرف

''نماز جنازہ کا سلام آہستہ یا زور سے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۴۱۰)

---

(۱) وایضاً فلاجتماع المسلمین راغبین فی الله، راجین راهبین منه، مسلمین وجوههم الیه، خاصیة عجیبة فی نزول البرکات، وتدلی الرحمة کما بینا فی الاستسقاء، والحج...... فلهذه المعانی انصرفت العنایة التشریعیة الی شرع الجمعة والجماعات، والترغیب فیها وتغلیظ النهی عن ترکها. (حجة الله البالغة (۲/۴۶) الجماعة، ط: قدیمی.)

☐ وانما شرعت الصلوة علی المیت لان اجتماع امة من المؤمنین شافعین للمیت له تاثیر بلیغ فی نزول الرحمة علیه. (حجة الله البالغة (۲/۶۵) الجنائز، ط: قدیمی.)

☐ عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: مامن میت تصلی علیه امة من المسلمین یبلغون مائة کلهم یشفعون له الاشفعوا فیه. (الصحیح لمسلم (۱/۳۰۸) کتاب الجنائز، فصل: فی قبول شفاعة الأربعین الموحدین فی من صلوا علیه، ط: قدیمی.)

☐ جامع الترمذی (۱/۲۰۰) ابواب الجنائز، باب کیفیة الصلوة علی المیت، والشفاعة له، ط: سعید)

جنازہ کی نماز میں شرکت کا فائدہ

"کفن چور کی توبہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۶/۲)

جنازہ کی نماز میں عورت امام بن سکتی ہے یا نہیں؟

"عورت جنازہ کی نماز پڑھا سکتی ہے یا نہیں؟" عنوان کے تحت دیکھیں!

جنازہ کی نماز میں عورت مرد کے ساتھ کھڑی ہوگئی

اگر جنازہ کی نماز میں عورت کسی مرد کے ساتھ کھڑی ہوگئی تو مرد کی نماز صحیح ہوجائے گی۔ کیوں کہ جنازہ کی نماز میں عورت کے برابر (محاذات) میں کھڑے ہونے سے مرد کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (۱)

جنازہ کی نماز میں عورتوں کی جماعت

"عورتوں کی جماعت جنازہ کی نماز میں" عنوان کے تحت دیکھیں! (۵۱۶/۱)

جنازہ کی نماز میں کم یا زائد تکبیر کا حکم

☆...... جنازہ کی نماز میں اگر امام چار تکبیروں سے زیادہ کہے تو مقتدی مزید

---

(۱) وتصف النساء خلف الرجال فی الصلوة علی الجنازة فان وقعت امرأة بجنب رجل فیها لم تفسد علیه صلوته (التاتارخانیه (۱۳۴/۲) کتاب الصلوة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الرابع، نوع آخر فی الخطأ الذی یقع فی الباب، قبیل المتفرقات، ط: قدیمی.)

🗁 محاذاة المرأة الرجل مفسد لصلوته ولها شرائط.... ومنها: أن تکون الصلوة مطلقة وهی التی لها رکوع وسجود وان کان یصلیان بالایماء. (الهندیة (۸۹/۱) کتاب الصلوة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم. ط: رشیدیه.)

🗁 فشروط المحاذاة المفسدة عشرة..... الرابع ان تکون الصلوٰة مطلقة ای ذات رکوع وسجود فلا تفسد المحاذاة صلوة الجنازة وسجدة التلاوة. (حلبی کبیر (ص: ۵۲۱) شروط المحاذاة، ط: سهیل اکیڈمی)

تکبیروں میں امام کی پیروی نہ کرے، بلکہ سلام پھیرنے کا انتظار کرے۔ ایسی صورت میں سب کی نماز صحیح ہوجائے گی۔(۱)

اور اگر امام قصداً چار سے کم تکبیر کہے، اور سلام پھیر دے تو سب کی نماز باطل ہوجائے گی۔(۲)

اور اگر تکبیر سہواً (بھول سے) رہ گئی ہے تو ایک تکبیر اور کہے۔ لیکن اس کا سہو سجدہ نہیں ہے۔ اور اگر وہ تکبیر نہیں کہی گئی تو نماز نہیں ہوئی۔ دوبارہ پڑھے۔(۳)

(۱) ولو كبر امامه خمساً لم يتبع) لأنه منسوخ فيمكث المؤتم حتى يسلم معه اذا سلم به) يفتى. (الدر المختار(۲/۲۱۴) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد)

🗀 (ولو كبر امامه خمساً لم يتبع) لأنه منسوخ(ولكن ينتظر سلامه في المختار)ليسلم معه في الاصح.(حاشية الطحطاوي مع المراقي(ص:۵۸۷) كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،فصل الصلاة عليه،ط:قديمي)

🗀 تاتارخانيه(۲/۱۱۹) كتاب الصلوة ،الباب الثاني والثلاثون في الجنائز،القسم الثاني كيفية الصلاة على الميت،ط:قديمي.)

🗀 الحنفية قالوا: اذا زادالامام عن اربع،فالمقتدى لايتابعه في الزيادة بل ينتظرحتى يسلم معه، وصحت صلاة الجميع أمااذا نقص عنها فتبطل صلاة الجميع ان كان النقص عمداً فان كان سهواً فالحكم كحكم نقص ركعة في الصلاة،الا انه لاسجود للسهو في صلاة الجنازة،(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة. (۱/۵۲۵)كتاب الصلوة،مباحث الجنائز،اذا زادالامام في التكبير على اربع أو نقص،ط:دارالفكر بيروت)

(۲) (سلم مصلي الظهر) مثلاً (على) رأس (الركعتين توهماً) اتمامها (أتمها)أربعاً (وسجد للسهو) لأن السلام ساهياً لايبطل لانه دعاء من وجه.(بخلاف مالوسلم على ظن)أن فرض الظهر ركعتان، بان ظن أنه مسافر أو انها الجمعة أو كان قرب عهد بالاسلام فظن أن فرض الظهر ركعتان أو كان في صلاة العشاء فظن أنها التراويح فسلم،أو سلّم ذاكراً ان عليه ركنا حيث تبطل لانه سلام عمد. (الدرالمختار(۲/۹۱،۹۲) كتاب الصلوة،باب سجود السهو،ط:سعيد)

🗀 البحرالرائق (۲/۱۱۱) كتاب الصلوة،باب سجودالسهو،ط:سعيد)

🗀 حلبى كبير(ص:۴۶۲) فصل: في سجودالسهو،ط:سهيل اكيڈمى)

(۳) لوسلم الامام بعدالثلاثة ناسياً كبر الرابعة ويسلم.قوله: كبر)أى الامام ويسلم..... =

☆......کسی نے جنازہ کی نماز کے اندر چوتھی تکبیر کو بھول کر نہیں کہا اور ایک طرف سلام بھی پھیر دیا، بعد میں یاد آیا تو اب چوتھی تکبیر کہہ لے اور پھر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی۔(۱)

☆......تین تکبیر پر جنازہ کی نماز ختم کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲) اور پانچ تکبیر پر نماز ختم کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۳)

جنازہ کی نماز میں میت کی سمت قبلہ بدل گئی

''سمت قبلہ بدل گئی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۲۹/۱)

جنازہ کی نماز میں نظر کہاں رکھے؟

''نظر کہاں ہونی چاہیے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۹۹/۲)

= ويحتمل ان الضمير راجع الى المأموم وهو بعيد لأن الامام اذا اقتصر على ثلاثة فسدت فيما يظهر، واذا فسدت على الامام فسدت على المأموم لترك ركن من أركانها. (حاشية الطحطاوى على المراقى، (ص:۵۸۷) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط:قديمى)

▭ وصلاة الجنازة اربع تكبيرات ولو ترك واحدة منها لم تجز صلاته .... ولو سلم الامام بعد الثالثة ناسياً كبر الرابعة ويسلم. (الهندية(۱/ ۱۶۴، ۱۶۵) كتاب الصلوة، الباب الهادى العشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلوة على الميت، ط: رشيديه)

▭ وفى الفوائد التاجية: اذا سلم على ظن أنه أتم التكبير ثم علم انه لم يتم فانه يبنى لانه سلم فى محله وهو القيام فيكون معذوراً. (البحر الرائق(۲/ ۱۸۴) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط:سعيد)

▭ الحنفية قالوا: اذا زاد الامام عن اربع، فالمقتدى لايتابعه فى الزيادة بل ينتظر حتى يسلم معه، وصحت صلاة الجميع أما اذا نقص عنها فتبطل صلاة الجميع ان كان النقص عمداً فان كان سهواً فالحكم كحكم نقص ركعة فى الصلاة، الا انه لاسجود للسهو فى صلاة الجنازة. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة(۱/ ۵۲۵) كتاب الصلوة، مباحث الجنائز، اذا زاد الامام فى التكبير على اربع أو نقص، ط: دار الفكر بيروت)

(۱، ۲) انظر الى الحاشية السابقة رقم:؟؟؟؟ على الصفحة:؟؟؟؟ (لو سلم الامام بعد الثلاثة)

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم:؟؟؟؟؟ على الصفحة:؟؟؟؟ (سلم مصلى الظهر مثلاً على)

جنازہ کے آگے چلیں یا پیچھے؟

☆...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کا حکم دیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جنازہ کو آگے رکھنا چاہیے، اور لوگوں کو پیچھے چلنا چاہیے۔ اس میں عبرت اور نصیحت بھی ہے اور میت کی تعظیم بھی ہے۔(۱)

☆...... جنازہ کے آگے رہنا بھی جائز ہے، مگر بہتر نہیں ہے۔ جنازہ کو کندھا دینے کے لیے کچھ لوگوں کا جنازہ کے آگے رہنا بھی جائز ہے، مگر جنازہ سے دور نہ رہیں۔ اور سب کا آگے چلنا اور جنازہ کو پیچھے چھوڑ دینا مکروہ ہے۔ بعض لوگ جنازہ کے آگے لمبی قطار باندھتے ہیں اور جنازہ کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ غلط طریقہ ہے۔

☆...... جنازہ کو کندھا دینے کے لیے کچھ لوگ جنازہ کے قریب ہوں اور اکثر لوگ پیچھے ہوں، آگے والے کندھا دے کر پیچھے ہٹ جائیں جس سے پیچھے والوں کو کندھا دینے کا موقع آسانی کے ساتھ میسر ہو جائے، ایسا طریقہ اختیار کیا۔

---

(۱) عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال: امرنا النبی صلی الله علیه وسلم بسبع ونهانا عن سبع أمرنا باتباع الجنائز ...... (الحديث) (الصحيح للبخاری: (۱/۱۶۶) کتاب الجنائز، باب الامر باتباع الجنائز.)

▭ وندب المشی خلفها لأنها متبوعة. قوله: لانها متبوعة) یشیر الیٰ مافی صحیح البخاری عن البراء بن عازب أمرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم باتباع الجنازة قال علی: الاتباع لایقع الا علیٰ التالیٰ ولایسمی المقدم تابعا بل هو متبوع، والأمر للندب لاللوجوب للاجماع. وعن علی: قدمها بین یدیک واجعلها نصب عینیک فانما هی موعظة وتذکرة وعبرة وتمامه فی شرح المنیة. (الدر مع الرد: (۲/۲۳۲) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب فی حمل المیت، ط: سعید)

▭ حلبی کبیر: (ص: ۵۹۳) فصل فی الجنائز، الخامس فی الحمل والتشییع، ط: سهیل اکیڈمی)

جائے۔(۱)

جنازہ کے اوپر جو چادر ڈالی جاتی ہے

☆......میت کے جنازہ کے اوپر جو چادر ڈالی جاتی ہے وہ کفن میں داخل نہیں ہے۔اور یہ چادر جنازہ کے اوپر ڈالنے والے کی ملکیت ہے وہ جس طرح چاہے اس میں تصرف کرسکتا ہے، چاہے خود رکھے چاہے کسی کو دے دے، چاہے تو کسی ادارے کو دوسری میت کے کفن کے لیے دے دے۔سب جائز ہے۔

☆......چونکہ یہ چادر کفن میں داخل نہیں ہے، اس لیے غریب لوگ اگر اس چادر کو خرید کر نہ ڈالیں بلکہ اپنی یا کسی کی پاک چادر عاریت پر ڈال دیں تب بھی کوئی بات نہیں۔پھر وہ چادر جس کی ہے اس کو دے دیں۔اگر اپنی ہے تو خود رکھے یا کسی غریب کو دے دیں۔(۲)

---

(۱) وندب المشی خلفها لأنها متبوعة....ولومشی أمامها جاز... ولکن ان تباعد عنها او تقدم الکل... کره. (الدر المختار: (۲/۲۳۲، ۲۳۳) کتاب الصلوٰة ،باب صلوٰة الجنازة، مطلب: فی حمل المیت، ط:سعید)

قوله ومشی قدامها) أی بلا مشی لمتبعها امامها لان المشی خلفها افضل عندنا للأحادیث الواردة باتباع الجنائز......قالوا: ویجوز المشی امامها الا أن یتباعد عنها أو یتقدم الکل فیکره. (البحر الرائق:(۲/۱۲۹) کتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعید)

الافضل للمشیّع للجنازة المشی خلفها ویجوز أمامها الا أن یتباعد عنها أو یتقدم الکل فیکره. (الهندیة: (۱/۱۶۲) کتاب الصلوٰة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع، ط: رشیدیه)

(۲) واذا فضل عنه شیء صرف لمالکه وان لم یعرف کفن به آخر والا تصدق به. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحاوی: (ص: ۵۷۴، ۵۷۵) کتاب الصلوٰة باب احکام الجنائز، ط:قدیمی)

فان فضل شیء رد للمصدق ان علم والا کفن به مثله والا تصدق به. (الدر المختار: (۲/۲۰۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی کفن الزوجة علی الزوج، ط: سعید)

الهندیة:(۱/۱۶۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیه)

☆......بعض علاقوں میں میت کی چار پائی کے اوپر جو چادر یا کپڑا ڈالا جاتا ہے اس کو برا سمجھتے ہیں اور استعمال کو منحوس سمجھتے ہیں، اس لیے میت کی قبر پر اس کو بچھادیتے ہیں اور وہ خراب ہوجاتی ہے۔ اور قبرستان میں ہوا وغیرہ سے اڑ کر ضائع ہوجاتی ہے، یہ درست نہیں ہے۔ اس کپڑے میں کوئی خرابی یا نحوست نہیں ہے۔ اس لیے کفن دینے والا اس کو خود استعمال کرے یا کسی ضرورت مند کو دے دے تاکہ وہ اپنے استعمال میں لائے اور ضائع نہ کرے۔(۱)

جنازہ کے اوپر چادر ڈالنا

میت کا جنازہ لے جاتے وقت میت کے پلنگ یا چار پائی کے اوپر چادر ڈالنے میں میت کی تحسین اور اعزاز ہے۔ اور فقہ کی رو سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) واذا فضل عنه شيء صرف لمالكه وان لم يعرف كفن به آخر والا تصدق به. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحاوی: (ص: ۵۷۴، ۵۷۵) كتاب الصلوٰة باب احكام الجنائز، ط: قديمی)

🗀 فان فضل شيء رد للمصدق ان علم والا كفن به مثله والا تصدق به. (الدر المختار: (۲/ ۲۰۶) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في كفن الزوجة على الزوج، ط: سعيد)

🗀 الهندية: (۱/ ۱۶۱) كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيديه)

🗀 لاعدوى ولاطيرة ولاهامة ولاصفر و فرّ من المجذوم كما تفر من الاسد، رواه البخاری. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۳۹۱) كتاب الطب والرقى باب الفال والطيرة، الفصل الاوّل، ط: قديمی.

(۲) ولا بأس بالزيادة على الثلاثة ويحسن الكفن لحديث "حسنوا أكفان الموتى" (الدر المختار: (۲/ ۲۰۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)

🗀 تكفين الرجل زيادة على ثلاثة اثواب الى خمسة اثواب... ليس بمكروه ولاباس به وفي الظهيرية وتحسن الاكفان لما روى عن النبی ﷺ انه قال: حسنوا اكفان الموتى.... (الحديث) (التاتارخانية: (۲/ ۱۱۲) كتاب الصلاة، الباب الثانی والثلاثون في الجنائز، قسم في مقدار الكفن، ط: قديمی)

🗀 حاشية الطحاوی علی المراقی. (ص: ۵۷۵) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمی)

جنازہ کے پیچھے پیدل جانا چاہیے

"پیدل جانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۱۸۸)

جنازہ کے پیچھے چلنا

جو لوگ جنازہ کے ساتھ ہوں ان کو جنازہ کے پیچھے چلنا مستحب ہے۔ اگرچہ جنازہ کے آگے چلنا بھی جائز ہے۔ ہاں اگر سارے لوگ جنازہ سے آگے ہو جائیں گے تو مکروہ ہے۔ اسی طرح جنازہ کے آگے گاڑی پر چلنا بھی مکروہ ہے۔ (۱)

جنازہ کے ساتھ اشعار پڑھنا

جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا لازم ہے۔ اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ اس لیے جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کے لیے اشعار وغیرہ پڑھنا مکروہ اور بدعت ہے۔ اس کو ترک کرنا لازم ہے۔ (۲)

(۱) وندب المشی خلفها لأنها متبوعة.... ولو مشی أمامها جاز... ولکن ان تباعد عنها أو تقدم الکل... کره. (الدر المختار: (۲/ ۲۳۲، ۲۳۳) کتاب الصلوٰة باب صلوٰة الجنازة مطلب: فی حمل المیت، ط: سعید)

قوله ومشی قدامها) أی بلا مشی لمتبعها امامها لان المشی خلفها أفضل عندنا للاحادیث الواردة باتباع الجنائز...... قالوا: ویجوز المشی أمامها الا أن یتباعد عنها أو یتقدم الکل فیکره.... وذکر الاسبیجابی: ولا باس بأن یذهب الی صلاة الجنازة راکبا غیر انه یکره له التقدم أمام الجنازة بخلاف الماشی. (البحر الرائق. (۲/ ۱۹۲) کتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعید)

الهندیة: (۱/ ۱۶۲) کتاب الصلاة الباب الحادی والعشرون، ط: رشیدیه.)

(۲) کره فیها رفع صوت بذکر او قراة. وفی الرد: وینبغی لمن تبع الجنازة أن یطیل الصمت فان اراد أن یذکر الله تعالیٰ یذکره فی نفسه لقوله تعالیٰ "انه لایحب المعتدین" ای المجاهرین بالدعاء.... قلت: واذا کان هذا فی الدعاء والذکر فما ظنک بالغناء الحادث فی هذا الزمان. (الدر مع الرد. (۲/ ۲۳۳) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی دفن المیت، ط: سعید.)

وینبغی لمن تبع جنازة أن یطیل الصمت ویکره رفع الصوت بالذکر وقراء ة القران وغیرها فی الجنازة.... وفی الظهیریة: فان اراد أن یذکر الله یذکر فی نفسه لقوله تعالیٰ: انه لایحب =

جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے کلمہ پڑھنا

''کلمہ طیبہ بلند آواز سے جنازے کے ساتھ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے ساتھ پیدل تشریف لے جاتے تھے۔اور جب تک جنازہ کو کندھوں سے اتارا نہ جاتا نہ بیٹھتے۔(۱)

جنازہ کے ساتھ جانا

میت کا پڑوسی ہو یا اس سے قرابت ہو، یا میت نیک اور صالح ہو، تو اس کے جنازہ کے ساتھ قبرستان تک جانا نوافل سے افضل ہے۔

جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز سے افضل ہے

اگر میت پڑوسی، یا رشتہ دار یا کوئی نیک پرہیز گار شخص ہے تو اس کے جنازہ

= المعتدين أى المجاهرين بالدعاء. (البحر الرائق: (۱۹۲/۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعيد.

ويكره رفع الصوت، بالذكر والقران وعليهم الصمت وقولهم كل حي سيموت ونحو ذلك خلف الجنازة بدعة.

قوله: ونحو ذلك) كالاذكار المتعارفة. (حاشية الطحطاوى مع المراقى: (ص:۲۰۶، ۲۰۷) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل فى حملها و دفنها، ط: قديمى.

عن عائشة رضى الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: من احدث فى امرنا هذا ماليس منه فهو رد، (متفق عليه) (مشكاة المصابيح: (ص:۲۷) باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الاوّل، ط: قديمى.

(۱) عن عبادة بن الصامتؓ قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتبع جنازة لم يقعد حتى توضع فى اللحد... (الحديث) (جامع الترمذى: (۱۹۸/۱) ابواب الجنائز، باب ماجاء فى الجلوس قبل ان توضع، ط: سعيد.)

ابو داؤد: (۹۹/۲) كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ط: رحمانيه.

مشكوٰة: (ص: ۱۴۷) كتاب الجنائز، باب المشى بالجنازة والصلوٰة عليها، الفصل الثالث، ط: قديمى.

کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔(۱)

جنازہ کے ساتھ چلنے کا ثواب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا: الٰہی جو شخص جنازہ کے ساتھ چلے اس کو کیا ثواب ملے گا؟ حکم ہوا اے داؤد! یہ ثواب ملے گا کہ وہ مرے گا تو میرے ملائکہ اس کے جنازہ کے پیچھے پیچھے چلیں گے اور میں اس کی روح پر رحمت نازل کروں گا، اور ایسی ہی روایت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔(۲)

جنازہ کے ساتھ درود شریف پڑھنا

جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا لازم ہے، بلند آواز سے ذکر کرنا

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتبع جنازة مسلم ايماناً واحتساباً وكان معه حتى يصلى عليه ويفرغ من دفنها فانه يرجع من الأجر بقيراطين كل قيراط مثل أحد ومن صلى عليها ثم رجع قبل أن تدفن فانه يرجع بقيراط.(متفق عليه) (مشكوٰة المصابيح. (ص: ۱۴۴) كتاب الجنائز، باب المشي بالجنازة والصلاة عليها، الفصل الأوّل، ط: قديمي.

صحيح البخاري:(۱/۱۷۶، ۱۷۷) كتاب الجنائز، باب فضل اتباع الجنائز، ط: قديمي.

الاتباع أفضل من النوافل لو لقرابة او جوار أو فيه صلاح معروف. (الدرالمختار.(۲/۲۳۹) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، قبيل مطلب: في الثواب على المصيبة، ط: سعيد)

البحر الرائق. (۲/۱۹۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

الهندية.(۱/۱۶۲) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الرابع فى حمل الجنازة، ط: رشيدية.

(۲) وأخرج ابن أبي الدنيا في كتاب القبور عن ابى الخلد ، قال : قرأت في مسألة داود ربه: الٰهى ما جزاء من شيع الجنائز ابتغاء مرضاتك ؟ قال : جزاؤه ان تشيعه الملائكة يوم يموت ، واصلى على روحه في الأرواح .

. وأخرجه ابن عساكر من وجه آخر ، عن ابن مسعود عن النبيّ ﷺ قال : إن داود قال: الٰهى ما جزاء من شيّع ميتا إلى قبره ، ابتغاء مرضاتك ، قال : جزاؤه أن تشيعه ملائكتي ، فتصلى على روحه في الأرواح . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور : (ص: ۱۲۹) باب مشى الملائكة في الجنازة ومايقولون ، ط: المكتبة التيفيقية ، مصر)

اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے درود شریف پڑھنا بھی مکروہ اور بدعت ہے۔ اگر کوئی درود شریف پڑھنا چاہے تو دل دل میں پڑھے۔ (۱)

جنازہ کے ساتھ عورتوں کا جانا

''عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۵۱۵/۱)

جنازہ کے ساتھ نعت پڑھنا

جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا لازم ہے، بلند آواز سے نعت پڑھنا مکروہ اور بدعت ہے۔ اگر کوئی پڑھنا چاہے تو آواز کے بغیر دل میں پڑھے۔ (۲)

جنازہ کے ساتھ ننگے سر جانا

''ننگے سر جنازہ کے ساتھ جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۴۵/۲)

جنازہ کے لیے پلنگ کیسا ہو؟

''پلنگ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۹/۱)

جنازہ کے لیے ولی سے اجازت لینا

جنازہ کی نماز پڑھانے کے لیے ولی سے اجازت لینا بہتر ہے، چونکہ عورت کا

(۲،۱) ویکرہ رفع الصوت، بالذکر والقران وعلیهم الصمت وقولهم کل حی سیموت ونحو ذلک خلف الجنازة بدعة.

قوله: ونحو ذلک) کالأذکار المتعارفة. (حاشیة الطحطاوی مع المراقی: (ص:۶۰۶،۶۰۷) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ط: قدیمی.

وینبغی لمن جنازة أن یطیل الصمت ویکره رفع الصوت، بالذکر وقراءة القران وغیرهما فی الجنازة.... وفی الظهیریة: فان أراد ان یذکر الله یذکره فی نفسه لقوله تعالیٰ انه لایحب المعتدین ای المجاهرین بالدعاء. (البحر الرائق:(۱۹۲/۲) کتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعید.)

الدر مع الرد: (۲۳۳/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب:فی دفن المیت، ط: سعید.)

سب سے قریب ترین ولی باپ ہے، لہٰذا باپ سے اجازت لینی چاہیے، اگر باپ نہیں تو اس کے بعد لڑکا سب سے مقدم ہے، اور لڑکوں میں سے سب سے بڑے لڑکے کا حق مقدم ہے، اس لیے اس سے اجازت لینی چاہیے۔ ویسے اجازت کے بغیر بھی جنازہ کی نماز پڑھنے سے نماز ادا ہو جاتی ہے۔(۱)

جنازہ لے جاتے وقت سر کدھر ہو؟

"سر کدھر ہو؟" عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۲۱/۱)

جنازہ لے جاتے ہوئے ذکر کرنا

جنازہ لے جاتے ہوئے آہستہ آہستہ ذکر کرنے کی اجازت ہے، مگر بلند آواز سے ذکر کرنے کی اجازت نہیں، مکروہ ہے۔ لہٰذا جنازہ کے آگے پیچھے چند آدمیوں کا آواز کے ساتھ آواز ملا کر بلند آواز سے ذکر کرنے کا طریقہ سنت کے خلاف اور مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ جنازہ لے جاتے ہوئے دل دل میں اللہ کا ذکر کیا جائے، یہ جائز ہے۔(۲)

---

(۱) سابقه حاشیه ملاحظه هو: ۲، صفحه نمبر: ؟؟؟؟؟ ویکره رفع الصوت،

(۲) وینبغی لمن تبع جنازة ان یطیل الصمت ویکره رفع الصوت بالذکر وقراءة القرآن وغیرهما فی الجنازة والکراهة فیها کراهة تحریم .... وفی الظهریة: فان أراد أن یذکر الله یذکره فی نفسه لقوله تعالیٰ: انه لایحب المعتدین ای المجاهرین بالدعاء. (البحر الرائق (۱۹۲/۲) کتاب الجنائز السلطان أحق بصلوته ط سعید).

☐ (الدر مع الرد (۲۳۳/۲) کتاب الصلوة باب صلوة الجنازة مطلب فی دفن المیت ط سعید)

☐ ویکره رفع الصوت بالذکر والقرآن وعلیهم الصمت وقولهم: کل حی سیموت ونحو ذلک خلف الجنازة بدعة. قوله: ونحو ذلک) کالأذکار المتعارفة. (حاشیة الطحاوی مع المراقی (ص: ۶۰۶، ۶۰۷) کتاب الصلاة باب احکام الجنائز فصل فی حملها ودفنها ط قدیمی)

جنازہ لے جانے کی مزدوری

جنازہ اٹھانا عبادت ہے، ہر شخص کو چاہیے کہ یہ کام بڑھ چڑھ کر انجام دینے کی کوشش کرے۔ کیوں کہ افضل الانبیاء سرکارِ دوعالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ اٹھایا ہے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔(۱)

لیکن اگر قبرستان اتنی دور ہو کہ ساتھیوں کے لیے وہاں تک لے جانا دشوار ہو تو اگر مزدوری پر ایسے مسلمان اشخاص مل سکیں جو قبرستان تک جنازہ پہنچادیں تو مزدوروں کے ذریعہ جنازہ لے جانا جائز ہے۔(۲)

جنازہ لے کر کس رفتار سے چلنا چاہیے؟

''رفتار چلنے کی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۳۸۴)

---

(۱) وحمل الجنازة عبادة فينبغى لكل أحد أن يبادر اليها فقد حمل الجنازة سيد المرسلين فانه حمل جنازة سعد بن عبادة نقله السيد عن الجوهرة.
(حاشية الطحطاوى على المراقى. (ص:٦٠٣) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز فصل فى حملها ودفنها ط قديمى).
□ (الجوهرة النيرة (١/٢٦٧،٢٦٨) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز فصل فى حملها ودفنها ط قديمى جديد).
□ ويحمل الجنازة من هو أفضل منه فان أفضل جميع الخلائق وهو نبينا ﷺ حمل جنازة سعد بن معاذ، لما أن حمل الجنازة عبادة فيجب على كل أحد أن يتبادر فى العبادة.(التاتارخانية (٢/ ١١٤،١١٥) كتاب الصلاة الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز نوع آخر من هذا الفصل فى حمل الجنازة ط قديمى)

(٢) والأفضل أن يغسل الميت مجاناً فان ابتغى الغاسل الأجر جاز ..... وينبغى حكم الحمال والحفار كذلك.(الدر المختار (٢/١٩٩) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب فى حديث "كل سبب ونسب منقطع الا سببى ونسبى" ط :سعيد).
□ يجوز الاستئجار على حمل الجنازة وحفر القبور.(خانية على هامش الهندية (١/١٩٠) =

جنازہ مرد کا ہے یا عورت کا معلوم نہ ہو

اگر جنازہ مرد کا ہے یا عورت کا، معلوم نہ ہوتو یہ نیت کرے کہ جس میت پر امام نماز پڑھتا ہے میں بھی امام کے ساتھ اس میت پر جنازہ کی نماز پڑھتا ہوں۔ اگر تعین نہ کی، بلکہ مطلقاً جنازہ کی نماز کی نیت کی تب بھی درست ہے۔ (۱)

جنازہ میں شرکت کرنے کا ثواب

جنازہ کی نماز میں شریک ہونے سے ایک قیراط اور تدفین تک ساتھ رہنے سے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ (۲)

= كتاب الصلاة باب في غسل الميت وما يتعلق به الخ رشيدية).

(البحرا لرائق (۲/۱۷۳، ۱۷۴) كتاب الجنائز ط: سعيد).

(۱) (ومصلي الجنازة ينوى الصلاة لله تعالىٰ وينوى ايضا الدعاللميت .... وان اشتبه عليه الميت) ذكر ام أنثى (يقول: نويت أن أصلي مع الامام على من يصلي عليه الامام.(الدر المختار (۱/ ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ،مطلب اذا اجتمعت الاشارة والتسمية، ط:سعيد).

(الدرالمنتقى مع مجمع الأنهر (۱/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: دار الكتب العلمية).

وللجنازة ينوى الصلاة لله تعالىٰ والدعاء للميت ...... ولو لم يعرف الجنازة ذكر أو أنثى يقول أصلي مع الامام على الميت الذى يصلي عليه.

(مجمع الأنهر (۱/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ،ط: دار الكتب العلمية).

الحنفية قالوا يكفي أن ينوى في نفسه صلاة الجنازة وبعضهم يقول لابد من أن ينوى الصلاة على رجل أو أنثى أو صبي أو صبية ومن لم يعرف يقول نويت أن أصلي الصلاة على الميت الذى يصلي عليه الامام وذلك لأن الميت سبب للصلاة ولا بد من تعيين السبب وهذا هو الأحوط وبعضهم يقول انه لابد مع هذا أن ينوى الدعاء على الميت أيضاً.(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/۵۱۸) كتاب الصلاة، مباحث الجنازة ،أركان صلاة الجنازة، ط: دارالفكر)

(۲) عن ابى هريرة قال: قال رسول الله ﷺ من اتبع جنازة مسلم ايماناً واحتساباً وكان معه حتى يصلي عليها ويفرغ من دفنها فانه يرجع من الأجر بقيراطين كل قيراط مثل أحد...... الحديث. (مشكوة (ص: ۱۴۴) كتاب الجنائز، باب المشي بالجنازة والصلوة عليها، الفصل الاول، ط: قديمي).=

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ایمان کی صفت کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے، اور اس وقت تک جنازہ کے ساتھ رہے جب تک اس پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے اور اس کے دفن سے فراغت ہو، تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس ہوگا۔ جن میں سے ہر قیراط ''احد'' پہاڑ کے برابر ہوگا۔ اور جو آدمی صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر واپس آجائے، دفن ہونے تک ساتھ نہ دے، تو وہ ثواب کا ایک قیراط لے کر واپس ہوگا۔ (۱)

جنازہ میں شریک نہ کرنے کی وصیت کرنا

اگر کسی نے کسی سے لڑائی، جھگڑے اور اختلاف کی بنا پر یہ وصیت کی کہ فلاں آدمی کو اس کے جنازہ میں شریک نہ کیا جائے، یا وہ جنازہ میں شریک نہ ہو، تو یہ وصیت باطل ہے۔ اس پر عمل نہیں ہونا چاہیے۔ اگر یہ آدمی رشتہ دار ہے تو اس کو تجہیز، تکفین اور جنازہ تمام چیزوں میں شریک ہونا چاہیے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ ان میں سے ایک جنازہ میں

= (الصحیح البخاری (۱/۱۷۷) کتاب الجنائز، باب من انتظر حتی یدفن، ط: قدیمی).

(الصحیح للمسلم (۱/۳۰۷) کتاب الجنائز، باب فی حصول ثواب القیراط بالصلوة علی المیت والقیراطین بالرجوع بعد دفنه ،ط: قدیمی).

(۱) عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من اتبع جنازة مسلم ایماناً واحتساباً وکان معه حتی یصلی علیها ویفرغ من دفنها. فانه یرجع من الأجر بقیراطین، کل قیراط مثل أحد. ومن صلی علیها ثم رجع قبل أن تدفن، فان یرجع بقیراط. متفق علیه. (مشکوة: ص: ۴۴) کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة والصلاة علیها، الفصل الاول، ط: قدیمی)

(الصحیح للبخاری: (ص ۱/۱۷۷) کتاب الجنائز، باب من انتظر حتی یدفن، ط: قدیمی)

(الصحیح للمسلم: (۱/۳۰۷) کتاب الجنائز، باب فی حصول ثواب القیراط بالصلوة علی المیت والقیراطین بالرجوع بعد دفنه، ط: قدیمی)

شریک ہونا بھی ہے۔(۱)

جنازہ میں موجود رہ کر نماز میں شریک نہ ہونا

جنازہ میں موجود رہ کر جنازہ کی نماز میں شریک نہ ہونا، اور تماشہ دیکھنے والوں کی طرح کھڑے رہنا انتہائی بے حسی اور بے مروتی کی بات ہے۔ میت کے حقوق اور نماز کے احترام دونوں کے خلاف ہے۔(۲)

جنازہ نہ پڑھنے کی وصیت کی

اگر کسی نے یہ وصیت کی کہ اس کے انتقال کے بعد کوئی شخص اس کے جنازہ کی

---

(۱) عن ابی هريرة قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:خمس تجب للمسلم على أخيه ردالسلام وتشميت العاطس واجابة الدعوة وعيادة المريض واتباع الجنائز.(الصحيح للمسلم.(۲/۲۱۳) كتاب السلام،باب حق المسلم للمسلم والسلام،ط:قديمى)

عن ابى هريرة قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:حق المسلم على المسلم خمس:ردالسلام وعيادة المريض،واتباع الجنائز،واجابة الدعوة، وتشمت العاطس متفق عليه.(مشكوة:(ص:۱۳۳) كتاب الجنائز، باب عيادة المريض،الفصل الاول ،ط:قديمى)

(ابن ماجه:(ص:۱۰۳) ابواب ماجاء فى الجنائز،باب ماجاء فى عيادة المريض،ط:قديمى)

حق المسلم على المسلم خمس) أى خصال كلهن فروض كفاية.

(مرقاة المفاتيح:(۴/۴) كتاب الجنائز،باب عيادة المريض،الفصل الاول،ط:قديمى)

(۲) عن عمران بن حصين قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:ان أخاكم قدمات فقوموا فصلوا عليه.(سنن النسائى:(۱/۲۷۵) كتاب الجنائز،باب الأمر بالصلوة على الميت،ط:قديمى)

هذا هوحكم فرض الكفاية فانه يكون فرضاً على كل واحد واحد، لكن بحيث ان أدى بعض منهم سقط عن الباقين وان لم يؤد واحدمنهم يأثم الجميع بترك الفرض، وان أدى الكل وجدوا ثواب الفرض. (عمدة الرعاية على هامش شرح الوقاية:(۱/۲۰٦)رقم الحاشية:۱٦ كتاب الصلاة. باب الجنائز،ط:سعيد)

والاجماع منعقدة على فرضيتها أيضاً الاأنهافرض كفاية اذاقام به البعض يسقط عن الباقين لأن ماهوالفرض وهوقضاء حق الميت يحصل بالبعض. (بدائع الصنائع:(۱/۳۱۱) كتاب الجنائز، فصل:فى صلاة الجنازة،ط:سعيد)

نماز نہ پڑھے، ورنہ آخرت میں دامن گیر ہوگا۔ ایسے آدمی کا بھی جنازہ پڑھنا فرض ہے۔

جنازے ایک سے زیادہ ہوں

''متعدد جنازوں کی نماز ایک ساتھ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۴۶/۲)

جنازے پر چادر ڈالنا

☆...... بعض علاقوں میں اگر خاوند والی عورت مرتی ہے تو اس کے جنازے پر ایک سرخ چادر ڈالتے ہیں، اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جنازے پر چادر ڈالنا تو درست ہے، لیکن سرخ چادر کی پابندی کہیں ثابت نہیں ہے۔ اس لیے سرخ رنگ کی پابندی نہیں کرنی چاہیے۔ (۱)

☆...... مسنون کفن کے علاوہ مرد وعورت کے جنازے پر (پلنگ کے اوپر) سفید چادر ڈال دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، جیسا کہ عام رواج ہے۔ لیکن عورت کے جنازے پر رنگین کپڑا ڈالنا اچھا نہیں ہے۔ لیکن جب وہ چادر پاک ہے تو اس کے ساتھ جنازے کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ نماز کے لیے اس کو اتارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ باقی آئندہ کے لیے رنگین کپڑا نہ ڈالنا بہتر ہے، بلکہ سفید کپڑا میت پر ڈالا جائے، یہ مستحب ہے۔

---

(۱) من اصر علىٰ امر مندوب وجعله عزماً ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الاضلال. (مرقاة المفاتيح (۲۶/۳) كتاب الصلوة، باب الدعاء فى التشهد، ط: رشيديه)

▭ الاصرار على المندوب يبلغه الى حدالكراهة فكيف اصرار البدعة التى لا اصل لها فى الشريعة. (السعاية (۲۶۵/۲) كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، قبيل فصل فى القرأة، ط: سهيل اكيڈمى)

▭ قال ابن المنير، فيه: ان المندوبات قد تنقلب مكروهات اذ رفعت عن رتبتها لان التيامن مستحب فى كل شئ، أى من أمور العبادة، لكن لما خشى ابن مسعود ان يعتقدوا وجوبه، أشار الىٰ كراهته. (فتح البارى (۴۳۰/۲) كتاب الاذان، باب الانتقال والانصراف علىٰ اليمين والشمال، ط: قديمى.)

☆......اسی طرح بعض علاقے میں سبز رنگ کی چادر ڈالتے ہیں، یہ بھی بہتر نہیں ہے۔ بلکہ سفید رنگ کی چادر ڈالنا ہی بہتر ہے۔(۱)

جنازے زیادہ ہونے کی صورت میں دعا کون سی پڑھے؟

''متعدد جنازے جمع ہو جائیں تو دعا کون سی پڑھے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!

جنازے سے کسی کو روکا نہ جائے

جنازے کی نماز سے کسی کو روکنا جائز نہیں ہے، کیوں کہ یہ فرض کفایہ ہے۔(۲) اور کسی مسلمان کو اگر چہ وہ فاسق (مثلاً: شرابی، زانی اور چور) ہو فرض ادا کرنے سے روکنا جائز نہیں ہے۔(۳)

(۱) ولم يبين لون الأكفان لجواز كل لون لكن أحبها البياض. (البحر الرائق،(۲/۱۷۶)كتاب الجنائز، ط: سعيد.)

(ولا بأس في الكفن ببرود وكتان وفي النساء بحرير ومزعفر ومعصفر) لجوازه بكل مايجوز لبسه حال الحياة واحبه البياض. (الدر المختار (۲/۲۵۰)كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة، مطلب في الكفن،ط: سعيد.)

حلبی كبير(ص: ۵۸۱، ۵۸۲)فصل في الجنائز،ط:سهيل اكيڈمي.)

(۲) والصلاة عليه...... فرض كفاية بالاجماع.(الدر المختار(۲/۲۰۷)كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة، مطلب في صلوة الجنازة،ط:سعيد.)

ومن صفتها أنها فرض كفاية.(التتارخانية(۲/۱۱۷)كتاب الصلوة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز،الاول في نفس الصلاة وصفتها،ط:قديمي.)

حاشية الطحطاوي مع المراقي(ص: ۵۷۰)كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،فصل الصلاة عليه.ط:قديمي.)

(۳) (ويكره ان يغلق باب المسجد) لانه يشبه المنع من الصلوة، قوله: لانه يشبه المنع من الصلوة، وهو حرام، قال تعالى:ومن اظلم ممن منع مساجدالله أن يذكر فيها اسمه.(فتح القدير (۱/۳۶۷) كتاب الصلوة،فصل: ويكره استقبال القبلة،ط:رشيديه.)

العناية(۱/۳۶۸)كتاب الصلوة،فصل : ويكره استقبال القبلة،ط:رشيديه.

(وغلق بابه) اى باب المسجدلانه يشبه المنع عن الصلاة وهو حرام.(مجمع الانهر (۱/۱۹۰) كتاب الصلوة،باب مايفسد الصلوة ومايكره في الصلاة.ط:دارالكتب العلمية بيروت)

جنازے کو چاروں طرف کندھا دینے کا فائدہ

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص جنازے کی چارپائی چاروں طرف سے اٹھالے یعنی چاروں طرف کندھا دے تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔(۱)

جنازے کو خاموشی کے ساتھ لے جانا چاہیے

''خاموشی کے ساتھ جنازہ لے جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۳۲۷)

جنازے کو دو آدمیوں کا اٹھانا

جنازے کو عمودی شکل میں لے کر چلنا مکروہ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جنازے کو غیر مسلموں کی طرح صرف دو آدمی اٹھائیں، ایک آگے ہو اور دوسرا پیچھے یہ مکروہ ہے۔ البتہ کوئی مجبوری ہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) عن انس بن مالک قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حمل السرير الاربع كفر الله عنه اربعين كبيرة.(مجمع الزوائد(۳/۱۲۶)رقم الحديث:۴۱۰۹)كتاب الجنائز،باب حمل السرير، رقم الباب:۷۷،ط:دارالفكر بيروت.)

☐ وفي الدر: من حمل جنازة أربعين خطوة كفرت عنه أربعين كبيرة. وفي الرد: قوله: كفرت عنه أربعين كبيرة)…. والكبيرة قد تطلق على الصغيرة لان كل ذنب صغيرة بالنظر لمافوقه،كبيرة بالنسبة لماتحته، أو المراد بالكبيرة حقيقتها،وقولهم ان الكبائر لاتكفر الا بالتوبة أوبمحض الفضل أو بالحج المبرور محمول على مالم يرد النص فيه. (الدرمع الرد(۲/۲۳۱)كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة،مطلب في حمل الميت،ط:سعيد.)

☐ مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي(ص:۲۰۴)كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،فصل في حملها ودفنها،ط:سعيد.

(۲) ويكره حملها بين العمودين بأن يحملها رجلان أحدهما مقدمها والآخر مؤخرها الا عند الضرورة مثل ضيق المكان وما اشبه ذلك. (الهندية (۱/۱۶۲) كتاب الصلوة،الباب الحادي والعشرون في الجنائز،الفصل الرابع في حمل الجنازة،ط:رشيديه)=

جنازے کو زمین پر رکھنے سے پہلے نہ بیٹھے

''بیٹھنا منع ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴۹/۱)

جنازے کو عزت واحترام کے ساتھ لے جانا

مسلمانوں کے جنازے کو غیر مسلموں کی طرح بانسوں، سیڑھی وغیرہ کے ساتھ لے جانا درست نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے جنازے کو عزت واحترام کے ساتھ لے جانا چاہیے۔

اور میت کو سریر (پلنگ، چارپائی) پر لے جانے کا رواج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک جاری ہے۔ اور ''جنازہ'' اسی تخت یا چارپائی کو کہتے ہیں جس پر میت ہو۔ (۱)

= التتارخانية (۱۱۵/۲) كتاب الصلوة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، الاول.... فصل في حمل الجنازة، ط: قديمي)

ويكره حمله عندنا بين عمودى السرير بل يرفع كل رجل قائمة باليد لاعلىٰ العنق كالأمتعة ولذا كره حمله علىٰ ظهر ودابة. (الدرمع الرد (۲۳۱/۲) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب في حمل الميت، ط: سعيد.)

(۱) وكيفية حملها فالسنة في حمل الجنازة ان يحملها أربعة نفر من جوانب الأربع عندنا وقال الشافعيؒ السنة حملها بين العمودين.... ولناماروى عن عبد الله بن مسعود أنه قال: السنة أن تحمل الجنازة من جوانبها الأربع وروى ان ابن عمر رضى الله عنهما كان يدور على الجنازة من جوانبها الأربع ولان عمل الناس اشتهر بهذه الصفة وهو آمن من سقوط الجنازة وأيسر على الحاملين المتداولين بينهم، وأبعد من تشبيه حمل الجنازة بحمل الأثقال وقد أمرنابذلك. (بدائع الصنائع (۳۰۹/۱) كتاب الجنائز، فصل في حمله على الجنازة، ط: سعيد)

(ويؤخذه سريره بقوائمه الأربع) بذلك وردت السنة وفيه تكثير الجماعة وزيادة الاكرام والصيانة ويرفعونه اخذاً باليد لاوضعاً على العنق، كما تحمل الأمتعة. وفي مختصر الكرخي: ويكره أن يحمل بين عمودى السرير من مقدمه او مؤخره لأن السنة فيه التربيع. (البحر الرائق (۱۹۱/۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلوته، ط: سعيد.)

الدرمع الرد (۲۳۱/۲) كتاب الصلوة باب صلوة الجنازة، مطلب في حمل الميت، ط: سعيد.

جنازے کو قریبی راستے سے لے جانا

جنازے کو قریب کے راستے سے ہی لے جانا بہتر ہے کسی عذر کے بغیر قریبی راستے کو چھوڑ کر دور کا راستہ اختیار کرنا، اور جنازے کو محلّہ محلّہ گشت کرانے کا رواج پسندیدہ نہیں ہے۔ کیوں کہ اس سے میت کو دفن کرنے میں تاخیر کرنا لازم آئے گا۔ اور میت کو اضطراب سے بچانا مشکل ہوگا۔(۱)

جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ

''کندھا دینے کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۷/۲)

جنازے کو گاڑی پر لے جانا

اگر قبرستان دور نہ ہو اور کوئی عذر نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ جنازے کو چار آدمی اٹھا کر قبرستان لے جائیں، سواری اور گاڑی وغیرہ پر لے جانا مکروہ ہے۔ لیکن اگر

---

(۱) ویستحب الإسراع بها... وكذا يستحب الإسراع بتجهيزه كله ...بلاخبب...وهو مايؤدى الىٰ اضطراب الميت،فيكره للازدراء به واتعاب المتبعين.قوله: وكذا يستحب الاسراع بتجهيزه كله) أى من حين يموت فلوجهز الميت صبيحة يوم الجمعة يكره تاخير الصلوة عليه ليصلى عليه الجمع العظيم بعد صلاة الجمعة.(وقوله: للازدراء به)أى للاحتقار بالميت.(حاشية الطحطاوى مع المراقى(ص:۶۰۴) كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز، فصل فى حملها ودفنها. ط: قديمى.)

(ويسرع بها بلاخبب)أى عدو سريع ولوبه كره (وكره تاخير صلاته ودفنه ليصلى عليه جمع عظيم بعد صلاة الجمعة. (قوله: بلاخبب) وحد التعجيل المسنون ان يسرع به بحيث لايضطرب الميت على الجنازة ...والافضل ان يعجل بتجهيزه كله من حين يموت بحر.قوله: ولوبه كره) لأنه ازدراء بالميت واضرر بالمتبعين .(الدر مع الرد (۲/ ۲۳۱) كتاب الصلوة ،باب صلوة الجنازة مطلب فى حمل الميت، ط:سعيد)

(ويعجل به بلاخبب)....وحد التعجيل المسنون أن يسرع به بحيث لايضطرب الميت على الجنازة... والأفضل أن يعجل بتجهيزه كله من حين يموت ولو مشوابه بالخبب كره لأنه ازدراء بالميت واضرار بالمتبعين.(البحرالرائق(۲/ ۱۹۱) كتاب الجنائز،فصل السلطان أحق بصلاته، ط: سيعد)

قبرستان دور ہو، اور جنازہ اٹھانے والوں کو جنازہ لے کر اتنی دور پیدل چلنا مشکل اور دشوار ہو تو مجبوری کی حالت میں میت کو گاڑی یا ایمبولینس کے اگلے حصے میں رکھ لیا جائے اور اگر پیچھے جگہ ہو تو لوگ پیچھے بیٹھ جائیں یہ جائز ہے۔ اور گاڑی میں رکھنے کے لیے جتنے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے اتنے آدمی اٹھا کر رکھ سکتے ہیں۔ لیکن جنازے کو گاڑی تک لے جانے والے اور اٹھانے والے چار ہونے چاہییں، تاکہ سنت کے مطابق عمل ہو۔ (۱)

جنازے متعدد ہوں تو نیت کیسے کرے؟

اگر جنازے متعدد ہیں اور سب کے جنازہ کی نماز ایک ساتھ پڑھی جائے تو سب کے جنازے کی نماز پڑھنے کی نیت کرنی چاہیے۔ (۲)

---

(۱) (یسن لحملها...... اربعة رجال) تکریماً له وتخفیفًا وتحاشاً عن تشبیه بحمل الأمتعة ویکره حمله علیٰ ظهر ودابة بلاعذر. (قوله: بلاعذر) امام اذا کان عذر بأن کان المحل بعیداً یشق حمل الرجال له ... فحمله علی ظهره، فلاکراهة اذن. (حاشیة الطحطاوی مع المراقی (ص:۶۰۳) کتاب الصلوة، باب احکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها. ط: قدیمی.)

📂 یکره حمله بین عمودی السریر بل یرفع کل رجل قائمة بالید لاعلی العنق کالأمتعة ولذا کره حمله علیٰ ظهر ودابة. (قوله: کره عندناالخ) لان السنة التربیع بحر، ومانقل عن بعض السلف من الحمل بین العمودین ان ثبت فلعارضٍ کضیق المکان او کثرة الناس أو قلة الحاملین کمابسطه فی فتح القدیر. (الدرمع الرد (۲/ ۲۳۱) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب فی حمل المیت، ط: سعید.)

📂 بدائع الصنائع (۱/ ۳۰۹) کتاب الجنائز، فصل فی حمله علی الجنازة، ط: سعید)

(۲) وذکر بحثاً أنه لابدمن تعیین السبب وهوالمیت أوالأکثر، فان أراد الصلاة علی جنازتین نواهما معاً أوعلی أحداهما فلابدمن تعیینها. (الشامیة: (۱/ ۴۲۳) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطالب: اذا اجتمعت الاشارة والتسمیة، ط: سعید)

📂 (وان حضر موتی نواهم) أی الصلاة علیهم. (نهایة المحتاج: (۲/ ۴۶۹) کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل: فی الصلاة علی المیت ط، دار الفکر بیروت)

📂 (حواشی الشروانی وابن قاسم العبادی: (۳/ ۱۶۰) کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل فی الصلاة علی المیت، ط: داراحیاء التراث العربی) =

جنازے کو مسجد کے صحن میں رکھنا

عذر اور مجبوری کے بغیر جنازے کو مسجد کے اندر یا صحن میں رکھنا منع اور مکروہ ہے، کیونکہ میت سے خون اور گندگی وغیرہ نکل کر مسجد کو گندہ کرنے کا ڈر رہتا ہے، اور مسجد کو ان چیزوں سے پاک رکھنا ضروری ہے۔(۱)

جنازے کی تیاری

جنازے کی تیاری میں اتنا انتظار کرنا واجب ہے کہ موت کا یقین ہوجائے، لیکن جب موت کا یقین ہوجائے تو اب جنازے کی تیاری اور دفن میں جلدی کرنی چاہیے اور لوگوں کو موت کی خبر سے آگاہ کرنا مستحب ہے۔(۲)

= فعندالكثرة ينوى الميت الذى يصلى عليه الامام كذافى فتح القدير.

(الاشباه والنظائر.(ص: ۳۹) الفن الاول: القواعدالكلية. القاعدة الثانية الأموربمقاصدها، تعيين المنوى وعدمه، ط: قديمى)

(فتح القدير: (۲۳۴/۱) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: رشيدية.)

(۱) وصلاة الجنازة فى المسجد الذى تقام فيه الجماعة مكروهة ...ولاتكره بعذر المطر ونحوه هكذا فى الكافى.(الهندية(۱/۱۶۵) كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

تتمة: انما تكره فى المسجد بلاعذر، فان كان فلا، ومن الأعذار المطر كمافى الخانية والاعتكاف كمافى المبسوط.(الشامية،(۲/۲۲۶) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب مهم، اذا قال ان شتمت فلاناً فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط: سعيد.)

حاشية الطحطاوى على المراقى(ص: ۵۹۵) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، السلطان أحق بصلاته. ط: قديمى.)

(۲) ويجب الانتظار بتجهيزه حتى يتيقن موته، وبعد التحقق من الموت ينبغى الاسراع بتجهيزه ودفنه ويستحب اعلام الناس بموته، ولو بالنداء فى الاسواق ليشهدوا جنازته من غير افراط المدح. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (۱/۵۰۲) كتاب الصلوة، مباحث الجنائز، مبحث مايفعل بالميت قبل غسله ط: دار الفكر.) =

جنازے کی دعا آہستہ پڑھے

”نماز جناہ کی دعا آہستہ پڑھنا سنت ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/ ۴۲۵)

جنازے کی دعا میت زیادہ ہونے کی صورت میں

”متعدد جنازے جمع ہوجائیں تو دعا کون سی پڑھے؟“ عنوان کے تحت دیکھیں!

جنازے کی مزدوری دینا اور لینا

جنازے کی مزدوری دینا اور لینا جائز ہے۔(۱)

= ویعلم به جیرانه وأقرباء ویسرع فی جهازه . قوله : ویسرع فی جهازه)لماروراه ابوداؤد عنه صلی الله علیه وسلم لماعاد طلحة بن البراء وانصرف قال "ماأری طلحة الا قد حدث فیه الموت فاذا مات فآذنونی حتی أصلی علیه وعجلوا به فانه لاینبغی لجیفة مسلم ان تحبس بین ظهرانی أهله" والصارف عن وجوب التعجیل الاحتیاط للروح الشریفة فانه یحتمل الاغماء،وقدقال الاطباء ان کثیرین ممن یموتون بالسکتة ظاهراً ویدفنون احیاءً لانه احیاء یعسر ادراک الموت الحقیقی بها الا علی افاضل الاطباء،فیتعین التاخیر فیها الیٰ ظهور الیقین بنحو التغیر امداد،وفی الجوهرة وان مات فجأة ترک حتی یتقین بموته، (الدرمع الرد(۲/ ۱۹۳) کتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب فی القرأة عندالمیت،ط:سعید.)

واذا تیقین موته یعجل بتجهیزه اکراماً له لما فی الحدیث،وعجلوا به فانه لاینبغی لجیفة مسلم أن تحبس بین ظهرانی أهله ،والصارف عن وجوب التعجیل الاحتیاط،قال بعض الأطباء أن کثیرین ممن یموتون بالسکتة ظاهراً ویدفنون احیاءً لانه یعسر ادراک الموت الحقیقی بها الا علی افاضل الأطباء،فیتعین التاخیر فیها الیٰ ظهور الیقین بنحو التغیر.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی(ص:۵۶۵،۵۶۶)کتاب الصلوة،باب احکام الجنائز، ط:قدیمی.)

الجوهرة النیرة (۱/ ۲۵۳)کتاب الصلوة،باب الجنائز،قبیل مطلب فی غسل المیت، ط: قدیمی.)

(۱) والافضل ان یغسل المیت مجاناً، فان ابتغی الغاسل الأجر جاز...... وینبغی حکم الحمال والحفار کذالک.(الدرالمختار(۲/ ۱۹۹)کتاب الصلوة ، باب صلوة الجنازة،مطلب فی حدیث کل سبب ونسب منقطع الا سببی ونسبی،ط:سعید)

یجوز الاستیجار علی حمل الجنازة وحفرالقبور.(خانیه علی هامش الهندیه. (۱/ ۱۹۰) کتاب الصلوة، باب فی غسل المیت ومایتعلق به من الصلاة علی الجناذه والتکفین وغیر ذالک، ط: رشیدیه)

البحرالرائق(۲/ ۱۷۳،۱۷۴)کتاب الجنائز،ط:سعید.)

لیکن مزدور نیک صالح مسلمان ہوں۔اور غیر مسلم کافروں سے مسلمان میت کا جنازہ اٹھوانا تو بالکل ناجائز ہے۔کیونکہ جنازہ اٹھانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے،تو مسلمانوں کے موجود ہوتے ہوئے کافروں سے جنازہ اٹھانے میں فرض کفایہ ترک ہو جاتا ہے۔

اور مسلمان فاسقوں سے اگر چہ جنازہ اٹھوانا حرام نہیں ہے،تاہم ان سے نہ اٹھوانا بہتر ہے۔کیونکہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہونے کی وجہ سے ان پر بھی اللہ تعالی کا عقاب ہوتا ہے۔(۱)

جنازے کی نماز اجرت لے کر پڑھانا

''اجرت لے کر جنازے کی نماز پڑھانا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۶۸)

جنازے کی نماز ایک میت پر بار بار پڑھنا

''ایک میت کی نمازِ جنازہ دو تین مرتبہ پڑھنا''عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) وقید المصنف بالولی المسلم لان المسلم اذا مات وله قریب كافر فان الكافر لایتولی تجهیزه وانما یفعله المسلمون ،ویكره أن یدخل الكافر فی قبر قرابته المسلم لیدفنه. (البحر الرائق (۲/ ۱۹۱) كتاب الجنائز،فصل السلطان احق بصلاته، ط:سعید.)

▱ ولیس للكافر غسل قریبه المسلم. قوله: ولیس للكافر الخ) أی اذا لم یكن للمسلم قریب مسلم فیتولی تجهیزه المسلمون. ویكره أن یدخل الكافر فی قبر قریبه المسلم لیدفنه بحر.(الدر مع الرد (۲/ ۲۳۱) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطل فی حمل المیت،ط:سعید.)

▱ وفیه اشارة..... الی ان الكافر لایمكن من قریبه المسلم لانه فرض علی المسلمین كفایة، ولایدخل قبره لان الكافر تنزل علیه اللعنة والمسلم محتاج الی الرحمة خصوصاً فی هذه الساعة. (قوله:لانه فرض علی المسلمین كفایة) فلوتركوه للكافر أثموا لعدم قیام أحد من المسلمین بفرض الكفایة.(حاشیة الطحطاوی مع المراقی.(ص: ۶۰۱) كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،قبیل فصل :فی حملها ودفنها،ط:قدیمی.)

جنبی مرجائے

اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں مرجائے تو اس کو بھی اسی طرح غسل دیا جائے گا، جس طرح دوسری میتوں کو غسل دیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور ایک مرتبہ غسل دینا کافی ہے۔(۱)

واضح رہے کہ جنبی اس آدمی کو کہتے ہیں جس پر ہمبستری یا احتلام یا شہوت کے ساتھ منی خارج ہونے کی وجہ سے غسل واجب ہوا ہے۔(۲)

(۱) ویوضا...... بلامضمضة واستنشاق للحرج،وقيل يفعلان بخرقة،وعليه العمل اليوم،ولو كان جنبا أو حائضاً أونفساء فعلا اتفاقاً تتميماً للطهارة.

قوله:ولوكان جنباً) نقل أبوالسعود عن شرح الكنز للشلبى أن ماذكره الخلخالى أى فى شرح القدورى من أن الجنب يمضمض ويستنشق غريب مخالف لعامة الكتب اهـ.قلت: وقال الرملى أيضاً فى حاشية البحر:اطلاق المتون والشروح والفتاوى يشتمل من مات جنباً ولم أرمن صرح به لكن الاطلاق يدخله والعلة تقتضيه اهـ. ومانقله أبوالسعود عن الزيلعى من قوله بلامضمضة واستنشاق ولوجنباصريح فى ذلك لكنى لم أره فى الزيلعى.(الدرمع الرد:(۲ /۱۹۶)كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب،فى القرأة عندالميت،ط:سعيد)

والذى فى التبيين:أن الجنب كغيره.....وقدعرفنا غسل الشهيد الجنب بالنص،وهوغسيل الملائكة حنظلة بن الراهب حين استشهد، وهوجنب، فقال النبى صلى الله عليه وسلم:رأيت الملائكة تغسل حنظلة بن أبى عامر بين السماء والأرض بماء المزن فى صحائف الفضة،ولم يذكر فيه المضمضة والاستنشاق فانصرف الى المعهود فى غسل الميت، وهوالغسل بدونها فتأمل أفاده بعض الأفاضل. (حاشية الطحطاوى على المراقى.(ص:۵۶۸) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، ط: قديمى)

(منحة الخالق على هامش البحر:(۲/ ۱۷۱،۱۷۲) كتاب الجنائز، ط:سعيد)

(۲) فى المذهب:الجنب جنابت رسيده واحد وجمع ومذكر ومؤنث دريں يكساں بود فهذا اللفظ يطلق على كل من أنزل مع الدفق والشهوة أو وقع بينه وبين آدمى جماع ووقاع بغيبة الحشفة سواء كان فى قبل أودبر.(حاشية على التوضيح والتلويح:(ص ۲۳۴) فصل: فى الخفى والمشكل الخ،ط:المكتبة النعمانية)

والجنابة فى اللغة خروج المنى على وجه الشهوة يقال: أجنب الرجل اذا قضى شهوته من المرأة.(الهداية:(۳۱/۱)كتاب الطهارات،فصل فى الغسل، ط:المصباح)

والجنابة فى اللغة خروج المنى على وجه الشهوة)أى الجنابة حالة تحصل عندخروج المنى على وجه الشهوة.(الكفاية مع الفتح:(۵۳/۱) كتاب الطهارات،فصل فى الغسل،ط:رشيديه)

جنت کی قیمت

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دیکھو تم میں سے جو کوئی مرے تو اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ پاک کی نسبت اچھا گمان رکھے کیونکہ اللہ سے اچھا گمان رکھنا جنت کی قیمت ہے (یعنی شریعت کی پابندی کے ساتھ ساتھ جس کو اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان ہوگا وہ یقینی طور پر جنت میں داخل ہوگا)

☆ نیک اعمال کے بغیر اللہ تعالیٰ سے امیدوں کا وابستہ رکھنا اچھا گمان نہیں ہے بلکہ سراسر دھوکہ ہے۔(۱)

جنت میں مکان تیار ہوتا ہے

''حدیث پڑھانے والے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۶/۱)

جنگل میں مر گیا دفن نہیں ہوا

''دفن نہیں ہوا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۶/۱)

جوتا پہن کر قبرستان میں چلنا

قبر کے اوپر چلنا میت کی بے حرمتی ہے، خواہ جوتا پہن کر ہو یا ننگے پاؤں؛ اِس لیے قبر کے اوپر جوتا پہن کر چلنا بھی منع ہے اور ننگے پاؤں بھی، البتہ جہاں قبر نہیں یا دو قبروں کے درمیان خالی جگہوں پر چلنا بے حرمتی نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) واخرج ابن عساکر عن أنس قال : قال رسول اللہ ﷺ لایموتنّ أحد حتی یُحسن الظن باللہ تعالیٰ، فإن حسن الظن باللہ تعالیٰ ثمن الجنة . (شرح الصدور بشرح الحال الموتیٰ والقبور : (ص: ۳۸) باب تحسین الظن باللہ والخوف منه ، ط: المکتبة التوفیقیة ، مصر)

(۲) ویکره الجلوس علی القبر ووطؤه.....لووجد طریقاً ان وقع فی قلبه أنه محدث لایمشی علیه والافلابأس به.(الشامیة:(۲ /۲۴۵) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازه،مطلب: فی اهداء ثواب القراة للنبی صلی اللہ علیه سلم.ط:سعید)=

جوتا پہن کر نماز پڑھنا

جوتے اگر پاک ہوں تو ان کو پہن کر جنازہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے۔اور اگر پاک نہ ہوں تو ان کو پہن کر یا ان پر پاؤں رکھ کر جنازہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

اور اگر اوپر سے پاک ہوں مگر نیچے سے تلوے پاک نہ ہوں تو ان پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔(۲)

جوتا نکال کر زمین پر کھڑا ہونا

اگر جوتا نکال کر زمین پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو زمین کا پاک ہونا شرط ہے۔اور زمین خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے۔جب کہ ناپاکی کا اثر باقی نہ رہے۔(۳)

= ویکرہ أن یوطأ علی القبر،یعنی بالرجل..أو یقعد...ولو وجد طریقاً فی المقبرة ان وقع فی قلبه بأنه حدث لایمشی لأنه یجب تعظیم قبر المسلم وان لم یقع لابأس بأن یمشی. (تاترخانیة: (۲/ ۱۳۰) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز،القسم الرابع...نوع آخر من هذا الفصل فی القبر والدفن،ط:شیدیه)

(عالمگیری:(۱/ ۱۶۶) کتاب الصلاة ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل السادس فی القبر والدفن،ط:رشیدیه)

(۱،۲) ولو افترش نعلیه،وقام علیها جاز،فلایضر نجاسة ماتحتهما لکن لابدمن طهارة نعلیه ممایلی الرجل لاممایلی الأرض.(حاشیة الطحطاوی علی المراقی:(ص ۵۸۲) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز،ط:قدیمی)

لوقام علی النجاسة وفی رجلیه نعلان لم یجز ولو افترش نعلیه وقام علیهما جازت وبهذا یعلم مایفعل فی زماننا من القیام فی النعلین فی صلاة الجنازة لکن لابد من طهارة النعلین کما لایخفی. (البحرالرائق:(۲/ ۱۷۹) کتاب الجنائز،فصل: السلطان احق بصلاته.ط:سعید)

ولو خلع نعلیه وقام علیهما جاز سواء کان ممایلی الأرض منه نجساً أو طاهراً اذاکان ممایلی القدم طاهراً.(عالمگیری: (۱/ ۶۲)کتاب الصلاة،الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الثانی فی طهارة مایستربه العورة وغیرها ومما یتصل بذلک مسائل،ط: رشیدیه)

(۳) ومنها:الجفاف وزوال الأثر. الأرض تطهر بالیبس وذهاب الأثر للصلاة لاللتیمم. (الهندیه:(۱/ ۴۴) کتاب الطهارة،الباب السابع فی النجاسة واحکامها،الفصل الاول فی تطهیر الانجاس، ط: رشیدیه) =

جوتوں پر پاؤں رکھ کر جنازہ کی نماز پڑھنا

☆......اگر جوتے کا تلوا ناپاک اور اندر کا حصہ پاک ہوتو اسے اتار کر اوپر پاؤں رکھ کر جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔

☆...... ہرایسی چیز جس پر ایک طرف نجاست لگنے سے دوسری طرف سرایت نہ کرتی ہو، اس کی پاک جانب پر جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ البتہ ایسا جوتا جس کے نیچے کا حصہ ناپاک ہو، پہن کر عام نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نماز پڑھنے والے کی حرکت سے ناپاک والی جانب حرکت کرے گی۔ اس سے نماز فاسد ہوجائے گی۔ ہاں اگر نیچے سے تلوا بھی پاک ہو، اور انگلیوں کے سرے اور جوتے کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہوتو پہن کر بھی نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

= واذا ذهب أثر النجاسة عن الأرض وقدجفت ولوبغير الشمس على الصحيح طهرت. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی:(ص: ۱۶۴) كتاب الطهارة،باب الأنجاس والطهارة عنها، ط: قديمی)

وذكر فی المحيط عن شمس الأئمة السرخسي:الأرض اذا جفت أی بعداصابة النجاسة لم يتبين اثر النجاسة فيهاتطهر.(حلبی كبير:(ص ۱۸۷)شرائط الصلاة،الشرط الثانی ، ط:سهيل اكيڈمی.)

وانظر الحاشية السابقة أيضًا .

(۱) وصلاته على مصلى مضرب نجس البطانة.قوله:وصلاته على مصلى مضرب)أی مخيط...... ثم هذا قول أبی يوسف،وعن محمد يجوز... وعلى هذا لوصلى على حجرالرحی أوباب أوبساط غليظ أو مكعب اعلاه طاهروباطنه نجس عندأبی يوسف لايجوزنظراً الىٰ اتحاد المحل فاستوی ظاهره وباطنه ،كالثوب الصفيق.وعندمحمد يجوز لأنه صلى فی موضع طاهر كثوب طاهرتحته ثوب نجس. بخلاف الثوب الصفيق لأن الظاهر نفاذ الرطوبة الى الوجه الآخر اهـ.وظاهره ترجيح قول محمد وهو الأشبه. ورجح فی الخانية فی مسألة الثوب قول أبی يوسف بانه أقرب الى الاحتياط، وتمامه فی الحلية. وذكر فی المنية وشرحها:اذا كانت النجاسة على باطن اللبنة أوالآجرة وصلى على ظاهرها جاز.وكذا الخشبة ان كانت غليظة بحيث يمكن أن تنشر بصفين فيما بين الوجه الذی فيه النجاسة والوجه الآخر والافلا،وهواشارة الى اختياره، وهو حسن متجه، وكذا مسألة الخشبة على الاختلاف، وان الأشبه الجواز عليها مطلقاً،ثم أيده باوجه فراجعه. (الدر مع الرد: (۱/۶۲۴) كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،مطلب،فی التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد) =

جوتے پہن کر جنازہ کی نماز پڑھنا

☆......اگر زمین اور جوتے کے اندر اور نیچے کی دونوں جانب پاک ہوں تو جوتے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

☆......اور اگر جوتوں سے پیر نکال کر اوپر رکھ لیے ہیں تو جوتوں کا اوپر کا حصہ جو پیر سے متصل (ملا ہوا) ہے پاک ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

☆......اگر جوتوں کے نیچے کا حصہ ناپاک ہے، لیکن اوپر کا حصہ پاک ہے تو اس صورت میں جوتوں سے پیر نکال کر اوپر رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔

☆...... اور اگر جوتے کے نیچے اور اوپر کے دونوں جانب ناپاک ہیں تو جوتوں سے پیر نکال کر اوپر رکھ کر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔(۱)

= ولو خلع نعليه وقام عليها جاز سواء كان ممايلي الأرض منه نجساً أو طاهراً اذا كان ممايلي القدم طاهراً. والاجر اذا كان أحد وجهيها نجساً فقام على الوجه الطاهر وصلى جاز مفروشة كانت أو موضوعة... واذا صلى على حجر الرحى أو على باب أو بساط غليظ أو على مكعب ظاهره طاهر وباطنه نجس. يجوز عند محمد رحمه الله تعالىٰ وبه كان يفتي الشيخ أبوبكر الاسكاف وهو الأشبه بالترجيح. (الهندية: (۱/ ۶۲) كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثاني في طهارة مايستر به العورة وغيره ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيديه)

ولو افترش نعليه وقام عليهما جازت وبهذا يعلم مايفعل في زماننا من القيام في النعلين في صلاة الجنازة لكن لابد من طهارة النعلين كما لايخفى. (البحر الرائق: (۲/ ۱۷۹) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته. ط: سعيد)

(۱) ولو افترش نعليه، وقام عليها جاز، فلايضر نجاسة ماتحتهما لكن لابد من طهارة نعليه ممايلي الرجل لا ممايلي الأرض. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۸۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي)

لو قام على النجاسة وفي رجليه نعلان لم يجز ولو افترش نعليه وقام عليهما جازت وبهذا يعلم مايفعل في زماننا من القيام في النعلين في صلاة الجنازة لكن لابد من طهارة النعلين كما لايخفى. (البحر الرائق: (۲/ ۱۷۹) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته. ط: سعيد)

ولو خلع نعليه وقام عليهما جاز سواء كان ممايلي الأرض منه نجساً أو طاهراً اذا كان ممايلي القدم طاهراً. (الهندية: (۱/ ۶۲) كتاب الصلاة، البا الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثاني في طهارة مايستر به العورة وغيره ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيديه)

جو عضو زندہ انسان سے علیحدہ ہو جائے

جو عضو زندہ انسان سے الگ ہو جائے اس پر غسل کفن اور جنازہ کی نماز نہیں ہے۔ بلکہ کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

جہاد میں شہید ہونے والا

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو جہاد میں شہید ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو چھ کرامات عطا فرمائے گا:

۱۔ اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی کل گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں اور اپنی جگہ جنت میں دیکھتا ہے۔

۲۔ قبر کے عذاب سے اس کی نجات ہو جاتی ہے۔

۳۔ قیامت کے روز کے صدمے سے بے خوف و خطر ہوگا۔

۴۔ اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا اس کے یاقوت کا ہر ایک دانہ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہوگا۔

۵۔ جنت کی بہترین حور سے اس کا نکاح ہوگا۔

---

(۱) واذا وجدشئی من أطراف الميت كيدأورجل أوراس لم يغسل ولم يصل عليه لكنه يدفن. (التاتر خانية: ۲/ ۱۳۶) كتاب الصلاة،الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز،القسم الرابع.....نوع آخر من هذا الفصل فى المتفرقات،ط:قديمى)

ولايصلى على بعض الانسان. بدائع الصنائع:(۱/ ۳۱۱)كتاب الصلاة،باب الجنائز فصل:فى صلوة الجنازة،ط: سعيد)

واذا وجد اكثر البدن،أونصفه مع الراس غسل وصلى عليه والافلا.

قوله: أونصفه مع الرأس)قيدبه لأنه لووجد النصف بدون رأس لايغسل ،ولايصلى عليه،بل يدفن، وهذا مستفاد من قوله،والالا والبدن اسم لماعدالأطراف.(حاشية الطحطاوى مع المراقى:(ص: ۵۷۵) كتاب الصلاة ،باب احكام الجنائز،ط:قديمى)

۶۔ یہ کہ اپنے خاندان کے ستر آدمیوں کی سفارش کرے گا۔(۱)

جھاڑو دینا مسجد کی

''مسجد کی جھاڑو دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸۲/۲)

جہاز کے حادثہ میں لاش پوری نہ ملے

''جسم کے بعض اعضاء ملیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۳۴/۱)

جھانکنا قبر میں

''قبر میں مت جھانکو'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۴۲/۲)

---

(۱) وأخرج الترمذی وابن ماجه عن المقدام بن معدی کرب قال : قال رسول الله ﷺ للشهيد عند الله ست خصال : يغفر له فی أوّل دفعة من دمه ، ويری مقعده من الجنة ، ويجار من عذب القبر ، ويأمن من الفزع الأكبر ، ويوضع علی رأسه تاج الوقار ، الياقوتة منه خير من الدنيا وما فيها، ويزوج ثنتين و سبعين زوجة من الحور العين ، ويشفع فی سبعين من أقاربه . (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور : (ص: ۲۳۲) باب ماينجی من عذاب القبر ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

چ

چادر

جو چادر کسی مجبوری کی وجہ سے جنازہ کے پلنگ پر میت کے نیچے بچھائی جاتی ہے اس کو خیرات کر دینا ضروری نہیں ہے۔اس کو استعمال کرنا جائز ہے۔(۱)

چادر چڑھانا

☆......قبروں پر چادر چڑھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین اور ائمۂ مجتہدین رحمہم اللہ سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے قبروں پر چادر چڑھانا جائز نہیں۔اس میں پیسے ضائع ہوتے ہیں اور میت کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ شریعت کے خلاف کرنے کی وجہ سے الٹا گناہ ہوتا ہے۔اس لیے چادر چڑھانے کے بجائے اتنی رقم صدقہ خیرات کر کے میت کو ثواب پہنچایا جائے تو پیسے ضائع نہیں ہوں گے۔اور مردہ کو بھی فائدہ ہوگا۔(۲)

---

(۱) واذافضل عنه شئی صرف لمالکه،وان لم یعرف کفن به آخر والاتصدق به.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص: ۵۷۴،۵۷۵)کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز،ط:قدیمی)

🗀 فان فضل شئی ردللمصدق ان علم والاکفن به مثله والا تصدق به. (الدر المختار: (۲ / ۲۰۶) کتاب الصلاة،باب صلوة الجنازة،مطلب:فی کفن الزوجة علی الزوج،ط:سعید)

🗀 (الهندیة:(۱/۱۶۱) کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الثالث فی التکفین، ط:رشیدیه)

🗀 وبقی الکفن عادالی الترکة ولو کفنه اجنبی اوقریبه من مال نفسه یعودالي المکفن کذا فی معراج الدرایة.(الهندیة:(۱/۱۶۱) کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الثالث فی التکفین،ط:رشیدیه)

(۲) وفی البحر:من صام أوصلی اوتصدق وجعل ثوابه لغیره من الأحیاء والأموات جازویصل ثوابها الیهم عنداهل السنة والجماعة. (شامی:(۱/۲۴۳) کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب: فی القراءة للمیت واهداء ثوابها الیه،ط:سعید)=

☆ ...... قبروں کو کعبۃ اللہ پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔ کیوں کہ کعبۃ اللہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود غلاف پہنایا ہے۔ اس لیے کعبۃ اللہ کو غلاف چڑھانا درست ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قبر پر چادر نہیں چڑھائی۔

= الأصل في هذا الباب أن الانسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاةً كان أو صوماً صدقة أوغيرها كالحج وقراءة القرآن والأذكار.

(عالمگيری: (۱/۲۵۷) كتاب المناسك الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيديه)

فللانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاةً كان أو صوماً صدقه أوغيرها كالحج وقراءة القرآن والأذكار. أوغيرذلك من انواع البر ويصل ذلك الى الميت وينفعه. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوی: (ص: ۶۲۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: في زيارة القبور، ط: قديمی)

عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها... قال: ان الله لم يأمرنا فيمارزقنا أن نكسوالحجارة واللبن. (ابو داود: (۲/۵۷۲) كتاب اللباس، باب في الصور، ط: مير محمد)

(السنن الكبرى للبيهقي (۷/۲۷۲) كتاب الصداق، باب ماجاء في تستير المنازل، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها... قال: ان الله لم يأمرنا فيمارزقنا أن نكسوالحجارة واللبن. (الصحيح لمسلم: (۲/۲۰۰) كتاب اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان...... الخ ط: قديمی)

(مشكوة المصابيح: (ص: ۳۸۵) كتاب اللباس، باب التصاوير، ط: قديمی)

تتمه: في الأحكام عن الحجة: تكره الستور على القبور.

(الشامية: (۲/۲۳۸) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في دفن الميت، ط: سعيد)

(وايضافيه: ۶/۳۶۳، كتاب الحظر والأباحة، فصل في اللبس، ط: سعيد)

(تنقيح الفتاوى الحامدية: (۲/ ۳۵۷) مسائل وفوائد شتى من الحظر والاباحة وغير ذلك. في وضع الستورعلى القبور، ط: مكتبه امداديه)

عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: قال النبي صلى الله عليه وسلم: من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهورد. (صحيح البخارى: (۱/ ۳۷۱) كتاب الصلح، باب اذااصطلحوا على صلح جور فهومردود، ط: قديمی)

وأما اهل السنة والجماعة فيقولون في كل فعل وقول لم يثبت عن الصحابة هوبدعة لأنه لوكان خيراً لسبقونااليه، لأنهم لم يتركوا خصلة من خصال الخير وقدبادروا اليها. (تفسير ابن كثير (۵/۶۲۷) سورة الاحقاف آيت: ۱۱، ط: رشيديه كوئٹه)

اس لیے قبروں پر چادر چڑھانا صحیح نہیں ہے۔(۱)

چادر ڈالنا جنازہ پر

''جنازے پر چادر ڈالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۷۹)

چادر کو منحوس نہ سمجھے

''جنازہ کے اوپر جو چادر ڈالی جاتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۶۸)

چار پائی پر میت کو رکھ کر جنازہ کی نماز پڑھنا

''تخت پر میت کو رکھ کر جنازہ کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۱۹۶)

چار پائی ناپاک ہے

اگر چار پائی ناپاک ہے، اور خشک ہے، تو اس پر پاک کپڑا بچھا کر مردہ کو رکھا جائے۔(۲)

---

(۱) عبدالرزاق عن ابن جريج قال: أخبرت أن عمر كان يكسوها القباطي، قال: أخبرني غير واحد أن النبي صلى الله عليه وسلم: كساها القباطي والحبرات وأبوبكر وعمر وعثمان. (مصنف عبد الرزاق (۸۹/۵) رقم الحديث: ۹۰۵۸، كتاب الحج، باب الحلية التي في البيت، وكسوة الكعبة، ط: المجلس العلمي، ادارة القرآن.)

🗁 وروى الواقدي ايضاً عن ابراهيم بن أبي ربيعة قال: كسي البيت في الجاهلية الأنطاع، ثم كساه رسول الله صلى الله عليه وسلم الثياب اليمانية، ثم كساه عمر وعثمان القباطي...... وقال عبد الرزاق عن ابن جريج قال: أخبرت أن عمر كان يكسوها القباطي، قال: أخبرني غير واحد أن النبي صلى الله عليه وسلم: كساها القباطي والحبرات وأبوبكر وعمر وعثمان...... وروى أبو عروبة في "الاوائل" له عن الحسن قال: أول من لبس الكعبة القباطي النبي صلى الله عليه سلم. (فتح الباري (۵۸۵/۳، ۵۸۶) كتاب الحج، باب كسوة الكعبة، ط: قديمي)

🗁 (عمدة القاري: (۱۵۸/۷) كتاب الحج، باب قول الله تعالىٰ جعل الله الكعبة البيت الحرام الخ. ط: دار الفكر، بيروت)

(۲) وفي القنية: الطهارة من النجاسة في ثوب وبدن ومكان وستر العورة شرط في حق الميت =

چار تکبیرات سے جنازہ پڑھنا

اگر کسی کو جنازہ کی نماز کا طریقہ معلوم نہیں، دعا بھی یاد نہیں تو وہ جنازہ کی نماز کی نیت باندھ کر صرف چار تکبیرات کہہ دے تو جنازہ کی نماز ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو "اللہ أکبر" کہنا آتا ہے، اس کے لیے جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

چار فرشتے روح قبض کرنے سے پہلے آتے ہیں

"موت کے وقت چار فرشتے آتے ہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۱۹)

چاروں طرف قبریں ہوں

جہاں پر چاروں طرف قبریں ہوں وہاں پر جنازہ کی نماز اور فرض پڑھنا

= والامام جميعاً. (الدرالمختار مع الرد:(۲/۲۰۸) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فی صلوة الجنازة، ط:سعيد)

(البحر الرائق:(۲/۱۷۹) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط:سعيد)

قال فی القنية: الطهارة من النجاسة في ثوب وبدن ومكان وستر العورة شرط في حق الامام والميت جميعاً اهـ.... ثم المراد بالمكان الذی يشترط طهارته اما الجنازة، أو يعنی المصلی، الأرض ان لم يكن جنازة. (حاشية الطحطاوی علی المراقی:(ص:۵۸۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط:قديمی)

(۱) ومن لايحسن الدعاء..... وهو لايقتضی ركنية الدعاء.... لأن نفس التكبيرات رحمة للميت وان لم يدع له. (البحر الرائق:(۲/۱۸۳) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط:سعيد)

وركنها.. التكبيرات الأربع. (الدرالمختار:(۲/۲۰۹) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبی، ط:سعيد)

"وفی الفتاوی الحجة" والامی والهنود الذين لايعلمون الادعية يكبر تكبيرات ويسلم تجوز صلاته لأن الأركان فيها التكبيرات. (التاتارخانية:(۲/۱۱۸) كتاب الصلاة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الثانی فی كيفية الصلاة علی الميت، ط:قديمی)

مکروہ ہے۔(۱)

چالیس گناہ معاف

''کبیری'' نامی کتاب کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص جنازہ کو چالیس قدم اٹھا کر چلے گا اس کے چالیس گناہ معاف ہوں گے۔(۲)

چبوترہ

قبرستان میں زائرین کے لیے چبوترہ بنانا درست نہیں ہے۔(۳)

(۱) عن أنس بن مالک رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم نهی أن یصلی علی الجنائز بین القبور.(مجمع الزوائد:(۳/ ۱۴۴)رقم الحدیث:۴۱۸۷،کتاب الجنائز،باب الصلاة علی الجنازة بین القبور،ط:دارالفکر)

نهی أن یصلی علی الجنائز بین القبور فانها صلاة شرعیة والصلاة فی المقابر مکروهة أی تنزیها.(فیض القدیر للمناوی:(۸/ ۴۷۸)رقم الحدیث:۹۵۱۹، ط:دارالحدیث قاهره)

وفی البدایع وغیرها قال أبوحنیفة لاینبغی أن یصلی علی المیت بین القبور.(حاشیة الطحطاوی علی المراقی:(ص:۵۹۵)کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز، ط:قدیمی)

(۲) ویستحب أن یجعلها من کل جانب عشر خطوات لماروی عنه علیه الصلاة والسلام أنه قال: من حمل جنازة أربعین خطوة کفرت عنه اربعین کبیرة رواه ابوبکر النجار.(حلبی کبیر:(ص:۵۹۲)فصل،فی الجنائز، الخامس فی الحمل والتشیع،ط:سهیل اکیڈمی)

(مجمع الزوائد:(۳/ ۱۲۶) رقم الحدیث:۴۱۰۹، کتاب الجنائز،باب حمل السریر، ط: دار الفکر، بیروت)

(کنزالعمال:(۱۵/ ۵۹۸) رقم الحدیث:۴۲۳۶۵،۴۲۳۶۶، الکتاب الرابع من حرف المیم من قسم الافعال،کتاب الموت الخ الفصل الخامس فی الشییع،الاکمال.ط:اداره تالیفات اشرفیه)

(۳) یکره أن یبنی علی القبر بیت أوقبة أو مدرسة أومسجداأوحیطان تحدق به کالحیشان.اذالم یقصد بهاالزینة والتفاخر والاکان ذلک حراماً، وهذا اذا کانت الأرض غیر مسبلة ولاموقوفة، والمسبلة هی التی اعتاد الناس الدفن فیها،ولم یسبق لأحدملکها،والموقوفة:هی ماوقفها مالک بصیغة الوقف..أما المسبلة والموقوفة فیحرم فیها البناء مطلقاً لمافی ذلک من الضیق والتحجیر علی الناس هذا الحکم متفق علیه بین الأئمة...(کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: (۱/ ۵۳۶)کتاب الصلاة،مباحث الجنائز اتخاذ البناء علی القبور،ط:دارالفکر)=

چٹائی جنازہ کے پلنگ میں بچھانا

''میت کے نیچے گدا بچھانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/ ۳۶۰)

چراغ جلانا

قبر پر چراغ جلانا بدعت اور ناجائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین رحمہم اللہ اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کسی کی قبر پر چراغ نہیں جلایا۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔(۱)

= لأن المقابر وقف من أوقاف المسلمين لدفن موتاهم لايجوز تملكه لأحد. (عمدة القاري: (۴/ ۲۶۵) كتاب الصلاة، باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد. ط: دار الفكر)

(شرح سنن ابی داود للعینی: (۲/ ۳۵۴) كتاب الصلاة، باب في بناء المسجد، ط: مكتبة الرشيد)

فاذا تم ولزم لايملك ولايملك ولايعار ولايرهن.

قوله: لايملك) أي لا يكون مملوكاً لصاحبه ولايملك أي لايقبل التمليك لغيره بالبيع ونحوه.

(الدر مع الرد: (۴/ ۳۵۱، ۳۵۲) كتاب الوقف قبيل مطلب في شرط واقف الكتب أن لاتعار...... الخ، ط: سعيد)

(۲) عن ابن عباس رضي الله عنه قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم: زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج. رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي. (مشكاة المصابيح (ص: ۷۱) كتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثاني، ط: قديمي)

(والسرج) جمع سراج. والنهي عن اتخاذ السراج لمافيه من تضييع المال لأنه لانفع لأحد من السراج، ولأنها من آثار جهنم، واماللاحتراز عن تعظيم القبور كالنهي عن اتخاذ القبور مساجد. (مرقاة المفاتيح، (۲/ ۴۱۴) كتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثاني، ط: رشيديه)

وايقاد النار عند القبور فمن رسوم الجاهلية والباطل الغرور.

(عالمگیری: (۱/ ۱۶۷) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس في القبر والدفن.. ومما يتصل بذلك مسائل التعزية، ط: رشيديه)

لايجوز ممايفعله الجهال بقبور الأولياء والشهداء في السجود والطواف حولها واتخاذ السرج والمساجد عليها من الاجتماع بعد الحول كالأعياد ويسمونه عرساً. (تفسير مظهري: (۲/ ۶۵) سورة آل عمران، آيت: ۶۴، ط: المكتبة رشيديه.)

چراغ کا انتظام کرنا مسجد میں

''مسجد میں بتی کا انتظام کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸۵)

چڑھاوا بیچنا

قبرستان پر چڑھاوا بیچنا اور اس کو خریدنا جائز نہیں ہے۔(۱)

چلنے کا انداز

''جنازہ اٹھا کر چلنے کا انداز'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۴۶)

چند قدم چل کر دعا کرنا

تدفین کے بعد چند قدم چل کر دعا کرنے کا رواج اور میت کے گھر دعا کرنے کے لیے جمع ہونے کا دستور سنت کے خلاف ہے۔(۲)

---

(۱) وفی البزازیة: ویکره اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الأسبوع ونقل الطعام فی المؤاسم. (الشامیة: (۲/۲۴۰) کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فی کراهة القیامة من أهل المیت، ط: سعید)

(الفتاوی البزازیة علی هامش الهندیة: (۴/۸۱) کتاب الدعوی، الباب التاسع فی دعوی الرجلین ومما یتصل بذلک مسائل، (ط: رشیدیه)

(حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۶۱۷) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

(۲) قال کثیر من متأخری أئمتنا رحمهم الله: یکره الاجتماع عند صاحب المیت حتی یأتی الیه من یعزی بل اذا رجع الناس من الدفن فلیتفرقوا ویشتغلوا بأمورهم وصاحب المیت بأمره. (مراقی الفلاح مع الطحطاوی. (ص: ۶۱۶، ۶۱۷) کتاب الصلاة، باب وحکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ط: قدیمی)

(شامی: (۲/ ۲۴۱) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی کراهة الضیافة من أهل المیت، ط: سعید)

(البحر الرائق: (۲/۱۹۲) کتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعید)

چند مردوں کو ایک قبر میں رکھنا

اگر قبر کھودنے میں دقت ہوتی ہو یا جگہ کم ہو تو قبر میں چند مردوں کو رکھ دینا جائز ہے۔ لیکن پہلے ایسے شخص کو رکھیں جو بڑا عالم یا پرہیزگار متقی ہو، اس کے بعد کم درجہ والا اور اس کے بعد کم درجہ والا۔(۱)

چند مردوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

☆...... بلاضرورت ایک ہی قبر میں ایک سے زیادہ مردوں کو دفن کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر ایک ہی قبر میں ایک سے زیادہ مردوں کو دفن کرنے کی ضرورت پڑے تو گنجائش ہے۔(۲)

(۱) ولابأس بدفن أكثر من واحد في قبر واحد للضرورة. قوله: للضرورة فان وجدت جازت الزيادة عليه فيقدم الأفضل فالأفضل الى جهة القبلة..... ومن الضرورة المبيحة لجمع ميتين فصاعداً في قبر واحد ابتداء على ماذكره ابن امير حاج قلّة الدافنين أوضعفهم أواشتغالهم بماهو أهم. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۶۱۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل في حملها ودفنها، ط: قديمي)

🗀 وفي فتح القدير ولواجتمعوا في قبر واحد فوضعهم على عكس هذا فيقدم الأفضل فالأفضل الى القبلة وفي الرجلين يقدم أكبرهما سناً وقرآناً وعلماً كمافعله عليه السلام في قتلى أحد من المسلمين. (البحر الرائق: (۱/۱۸۸) كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

🗀 ولايدفن اثنان أوثلاثة في قبر واحد الاعندالحاجة فيوضع الرجل مما يلي القبلة ثم خلفه الغلام ثم خلفه الخنثى ثم خلفه المرأة ويجعل بين كل ميتين حاجز من التراب.... وان كانارجلين يقدم في اللحد أفضلها. (عالمگيري: (۱/۱۶۶) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس في القبر الدفن، ط: رشيديه)

(۲) ولايجوزأن يدفن اثنان أوأكثر في قبر واحد الاعندالضرورة. (حلبي كبير. (ص: ۶۰۲) فصل: في الجنائز، الثامن في مسائل متفرقة ط: سهيل اكيڈمي)

🗀 دفن أكثر من ميت واحد في قبر واحد فيه تفصيل في المذاهب. (الحنفية. قالوا: يكره ذلك الاعندالحاجة، فيجوز عندالحاجة دفن أكثرمن واحد.) واذا وقع ذلك جعل الأفضل جهة القبلة ويليه المفضول، ويلاحظ تقديم الكبير على الصغير، والذكر على الأنثى ونحو ذلك، ويندب =

☆...... اگر اتفاق سے ایک ہی وقت میں ایک ہی قبر میں چند مردوں کو دفن کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو اگر سب مرد ہوں یا سب عورتیں ہوں تو افضل اور بہتر مردہ کو پہلے قبر میں رکھا جائے۔اس کے بعد غیر افضل کو۔اور اگر مردے مخلوط ہوں تو پہلے مرد کو رکھا جائے، اس کے بعد لڑکے کو، اس کے بعد خنثیٰ کو، اس کے بعد عورت کو۔اور ہر ایک کے درمیان مٹی کی آڑ بنادی جائے۔(۱)

چند مردوں کو ثواب پہنچانا

ایک ہی وقت میں چند مردوں کو ثواب پہنچانے سے سب کو ثواب پہنچ جاتا

= ان یفصل بین کل اثنین بتراب، ولا یکفی الفصل بالکفن. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: (۱/ ۵۳۱) کتاب الصلاة، مباحث الجنائز، دفن اکثر من واحد فی قبر واحد: ط: دار الفکر)

(عالمگیری: (۱/ ۱۶۶) کتاب الصلاة باب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن ط: رشیدیه)

(البحر الرائق: (۲/ ۱۹۴) کتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، (قوله: ولا یجصص القبر، ط: سعید)

(۱) وفی فتح القدیر ولو اجتمعوا فی قبر واحد فوضعهم علی عکس هذا فیقدم الأفضل فالأفضل الی القبلة وفی الرجلین یقدم أکبرهما سناً وقرآناً وعلماً کمافعله علیه السلام فی قتلی احد من المسلمین. وفی البدائع ولو کان رجل وامرأة قدم الرجل ممایلی القبلة والمرأة خلفه اعتباراً بحال الحیاة ولو اجتمع رجل وامرأة وصبی وخنثی وصبیة دفن الرجل ممایلی القبلة ثم الصبی خلفه ثم الخنثی ثم الانثی ثم الصبیة لأنهم کذا یصطفون خلف الامام حالة الحیاة. (البحر الرائق: (۲/ ۱۸۸) کتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعید)

ولا یدفن اثنان أو ثلاثة فی قبر واحد الا عند الحاجة فیوضع الرجل ممایلی القبلة ثم خلفه الغلام ثم خلفه الخنثی ثم خلفه المرأة ویجعل بین کل میتین حاجز من التراب.... وان کانا رجلین یقدم فی اللحد أفضلها. (عالمگیری: (۱/ ۱۶۶) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر الدفن، ط: رشیدیه)

ولا بأس بدفن اکثر من واحد فی قبر واحد للضرورة. قوله: للضرورة) فان وجدت جازت الزیادة علیه فیقدم الأفضل فالأفضل الی جهة القبلة... فیما اذا اتحد الجنس والا فالرجل ثم الغلام ثم الخنثی ثم الانثی کمافی البدائع. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص ۶۱۲) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: فی حملها و دفنها، ط: قدیمی)

ہے۔ لیکن اگر ثواب پہنچانے والے نے کسی نیک کام کا ثواب پہلے کسی میت کو پہنچا دیا تو پھر دوسرے وقت میں اسی نیک کام کا ثواب دوسری میت کو نہیں پہنچا سکتا۔ کیوں کہ وہ ثواب پہلی میت کو پہنچ گیا ہے۔(۱)

چندہ کی رقم بچ گئی

اگر کسی مسافر میت کی تجہیز و تکفین کے لیے چندہ کیا گیا اور اس میں سے کچھ رقم بچ گئی۔ تو اگر یہ معلوم ہے کہ بچی ہوئی رقم کس کی ہے تو اس کو وہ رقم واپس کر دی جائے۔ اور اگر یہ معلوم نہیں کہ بچی ہوئی رقم کس نے دی ہے تو اس رقم کو کسی دوسری غریب میت کی تجہیز و تکفین میں استعمال کیا جائے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو وہ رقم کسی محتاج غریب کو صدقہ میں دے دی جائے۔(۲)

چنے پڑھنا تیسرے دن

"تیسرے دن چنے پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۱/۱)

---

(۱) نعم اذا جعله لنفسه ثم نوى جعل ثوابه لغيره لم يكف، كمالونوى أن يهب أو يعتق أو يتصدق...... قلت: لكن سئل ابن حجر المكى عمالوقرأ لأهل المقبرة الفاتحة هل يقسم بينهم اويصل لكل منهم مثل ثواب ذلك كاملاً. فأجاب بأنه أفتى جمع بالثانى، وهو اللائق بسعة الفضل. (الشامية: (۲/۲۴۳، ۲۴۴) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فى القراءة للميت واهداء ثوابها له، ط: سعيد)

(۲) رجل مات فى مسجد قوم فقام أحدهم وجمع الدراهم ففضل من ذلك شئى ان عرف صاحب الفضل رده عليه وان لم يعرف كفن به محتاجاً آخر وان لم يقدر على صرفه الى الكفن يتصدق به على الفقراء. كذافى فتاوى قاضيخان. (عالمگيرى: (۱/۱۶۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثالث فى التكفين، ط: رشيديه)

🗁 (البحر الرائق: (۲/۱۷۸) كتاب الجنائز، ط: سعيد)

🗁 قلت: وفى مختارات النوازل لصاحب الهداية: فقير مات فجمع من الناس الدراهم وكفنوه وفضل شئى ان عرف صاحبه يرده عليه والايعرف الى كفن فقير آخر أويتصدق به. (الشامية: (۲/۲۰۶) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فى كفن الزوجة على الزوج، ط: سعيد)

چوپایہ

حضرت یزید رقاشی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جو شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے، اور اس سے عبرت حاصل نہ کرے تو وہ ''چوپایہ'' ہے۔ وہ جب کسی قبر کو دیکھتے تو اس طرح چیختے جیسے بیل چیختا ہے۔(۱)

چوتھی تکبیر کے بعد

جنازہ کی نماز میں چوتھی تکبیر کے بعد اور سلام کے درمیان کوئی دعا نہیں ہے۔(۲)

چوڑیاں توڑنا

شوہر کے انتقال پر عورتوں کا چوڑیاں توڑ کر ضائع کرنا غلطی ہے۔ اتار کر رکھ لیں، جب عدت پوری ہو جائے تو پھر پہن لیں۔(۳)

---

(۱) وكان يزيد الرقاشي في كلامه: أيها القبور في حضرته، المتخلي في القبر بوحدته، المستانس في بطن الأرض بأعماله، ليت شعري بأي أعمالك استبشرت وبأي أقوالك اغتبطت ثم يبكي حتى يبل عمامته، ويقول: استبشر. والله. بأعماله الصالحة، واغتبط. والله. باخوانك المعاونين له على طاعة الله، وكان اذا نظر الى القبر صرخ كمايصرخ الثور. (التذكرة في أحوال الموتى وأمور الآخرة: (ص: ۸۱) باب ماجاء أن القبر اول منازل الآخرة.)

(۲) ثم في ظاهر المذاهب ليس بعدالتكبير الرابعة دعاء إلاالسلام. (التاترخانية: (۱/ ۱۸۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، القسم الثاني في كيفية الصلاة على الميت، ط: قديمي)

🗀 (ويسلم) وجوباً (بعدالتكبيرة الرابعة من غيردعاء) بعدها في ظاهر المذاهب. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۸۶) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمي)

🗀 (ويسلم) بلادعاء (بعدالرابعة) تسليمين، قال المحقق ابن عابدين تحت قوله: بلادعاء) هو ظاهر المذهب. (الدرمع الرد: (۲/ ۲۱۳) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب، هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد)

(۳) (تحد...... مكلفة مسلمة ولو أمة منكوحة.. اذا كانت معتدةبت أوموت)... اظهاراً للتأسف على فوات النكاح (بترك الزينة) بحلي أوحرير أوامتشاط بضيق الأسنان والطيب. (الدرالمختار مع الرد. (۳/ ۵۳۰، ۵۳۱) كتاب الصلاة. باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد) =

چوکیدار کے لیے قبرستان میں کمرہ بنانا

''قبرستان میں دکان بنانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۱۶/۲)

چومنا

''بوسہ دینا'' نیز'' قبر کو چومنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴۴/۱)

چھت کے بغیر میت پر مٹی ڈالنا

میت کو قبر میں رکھنے کے بعد چھت کے بغیر خالی میت پر مٹی ڈالنا سنت کے خلاف ہے۔ اس سے میت کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اور میت کی بے حرمتی کرنا جائز نہیں ہے۔ اس لیے قبر میں میت رکھنے کے بعد تختہ وغیرہ رکھ کر پھر مٹی ڈالی جائے۔ تا کہ میت پر براہِ راست مٹی نہ پڑے۔ (۱)

= وعلى المبتوتة والمتوفى عنها زوجها اذا كانت بالغة مسلمة الحداد في عدتها. والحداد الاجتناب عن الطيب والدهن والكحل... ولبس القصب والخز والحرير ولبس الحلي والتزين والامتشاط. (عالمگیری. (۵۳۳/۱) كتاب الصلاة الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشیدیه)

وتجتنب المعتدة كل زينة نحو الكحل والحناء والدهن والتحلي والتطيب. (الخانية على هامش الهندية: (۵۵۴/۱) كتاب الطلاق، باب العدة فصل فيما يحرم على المعتدة، ط: رشیدیه)

(۱) ويسوى اللبن عليه والقصب. قوله: والقصب) قال في الحلية: وتسد الفرج التي بين اللبن بالمدر والقصب كي لا ينزل التراب منها على الميت، ونصوا على استحباب القصب كاللبن اهـ. (الدر مع الرد: (۲۳۶/۲) كتاب الصلاة باب صلوة الجنازة، مطلب: في دفن الميت، ط: سعید)

(ويسوى اللبن... عليه) أي على اللحد اتقاء لوجهه عن التراب.. ثم أكمل بالقصب. قوله: ثم أكمل بالقصب) خوف نزول التراب من الشقوق، قال ابوبرى: ويستحب اللبن والقصب والخشيش في اللحد فيقيم اللبن عليه من جهة القبلة ويسد شقوقه لئلا ينزل التراب منها على الميت. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۶۰۹) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز فصل في حملها ودفنها، ط: قديمي)

(حلبي كبير: (ص: ۵۹۸) فصل: في الجنائز، السادس: في الدفن.)

عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم =

چہرہ

☆...... میت کو قبر میں دائیں کروٹ پر لٹایا جائے اور چہرہ بھی قبلہ رخ ہو۔ اس کے خلاف کرنا گناہ ہے۔(۱)

☆...... مسلمان میت کا منہ قبر میں قبلے کی طرف رکھنا چاہیے۔ جن ملکوں میں قبلہ مشرق کی طرف ہو، وہاں میت کا سر جنوب کی طرف اور پاؤں شمال کی طرف کر کے دائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر دفن کیا جائے۔

اور اگر قبلہ مغرب کی طرف ہے، تو وہاں میت کا سر شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی طرف کر کے دائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر دفن کیا جائے۔

اور اگر قبلہ شمال کی طرف ہے تو وہاں میت کا سر مشرق کی طرف اور پاؤں مغرب کی طرف کر کے دائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر دفن کیا جائے۔

= قال: کسر عظم المیت ککسره حیاً. (ابو داؤد: (۲/ ۴۵۷، ۴۵۸) ابواب الجنائز، باب فی الحفار یجد العظم، هل یتنکب ذلک المکان، ط: میر محمد)

(مشکوۃ المصابیح: ص ۱۴۹، کتاب الجنائز، باب دفن المیت، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

وقال الباجی: یرید أن له من الحرمة فی حال موته مثل ماله منها حال حیاته، وأن کسر عظامه فی حال موته یحرم کما یحرم کسرها حال حیاته... وقال الزرقانی رحمه الله: الاتفاق علی حرمة فعل ذلک به فی الحیوة والموت. (اوجز المسالک: (۴/ ۲۲۱) کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الاختفاء، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

(۱) ووجه الیها وجوباً، وینبغی کونه علی شقة الأیمن. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۲۳۵) کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فی دفن المیت، ط: سعید)

ویوجه الی القبلة علی جنبه الأیمن بذلک أمر النبی صلی الله علیه وسلم وفی حدیث أبی داؤد: البیت الحرام قبلتکم أحیاء وأمواتاً. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص: ۶۰۹) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: فی حملها ودفنها، ط: قدیمی)

ویوجه المیت فی القبر الی القبلة علی جنبه الأیمن ولا یلقی علی ظهره. (حلبی کبیر: (ص: ۵۹۷) فصل: فی الجنائز، السادس: فی الدفن، ط: سهیل اکیڈمی)

اور اگر قبلہ جنوب کی طرف ہے تو وہاں میت کا سر مغرب کی طرف اور پاؤں مشرق کی طرف کر کے دائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر دفن کر دیا جائے۔

☆......میت کو قبر میں چت لٹا کر صرف منہ قبلہ کی طرف کر دینا بھی جائز ہے۔ لیکن یہ سنت کے مطابق نہیں۔ اس لیے پوری میت کو دائیں کروٹ پر لٹا دیا جائے۔ یہ سنت ہے۔(۱)

چہرہ دیکھنا

اگر بیوی کا انتقال ہو جائے تو شوہر اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ البتہ غسل دینا اور کپڑے کے بغیر ہاتھ لگانا منع ہے۔

اور بیوی مردہ شوہر کے چہرہ بھی دیکھ سکتی ہے۔ اور ہاتھ بھی لگا سکتی ہے۔ اور ضرورت پڑے تو غسل بھی دے سکتی ہے۔(۲)

---

(۱) ويوجه الى القبلة على جنبه الأيمن) بذلك أمر النبى صلى الله عليه وسلم وفى حديث ابى داؤد "البيت الحرام قبلتكم أحياء وأمواتاً.قوله:ويوجه الى القبلة) وجوباً كمافى الدر أو استناناً كما فى ابن اميرحاج عن الامام فلووضع لغير القبلة أوعلى يساره ثم تذكروا قال الامام ان كان بعد تسريج اللبن قبل أن ينهال التراب عليه أزالوا ذلك ووجه اليها على يمينه وا ن أهالوا التراب لاينبش القبر لأن ذلك سنة والنبش حرام.قوله:بذلك امر النبى صلى الله عليه وسلم)علياً لما مات رجل من بنى عبدالمطلب فقال:ياعلى استقبل به القبلة استقبالاً وقولوا جميعاً باسم الله وعلى ملة رسول الله وضعوه لجنبه ولاتكبوه على وجهه ولاتلقوه على ظهره.(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص:٦٠٩) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز.فصل:فى حملها ودفنها،ط: قديمى)

🗀 ويوجه اليها) وجوباً ،وينبغى كونه على شقه الأيمن ولاينبش ليوجه اليها قوله:ولاينبش ليوجهه اليها)أى لودفن مستدبراً لها وأهالوا التراب لاينبش لأن التوجة الى القبلة سنة والنبش حرام، بخلاف ماذا كان بعداقامة اللبن قبل اهالة التراب فانه يزال ويوجه الى القبلة عن يمينه. (الدر مع الرد:(٢٣٥/٢) كتاب الصلاة،باب صلوة الجنازة،مطلب:فى دفن الميت،ط:سعيد.)

🗀 (فتح القدير:(٩٩/٢) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،فصل فى الدفن، ط:رشيديه)

(٢) ويمنع زوجها من غسلها ومسها، لامن النظر اليها على الأصح...وهى لاتمنع من ذلك. =

چہرہ قبر میں قصداً قبلہ رخ نہ کرنا

میت کا چہرہ قبر میں قصداً قبلہ رخ نہ کرنا گناہ ہے۔ البتہ اگر غلطی سے ایسا ہوا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر مٹی ڈالنے سے پہلے معلوم ہو جائے کہ میت کا منہ قبلہ کی طرف نہیں ہے تو قبر کھول کر یعنی اینٹ، بانس، تختہ اور سلیب وغیرہ ہٹا کر چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے۔ البتہ قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد قبر کو دوبارہ کھولنا جائز نہیں ہے، گناہ ہے۔ اس لیے میت کو اسی حالت میں رہنے دیا جائے گا۔ (۱)

چہلم

''تیجہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۱۰)

چھوٹی اولاد مر جائے

جو چھوٹی اولاد مر جاتی ہے ان کی جانب سے والدین کو بخشوانے کی کوشش کرنا حدیث سے ثابت ہے۔ اس لیے چھوٹی اولاد آخرت میں کام آنے والی ہے۔ (۲)

= (الدر المختار مع الرد: (۱۹۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في القراءة عند القبر. ط: سعيد)

🗁 والمرءة تغسل زوجها.... بخلافه) أي الرجل فانه لايغسل زوجته لانقطاع النكاح. قوله: فانه لايغسل زوجته) وكذا لايمسها ولايمنع من النظر اليها في الأصح تنوير. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۷۱، ۵۷۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز. ط: قديمي)

🗁 (الدر المنتقى مع مجمع الانهر: (۲۶۶/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: دار الكتب العلميه)

(۱) أنظر الحاشية السابقة قبل عنوان " چهره ديكهنا "

(۲) وعنه (عن أبي هريرة رضي الله عنه) قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لنسوة من الأنصار: "لايموت لإحداكن ثلاثة من الولد فتحتسبه، الا دخلت الجنة" فقالت امرأة منهن: أو اثنان يارسول الله! أو اثنان، رواه مسلم وفي رواية لهما: ثلاثة بلغوا الحنث. (مشكوة المصابيح: (ص: ۱۵۰) كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، الفصل الاول، ط: قديمي)=

چھوٹی اولاد والدین کو بخشوانے کی کوشش کرے گی

''چھوٹی اولاد مر جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۰۹/۱)

چھوٹی لڑکی کا کفن

''نابالغ کا کفن'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۶۷/۲)

چھوٹے لڑکے کا کفن

''نابالغ کا کفن'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۶۷/۲)

= (الصحیح لمسلم: (۳۳۰/۲) کتاب الفضائل، باب: افضل من یموت له ولد فیحتسبه، ط: قدیمی)

عن أنس قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: مامن الناس من مسلم یتوفی له ثلاثة لم یبلغوا الحنث الادخله الله الجنة بفضل رحمته ایاهم. (صحیح البخاری: (۱۶۷/۱) کتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسب، ط: قدیمی)

Scanned by CamScanner

ح

حادثہ میں مرنے والے کے جنازہ کی نماز

ریل یا موٹر وغیرہ سے گر کر یا ان میں کٹ کر مر جائے یا کسی چیز سے ایکسیڈنٹ ہو جائے تو یہ حقیقی شہادت نہیں ہے۔ اس پر شہید کے دنیوی احکام جاری نہیں ہوں گے۔ البتہ آخرت میں کسی نہ کسی اعتبار سے شہداء میں شمار ہوگا۔ (۱)

حاکم کا انجام

امام قرطبی رحمہ اللہ نے ایک حکایت نقل کی ہے کہ ان کے ساتھی عبدالرحمٰن قصوی نے انہیں خبر دی کہ قسطنطنیہ کے کسی حاکم کے دفن کی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی تھی، جب لوگوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور اس سے فارغ ہوئے اور اس حاکم کو اس میں رکھنا چاہا تو قبر میں ایک کالا سانپ نظر آیا، لوگ انہیں قبر میں اتارنے سے گھبرائے اور اس کے لیے ایک دوسری قبر کھودی، جب اس حاکم کو اس میں اتارنا چاہا تو دیکھا وہ سانپ اس میں موجود ہے۔ وہ یکے بعد دیگرے قبریں کھودتے رہے، تیس قبریں کھودیں، لیکن ہر قبر میں وہ سانپ پہنچ جاتا۔ لہٰذا لوگوں نے مشورہ یہ میں طے کیا کہ اس حاکم کو اس سانپ کے ساتھ دفن کر کے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا جائے! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں عافیت دیں اور پردہ پوشی

---

(۱) قید بکونه مقتولاً لانه مات حتف أنفه أوتردی من موضع أواحترق بالنار أومات تحت هدم او غرق لایکون شهیداً أی فی حکم الدنیا و الافقدشهدرسول الله صلی الله علیه وسلم للغریق وللحریق والمبطون والغریب بأنهم شهداء فینالون ثواب الشهداء ، کذا فی البدائع.

(البحرالرائق: (۱۹٦/۲ ، کتاب الجنائز)باب الشهید، ط:سعید)

(شامی: (۲۴۸/۲) کتاب الصلاة،باب الشهید، ط:سعید)

(حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ٦٢٦) کتاب الصلاة ،باب احکام الشهید، ط: قدیمی)

فرمائیں!(۱)

حاملہ عورت کا انتقال ہو گیا

جو عورت بچہ کی پیدائش کے وقت فوت ہو گئی، اس کا بچہ پیدا نہیں ہوا، اس کے جنازہ کی نماز ایک ہی ہوگی، جب کہ بچہ ماں کے پیٹ ہی میں مرگیا ہو کیوں کہ اس صورت میں بچہ کی الگ سے جنازہ کی نماز نہیں ہوتی۔ ہاں اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد مرگیا ہے تو اس صورت میں بچہ کے جنازہ کی نماز بھی لازم ہوگی۔(۲)

---

(۱) وأخبرني صاحبنا الفقيه العالم الشيخ الطريقة ابوعبدالله محمدبن احمدالقصري رحمه الله انه توفي بعض الولادة بقسطنطنية فحفرله،فلما فرغوا من الحفر وأرادوا أن يدخلوا الميت القبر اذا بحية سوداء.داخل القبر،فهابوا أن يدخلواه فيه فحفروا له قبراً آخر فلما أرادوا أن يدخلوه اذبتلك الحية فيه فحفروا له آخر فاذا بتلك الحية فلم يزالوا يحفرون له نحواً من ثلاثين قبراً واذا بتلك الحية تتعرض لهم القبر الذى يريدون أن يدفنون فيه،فلما أعياهم ذلك سألوا ه مايضعون فقيل لهم: ادفنوه معها، نسأل الله السلامة والستر فى الدنيا والآخرة.(التذكره فى أحوال الموتى وأمورالآخرة للقرطبى.(ص :۶۵)باب بسط الثوب على القبر عندالدفن ط: دار الحديث، قاهره)

(۲) ومن ولد فمات يغسل ويصلي عليه ويرث ويورث ويسميٰ ان استهل...(والا)يستهل غسل وسمي ولم يصلي عليه..الخ.(الدرمع الرد:(۲/۲۲۷،كتاب الصلاة)باب صلاة الجنازة،مطلب مهم اذا قال:ان شتمت فلاناً...الخ،ط:سعيد)

🗀 وان لم يستهل غسل وان يتم خلقه...وأدرج فى خرقة وسمي ودفن ولم يصلي عليه.(قوله وان لم يستهل)مثله ماذااستهل فمات قبل خروج أكثره وأماالاستهلال فى البطن فغيرمعتبر بالأولىٰ. (مراقى الفلاح مع الطحطاوى:(ص: ۵۹۸)كتاب الصلاة،باب أحكام الجنازة، فصل: السلطان أحق بصلاته،ط:قديمى)

🗀 (البحرالرائق:(۱۸۸/۲)كتاب الجنائز،فصل:السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد)

🗀 فكل مسلم مات بعدالولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو انثى حراً كان أو عبداً الاالبغاة.وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبى صلى الله عليه وسلم:صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع:(۳۱۱/۱)كتاب الجنائز،فصل:وأما الكلام فى صلوة الجنازة،ط:سعيد)

🗀 وهى فرض على كل مسلم مات. (الدرالمختار:(۲۱۰/۲)كتاب الصلاة ، باب صلوة الجنازة، مطلب : هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى ؟ ط:سعيد)=

حاملہ کی عدت

"عدت" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۴۸۷)

حائضہ میت کے منہ میں پانی ڈالنا

حیض، نفاس یا جنابت کی حالت میں انتقال ہو جائے تو غسل دیتے وقت منہ اور ناک میں پانی ڈالنا درست نہیں ہے۔ البتہ دانتوں اور ناک میں تر کپڑا پھیر دیا جائے تو بہتر ہے، ضروری نہیں ہے۔ (۱)

حج

اگر میت پر حج فرض تھا اور وہ زندگی میں ادا نہیں کر سکا تو میت کی بستی یا شہر

= ویصلی علی کل مسلم مات بعدالولادة صغیراً کان أوکبیراً ذکراً کان أوأنثی حراً کان اوعبداً الاالبغاة. وقطاع الطریق ومن بمثل حالهم. (عالمگیری: (۱/۱۶۳) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت، ط: رشیدیه)

(۱) (ویوضأ) من یؤمر بالصلوة... بلامضمضة واستنشاق) للحرج، وقیل یفعلان بخرقة، وعلیه العمل الیوم، ولو کان جنباأوحائضاً أونفساء فعلا اتفاقاً تتمیماً لطهارة. کمافی امدادالفتاح مستمداً عن شرح المقدسی. قوله: ولو کان جنباً) نقل ابوالسعود عن شرح الکنز للشلبی أن ماذکره الخلخالی أی فی شرح القدوری من أن الجنب یمضمض ویستنشق غریب مخالف لعامة الکتب اهـ، قلت: وقال الرملی أیضاً فی حاشیة البحر: اطلاق المتون والشروح والفتاوی یشتمل من مات جنباً ولم أرمن صرح به لکن الاطلاق یدخله والعلة تقتضیه اهـ، ومانقله أبوالسعود عن الزیلعی من قوله بلامضمضة واستنشاق ولوجنباصریح فی ذلک لکنی لم أره فی الزیلعی. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۹۶،۱۹۵) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب، فی القراءة عند المیت، ط: سعید)

وضئ.... فی الصحیح... (بلامضمضة واستنشاق)، للتعسر ویمسح فمه وأنفه بخرقة علیه عمل الناس (الاأن یکون جنباً أوحائضاً أونفساً فیکلف غسل فمه وأنفه تتمیماً لطهارته. قوله: (الا أن یکون جنباً). هذا ماذکره الخلخالی وهوغریب مخالف لعامة الکتب کمافی الشلبی علی الکنز والذی فی التبیین أن الجنب کغیره ومافی شرح السید من أن ماذکره الخلخالی مخالفاً لغیره. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص: ۵۶۷،۵۶۶) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

(البحرالرائق: (۲/۱۷۱،۱۷۲) کتاب الجنائز، ط: سعید)

سے کسی کو حج بدل کے لیے بھیجا جائے اور پورا خرچہ بھی دیا جائے تاکہ میت کے ذمہ
سے حج معاف ہوجائے۔(۱)

حج بدل کرنا

☆......میت کی طرف سے حج بدل کر سکتے ہیں۔ اگر اس نے حج بدل
کرانے کی وصیت کی تھی تو اس کے ایک تہائی ترکہ سے اس کا حج بدل کرایا جائے
گا. (۲)

اور اگر ایک تہائی ترکہ سے حج بدل کرانا ممکن نہ ہو تو پھر اگر تمام ورثاء بالغ ہیں
اور کل مال سے حج بدل کرانے کی اجازت دے دیں تو کل مال سے بھی حج بدل کرانا

(۱) من مات بعدوجوب الحج ولم يوص به لم يلزم الوارث أن يحج عنه من تركته خلافاً
للشافعي، وان أحب يحج عنه،وفعل الولد ذلك مندوب اليه جداً...تبرع الولد بالاحجاج،
أوالحج بنفسه عن أبويه اذا مات وعليه حج الفرض ولم يوص به مندوب جداً. (غنية الناسك:
(ص: ۳۲۲، ۳۲۸) باب الحج عن الغير،فصل:في شرائط النيابة في الحج الفرض،وآخر
الشرط السابع،ط:ادارة القرآن)
🗁 واذا مات عن وصية لايسقط الحج عنه واذا حج عنه يجوز عندنا باستجماع شرائط الجواز
وهي نية الحج....فان لم يبين مكاناً يحج عنه من وطنه عند علمائنا. (عالمگيري: (۱/۲۵۸،
۲۵۹) كتاب المناسك،الباب الخامس عشر في الوصية بالحج. ،ط:رشيديه)
🗁 (تاتارخانيه:(۲/۴۱۲) كتاب الحج،الفصل السادس عشرالوصية بالحج،ط:قديمي)
🗁 الحادي والعشرون يحج عنه من وطنه ان اتسع الثلث والافمن حيث يبلغ. (شامي: (۲/
۶۰۰) كتاب الحج،باب الحج عن الغير،مطلب:شروط الحج عن الغير عشرون. ط:سعيد)
(۲) ويحج عنه من ثلث ماله سواء قيدالوصية بالثلث بأن أوصى أن يحج عنه بثلث ماله اواطلق
بان اوصى بان يحج عنه..فان لم يبين مكاناً يحج عنه من وطنه عندعلمائنا وهذا اذا كان ثلث ماله
يكفي للحج من وطنه فاما اذاكان لايكفي لذلك فانه يحج عنه من حيث يمكن الاحجاج عنه
بثلث ماله.(عالمگيرى:(۱/۲۵۸،۲۵۹) كتاب الحج،الباب الخامس عشر في الوصية بالحج،
ط: رشيديه)
🗁 (تاتارخانيه:(۱/۴۱۲) كتاب الحج،الفصل السادس عشر في الوصية بالحج،ط:قديمي)
🗁 (الشاميه:(۲ /۶۰۰) كتاب الحج،مطلب شروط الحج عن الغير عشرون،ط: سعيد)

درست ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر میت نے حج بدل کرانے کی وصیت نہیں کی تھی تو پھر وارثوں پر حج بدل کرانا لازم نہیں ہے۔تاہم اگر ورثاء اجتماعی یا انفرادی طور پر حج بدل کرا دیں گے تو حج بدل ہو جائے گا۔اور میت پر احسان ہوگا۔(۲)

حج سے نماز روزہ معاف نہیں ہوتے

''توبہ سے حقوق اللہ معاف نہیں ہوتے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۰۹)

حج میت کی طرف سے کرنا

''میت کی طرف سے نماز روزہ ادا کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۳۵۲)

(۱) (وتجوز بالثلث للأجنبي) عندعدم المانع(وان لم يجز الوارث ذلک لاالزيادة عليه الا أن تجيز ورثته بعدموته....وهم كبار. (الدرالمختار. (۶/۶۵۰، ۶۵۱)كتاب الوصايا، ط:سعيد)

☐ وهي مستحبة بمادون الثلث ان كان الورثة اغنياء أويستغنون بأنصبائهم ولايصح بمازاد على الثلث ولالقاتله مباشرة ولالوارثه الا باجازة الورثة.قوله:الا باجازة الورثة)في الصور الثلث، وهم كبار عقلاء.(الدرالمنتقى مع مجمع الأنهر:(۴/۴۱۸)كتاب الوصايا.ط:دارالكتب العلمية)

☐ وهي مستحبة......ولاتصح بمازاد على الثلث ولالقاتله ووارثه ان لم تجز الورثة).... قال: لاوصية لوارث الا أن تجيزها الورثة ويشترط أن يكون المجيز أهل التبرع بأن يكون عاقلاً بالغاً. (تبيين الحقائق:(۶/۱۸۳) كتاب الوصايا،ط:مكتبه امداديه ملتان)

(۲) ومن مات وعليه فرض الحج ولم يوص به،لم يلزم الوارث أن يحج عنه،وان أحب أن يحج عنه حج،وارجوا أن يجزيه ان شاء الله. (تاتارخانيه:(۲/۴۲۰) كتاب الحج،الفصل السادس عشر،الوصية بالحج،وط:قديمي)

☐ فان لم يوص به حتى مات،أثم بتفويته الفرض عن وقته....حتى لايلزم الوارث الحج عنه من تركته...وان أحب الوارث أن يحج عنه حج وارجوا أن يجزيه ان شاء الله. (بدائع الصنائع:۲/۲۲۱) كتاب الحج،وأما بيان حكم فوات الحج عن العمر،ط:سعيد)

☐ لم اعلم أن من مات من غير وصية،وعليه الحج لم يلزم الوارث أن يحج عنه...قال ابن الهمام وان فعل الولد ذلک مندوب اليه جدا انتهى فلوحج وارث أواجنبي يجزيه ويسقط عنه حجة الاسلام ان شاء الله تعالىٰ لأنه ايصال للثواب .(ارشادالساري الى مناسک لملا علي القاري: (ص ۴۶۲،۴۶۳) باب الحج عن الغير،ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

حج میں مرنے والے کا کفن

جو عورت یا مرد حج یا عمرہ کے لیے گیا ہو، اور احرام کی حالت میں موت ہو جائے تو اس کی تجہیز وتکفین اور غسل وغیرہ تمام کام اسی طرح کیے جائیں گے جس طرح دوسرے عام مرنے والوں کے لیے کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ موت سے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کا سر ڈھانکنا اور خوشبو لگانا وغیرہ سب اسی طرح ہوگا جس طرح عام مسلمانوں کا ہوتا ہے۔(۱)

حدیث پڑھانے والے

ابو القاسم ثابت سے روایت ہے کہ میں نے سعد رحمہ اللہ کو جو بڑے محدث تھے خواب میں دیکھا، وہ مجھ سے بار بار کہتے تھے، اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ حدیث پڑھانے والوں کے واسطے ہر مجلس کے عوض جنت میں مکان تیار کرتا ہے۔(۲)

---

(۱) ثم الحرام يكفن كما يكفن الحلال عندنا أى تغطى رأسه ووجهه ويطيب وقال الشافعى لايخمر رأسه ولايقرب من طيب.. ولنا ماروى عن عطاء عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه قال: المحرم يموت خمروهم ولاتشبهوهم باليهود وروى عن على أنه قال فى المحرام اذا مات انقطع احرامه.(بدائع الصنائع:(۱/ ۳۰۸) كتاب الصلاة،فصل:فى بيان من يجب عليه الكفن)

المحرم كالحلال) أى تغطى رأسه وتطيب أكفانه. (الدر المختار:(۲/ ۲۰۴) كتاب الصلاة،باب صلوة الجنازة،مطلب:فى الكفن،ط:سعيد)

وفى المجتبى المكفنون اثناعشر... العاشر المحرم وهو كالحلال عندنا.(البحر الرائق:(۲/ ۱۷۷)كتاب الجنائز،ط:سعيد)

(۲) وأخرج عن أبى القاسم ، ثابت بن أحمد بن الحسين البغدادى قال : رأيت أبا القاسم سعد بن محمد الزنجانى فى النوم ، يقول لى مرة بعد أخرى يا أبا القاسم ، إنّ الله يبنى لأهل الحديث بكل مجلس يجلسونه بيتا فى الجنة . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور : (ص: ۳۶۰) باب فى نبذ من أخبار من رأى الموتى فى منامه وسألهم عن حالهم فاخبروه ، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

حدیثیں لکھنا

"درود شریف کی برکت" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۴۶)

حرام چیزوں سے علاج کرنا

علاج کے وقت جہاں تک ممکن ہو، حرام چیزوں کو دوائیوں کے طور پر استعمال نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حرام اور ممنوع چیزوں میں شفا نہیں رکھی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

"ماجعل الله شفاء كم في ماحرّم." (بخاري، ۲/۸۴۰)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔ (۱)

البتہ اگر کوئی ماہر تجربہ کار حکیم یا ڈاکٹر حرام اور ناجائز چیزوں کے بارے میں یہ فیصلہ کردے کہ مریض کے لیے اس میں شفا ہے، اس کے بغیر علاج ممکن نہیں تو شریعت نے اس صورت میں جان بچانے کی خاطر حرام اور ناجائز چیزوں سے جان بچانے کی اجازت دی ہے۔ (۲)

(۱) قال الزهري: لايحل شرب بول الناس لشدة تنزل لأنه نجس، قال الله تعالىٰ: أحل لكم الطيبات، وقال ابن عباس ابن مسعود في السّكر: ان الله لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم.
(الصحيح البخاري: (۲/ ۸۴۰) كتاب الأشربة باب شراب الحلواء والعسل، ط: قديمي)
(مجمع الزوائد: (۵/ ۱۱۳) رقم الحديث: ۸۲۰۰، كتاب الأشربة، باب ماجاء في الخمر ومن يشربها، ط: دار الفكر، بيروت)
(مصنف عبدالرزاق: (۹/ ۲۵۰) رقم الحديث: ۱۷۰۹۷، كتاب الأشربة، باب التداوي بالخمر، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه.

(۲) اختلف في التداوي بالمحرم، وظاهر المذهب المنع كمافي رضاع البحر، لكن نقل المصنف ثمه وهنا عن الحادي: وقيل يرخص اذا علم فيه الشفاء ولم يعلم دواء آخر كمارخص الخمر للعطشان، وعليه الفتوى.
قوله: اختلف في التداوي بالمحرم) ففي النهاية عن الذخيرة يجوز ان علم فيه شفاء ولم يعلم دواء آخر. =

حرامی کا جنازہ

"ولدالزنا کے جنازے کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۶۰/۲)

حرمین میں فجر وعصر کے بعد جنازہ کی نماز پڑھنا

☆......حرمین شریفین میں فجر اور عصر کی نماز کے فوراً بعد جنازہ کی نماز ہوتی ہے، اس میں ضرور شرکت کرنی چاہیے۔ کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نوافل تو جائز نہیں ہیں، ان (نوافل) میں طواف کے بعد کی دو رکعتیں بھی شامل ہیں۔ مگر جنازہ کی نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔(۱)

= وفی الخانية فی معنی قوله عليه الصلاة والسلام "ان الله لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم" كما رواه البخاری أن مافيه شفاء لابأس به، كما يحل الخمر للعطشان فی الضرورة. (الدر مع الرد: (۱/ ۲۱۰) كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب: فی التداوی بالمحرم.)

🗁 يجوز للعليل شرب الدم والبول وأكل الميتة للتداوی اذا أخبره طبيب مسلم أن شفاءه فيه ولم يجد من المباح مايقوم مقامه. (عالمگيری: (۳۵۵/۵) كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات. ط: رشيديه)

🗁 (المحيط البرهانی: (۸۳/۸) كتاب الكراهية والاستحسان، الفصل التاسع فی التداوی والمعالجات، ط: ادارة القران)

(۱) (وكره نفل) قصداً... (وكل ماكان واجباً) لالعينه بل (لغيره) وهومايتوقف وجوبه علی فعله (كمنذور وركعتی طواف... بعدصلاة فجر وصلاة عصر.. لايكره قضاء فائتة وسجدة تلاوة وصلاة جنازة. (الدرالمختار مع الرد: (۱/ ۳۷۴، ۳۷۵) كتاب الصلاة، مطلب: يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد)

🗁 (حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص ۱۸۸) كتاب الصلاة، فصل: فی الأوقات المكروهة، ط: قديمی.)

🗁 تسعة أوقات يكره فيها النوافل ومافی معناها لاالفرائض... فيجوز فيها قضاء الفائتة وصلاة الجنازة وسجدة التلاوة... ومنها مابعدصلاة الفجر قبل طلوع الشمس... ومنها: مابعدصلاة العصر قبل التغير. (عالمگيری: (۱/ ۵۲، ۵۳) كتاب الصلاة، الباب الاول فی المواقيت الخ الفصل الثالث: فی بيان الأوقات التی لاتجوز فيها الصلوة وتكره فيها، ط: رشيديه)

☆......عصر اور مغرب کے درمیان جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے، مکروہ نہیں ہے۔(۱)

حسنِ ظن رکھے

مرنے والے کے لیے اپنے حق میں اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھنا مستحب ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: انسان کو چاہیے کہ موت کے وقت اپنے حق میں اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھے کہ وہ رحم فرمائے گا، اور گناہ معاف کردے گا۔

بخاری اور مسلم شریف میں ہے کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے متعلق میرے بندے کا جیسا گمان ہوگا (یعنی جیسی توقع رکھے گا) میں ویسا ہی معاملہ کروں گا۔(۲)

(۱) (وکره نفل)قصداً...(وكل ما كان واجباً)لالعينة بل (لغيره) وهومايتوقف وجوبه على فعله كمنذور وركعتي طواف...بعدصلاة فجر وصلاة عصر..لايكره قضاء فائتة وسجدة تلاوة وصلاة جنازة. (الدرالمختار مع الرد: (۱/۳۷۴،۳۷۵) كتاب الصلاة،مطلب:يشترط العلم بدخول الوقت،ط:سعيد)

🗁 (حاشية الطحطاوي على المراقي:(ص ۱۸۸) كتاب الصلاة، فصل:في الأوقات المكروهة، ط: قديمي)

🗁 تسعة أوقات يكره فيها النوافل ومافي معناها لا الفرائض...فيجوزفيها قضاء الفائتة وصلاة الجنازة وسجدة التلاوة...ومنها مابعدصلاة الفجر قبل طلوع الشمس...ومنها:مابعدصلاة العصر قبل التغير. (عالمگیری:(۱/۵۲،۵۳) كتاب الصلاة،الباب الاول في المواقيت الخ الفصل الثالث:في بيان الأوقات التي لاتجوز فيها الصلوة وتكره فيها، ط:رشيديه)

(۲) عن أبي هريرة :أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: قال الله : أنا عند ظن عبدي بي . (صحيح البخاري،۲/۱۱۱۷) كتاب الردعلى الجهمية وغيرهم التوحيد،باب قول الله :يريدون أن يبدلوا كلام الله....ط:قديمي)

🗁 الصحيح للمسلم (۲/۳۴۳) كتاب الذكر الدعاء،باب فضل الذكر والدعاء والتقرب الى الله تعالىٰ وحسن الظن به،ط:قديمي.)

🗁 ويندب للمحتضر أن يحسن ظنه بالله تعالىٰ ،لقوله صلى الله عليه وسلم :لايموتن أحدكم =

حمل ساقط ہوجائے

اگر حمل ساقط ہوجائے تو اس کے لیے صرف ایک کپڑے میں لپیٹ کر کفن دینا کافی ہے۔ مسنون کفن دینے کی ضرورت نہیں۔(۱)

حمل گر جائے

☆......اگر حمل گر جائے، اور اس کے ہاتھ، پاؤں، ناک، منہ وغیرہ کچھ عضو نہ بنے ہوں، تو اس کو غسل وکفن نہ دیا جائے، اور جنازہ کی نماز بھی نہ پڑھی جائے اور

= الا وهو يحسن الظن بالله أنه يرحمه أو يعفو عنه. وفي الصحيحين قال الله تعالىٰ:أن عند ظن عبدى بى.(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (۱/۵۰۱) كتاب الصلوة،مباحث الجنائز،مايفعل بالمحتضر، ط: دارالفكر.)

عن جابر بن عبدالله الانصارى قال:سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل موته بثلاثة ايام يقول:لايموتن احدكم إلاوهو يحسن الظن بالله. (الصحيح للمسلم:۲ /۳۸۷،كتاب التوبة، باب الامربحسن الظن بالله تعالىٰ عندالموت،ط:قديمى)

(مشكوة المصابيح:ص ۱۳۹، كتاب الجنائز،باب تمنى الموت وذكره،الفصل الاول، ط: قديمى)

(فيض القدير للمناوى:۸/۲۹۰،رقم الحديث ۹۹۸۷،حرف اللام،ط:دار الحديث)

قوله: صلى الله عليه وسلم لايموتن احدكم الا وهو يحسن بالله الظن وفى روية الاوهو يحسن الظن بالله تعالىٰ،قال العلماء:هذا تحذيرمن القنوط وحث على الرجاء عندالخاتمة وقدسبق الحديث الآخر قوله سبحانه تعالىٰ:انا عندنا ظن عبدى بى قال العلماء:معنى حسن الظن بالله تعالىٰ ان يظن انه يرحمه ويعفوعنه، (الكامل شرح المسلم للنووى:۲ /۳۸۷،كتاب التوبة، باب المرادبحسن الظن بالله تعالىٰ عندالموت،ط:قديمى)

(۱) ومن استهل بعدالولادة سمى وغسل وصلى عليه وان لم يستهل أدرج فى خرقة ولم يصل عليه ويغسل فى غيرظاهررواية وهوالمختار. (عالمگیری: (۱/۱۵۹) كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيديه)

وان لم يستهل غسل...(فى المختار)لأنه نفس من وجه(وأدرج فى خرقة)ودفن ولم يصل عليه.(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص۵۹۸) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل:الصلاة عليه،ط:قديمى)

(البحرالرائق:(۲/۱۸۸) كتاب الجنائز،فصل:السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد)

باقاعدہ دفن بھی نہ کیا جائے، بلکہ کسی کپڑے میں لپیٹ کر ویسے ہی گڑھا کھود کر زمین میں دبا دیا جائے۔ اور اس کا نام بھی نہ رکھا جائے۔(۱)

☆......اگر حمل گر جائے، اور اس کے کچھ اعضاء بن گئے ہوں مگر پورا جسم نہ بنا ہو تو اس پر پانی بہا کر کپڑے میں لپیٹ کر کہیں بھی دفن کر کے زمین ہموار کر دی جائے۔ جنازہ کی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۱) اذا لم يظهر فيه خلق أصلا،فالظاهر أنه لايغسل ولايسمى لعدم حشره. (حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص:۵۹۸) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل:الصلاة عليه، ط:قديمى)

الحنفية.قالوا:ان السقط اذا نزل حيا بأن سمع له صوت أورؤيت له حركة وان لم يتم نزوله وجب غسله،سواء كان قبل تمام مدة الحمل أوبعده،أمااذا نزل ميتاً فان كان تام الخلق فانه يغسل كذلك وان لم يكن تام الخلق،بل ظهر بعض خلقه فانه لايغسل الغسل المعروف،وانما يصب عليه الماء،ويلف فى خرقة،وعلى كل حال فانه يسمى لأنه يحشر. (كتاب الفقه على المذاهب الأبعة: ۵۰۳/۱،كتاب الصلاة،مباحث الجنائز،شروط غسل الميت،ط:دارالفكر)

(والا)يستهل (غسل وسمى)عندالثانى وهوالأصح..وفى النهر عن الظهيرية:واذاستبان بعض خلقه غسل وحشرهوالمختار(فأدرج فى خرقة ودفن ولم يصل عليه)وكذا لايرث ان انفصل بنفسه. وقال المحقق ابن عابدين تحت(قوله:والايستهل غسل وسمى) شمل ماتم خلقه، ولاخلاف فى غسله،ومالم يتم وفيه خلاف،والمختار أنه يغسل ويلف فى خرقة ولايصلى عليه... وذكر فى شرح المجمع لمصنفه أن الخلاف فى الأول،وأن الثانى لايغسل اجماعاً...لكن قال فى الشرنبلالية يمكن التوفيق بأن من نفى غسله أرادالغسل المراعى فيه وجه السنة، ومن أثبته اراد الغسل فى الجملة كصب الماء عليه من غير وضوء وترتيب لفعله....وهل يحشر؟عن أبى جعفر الكبير أنه ان نفخ فيه الروح حشروالالا.....والذى يقتضيه مذهب أصحابنا أنه ان استبان بعض خلقه فأنه يحشر،وهوقول الشعبى وابن سيرين،ووجهه أن تسميته تقتضى حشره اذا لافائدة لها الافى ندائه فى المحشر بأسمه:(الردمع الرد:۲ /۲۲۸،كتاب الصلاة ،بابصلاة الجنازة مطلب: مهم اذا قال:ان شتمت فلاناً....ط:سعيد)

السقط الذى لم تتم أعضاؤه لايصلى عليه باتفاق الروايات واختلفوا فى غسله،والمختار أن يغسل ويدفن ملفوفاً فى حزقة وان سقط الغلام من بطن أمه ميتاً يغسل،ويكفن ولايصلى عليه وفى تسميته كلام.

(الخانية على هامش الهندية: ۱۸۶/۱،۱۸۷، كتاب الصلاة،باب فى غسل الميت،وما يتعلق به من الصلاة على الجنازة والتكفين وغير ذلك، ط:رشيديه)

☆......اگر حمل گر جائے اور بچے کا پورا جسم بن چکا ہو، تو اس کے غسل کفن اور دفن میں مسنون طریقہ کی رعایت کی جائے گی، اور نام بھی رکھا جائے گا۔ لیکن جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ البتہ اگر زندہ پیدا ہونے کے بعد مرا تو جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔ اور سنت کے مطابق قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔(۱)

حمل گر جائے تو عدت کا حساب کیسے کیا جائے گا؟

''عدت'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۸۷/۱)

حنوط لگانا

''کفن پر خوشبو لگانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۸۲/۲)

---

(۱) (وان لم يستهل غسل)وان لم يتم خلقه (فى المختار)لأنه نفس من وجه (وأدرج فى خرقة وسمى ودفن ولم يصل عليه ويحشران بان بعض خلقه.قوله:وان لم يتم خلقه)وان لم يراع فيه السنة، وبهذا يصح بين من أثبت غسله وبين من نفاه فمن أثبته أرادالغسل فى الجملة،ومن نفاه اراد الغسل المراعى،فيه وجه السنة،والمتبادرمنه انه ظهر فيه بعض خلق،وأمااذالم يظهر فيه خلق أصلاً فالظاهر أنه لايغسل ولايسمى لعدم حشره وحرره.(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: ص: ۵۹۸، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،فصل:السلطان أحق بصلاته،ط:قديمى)

🗁 (والا) يستهل (غسل وسمى)عندالثانى وهوالأصح..واذاستبان بعض خلقه غسل وحشر هو المختار وأدرج فى خرقة ودفن ولم يصل عليه .

قوله: والايستهل غسل وسمى) شمل ماتم خلقه،ولاخلاف فيه ، ومالم يتم خلقه وفيه خلاف، والمختار انه يغسل ويلف فى خرقة ولايصلى عليه... قال فى الشر نبلاليه:يمكن التوفيق بأن من نفى غسله اراد الغسل المراعى فيه وجه السنة، ومن أثبته أرادالغسل فى الجملة كصب الماء عليه من غير وضوء وترتيب لفعله كغسله ابتداء بسدره وحرض اهـ ، قلت: ويؤيده قولهم ويلف فى خرقة حيث لم يراعوا فى تكفينه السنة فكذا غسله.قوله:عندالثانى) المناسب ذكره بعد قوله الآتى واذا استبان بعض خلقه غسل لأنك علمت ان الخلاف فيه.(الردمع الرد: (۲۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب: مهم اذا قال:ان شعمت فلانا فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه الخ..... ط:سعيد)

🗁 (البحر الرائق مع حاشية منحة الخالق/۱۸۹، كتاب الجنائز،فصل:السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

حیض کی حالت میں قبر کی زیارت کرنا

"ناپاک حالت میں قبر کی زیارت کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/ ۲۷۰)

حیض والی عورت میت کو غسل نہ دے

حیض یا نفاس والی عورت کسی میت کو غسل نہ دے، کیونکہ یہ مکروہ ہے۔ ہاں اگر غسل دینے کے لیے کوئی اور عورت نہیں ہے تو مجبوری میں دے سکتی ہے۔

حیض والی مر جائے

اگر عورت حیض یا نفاس کی حالت میں مر جائے تو اس کو بھی عام میت کی طرح غسل دیا جائے گا، حیض اور غیر حیض اور نفاس اور غیر نفاس والی عورت کے غسل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور ایک ہی دفعہ غسل دینا کافی ہے۔ حیض ونفاس کی وجہ سے دو دفعہ غسل نہیں دیا جائے گا۔ (۲)

(۱) ويغسله أقرب الناس اليه...... ويكره أن يكون جنباً أوبها حيض. قوله: ويكره ان يكون جنباً)...... الااذا لم يوجدغيره ذكراً في حق المسلم أوأنثى في حق المسلمة. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: ص ۵۷۰، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي)

(الشامية: ۲/ ۲۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، قبيل مطلب: في الكفن، ط: سعيد)

ولو كان الغاسل جنباً أوحائضاً أو كافراً جاز ويكره. (عالمگيرى: (۱/ ۱۵۹) كتاب السلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه)

(۲) ويوضأ... بلامضمضة واستنشاق للحرج، وقيل يفعلان بخرقة، وعليه العمل اليوم، ولو كان جنباً أوحائضاً أونفساء فعلااتفاقاً تتميماً لطهارة. كمافي امداد الفتاح مستمداً عن شرح المقدسي. قوله: ولو كان جنباً) نقل أبو السعود عن شرح الكنز للشلبي أن ماذكره الخلخالي اى في شرح القدورى من أن الجنب يمضمض ويستنشق غريب مخالف لعامة الكتب. (الدرمع الرد: (۲/ ۱۹۵، ۱۹۶) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب، في القرائة عند الميت، ط: سعيد)

وضئى.... في الصحيح... بلامضمضة واستنشاق، للتعسر و...(الاأن يكون جنباً أوحائضاً اونفسأ فيكلف غسل فمه وأنفه تتميماً لطهارته. قوله: (الا أن يكون جنباً). هذا ماذكره الخلخالي وهو غريب مخالف لعامة الكتب كمافي الشلبي على الكنز والذى في التبيين أن الجنب كغيره. =

حیض والی میت کے پاس نہ رہے

حیض والی عورت میت کے پاس نہ رہے تو بہتر ہے۔(۱)

حیلہ کرنا جنازہ اٹھاتے وقت

بعض علاقوں میں یہ دستور ہے کہ میت کو جنازہ گاہ میں لے جاتے وقت ایک قرآن شریف لے کر ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر طواف کرتے ہیں، اور اس کے بعد کچھ رقم مولوی صاحب کو دی جاتی ہے، اور یہ حیلہ میت کے گناہ معاف کرانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ گناہ معاف کرانے کا یہ طریقہ قرآن وحدیثِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور چاروں اماموں سے ثابت نہیں ہے۔ یہ بدعت اور ناجائز ہے، ترک کرنا لازم ہے۔ البتہ اگر مولوی صاحب غریب اور مستحق ہیں تو ان کو خیرات دینا اور میت کو ثواب پہنچانا درست ہے۔ اسی طرح دوسرے فقراء اور غرباء کو کھانا کھلانا، دینا یا رقم نقد یا کپڑا یا کوئی اور چیز میت کو ثواب پہنچانے کی نیت سے دینا بہتر ہے۔(۲)

= (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی: (ص ۵۶۷، ۵۶۸) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

(منحة الخالق حاشية البحر: ۱۷۱/۲، ۱۷۲، کتاب الجنائز، ط: سعید)

(۱) واختلفوا فی اخراج الحائض والنفساء والجنب من عنده) وجه الاخراج امتناع حضور الملائكة محلاً به الحائض أو نفساء. قوله: وجه الاخراج الخ) اخراجهم علی سبيل الأولوية اذا كان عن حضورهم غنی. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی: (ص ۵۶۳) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

ويخرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (البحر الرائق: (۱۷۱/۲) کتاب الجنائز، ط: سعید)

(الدر المختار: ۱۹۳/۲، کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فی أطفال المشركين، ط: سعید)

(۲) عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ومن احدث فی امرنا هذا ماليس منه فهورد. (صحيح البخاری: (۱۷۱/۱) کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فهورد.)

(مشكوة المصابيح: (ص ۲۷) کتاب الایمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الاول، ط: قدیمی)

ولاتقولوا لماتصف ألسنتكم الكذب هذا حلال وهذا حرام لتفتروا علی الله الكذب.) =

خ

خاتمہ کس کا برا ہوتا ہے؟

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس آدمی کا خاتمہ برا ہوتا ہے جو باطنی طور سے گناہوں پر مصر ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتا ہے۔ اور کبیرہ گناہوں پر اقدام کرتا ہے۔(۱)

خاموش رہتے ہوئے چلے

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب جنازہ کے ساتھ چلتے

= ویدخل فی هذا کل مبتدع ابتدع بدعة لیس له فیها مستندشرعی.(تفسیرابن کثیر : (۴/ ۷۵) سورة النحل: آیت: ۱۱۶، (مکتبه رشیدیه)

▭ تعریف الشمنی لها(أی البدعة) بأنها ماأحدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من علم أوعمل أوحال بنوع شبهة واستحسان،وجعل دیناً قویماً وصراطاً مستقیماً. (الشامیه: (۱/ ۵۶۰) کتاب الصلاة، باب الامامة،مطلب: البدعة خمسة اقسام، ط: سعید)

▭ وفی النحر:من صام أوصلی أوتصدق وجعل ثوبها لغیره من الأحیاء والأموات جاز،ویصل ثوابها الیهم عندأهل السنة والجماعه کذا فی البدائع .(الشامیه:(۲/ ۲۴۳) کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب فی القراء ة للمیت واهداء ثوابها الیه،ط:سعید)

▭ (بدائع الصنائع: ۲/ ۲۱۲ کتاب الحج،فصل،وأماالذی یرجع الی النبات،ط:سعید)

▭ وفی دعاء الاحیاء للأموات وصدقتهم) أی صدقة الاحیاء،(عنهم...نفع لهم)أی للأموات. (شرح العقائد: ص ۱۵۴،ط:میر محمد کتب خانه)

(۱) قال أبومحمدعبدالحق:اعلم أن سوء الخاتمة..أعاذناالله منها.لاتکون ممن استقام ظاهره وصلح باطنه ماسمع بهذا ولاعلم به..الحمدلله...وانما تکون ممن کان له فساد فی العقل أواصرار علی الکبائرواقدام علی العظائم فربما غلب ذلک علیه حتی ینزل به الموت قبل التوبة فیصطلمه الشیطان عندتلک الصدمة ویختطفه عنه تلک الدهشة والعیاذ بالله ثم العیاذبالله. (التذکره فی أحوال الموتی واموالاخرة: ص ۳۴،باب ماجاء فی سوء الخاتمة وما جاء أن الأعمال بالخواتیم، ط: دارالحدیث قاهره)

تو خاموش رہتے، اور اپنے دل میں موت کے متعلق گفتگو فرماتے۔(۱)

☆...... جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا چاہیے، بلند آواز سے ذکر کرنا، قرآن کریم کی تلاوت کرنا، کلمہ طیبہ کا ورد کرنا، نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور درود شریف وغیرہ پڑھنا مکروہ اور بدعت ہے، اگر کوئی شخص ذکر کرنا چاہے، کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھنا چاہے تو آواز کے بغیر دل دل میں پڑھے۔(۲)

خاموشی اختیار کرنا

کسی کی وفات پر مجلس میں یا پارلیمنٹ میں تین چار منٹ خاموشی اختیار کرکے سوگ منانے کا طریقہ جائز نہیں ہے، اس میں عیسائیوں وغیرہ کے ساتھ

---

(۱) کان اذا شهد جنازة) أی حضرها (اکثر الصمات) بضم السکوت (واکثر حدیث نفسه) أی فی احوال الموت ومابعده من القبر والظلمة وغیر ذلک. (فیض القدیر للمناوی: (۶/۱۹۴) رقم الحدیث: ۶۷۳۲، حرف الکاف، ط: دار الحدیث، قاهره)

🗀 عن ابن عباس رضی اله عنهما. أن رسول الله صلی الله علیه وسلم: کان اذاشهد جنازة رؤیت علیه کآبة واکثر حدیث النفس. (مجمع الزوائد (۳/۱۳۱) رقم الحدیث: ۴۱۵۱۲، کتاب الجنائز، باب الصمت والتفکر عن تبع الجنازة.)

🗀 (کنز العمال: (۷/۱۵۸) رقم الحدیث: ۱۸۵۱۲، الباب الرابع فی شمائل تتعلق بالأخلاق والأفعال والأقوال، دفن المیت، ط: اداره تالیفات اشرفیه)

(۲) وفی شرح الطحاوی: وعلی متبعی الجنازة الصمت، ویکره لهم رفع الصوت بالذکر وقراءة القرآن وفی الظهیریة: فان أراد أن یذکر الله یذکره فی نفسه. (التاتر خانیة: (۲/۱۱۶) کتاب الصلاة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز، ط: قدیمی)

🗀 ویکره رفع الصوت بالذکر والقرآن وعلیهم الصمت وقولهم: کل حی سیموت ونحو ذلک خلف الجنازة بدعة. (قوله: ونحو ذلک) کالأذکار المتعارفة. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص: ۶۰۲، ۶۰۷) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: فی حملها ودفنها، ط: قدیمی)

🗀 وینبغی لمن تبع جنازة أن یطیل الصمت ویکره رفع الصوت بالذکر وقراءة القرآن وغیرها فی الجنازة...... وفی الظهیریة: فان أراد أن یذکر الله یذکره فی نفسه لقوله تعالیٰ: انه لایحب المعتدین أی المجاهرین بالدعاء. (البحر الرائق: ۲/۱۹۲، کتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلوته، ط: سعید)

مشابہت لازم آتی ہے۔ اس لیے اس رواج کو ترک کر دینا ضروری ہے۔

خاموشی اختیار کر کے تعزیت کرنا

موجودہ دور میں حکومتی سطح پر بھی جب کسی کی وفات پر اس کے پسماندگان سے تعزیت کی جاتی ہے تو اس کے لیے چند منٹ کی خاموشی اختیار کی جاتی ہے۔ یہ طریقہ اسلام میں جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ یہود و نصاریٰ اور غیر مسلموں کا تعزیت کرنے کا طریقہ ہے۔ مسلمانوں کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ یہود و نصاریٰ اور غیر مسلموں کی مشابہت کی وجہ سے اس کو ترک کرنا لازم ہے۔ (۱)

خاموشی سے سوگ منانا

"خاموشی اختیار کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۶/۱)

خاموشی کے ساتھ جنازہ لے جانا

جنازے کو خاموشی کے ساتھ لے جانے کا حکم ہے، حدیث شریف میں ہے

(۱) عن عبادة بن الصامت أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لايجلس حتى يوضع الميت في اللحد، فكان قائماً مع أصحابه على رأس قبر، فقال يهودي: هكذا نصنع بموتانا، فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال: خالفوهم!

(جامع الترمذی: (۱۹۸/۱) ابواب الجنائز، بابماجاء في الجلوس قبل أن توضع، ط: سعيد)

(سنن أبي داؤد: ۴۵۲/۲، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ط: مير محمد)

(مشكوة المصابيح: ص ۱۴۷، كتاب الجنائز، باب المشي بالجنازة، الفصل الثالث، ط: قديمي)

وعنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تشبه بقوم فهو منهم. رواه احمد وأبوداؤد. (مشكوة المصابيح: ص ۳۷۵، كتاب اللباس، الفصل الثاني، ط: قديمي)

(المعجم الأوسط للطبراني: ۱۷۹/۸، رقم الحديث: ۸۳۲۷، من اسمه موسىٰ، ط: دار الحرمين قاهرة)

سنن أبي داؤد: ۲۰۳/۲، كتاب اللباس، باب ماجاء في الأقبية، ط: رحمانيه)

کہ جنازہ لے جاتے وقت خاموشی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے۔(۱)

ختم قرآن تیسرے دن کرنا

میت کے انتقال کے بعد تیسرے دن قرآن مجید ختم کرنے کو لازم سمجھنا اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کو ملامت کرنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے اس کو ترک کرنا لازم ہے۔ ورنہ بدعت ہونے کی وجہ سے ثواب کے بجائے الٹا گناہ ملے گا۔(۲)

البتہ دن اور تاریخ اور مہینہ کی تخصیص کے بغیر جب بھی موقع ملے اور جس دن بھی وقت ملے میت کو ثواب پہنچانا درست ہے۔(۳)

(۱) عن زیدبن أرقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان اللہ عزوجل یحب الصمت عند ثلاث، عند تلاوۃ القرآن، وعند الزحف، وعند الجنازۃ. (مجمع الزوائد: (۱۳۰/۳) رقم الحدیث: ۴۱۲۹، کتاب الجنائز، باب الصمت و التفکر لمن تبع الجنازۃ، ط: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)
(کنز العمال: ۲۵۰/۳، الکتاب الثالث من حرف الھمزۃ، الباب الاول فی الاخلاق و الافعال المحمودۃ، الصمت، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ)
(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوی: (۲۷۹/۲) رقم الحدیث: ۱۸۶۸، حرف الالف، ط: دار الحدیث قاھرۃ)

(۲) وفی البزازیۃ ویکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول و الثالث وبعد الأسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم، واتخاذ الدعوۃ لقراءۃ القرآن وجمع الصلحاء و القرءۃ للختم أولقرائۃ سورۃ الانعام أوالاخلاص. والحاصل أن اتخاذ الطعام عند قراءۃ القرآن لأجل الاکل یکرہ...وھذہ الأفعال کلھا سمعۃ والریاء فیحترز عنھا لأنھم لایریدون بھا وجہ اللہ تعالیٰ. (الشامیۃ: (۲/ ۲۴۰) کتاب الصلاۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، مطلب: فی کراھۃ الضیافۃ من أھل البیت، ط: سعید)
بزازیہ علی ھامش الھندیہ: ۸۱/۴، کتاب الصلاۃ، الخامس و العشرون فی الجنائز. نوع آخر: ذھب الی المصلی قبل الجنازۃ، ط: رشیدیہ)
(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: (ص ۶۱۷، ۶۱۸) کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، فصل: فی حملھا و دفنھا، ط: قدیمی)

(۳) فللأنسان أن یجعل ثواب عملہ لغیرہ عند أھل السنۃ و الجماعۃ صلاۃً أوصوماً أوحجاً أوصدقۃً أوقرءۃ للقرآن أوالاذکار أوغیرذلک من انواع البر ویصل ذلک الی المیت وینفعہ =

واضح رہے کہ جو طریقہ سلف سے ثابت نہیں اس کو ثواب سمجھ کر لازم کر لینا جائز نہیں، اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔(۱)

ختنہ نہیں ہوا

ختنہ کرنا انبیاء کی سنت اور مسلمانوں کی دینی علامت ہے، ختنہ نہ کرنا گناہ ہے۔ پاک ہونے میں شک ہوتا ہے، اور مختلف موذی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں، اس لیے ختنہ کرنا ضروری ہے۔(۲)

= قاله الزيلعي في باب الحج. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي:(ص ۶۲۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز فصل:في زيارة القبور، ط:قديمي)

الأصل في هذاالباب أن الانسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاةً كان أوصوماً أوصدقةً أوغيرها كالحج وقراءة القرآن والاذكار، الخ. (عالمگيرى:(۱/ ۲۵۷) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط:رشيديه)

(الشامية:(۱/ ۲۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب:في قراءة للميت واهداء ثوابها له، ط:سعيد)

(۱) تعريف الشمني لها(أي البدعة) بأنها ماأحدث على خلاف الحق الملتقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم أوعمل أوحال بنوع شبهة واستحسان، وجعل ديناً قويما وصراطا مستقيماً.(الشامية: (۱/ ۵۶۰) كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب:البدعة خمسة اقسام، ط:سعيد)

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:ومن احدث في امرنا هذا ماليس منه فهو رد.

(صحيح البخارى. (۱/ ۱۷۱) كتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا على صلح جورفهورد.)

(مشكوة المصابيح.(ص ۲۷) كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتابة والسنة، الفصل الاول، ط: قديمي)

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:الفطرة خمس أوخمس من الفطرة الختان والاستحداد وتقليم الأظفار ونتف الابط وقص الشارب.(الصحيح للمسلم:(۱/ ۱۲۸) كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ط:قديمي)

(سنن ابى داؤد. (۲/ ۲۲۱) كتاب الترجل، باب في أخذ الشارب، ط:ميرمحمد)

(مشكوة المصابيح:(ص ۴۴) كتاب الطهارة، باب السواك، الفصل الاول، ط:قديمي)

قوله صلى الله عليه وسلم الفطرة خمس فمعناه خمس من الفطرة. وأماا لفطرة فقداختلف في المراد بها فقال أبوسليمان الخطابي ذهب أكثر العلماء الى أنها السنة وكذا ذكر جماعة غير الخطابي فقالوا:معناه انها من سنن الانبياء صلوات الله عليهم.(شرح النووي على صحيح المسلم: ۱/ ۱۲۸، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ط:قديمي)=

تاہم اگر کسی مسلمان نے اپنا ختنہ نہیں کرایا تو وہ مسلمان رہے گا، کافر نہیں ہوگا۔ اس لیے ایسے آدمی کو سنت کے مطابق غسل دے کر کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔(۱)

خدیجہ رضی اللہ عنہا پر جنازہ کی نماز

☆ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت جنازہ کی نماز پڑھنے کا

= والاصل أن الختان سنة كماجاء في الخبر وهو من شعائر الاسلام وخصائصه فلو اجتمع أهل بلدة على تركه حاربهم الامام فلايترك الالعذر وعذرشيخ لايطيقه ظاهر. (الدر المختار مع الرد: ٦/ ١٥١، كتاب الحظر والاباحة، مسائل شتي، ط: سعيد)

قال النبي صلى الله عليه وسلم: "عشر من الفطرة قص الشارب، واعفاء اللحية، والسواك، والاستنشاق بالماء، وقص الأظفار، وغسل البراجم، ونتف الابط، وحلق العانة، وانتقاص الماء، يعني الاستنجار، قال الراوي، ونسيت العاشرة الاأن تكون المضمضة"... وفيه فوائد جمة تقبله أذهان الناس أشدقبول... والغرلة (القلفة) عضو زائد يجتمع فيها الوسخ ويمنع الاستبراء من البول، وينقص لذة الجماع... (حجة الله البالغة: (١/ ١٨٢) القسم الثاني في بيان أسرار ماجاء عن النبي صلى الله عليه وسلم، مبحث خصال الفطرة ومايتصل بها، ط: كتب خانه رشيديه دهلي)

(١) فكل مسلم مات بعدالولادة يصلي عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو أنثى حراً كان أو عبداً الاالبغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي صلى الله عليه وسلم: صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع: (١/ ٣١١) كتاب الجنائز، فصل: وأما الكلام في صلوة الجنازة، ط: سعيد)

وهي فرض على كل مسلم مات. خلاأربعة بغاة وقطاع الطريق... اذا قتلوا في الحرب. (الدر المختار: (٢/ ٢١٠) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟ ط: سعيد)

قتيل وجدفي دارالحرب مختوناً غيرمقصوص شاربه لايصلي عليه لأن من الكفرة من يختتن ولو وجدغيرمختون ولكن مقصوص الشارب يصلي عليه اذليس منهم من يقص الشارب هكذا فتوى شمس الأئمة الحلواني رحمه الله. (تاترخانية: (٢/ ١٣٨) كتاب الصلاة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، المتفرقات قبيل الفصل الثالث والثلاثون في بيان حكم المسبوق واللاحق. ط: قديمي)

(محيط البرهاني: (٣/ ١١٠) كتاب الصلاة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، المتفرقات، قبيل الفصل الثالث والثلاثون في بيان حكم المسبوق واللاحق ط: ادارة القرآن)

حکم نہیں آیا تھا اس لئے ان پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی گئی۔(۱)

☆ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال مکہ معظّمہ میں ہوا اور جنازہ کی نماز پڑھنے کا حکم مدینہ منورہ میں آیا۔(۲)

خشک کرنا

میت کو غسل دینے کے بعد اس کی تری کو کپڑے وغیرہ سے خشک کرنے کے بعد کفن پہنایا جائے، تاکہ کفن نہ بھیگے۔(۳)

---

(۱) قال الواقدی: لم تكن شرعت يوم موت خديجة رضي الله عنها، وموتها بعد النبوة بعشر سنين على الأصح. (حاشية الطحطاوی على مراقي الفلاح: (ص: ۵۸۰) أحكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمي)

عن ابن اسحاق قال: ثم ان خديجة بنت خويلد رضي الله تعالىٰ عنها وأبا طالب ماتا في عام واحد، فتتابعت على رسول الله ﷺ المصائب بهلاک خديجة وأبي طالب، وكانت خديجة وزيرة صدق على الإسلام كان يسكن إليها قلت: بلغني ان موت خديجة كان بعد موت أبي طالب بثلاثة أيام، والله أعلم.

قال الدكتور عبد المعطي قلعجي تحت هذا الحديث: 'روى عن حكيم بن حزام انها توفيت سنة عشر من البعثة بعد خروج بني هاشم من الشعب، ودفنت بالحجون، ونزل رسول الله ﷺ قبرها، ولم تكن الصلاة على الجنازة شرعت. (التعليق على دلائل النبوة و معرفة احوال صاحب الشريعة للبيهقي: (۲/ ۳۵۲، ۳۵۳) باب وفاة خديجة بنت خويلد زوج رسول الله ﷺ ورضي عنها، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

وقال محمد بن اسحاق: ماتت خديجة رضي الله تعالىٰ وأبو طالب في عام واحد. (البداية والنهاية: (۳/۱۲۷) فصل في موت خديجة بنت خويلد رضي الله تعالىٰ عنها، ط: دار الفكر بيروت)

(۲) شرعت صلاة الجنازة بالمدينة المنوّرة في السنة الأولىٰ من الهجرة فمن مار بمكّة المشرّفة، لم يصل عليه. (أوجز المسالک شرح مؤطا الإمام مالک: (۴/ ۱۹۱) كتاب الجنائز، ط: إدارة تاليفات اشرفية ملتان)

(۳) (وينشف في ثوب) وفي الرد قوله (وينشف في ثوب) اى كي لاتبتل أكفانه وهو طاهر كالمنديل الذي يمسح به الحي بحر. (الدر مع الرد (۲/۱۹۷) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب في القراءة عند الميت ط سعيد). =

خط سے تعزیت کرنا

اگر کسی مجبوری یا دوری کی بنا پر خود میت کے گھر نہیں آسکتا تو خط وغیرہ کے ذریعہ تعزیت کرلے۔ یہ بھی سنت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ان کے صاحبزادے کی وفات پر تعزیتی خط لکھا تھا۔(۱)

خلاف شرع امور سے اجتناب کرنا

”علاج سے مایوس ہو کر خلاف شرع کام کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں!

خلفائے راشدین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ میں شرکت کی

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے کی نماز میں خلفاء کی شرکت“ عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۸۶/۲)

= ویندب ان یجفف بدن المیت بعد الغسل حتی لاتبتل أکفانه. (کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة (۱/ ۵۰۹) کتاب الصلاة مباحث الجنائز ما یندب ان یکون علیه الغاسل من الصفات ط دار الفکر).

قوله: (ونشف فی ثوب) کیلا تبتل أکفانه وفی الولوالجیة المندیل الذی یمسح به المیت بعد الغسل کالمندیل الذی یمسح به الحی اهـ یعنی انه طاهر. (البحر الرائق (۲/ ۱۷۳) کتاب الجنائز، ط: سعید).

(حلبی کبیر (ص: ۵۷۹) فصل فی الجنائز ط سهیل اکیڈمی).

(۱) من عزی مصابا فله مثل اجره (قوله من عزی مصابا) ای ولو بغیر موت بالماتی لدیه او بالکتابة الیه بما یهون المصیبة علیه ویحمله علی الصبر بوعد الاجر بالدعاء له. (مرقاة المفاتیح (۴/ ۱۹۳) کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت الفصل الثانی ط رشیدیه).

وعن اسامة بن زید قال: ارسلت ابنة النبی ﷺ الیه: أن ابناً لی قبض فأتنا. فأرسل یقرئ السلام ویقول: ان الله ماأخذ، وله ما أعطی، وکل عنده بأجل مسمی، فلتصبر ولتحتسب ..... الخ الحدیث. (مشکاة المصابیح (ص ۱۵۰) کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت الفصل الاول ط قدیمی).

قوله: (ولتحتسب)...... وهذا الحدیث أصل فی التعزیة ولذا قال الجزری فی الحصن: فاذا عزی أحدا یسلم ویقول: ان الله الخ قال: وکتب ﷺ الی معاذ فی ابن له بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی معاذ بن جبل سلام علیکم...... الخ. (مرقاة المفاتیح (۴/ ۱۷۸) کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت الفصل الاول ط رشیدیه).

خنثیٰ

☆......اگر "خنثیٰ" میں مرد ہونے کی علامات زیادہ ہیں، مثلاً: داڑھی نکل آئے یا مرد کی پیشاب گاہ سے پیشاب کرے، یا اس سے کسی عورت کو حمل ہو گیا ہو، تو اس کو مرد سمجھا جائے گا۔ اور اس کو غسل اور کفن وغیرہ تمام احکام میں مرد کے حکم میں شمار کیا جائے گا۔

☆......اور اگر خنثیٰ میں عورت کی علامات زیادہ ہیں، مثلاً: حاملہ ہوگئی، یا پستان ظاہر ہو گئے، یا حیض آنے لگے، یا عورت جیسی پیشاب گاہ سے پیشاب کرے، تو اس کو غسل اور کفن وغیرہ تمام احکام میں عورت کے حکم میں شمار کیا جائے گا۔

☆......اور اگر خنثیٰ دونوں جگہ سے پیشاب کرتا ہو، تو جہاں سے پہلے پیشاب نکلتا ہے اسی کا اعتبار ہوگا۔

☆......اور اگر خنثیٰ کی حالت مشتبہ ہوگئی ہو، کسی وجہ سے مرد یا عورت ہونے کو ترجیح نہ دے سکیں، تو اس کو "خنثیٰ مشکل" کہتے ہیں۔ (یعنی مشکل میں ڈالنے والا کہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ مرد ہے یا عورت)(۱)

---

(۱) وهو ذو فرج و ذكر أو من عرى عن الاثنين جميعا فان بال من الذكر فغلام وان بال من الفرج فأنثى وان بال منهما فالحكم للأسبق وان استويا فمشكل ولاتعتبر الكثرة) خلافا لهما هذا قبل البلوغ (فان بلغ وخرجت لحيته أو وصل الى امرأة أو احتلم) كما يحتلم الرجل (فرجل وان ظهر له ثدى أو لبن أو حاض أو حبل أو أمكن وطوه فامرأة وان لم تظهر له علامة أصلا أو تعارضت العلامات فمشكل) لعدم المرجح. (الدر المختار مع الرد (۶/ ۷۲۷، ۷۲۸) كتاب الخنثى، ط: سعيد).

(عالمگيرى (۶/ ۴۳۷، ۴۳۸) كتاب الخنثى، الفصل الاول فى تفسيره ووقوع الاشكال فى حاله، ط: رشيدية).

(المحيط البرهانى (۲۳/ ۴۵۴) كتاب الخنثى الفصل الاول فى تفسير ووقوف الاشكال فى حاله ط ادارة القرآن).

☆......اگر وہ خنثیٰ مشکل'' چار سالہ ہے یا اس سے کم عمر کا ہے تو اس کو عورت بھی غسل دے سکتی ہے مرد بھی۔ اور اگر چار سال سے زائد ہو تو نہ مرد غسل دے سکتا ہے اور نہ عورتیں، بلکہ اس کو تیمم کرایا جائے گا۔(۱)

خنثیٰ کی امامت

جنازہ کی نماز میں بھی خنثیٰ کی امامت جائز نہیں ہے۔(۲)

خنثیٰ کے جنازہ میں کون سی دعا پڑھے؟

اگر خنثیٰ بالغ ہے تو جنازہ کی نماز میں تیسری تکبیر کے بعد بالغ میت کی دعا

---

(۱) ویمم الخنثی المشکل لومراهقا والا فکغیره فیغسله الرجال والنساء.
(قوله مراهقا) المراد به هنا من بلغ حد الشهوة کما یعلم ممابعده. (قوله والا فکغیره) ای من الصغار والصغائر، قال فی الفتح: الصغیر والصغیرة اذا لم یبلغا حد الشهوة یغسلهما الرجال والنساء وقدره فی الاصل بان یکون قبل أن یتکلم اهـ.(الدرمع الرد (۲/۲۰۱) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی حدیث کل سبب ونسب منقطع الاسببی ونسبی، ط: سعید).

🗁 وکذا الخنثی المشکل یمم فی ظاهر الروایة.قوله: وکذا الخنثی المشکل) أی ولو مراهقا والا فهی کغیره فیغسله الرجال والنساء در. (مراقی الفلاح (ص :۵۷۳) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط قدیمی).

🗁 والخنثی المشکل المراهق لایغسل رجلا ولا امرأة ولم یغسلها رجل ولا امرأة وییمم وراء ثواب کذا فی الزاهدی. (عالمگیری (۱/۱۶۰) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیة).

(۲) ولایصح اقتداء رجل بامرأة وخنثی وصبی مطلقا ولو فی جنازة. (الدرالمختار (۲/۵۷۶، ۵۷۷) کتاب الصلاة باب الامامة قبیل، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده؟ ط: سعید).

🗁 ولا یجوز للرجال ان یقتدوا بامرأة أو خنثی أو صبی مطلقا ولو فی جنازة أو نفل فی الأصح (اللباب فی شرح الکتاب (۱/۹۱) کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: قدیمی).

🗁 (عالمگیری (۱/۸۵) کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماماً لغیره، ط: رشیدیة).

پڑھے اور اگر نابالغ ہے تو بچی والی دعا پڑھے۔(۱)

خنثیٰ مشکل کسی میت کو غسل نہ دے

''خنثیٰ مشکل'' یعنی جس کی جنس کا تعین نہ کیا جا سکے، جو مکلف یا بالغ ہونے کے قریب ہو، وہ کسی مرد یا عورت میت کو غسل نہ دے۔ اور کوئی مرد یا عورت ایسے خنثیٰ مشکل میت کو غسل نہ دے۔ بلکہ اپنے ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اس کو تیمم کرادیں۔(۲)

خنثیٰ مشکل کی نماز جنازہ

☆خنثیٰ مشکل اگر بالغ ہے تو عام طور پر جنازہ کی نماز جس طرح پڑھی جاتی ہے اسی طرح پڑھی جائے گی کیونکہ مرد وعورت کی جنازہ کی نماز کی دعا میں کوئی فرق نہیں ہے۔

☆اور اگر نابالغ ہے تو لڑکی والی دعا پڑھے ''خنثیٰ کے جنازہ میں کون سی دعا

(۱) وحاصله أنه كالأنثى في جميع الأحكام الا في مسائل،لايلبس حريرا ولا ذهبا ولا فضة، ولايتزوج من رجل،ولايقف في صف النساء،ولاحد بقذفه،ولايخلوا بامرأة ،ولايقع عتق ولاطلاق علقا على ولادتها انثى به ولايدخل تحت قوله: كل أمة.(الأشباه والنظائر،(۳/ ۳۷۹) احكام الخنثى المشكل،ط:ادارة القرآن)

(۲) ولو مات قبل ظهور حاله لم يغسل ويمم بالصعيد) لتعذر الغسل (ولايحضر) حال كونه مراهقاً (غسل ميت ذكر أو أنثى.

قوله: (ولايحضر) أى لايغسل رجلا ولاامرأة نهاية ومعراج،واخراج التقليد بالمراهق لكونه بعد البلوغ لايبقى مشكلا غالباً .(الدرمع الرد (۶/ ۷۳۰) كتاب الخنثى، ط: سعيد).

🕮 ولايحضر بعد ما راهق غسل رجل ولاامرأة لاحتمال الحالين. (مجمع الانهر (۴/ ۴۷۰) كتاب الخنثى، ط: دار الكتب العلمية).

🕮 والخنثى المشكل المراهق لايغسل رجلا ولا امرأة ولم يغسلها رجل ولا امرأة وييمم وراء ثواب.(عالمگیری (۱/ ۱۶۰) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنائز الفصل الثالث فى التكفين ط رشيدية).

🕮 الحنفية قالوا: الخنثى المشكل المكلف أو المراهق لايغسل رجلا ولاامرأة ولا يغسله رجل ولاامرأة وانما ييمم وراء ثوب. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/ ۵۶۰) كتاب الصلاة، مباحث الجنائز حكم النظر الى عورة الميت ولمسها وتغسل الرجال والنساء وبالعكس، ط: دار الفكر).

پڑھے؟" عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

خنثیٰ مشکل میت

خنثیٰ مشکل میت کو غسل نہ دیا جائے، بلکہ تیمّم کرا کر عورتوں کی طرح پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا، مگر ریشم نہ ہو، اور زعفران کا رنگا ہوا نہ ہو۔ (۱)

خنثیٰ نابالغ کے جنازہ میں کون سی دعا پڑھے؟

اگر خنثیٰ نابالغ ہے اور اس کی شناخت نہیں ہو سکتی کہ لڑکا ہے یا لڑکی، تو اس کے جنازہ کی نماز میں اختیار ہے، چاہے لڑکے والی دعا پڑھیں یا لڑکی والی۔ (۲)

---

(۱) الخنثى المشكل المراهق لايغسل رجلا ولاامرأة ولا يغسلها رجل ولاامرأة وييمم وراء ثوب...... والخنثى يكفن كماتكفن المرأة احتياطا ويجتنب الحرير والمعصفر والمزعفر. (عالمگیری (۱/۱۶۰، ۱۶۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيدية).

🗁 (حاشية الطحطاوى على المراقى (ص: ۵۷۹) كتاب الصلاة، با أحكام الجنائز، ط: قديمى).

🗁 (البحر الرائق (۲/۱۷۷) كتاب الجنائز ط سعيد).

(۲) (فتاوىٰ دارالعلوم ديوبند (۵/۳۰۱) كتاب الجنائز، فصل خامس: نمازجنازہ، ط: دار الاشاعت کراچی)

🗁 (احسن الفتاوىٰ (۴/۲۱۲) باب الجنائز، خنثیٰ نابالغ پر نماز جنازہ کی دعا)

🗁 وان كان غيرمكلف يقول...... اللهم اجعله لنا فرطاً اللهم اجرا وذخرا اللهم اجعله لنا شافعامشفعاً (حلبی کبیر (ص: ۵۸۷) فصل فی الجنائز، ط، سبیل اکیڈمی)

🗁 وسننها أربع...... والرابع من السنن الدعاء للميت... بعدالتكبيرةالثالثةولا يتعين له اى الدعاء (شئ) سوى كونه بامور الاخرة، (مراقى الفلاح مع حاشيه الطحطاوى: (ص: ۵۸۴، ۵۷۵)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمى)

🗁 وروى مثله سفيان فى جامعه عن الحسن قال: والظاهر أنه يدعو بهذه الألفاظ الواردة فى هذه الأحاديث سواء كان الميت ذكرا أو انثى ولايحول الضمائر المذكورة الى صيغة التانيث اذا كانت الميت انثى لأن مرجعها الميت وهو يقال على الذكر والأنثى اهـ. (تحفة الأحوذى (۴/۹۱) ابواب الجنائز، باب مايقول فى الصلاة على الميت، ط: قديمى).

🗁 (فقه السنة (۱/۳۴۵) الجنائز، الصلاة على الميت، موضع هذه الأدعية، ط: دار ابن كثير)

خواب میں مردہ جو کچھ بتائے وہ سچ ہے

''مردہ خواب میں جو کچھ بتائے وہ سچ ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۶۶)

خواب میں میت کا نظر آنا

''روح کا گھر میں آنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۹۲)

خودکشی کرنے والا

☆......خودکشی کرنے والے کو بھی غسل دیا جائے گا۔ اور جنازہ کی نماز بھی پڑھی جائے گی۔ البتہ حاکمِ وقت، خطیب یا اور کوئی بڑا آدمی جنازہ کی نماز نہ پڑھائے، بلکہ کوئی عام مسلمان جنازہ کی نماز پڑھائے۔

واضح رہے کہ بڑا عالم یا کوئی بڑی شخصیت اس کے جنازہ کی نماز پڑھ تو سکتے ہیں، لیکن خود جنازہ کی نماز نہ پڑھائیں، تاکہ لوگوں کو اس غلط حرکت کے بارے میں سبق ملے۔(۱)

---

(۱) ومن قتل نفسه عمداً يغسل و يصلى عليه على المفتى به عند الحنفيه وعند الشافعيه وان كان اعظم وزراًمن قاتل غيره لأنه فاسق غير ساع في الارض بالفساد وان كان باغياعلى نفسه كسائر فساق المسلمين ورای قوم كأبى يوسف وابن الهمام انه لايصل عليه لما في صحيح المسلم انه عليه السلام أتى برجل قتل نفسه فلم يصلى عليه........وقال المالكيه ايضاً: و ينبعى لأهل الفضل ان يجتنبوا الصلاة على المتبدعة ومظهرى الكبائر ردعاً لامثالهم، (الفقه الاسلامی: (۲/ ۱۵۰۹) المبحث الثامن، صلاة الجنازة واحكام الجنائز، الفرض الثالث الصلاة على الميت اولاًحكم الصلاة على الميت، ط: مكتبة الرشيديه)

📂 من قتل نفسه ولوعمدا يغسل ويصلى عليه به يفتى وان كان اعظم وزراًمن قاتل غيره ورجح الكمال قول الثانى بما فى مسلم "انه عليه السلام اتى برجل قتل نفسه فلم يصل عليه".... قوله: ررجح الكمال قول (الثانى الخ)أى قول أبى يوسف انه يغسل ولا يصل عليه.....قال في البحر: لقد اختلف التصحيح، لكن تأيد الثانى بالحديث، اقول: قد يقال لا دلالة فى الحديث على ذلک لانه ليس فيه سوى انه عليه الصلاة والسلام لم يصل عليه، فالظاهر أنه امتنع زجراً لغيره =

☆......کفار اور ان کے معاونین کے خلاف جو مجاہدین خودکش حملہ (فدائی حملہ) کرتے ہیں، وہ شہید ہیں، ان کے جنازہ کی نماز بڑے عالم یا کوئی بڑی شخصیت پڑھا سکتی ہے۔(۱)

خودکشی کرنے والے کی توبہ

امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: خودکشی کرنے والے کی توبہ قبول ہوتی ہے؟ فرمایا: یہ ایک ایسا دروازہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے کھول رکھا ہے، تم اسے بندمت کرو! سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت اور کیسا عظیم احسان ہے!

خوشبو پھیلنا قبر سے

''مشک کی خوشبو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۲۹۳)

= عن مثل هذا الفعل ، كما امتنع عن الصلاة على المديون و لا يلزم من ذلک عدم صلاة احد من الصحابة، اذلا مساواة بين صلاته و غيره . (الدالمختارمع الرد: (۲/ ۲۱۱، ۲۱۲) كتاب الصلاة، باب صلوٰة، صلوٰةالجنائز ،مطلب :هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟ط:سعيد)

قال القاضي :مذهب العلماء كافة الصلوٰة على كل مسلم و محدود و مرحوم و قاتل نفسه وولد الزنا، وعن مالک: أن الامام يجيب الصلوٰة على مقتول في محدود وأن اهل الفضل لا يصلون على الفساق زجراً لهم (شرح النووي على مسلم :(۱/ ۳۱۴)،قبيل كتاب الزكوٰة ،ظ:قديمي)

(۱) وليس من اهلک نفسه في طاعة الله ظالماً و لامتعدياً وقد اجمعوا على جواز تقحم المهالک في الجهاد . (فتح الباري لابن حجر : (۱۲/ ۳۱۶) كتاب الاكراه،باب من اختار الضرب والقتل والهوان ،ط:دارالمعرفة بيروت.)

🗀 فاما اذا كان في تلف نفسه منفعة عائدة على الدين فهذا مقام شريف مدح الله به أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في قوله:ان الله اشترىٰ من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويُقتلون"وقال:ولاتحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتاً بل أحياء عندربهم يرزقون"وقال:ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله"في نظائر ذالک من الآى التي مدح الله فيها من بذل نفسه لله .(احكام القرآن للجصاص،(۱/ ۳۲۸)سورة البقرة،باب فرض الجهاد،ط:داراحياء التراث العربي بيروت)

🗀 الجامع لأحكام القرآن للقرطبي(۲/ ۳۶۴)سورة البقرة،ط:دارعالم الكتب رياض.)

خودکشی کرنے والے کے جنازہ کی نماز

خودکشی کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور بہت بڑا جرم ہے۔ اور ایسا آدمی فاسق ہے، کافرنہیں ہے۔ اس لیے اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا فرض ہے۔ البتہ مقتدا اور ممتاز افراد اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں، بلکہ عام لوگ جنازہ کی نماز پڑھیں، تاکہ لوگوں کو اس فعل سے نفرت ہو۔(۱)

خودکشی کرنے والے کے لیے ایصالِ ثواب کرنا

"خودکشی کرنے والے کے لیے مغفرت کی دعا کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!

خودکشی کرنے والے کے لیے مغفرت کی دعا کرنا

خودکشی کرنے والا فاسق ہے۔ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔ لیکن کافرنہیں ہے۔

(۱) ومن قتل نفسه عمداً يغسل ويصلي عليه على المفتي به عندالحنفية، وعندالشافعية وان كان اعظم وزراً من قاتل غيره لأنه فاسق غيرساع في الأرض بالفسادوان كان باغياً على نفسه كسائر فساق المسلمين...... وقال المالكية ايضاً: وينبغي لأهل الفضل أن يجتنبوا الصلاة على المبتدعة ومظهر الكبائر ردعاً لامثالهم. (الفقه الاسلامي داولته: (ص: ۴۸۲، ۴۸۳)المبحث الثامن صلاة الجنازة، أحكام الجنازة، الفرض الثالث :الصلاة على الميت، حكم الصلاة على الميت، ط: مكتبة الرشيدية)

ومن قتل نفسه عمداً يغسل ويصلي عليه على المفتي به عندالحنفية، وعندالشافعية وان كان اعظم وزراً من قاتل غيره ورجح الكمال قول الثاني لمافي مسلم "أنه عليه الصلاة والسلام أتي برجل قتل نفسه فلم يصلي عليه... قوله: ورجح الكمال قول الثاني) أي قول أبي يوسف أنه يغسل ولايصلي عليه.... قال في البحر: فقد اختلف التصحيح لكن تائيد الثاني بالحديث. أقول: قد يقال: لادلالة في الحديث على ذلك لأنه ليس فيه سوى أنه عليه الصلاة والسلام لم يصلي عليه فالظاهر أنه امتنع زجراً لغيره عن مثل هذا الفعل، كماامتنع عن الصلاة على المديون ولايلزم من ذلك عدم صلاة من الصحابة، اذ لامساواة بين صلاته وصلاة غيره. (الدرالمختار مع الرد: (۲ / ۲۱۱، ۲۱۲)كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد)

قال القاضي: مذهب العلماء كافة الصلاة على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولدالزنا وعن مالك: أن الامام يجتنب الصلاة على مقتول في محدود وان أهل الفضل لايصلون على الفساق زجرا لهم. (شرح النووي على المسلم (۱/ ۳۱۴) قبيل كتاب الزكاة، ط: قديمي).

گناہ گار مسلمان؛ ہے اس لیے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرنا اور ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے۔(۱)

خوشبو لگانے کے اعضاء

میت کے سر، داڑھی، پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں، دونوں پاؤں، دونوں آنکھوں، دونوں کانوں اور دونوں بغلوں کے نیچے خوشبو لگانا مستحب ہے۔اور کافور کا خوشبو ہونا بہتر ہے۔(۲)

خیرات کرنا

مرنے والے کے لیے خیرت کرنے کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر میت نے

---

(۱) والحق حرمة الدعاء بالمغفرة للكافر لالكل المؤمنين كل ذنوبهم . (الدر المختار على الرد (۵۲۲/۱، ۵۲۳) كتاب الصلاة باب صفة الصلاة مطلب فى الدعاء المحرم ط سعيد).

☜ والحق انه يكون عاصيا بالدعاء للكافر بالمغفرة غير عاص بالدعاء بالمغفرة لجميع المؤمنين. (البحر الرائق (۳۳۰/۱، ۳۳۱) كتاب الصلاة فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر...... الخ ط سعيد).

☜ (حاشية الطحطاوى على المراقى (ص ۲۷۲) كتاب الصلاة باب شروط الصلاة فصل فى بيان سننها، ط:قديمى).

(۲) (ويجعل الحنوط) وهو عطر مركب من أشياء طيبة ولابأس بسائر أنواعه غير الزعفران والورس للرجال (على رأسه ولحيته)قوله : على رأسه ولحيته) وسائر جسده كمافى الجوهرة. (حاشية الطحطاوى على المراقى (ص: ۵۷۱) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز، ط :قديمى).

☜ (الجوهرة النيرة (۱۲۶/۱) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز ط قديمى).

☜ فاذا وضع مقمصا عليه وضع حينئذ الحنوط فى رأسه ولحيته وسائر جسده. (فتح القدير (۷۴/۲) كتاب الصلاة ،باب صلاة الجنازة ،فصل فى الغسل، ط: رشيدية).

☜ رابعها أن تطيب رأس الميت ولحيته بعد تمام الغسل بطيب ، بشرط أن لايكون الطيب زعفران وأن يوضع الطيب على الاعضاء التى يسجد عليها وهى الجبهة و الأنف واليدان والركبتان والقدمان وكذلك يوضع الطيب على عينيه واذنيه وتحت ابطيه والأفضل أن يكون الطيب كافورا. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۵۰۷/۱) كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، تطييب رأس الميت ولحيته ،ط: دارالفكر بيروت).

زندگی میں خیرات کرنے کی وصیت کی ہے اور ترکہ بھی چھوڑا ہے تو میت کے کفن دفن کا خرچہ اور قرض ادا کرنے کے بعد جو کچھ باقی رہے گا، اس کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصے سے وصیت کے مطابق خیرات کی جائے گی۔ اور یہ وارثوں پر لازم ہے۔ اور باقی دو حصے وارثوں میں شریعت کے قانون کے مطابق تقسیم ہوں گے۔

اور اگر میت نے ایک تہائی سے زیادہ خیرات کرنے کی وصیت کی ہے تو ایک تہائی سے زائد میں ورثاء کی اجازت ضروری ہوگی۔ اگر تمام ورثاء بالغ ہیں اور سب مل کر اجازت دے دیں تو زائد میں وصیت نافذ ہوگی، ورنہ زائد میں نافذ نہیں ہوگی۔

اور اگر میت نے زندگی میں خیرات کرنے کی وصیت نہیں کی تو انتقال کے بعد پورا ترکہ میت کی ملک سے خارج ہو کر ورثاء کی ملک میں آجائے گا۔ اس صورت میں وارثوں کو اختیار ہوگا جس قدر چاہیں خیرات کر کے میت کو ثواب پہنچادیں۔ لیکن اگر کوئی وارث نابالغ ہے تو اس کے حصے سے صدقہ خیرات کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

خیر سے خالی زمانہ

”روح کا بدن سے نکل جانا بہتر ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۳۹۰)

---

(۱) وتجوز بالثلث للأجنبي) عند عدم المانع (وان لم يجز الوارث ذلک لاالزيادة عليه الا أن تجيز ورثته بعد موته .... وهم كبار. (الدرالمختار (٦/ ٦٥٠، ٦٥١) كتاب الوصايا، ط: سعيد).

وهي مستحبة بما دون الثلث ان كان الورثة أغنياء أو يستغنون بأنصبائهم ولا يصح بما زاد على الثلث ولالقاتله مباشرة ولا لوارثة الا باجازة الورثة.قوله: الا باجازة الورثة) في الصور الثلاث وهم كبار عقلاء.(الدرالمنتقىٰ مع مجمع الأنهر (۴/ ۴۱۸) كتاب الوصايا، ط: دارالكتب العلمية بيروت)

ثم تنفذ وصاياه من ثلث مابقي بعد الدين) أي ثم يبدأ بوصيته أي بتنفيذه من ثلث مابقي بعدالتجهيز والدين وفي أكثر الثلث لايجوز الا باجازة الورثة على مامر ثم يقسم الدين الباقي بين ورثته. (مجمع الانهر (۴/ ۴۹۵) كتاب الفرائض، ط :دارالكتب العلمية).

ثم تنفذ وصاياه من ثلث مابقي بعد الدين ثم يقسم الباقي بين ورثته. (السراجي (ص:۳) ط: قديمي).

د

داشتہ

غیر مسلمہ داشتہ عورت کے ساتھ زنا کرنے سے جو بچہ پیدا ہو، اور مرجائے تو

اس بچہ کے جنازہ کی نماز پڑھ کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔(۱)

دائی کا پیشہ کرنے والوں کی نماز جنازہ

بعض علاقوں مین دائی کا پیشہ کرانے والوں کو ذلیل قوم سمجھا جاتا ہے، حالانکہ وہ ذلیل نہیں ہیں۔(۲)

---

(۱) ورايت فى فتاوى الشهاب الشلبى قال واقعة الفتوى فى زماننا مسلم زنا بنصرانية فأتت بولد فهل يكون مسلماً ؟ أجاب بعض الشافعية بعدمه وبعضهم باسلامه. وذكر ان السبكى نص عليه وهو غير ظاهر فان الشارع قطع نسب ولد الزنى وبنته من الزانى تحل له عندهم فكيف يكون مسلما. وأفتى قاضى القضاة الحنبلى باسلامه ايضا وتوقفت عن الكتابية فانه وان كان مقطوع النسب عن ابيه حتى لايرثه فقد صرحوا عندنا بانه بنته من الزنى لاتحل له وبأنه لايدفع زكاته لابنه من الزنى ولاتقبل شهادته له ... قلت: ويظهر لى الحكم بالاسلام للحديث الصحيح "كل مولود يولد على الفطرة حتى يكون ابواه هما اللذان يهودانه أو ينصرانه." (الشامية (۱۹۶/۳، ۱۹۷) كتاب النكاح باب نكاح الكافر مطلب الولد يتبع خير الأبوين دينا ط سعيد).

قال ابن شهاب: يصلى على كل مولود متوفى وان كان لغية من أجل انه ولد على فطرة الاسلام يدعى أبواه الاسلام أو أبوه خاصة وان كانت أمه على غير الاسلام ... فان اباهريرة كان يحدث قال النبى ﷺ: ما من مولود الايولد على الفطرة فأبواه يهودانه أو ينصرانه أو يمجسانه: (صحيح البخارى (۱۸۱/۱) كتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبى فمات هل يصلى عليه، ط: قديمى).

ذكر معناه: قوله: يصلى على كل مولود متوفى ... فالمراد منه وان كان المولود لكافرة أو زانية يصلى عليه اذا مات اذا كان ابواه مسلمين أو أبوه مسلم فقط. (عمدة القارى (۲۴۴/۶) كتاب الجنائز، باب اذا أسلم الصبى فمات هل يصلى عليه؟ ط: دار الفكر).

(۲) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرا كان او كبيرا ذكرا كان أو انثى حرا كان أو عبدا الا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبى ﷺ: صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۳۱۱/۱) كتاب الصلوة باب الجنائز، فصل: الكلام فى صلوة الجنازة. ط سعيد).

ایسے لوگ اگر مر جائیں تو ان کے جنازے کی نماز پڑھنا لازم ہے۔ کیونکہ یہ باغی اور ڈاکو وغیرہ نہیں ہیں۔(۱)

دائیں کروٹ پر میت کو قبر میں لٹانا

''میت کو قبر میں دائیں کروٹ پر لٹانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۵/۲)

دب کر مر گیا

جو شخص دیوار کے نیچے دب کر مر گیا، یا آگ میں جل کر مر گیا، غسل اس کو بھی

= وهی فرض علی کل مسلم مات خلا)أربعة (بغاة وقطاع الطريق..الخ. (الدرالمختار مع الرد: (۲۱۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبی؟ ط: سعيد).

(عالمگیری (۱۶۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز الفصل الخامس فی الصلاة علی الميت، ط: رشيدية).

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: المسلم أخو المسلم لايظلمه ولايخذله ولايحقره التقوی ههنا ويشير الی صدره ثلث مرار بحسب امرء من الشر أن يحقر اخاه المسلم كل مسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه. (مشكاة المصابيح (ص:۴۲۲) كتاب الآداب باب الشفقة والرحمة علی الخلق، الفصل الاول، ط: قديمی).

(الصحيح للمسلم (۳۱۷/۲) كتاب البر والصلة، باب تحريم الظلم والتجسس والتنافس والتناجس ونحوها ط قديمی).

(ولايحقره) ..... أی لايحتقره بذكر المعايب وتنابز الالقاب والاستهزاء والسخرية اذارآه دث الحال أو ذا عاهة فی بدنه أو غير لائق فی محادثته .....التقوی ههنا) وقال المظهر: يعنی لايجوز تحقير المتقی من الشرك والعاصی والتقوی محله القلب وماكان محله القلب يكون مخفيا عن أعين الناس واذا كان مخفيا فلايجوز لأحد أن يحكم بعدم تقوی مسلم حتی يحقره ويحتمل أن يكون معناه محل التقوی هو القلب فمن كان فی قلبه التقوی فلايحقر مسلما لأن المتقی لايحقر المسلم. قال الطيبی: والقول الثانی أوجه والنظم له أدعی لأنه ﷺ انما شبه المسلم بالأخ لينبه علی المساواة وان لايری أحد لنفسه علی أحد من المسلمين فضلا ومزية ويحب له ما يحب لنفسه، ومراعاة هذه الشريطة أمر صعب لأنه ينبغی أن يسوی بين السلطان وادنی العوام وبين الغنی والفقير وبين القوی والضعيف والكبير والصغير ولا يتمكن من هذه الخصلة الا من امتحن الله قلبه للتقوی وأخلصه من الكبر والغش والحقد. (مرقاة المفاتيح (۱۷۰/۹) كتاب الآداب، باب الشفقة والرحمة علی الخلق ،الفصل الاول، ط: رشيدية).

دیا جائے گا۔ ہاں اگر غسل دینے سے کھال وغیرہ گر جانے یا جسم بگڑنے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرا دیا جائے گا۔(۱)

دب کر مرنے والے کے جنازے کی نماز

جو شخص کسی دیوار یا عمارت کے نیچے دب کر مر جائے اور نعش بھی مل جائے یا کسی بلند جگہ سے نیچے گرے، اور بدن کا اکثر حصہ محفوظ ہو تو اس کو باقاعدہ غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا چاہیے۔(۲)

---

(۱) ویقوم التیمم مقام غسل المیت عندفقد الماء أو تعذر الغسل کأن مات حریقا ویخشی أن یتقطع بدنه اذا غسل بذلک أو بصب الماء علیه بدون ذلک أما ان کان لاینقطع بصب الماء فلایتیمم بل یغسل بصب الماء بدون ذلک. (کتاب الفقه علی مذاهب الأربعة (۱/۵۰۴م کتاب الصلاة مباحث الجنائز شروط غسل المیت ط دارالفکر).

ولو کان المیت متفسخا یتعذر مسحه کفی صب الماء علیه. (عالمگیری (۱/۱۵۸) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز الفصل الثانی فی الغسل ط رشیدیة).

(تاتارخانیه: (۲/۱۰۴) کتاب الصلاة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز فی بیان کیفیة الغسل، ط: قدیمی).

والمنتفخ الذی تعذر مسه یصیب علیه الماء. (مراقی الفلاح (ص۵۶۹، ۵۷۰) کتاب الصلاة، باب أحکام الجنائز، ط: قدیمی).

ان عدم الماء یمم المیت لقول الله تعالیٰ فلم تجدوا ماء فتیمموا ولقول رسول الله ﷺ: جعلت لی الارض مسجدا وطهورا .... وکذلک لوکان الجسم بحیث لو غسل لتهری. (فقه السنة (۱/۳۳۶) الجنائز التیمم للمیت عن العجز علی الماء، ط: دارابن کثیر دمشق بیروت).

(۲) ولووجد أکثر البدن أونصفه مع الرأس یغسل ویکفن ویصلی علیه.(عالمگیری: ۱/۱۵۹، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه)

ولو وجد الأکثر منه غسل لأن للأکثر حکم الکل. (بدائع الصنائع: ۱/۳۰۲، کتاب الجنائز، فصل: وأما شرائط وجوبه، ط: سعید)

وجد رأس آدمی) أو احد شقیه (لایغسل ولا یصلی علیه) بل یدفن الا أن یوجد أکثر من نصفه ولو بلارأس. (الدرالمختار مع الرد: ۲/۱۹۹، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی حدیث "کل سبب ونسب منقطع الاسببی ونسبی" ط: سعید)

درخت قبرستان سے ختم کرنا

"سبز گھاس قبرستان سے ختم کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱؍۳۱۹)

درخت لگانا

☆......اگر قبرستان میں خالی اور فارغ زمین موجود ہے اور اس میں درخت لگانے سے میت دفن کرنے میں کوئی خلل نہ ہو تو قبرستان کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے درخت لگانا جائز ہوگا۔(۱)

اور ان درختوں کی خرید وفروخت جائز ہوگی۔ پھل اور درخت کی قیمت قبرستان کے کام میں لگائی جائے گی۔(۲)

☆......واضح رہے کہ قبرستان کی خالی جگہ میں درخت لگانا اس وقت جائز ہوتا ہے جب کہ درخت لگانے اور ان کی حفاظت کرنے اور پھلوں کے توڑنے اور

(۱) ویجوز للمستاجر غرس الأشجار والکروم فی الأرض الموقوفة،اذا لم یضر بالأرض بدون صریح الاذن من المتولی.(الشامیة:(۴/۴۵۴) کتاب الوقف،مطلب:للمستاجر غرس الشجر، ط: سعید)

(البحرالرائق:(۵/۲۲۱) کتاب الوقف، ط:سعید)

(فتاوی التنقیح الحامدیة : (۲/۱۸۹) کتاب الوقف،الباب الثانی فی احکام استحقاق أهل الوقف الخ، فی الغرس بلااذن الناظر،ط:مکتبه امدادیه)

(۲) مقبرة علیها أشجار عظیمة فهذا علی وجهین...وفی القسم الثانی الحکم فی ذلک الی القاضی ان رأی بیعها وصرف ثمنها الی عمارة المقبرة فله ذلک، (عالمگیری (۲/ ۴۷۳، ۴۷۴) کتاب الوقف،الباب الثانی عشر فی الرباطات والمقبر الخ،مطلب:الکلام علی الأشجار فی المقبرة وغیرذلک،ط:رشیدیه)

(المحیط البرهانی(۹/۱۴۷) کتاب الوقف،الفصل الثالث العشرون فی المسائل تعود الی الأشجار التی فی المقبر وأرضی الوقف وغیرذلک، ط:ادارة القرآن)

(تاترخانیة:۵/۵۹۲،کتاب الوقف،الفصل الثالث والعشرون فی المسائل التی تعود الی الأشجار التی فی المقابر،ط:قدیمی)

اس کے متعلقہ کاموں میں قبروں کو روندا نہ جائے اور ان کی حرمت کو پامال نہ کیا جائے
ورنہ جائز نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور درخت لگانے کے لیے قبرستان کے فنڈ سے رقم لگانا اس وقت
جائز ہوگا، جبکہ تجربے کی بنا پر نفع کی امید ہو، ورنہ جائز نہیں ہوگا۔(۲)

درود شریف جنازہ کے ساتھ پڑھنا

''جنازہ کے ساتھ درود شریف پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۲/۱)

درود شریف کی برکت

حفص بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوزرعہ کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ پہلے آسمان میں فرشتوں کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، ان سے پوچھا کہ کس عمل سے آپ کو یہ درجہ ملا؟ کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے

---

(۱) عن ابی المرثد الغنوی قال:قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم:لاتجلسوا علی القبور ولاتصلوا الیہا.
(جامع الترمذی: ۲۰۳/۱،ابواب الجنائز،باب ماجاء فی کراھیۃ الوطی علی القبور، الخ، ط: قدیمی)
🗁 وعن جابر قال:نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أن تجصص القبور،وأن یکتب علیھا، وأن توطأ.(مشکوۃ المصابیح:(ص: ۱۴۸) کتاب الجنائز،باب دفن المیت،الفصل الثانی، ط: قدیمی)
🗁 قولہ:وأن توطأ)أی بالأرجل لما فیہ من الاستخفاف.(مرقاۃ المصابیح(۱۶۶/۴)کتاب الجنائز، باب دفن المیت الفصل الثانی،ط:رشیدیہ)
🗁 ویکرہ ان یوطأ علی القبر..یعنی بالرجل.أویقعد أویقضی حاجتہ. (تاتر خانیہ:(۱۳۰/۲) کتاب الصلاۃ،الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز،القسم الرابع....نوع آخر:من ھذا الفصل فی القبر الدفن، ط:قدیمی)
(۲) وانما یحل للمتولی الاذن فیما یزید الوقف بہ خیراً.(الشامیۃ: ۴۵۴/۴،کتاب الوقف، مطلب: انما یحل للمتولی الاذن فیما یزید الوقف بہ خیراً،ط:سعید)
🗁 (البحر الرائق:۲۲۱/۵،کتاب الوقف،ط:سعید)
🗁 (فتاوی التنقیح الحامدیۃ : (۱۸۹/۲) کتاب الوقف،الباب الثانی فی احکام استحقاق اھل الوقف الحیو[illegible]غرس بلااذن الناظر،ط:مکتبہ امدادیہ)

...ن لاکھ حدیثیں لکھیں، اور ہر حدیث میں لکھتا تھا" عن النبیّ ﷺ" اس درود کی
...برکت سے اللہ نے مجھے یہ مرتبہ بخشا۔(۱)

دعا کرنا

جنازہ کی نماز خود دعا ہے، اور اس میں میت کے لیے مغفرت کی دعا کرنا ہی
...عمل ہے۔ جنازہ کی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا قرآن وسنت، صحابہ، تابعین، تبع
...تابعین اور ائمۂ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر دعا
کرنا مکروہ وممنوع اور بدعت ہے۔ ہاں انفرادی طور پر ہاتھ اٹھائے بغیر دل دل میں
دعا کرنا جائز ہے۔(۲)

دعا کے بجائے سورت پڑھی جنازہ کی نماز میں

اگر کسی نے جنازہ کی نماز میں دعا کے بجائے "قل هو الله احد" اور "انا
اعطینا" سے نماز پڑھادی تو جنازہ کی نماز ہوجائے گی۔ لیکن ایسا کرنا بُرا ہے۔

---

(۱) واخرج عن حفص بن عبد الله، قال: رأيتُ أبا زرعة في النوم بعد موته، يصلي في السماء الدنيا بالملائكة، قلت: بم نلت هذا؟ قال: كتبت بيدي ألف ألف حديث، أقول فيها: عن النبيّ ﷺ وقد قال النبيّ ﷺ: "من صلى عليّ صلاة صلى الله عليه بها عشرًا". (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۳۶۱) باب في نبذ من أخبار من رأى الموتى في منامه وسألهم عن حالهم فأخبروه، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) لايقوم بالدعاء في قراءة القران لأجل الميت بعد صلاة الجنازة. (خلاصة الفتاوى (۱/ ۲۲۵) كتاب الصلاة الفصل الخامس والعشرون في الجنائز نوع آخر اذا اجتمعت الجنائز ط المكتبه الرشيديه).

◻ ولايدعو للميت بعد صلاة الجنازة لانه يشبه الزيارة في صلاة الجنازة. (مرقاة المفاتيح (۴/ ۱۴۹) كتاب الجنائز باب المشي بالجنازة والصلاة عليها).

◻ (بزازيه على هامش الهنديه (۴/ ۸۰) كتاب الصلاة، الخامس والعشرون في الجنائز، قبيل نوع آخر ذهب الى المصلى قبل الجنازة الخ ط رشيديه).

کیونکہ جنازہ کی نماز میں قرآن کریم کی آیتوں اور سورتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔ اور سورۂ فاتحہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ آئندہ ایسے آدمی کو امام نہیں بنانا چاہیئے۔ اور جنازہ کی نماز کو ثنا، درود شریف اور دعا سے ادا کرنا چاہیے۔(۱)

دعا یاد نہیں

☆......جن لوگوں کو جنازہ کی نماز کی دعا یاد نہیں ہے، وہ لوگ جلد از جلد جنازہ کی نماز کی دعا یاد کرنے کی کوشش کریں۔ جب تک دعا یاد نہ ہو تب تک تینوں تکبیروں کے بعد "اللّٰھمّ اغفرلنا" پڑھیں، جنازہ کی نماز ہو جائے گی۔ لیکن دعا کی سنت حاصل نہیں ہوگی۔(۲)

(۱) ولو قرأ الفاتحة فيها بنية الدعاء فلا بأس به وان قرأها بنية القراءة لايجوز لانها محل الدعاء دون القراءة ولم يعين المصنف الدعاء لانه لاتوقيت فيه سوى انه بأمور الآخرة وان دعا بالمأثور فما أحسنه وأبلغه. (البحر الرائق (۲/۱۸۳) كتاب الجنائز فصل السلطان أحق لصلوته ط سعيد).

وصلاة الجنازة أربع تكبيرات فيكبر للافتتاح ويقول سبحانك الخ ثم يكبر أخرى ويصلي على النبي ﷺ ثم يكبر أخرى ويدعو للميت وجميع المسلمين وليس فيها دعاء مؤقت...... فان كان لايحسن يأتي بأي دعا شاء...... ولايقرأ فيها القران ولو قرأ الفاتحة بنية الدعاء فلابأس به وان قرأها بنية القراءة لايجوز لانه محل الدعاء دون القراءة. (عالمگیری (۱/۱۶۴) كتاب الصلاة الباب الحادي والعشرون في الجنائز الفصل الخامس في الصلاة على الميت، ط: رشيديه).

ولاقراءة ولاتشهد فيها) وعين الشافعي الفاتحة في الاولى وعندنا تجوز بنية الدعاء وتكره بنية القراءة لعدم ثبوتها فيها عنه عليه الصلاة والسلام. قوله وتكره بنية القراءة) في البحر عن التجنيس والمحيط: لايجوز لانها محل الدعاء دون القراءة .... وقول القنية لو قرأ فيها الفاتحة جاز أي لو قرأها بنية الدعاء ليوافق ماذكره غيره أو أراد بالجواز الصحة. (الدر مع الرد (۲/۲۱۴) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟ ط: سعيد).

(۲) ثم أفاد أن من لم يحسن الدعاء بالمأثور يقول: اللهم اغفرلنا ولوالدينا وله وللمؤمنين والمؤمنات. (رد المختار (۲/۲۱۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟ ط سعيد).

(البحر الرائق (۲/۱۸۳) كتاب الجنائز فصل السلطان أحق بصلوته ط سعيد).

(حاشية الطحطاوي مع المراقي (ص: ۵۸۶) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز فصل الصلاة عليه، ط قديمي).

☆......اور اگر " اللّٰھمّ اغفر لنا " بھی یاد نہیں ہے، تو وہ صرف جنازہ کی نماز کی نیت کر کے یوں ہی امام کے پیچھے کھڑے ہو جائیں، اور " اللّٰہ أکبرُ " اور سلام پر اکتفا کریں تو نماز ہو جائے گی۔ اور میت کو ثواب ملے گا۔ (۱)

دعوت

" ضیافت " عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۳۸۲)

دعوت میت والوں سے لینا

" میت والوں سے دعوت لینا " عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۳۶۵)

دعوت میت والوں کی طرف سے

" اہلِ میت کی طرف سے دعوت " عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۹۷)

دفاعی جنگ میں مرنے والوں کا حکم

دفاعی جنگ میں حصہ لینے والے مقتولین شہید ہیں۔ ان کو غسل نہیں دیا جائے گا۔ جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔ (۲)

---

(۱) وفی الفتاوی الحجه والأمی والهنود الذین لایعلمون الأدعیة یکبر تکبیرات ویسلم تجوز صلاته لأن الأرکان فیها تکبیرات. (التاتارخانیة (۲/۱۱۸) کتاب الصلاة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز نوع آخر من هذا الفصل فی الصلاة علی الجنازة القسم الثانی کیفیة الصلاة علی المیت، ط: قدیمی).

☐ ومن لایحسن الدعاء ... وهو لایقتضی رکنیة الدعاء .... لان نفس التکبیرات رحمة للمیت وان لم یدع.

☐ (البحر الرائق (۲/۱۸۳) کتاب الجنائز ،فصل السلطان أحق بصلوته ط سعید).

☐ (ورکنها التکبیرات). (الدر المختار (۲/۲۱۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی؟ ط :سعید).

(۲) ودخل فیه المقتول مدافعاً عن نفسه أوماله أو المسلمین أو أهل الذمة، فانه شهید، لکن لایشترط بمحدد. کما فی البحر عن المحیط. (الدرمع الرد، کتاب الصلوة، (۲/۲۴۸) ط: سعید)=

دفن امانت کے طور پر کرنا

''امانت کے طور پر دفن کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۲/۱)

دفن تک شریک ہونے کا ثواب

''جنازہ میں شرکت کرنے کا ثواب'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۷۶/۱)

دفن رات میں کرنا

میت کو رات میں دفن کرنا بلاشبہ جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت یا ممانعت نہیں ہے۔ (۱)

دفن سے پہلے میت کا چہرہ دیکھنا

''میت کا چہرہ دیکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۳۲/۲)

دفن کرتے وقت پردہ کرنا

☆......عورت کو دفن کرتے وقت پردہ کا حکم سب عورتوں کے لیے عام ہے۔ پردہ والی عورت اور بے پردہ عورت میں کوئی فرق نہیں ہے، سب کے لیے حکم برابر ہے۔

= ومن قتل مدافعاً عن نفسه أوماله أو المسلمين او اهل الذمة بأي آلة قتل بحديد أوحجر أو خشب فهو شهيد، كذا في محيط السرخسي. (الهنديه (۱/ ۱٦۸) كتاب الصلوة، الباب الحادي والعشرون فى الجنائز، الفصل السابع فى الشهيد، ط: رشيديه)

البحر الرائق (۲/ ۱۹۷) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد)

(۱) ولا بـاس بـالـدفـن بـالليـل ......(عالمگيرى (۱/ ۱٦٦) كتاب الصلاة الباب الحادي والعشرون فى الجنائز الفصل السادس فى القبر والدفن الخ ،ط رشيديه).

لايكره الدفن ليلاً. (الدر المختار (۲/ ۲۴۵) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب في وضع الجريد ونحو الامس على القبور ط سعيد).

(حلبى كبير (ص ۶۰۸) أحكام الجنازة ط سهيل اكيڈمى).

☆......عورت کے جنازہ کے ساتھ نامحرم بھی ہوتے ہیں، اس لیے عورت کو دفن کرتے وقت قبرستان میں قبر کے پاس پردہ کیا جاتا ہے، تاکہ میت عورت کو قبر میں رکھتے وقت اس کے جسم کو نامحرم نہ دیکھ سکیں۔(۱)

دفن کرتے وقت قبر گر جائے

اگر میت کو قبر میں رکھ کر تختہ وغیرہ لگا کر مٹی ڈالتے وقت تختہ نیچے گر جائے، تو اگر مٹی سے تختے چھپ گئے تو اکھاڑنا جائز نہیں ہے۔ ویسے ہی مٹی ڈال دی جائے۔ البتہ تختہ مٹی سے چھپنے سے پہلے گر جائے تو تختہ اکھاڑ کر درست کرنا اور اگر یہ قبر مرمت کے قابل نہ رہے تو ضرورت کی وجہ سے دوسری قبر بنانا جائز ہوگا۔(۲)

---

(۱) عن الثوری عن ابی اسحاق رضی الله عنه قال: شهدت جنازة الحارث فمدوا قبره ثوبا فجبذه عبدالله بن يزيد وقال انما هو رجل رواه ابن ابی شيبه فهذا هو الصحيح .(اعلاء السنن (۸/ ۳۱۳) ابواب الجنائز) باب تسجية قبر المرأة دون الرجل ط ادارة القرآن والعلوم الاسلامی).

☐ ويسجى قبرالمرأة بثوب لما روى أن فاطمة سجى قبرها بثوب ونعش على جنازتها لأن مبنى حالها على الستر فلولم يسج ربما انكشف عورة المرأة فيقع بصر الرجال عليها. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۹، ۳۲۰) كتاب الصلاة باب الجنائز، واما سنة الدفن، ط: سعيد).

☐ ويسجى قبرها أى بثوب ونحوه استحبابا حال ادخالها القبر حتى يسوى اللبن على اللحد كذا فى شرح المنية والامداد ونقل الخير الرملى أن الزيلعى صرح فى كتاب الخنثى أنه على سبيل الوجوب.

☐ (رد المختار (۲/ ۲۳۶) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى دفن الميت، ط: سعيد).

☐ ويستحب ان يسجى) أى يستر (قبرها) أى المرأة سترا لها الى ان يسوى عليها اللحد (لا) يسجى (قبره) لأن علياً مر بقوم قد دفنوا ميتا وبسطوا على قبره ثوبا فجذب به وقال : انما يضع هذا بالنساء.(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص: ۶۱۰) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، فصل فى حملها ودفنها ،ط :قديمى).

(۲) قوله: ولاينبش ليوجه اليها) اى لودفن مستدبرا لها وأها لوالتراب لاينبش لأن التوجه الى القبلة سنة والنبش حرام بخلاف ما اذا كان بعد اقامة اللبن قبل اهالة التراب فانه يزال ويوجه الى القبلة عن يمينه حلية .(رد المختار (۲/ ۲۳۶) كتاب الصلاة ،باب صلاة الجنازة، مطلب فى دفن الميت، ط: سعيد).=

دفن کرنے کی وصیت کرنا

اگر کسی نے یہ وصیت کی کہ اس کو انتقال کے بعد فلاں جگہ پر دفن کیا جائے، یہ وصیت معتبر نہیں ہے۔ وارثوں پر اس کے مطابق عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔ ورثاء جو بہتر سمجھیں اس پر عمل کر سکتے ہیں۔(۱)

دفن کرنے کے بعد کچھ دیر ٹھہرنا

"کچھ دیر ٹھہرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۷/۲)

دفن کے بارے میں وصیت کرنا

اگر مرنے والے نے یہ وصیت کی کہ اس کو فلاں آدمی دفن کرے، یا اس کو

= ولو وضع الميت لغير القبلة أو على شقه الأيسر أو جعل رأسه موضع رجليه وأهيل عليه التراب لم ينبش ولو سوى عليه اللبن ولم يهل عليه التراب نزع اللبن وروعي السنة.(عالمگیری (۱/ ۱٦٧) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنائز الفصل السادس فى القبر والدفن الخ ،ط رشيديه).

(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص ٦١٢) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل فى حملها ودفنها، ط: قديمى)

(۱) أوصى بأن يصلى عليه فلان أو يحمل بعد موته الى بلد آخر أو يكفن فى ثوب كذا...... فهى باطلة.(الدر المختار (٦٦٦/٦) كتاب الوصايا، قبيل باب الوصية بالثلث، ط: سعيد).

واذا ترك شيئ من هذه الأشياء بأن وضع الميت غير موجه للقبلة أو جعل رأسه موضع رجليه أو وضع على ظهره أو على شقه الأيسر فان أهيل عليه التراب عليه لم ينبش بقصد تدارك ذلك أما قبل أهالة التراب عليه فينبغي تدارك مافات من ذلك ولو برفع اللبن بعد وضعه (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۵۳۵/۱) كتاب الصلاة، مباحث الجنائز حكم دفن الميت ومايتعلق به، ط: دارالفكر بيروت).

(عالمگيرى (٩٦/٦) كتاب الوصايا، الباب الثانى فى بيان الألفاظ التى تكون وصية والتى لاتكون وصية الخ، ط: رشيديه).

(الخانية على هامش الهنديه (۴۹۴/۳) كتاب الوصايا، فصل فيما يكون وصية وما لايكون، ط :رشيدية).

فلاں جگہ پر، یا فلاں قبرستان میں دفنایا جائے، تو ایسی وصیت شریعت میں معتبر نہیں ہے۔ یہ چیزیں میت کے اختیار میں نہیں ہیں، یہ وارثوں کا حق ہیں، ورثاء جو بہتر ہو اس پر عمل کریں۔(۱)

دفن کے بعد باقی اعضاء ملے

کسی میت کے جسم کا اکثر حصہ ملا اور باقی حصہ نہیں ملا، اور بدن کے اکثر حصے کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا، اس کے بعد جسم کا باقی حصہ ملا، تو اب باقی حصے پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ بلکہ یوں ہی کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۲)

دفن کے بعد سورۂ بقرہ کا اول و آخر پڑھنا

''سورۂ بقرہ اول و آخر پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۴۳۴)

---

(۱) أوصى بأن يصلى عليه فلان أو يحمل بعد موته الى بلد آخر أو يكفن فى ثوب كذا ...... فهى باطلة .(الدر المختار (۶/۶۶۶) كتاب الوصايا قبيل باب الوصية بالثلث ط سعيد).

(عالمگيرى (۶/۹۶) كتاب الوصايا الباب الثانى فى بيان الألفاظ التى تكون وصية والتى لاتكون وصية الخ ط رشيديه).

(الخانية على هامش الهنديه (۳/۴۹۴) كتاب الوصايا، فصل فيما يكون وصية وفيما لايكون، ط :رشيدية).

(۲) ولو وجد أكثر البدن أو نصفه مع الراس يغسل ويكفن ويصلى عليه ..... واذا صلى على الأكثر لم يصل على الباقى اذا وجد ...... ويلف فى خرقة ويدفن فيها.(عالمگيرى (۱/۱۵۹) كتا الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنائز الفصل الثانى فى الغسل ط رشيديه).

واذا وجد شئ من أطراف الميت كيد أو رجل أو رأس لم يغسل ولم يصل عليه ولكنه يدفن .(تاتار خانيه(۲/۱۳۶) كتاب الصلاة، الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز، القسم الرابع..... نوع آخر من هذا الفصل فى المتفرقات، ط :قديمى).

ولايصلى على بعض الانسان .(بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الجنائز فصل فى صلاة الجنازة، ط: سعيد).

دفن کے بعد میت کو منتقل کرنا

''میت کو دفن کے بعد منتقل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۳۶)

دفن کے بعد میت کے مکان پر آنا

''میت کے مکان پر آنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۳۵۹)

دفن کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

میت کو دفن کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی طور پر دعا کرنا جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کو دفن کرنے کے بعد قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی ہے۔(۱)

دفن میں مسنون طریقہ اپنانا

میت کے دفن وغیرہ میں مسنون طریقہ اختیار کرنا چاہیے، تا کہ اس میں

---

(۱) وفي حديث ابن مسعود رضي الله عنه رأيت رسول الله ﷺ في قبر عبدالله ذي البجادين الحديث وفيه فلما فرغ من دفنه استقبل القبلة رافعا يديه. أخرجه ابو عوانة في صحيحه.(فتح الباري (۱۱/۱۷۳) كتاب الدعوات، باب الدعاء مستقبل القبلة، ط: قديمي).

عن ابن مسعودؓ قال والله لكأني أرى رسول الله ﷺ في غزوة تبوك وهو في قبر عبدالله ذي البجادين وأبو بكر وعمر يقول أدنيا مني أخاكما وأخذه من قبل القبلة حتى اسنده في لحده ثم خرج رسول الله ﷺ وولاهما العمل فلما فرغ من دفنه استقبل القبلة رافعا يديه.(مرقاة المفاتيح (۴/۱۶۳) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثاني، ط: رشيديه).

عن محمد بن قيس بن مخرمة بن المطلب أنه قال يوما ألا أحدثكم عني وعن امي قال: فظننا أنه يريد أمه التي ولدته قال: قالت عائشة: الا احدثكم عني وعن رسول الله ﷺ قلنا بلى! قال: قالت لما كانت ليلتي التي كان النبي ﷺ فيها عندي انقلب ..... حتى جاء البقيع فقام فأطال القيام ثم رفع يديه ثلاث مرات .... الحديث. قولها جاء البقيع فأطال القيام ثم رفع يديه ثلاث مرات فيه استحباب اطالة الدعاء...... ورفع اليدين فيه.(مسلم مع شرح النووي (۱/۳۱۳) كتاب الجنائز، فصل في التسليم على أهل القبور والدعاء والاستغفار، ط: قديمي)

اسراف بھی نہ ہو، اور قرض خواہوں یا وارثوں کے حق میں نقصان بھی نہ ہو۔ مثلاً:
قبر کچی بنائی جائے، خواہ میت مال دار ہو یا غریب، امیر ہو یا فقیر۔(۱)

غسل دینے والا یا قبر کھودنے والا اگر بلا اجرت نہ ملے تو یہ خرچہ بھی حیثیت کے مطابق متوسط درجہ کے حساب سے کریں۔

اگر عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کی جگہ نہ ملے تو قبر کے لیے زمین خرید لی جائے۔ اس کی قیمت بھی تجہیز و تکفین کے سامان کی طرح ترکہ میں سے لی جائے۔(۲)

ولا یغالی فیہ، لقولہ ﷺ لاتغالوا فی الکفن فانہ یسلب سریعا. قولہ: ولایغالی فیہ) حتی لو أوصی أن یکفن بالف درھم کفن کفنا وسطا کذا فی البحر عن الروضة ویکون الباقی مما اوصی بہ میراثا.
(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص:۵۷٦) کتاب الصلاة، باب أحکام الجنائز، ط: قدیمی).

☆ ویکرہ المغالاة فی الکفن یعنی زیادة علی الکفن المثل نھر. (الشامیة (۲۰۳/۲) کتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب فی الکفن، ط :سعید).

☆ وان کان بالمال کثرة وبالورثة قلة فکفن سنة اولی وان کان علی العکس فکفن الکفایة اولی واذا اختلفت الورثة فی التکفین فقال بعضھم یکفن فی ثوبین وقال بعضھم فی ثلاثة کفن فی ثلاثة اثواب ...... والکفن فی مالہ ان کان لہ مال ویقدم علی الدین والوصیة والارث الی قدر السنة.
(عالمگیری (۱٦۱/۱) کتاب الصلاة الباب الحادی والعشرون فی الجنائز الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیہ).

(۲) والأفضل أن یغسلہ مجاناً فان ابتغی الغاسل أجرًا جاز ان کان ثمہ غیرہ، والا لا ،لتعینہ علیہ واختلفوا فی اجرة خیاطة کفن ، وحمال ، وحفار وتکون من رأس المال کما فی البحر والشرنبلالیہ وینبغی أن یکون مثل الاول لأن ذلک من فروض الکفایة. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی (ص:۵۷۰) کتاب الصلاة ،باب أحکام الجنائز، ط: قدیمی).

☆ (البحر الرائق (۱۷۳/۲، ۱۷۴) کتاب الجنائز، ط: سعید).

☆ (حلبی کبیر (ص ٦۰۷) فصل فی الجنائز، الثامن فی مسائل متفرقہ من الجنائز ،ط: سھیل اکیڈمی).

☆ (الشامیة (۲۰۰/۲) کتاب الصلاة ،باب صلاة الجنازة ،مطلب فی حدیث کل سبب ونسب منقطع الا سببی ونسبی، ط: س سعید).

دفن نہیں ہوا

☆ جو آدمی مر کر زمین کے اوپر رہ جاتا ہے اور قبر میں دفن نہیں کیا جاتا، یہاں تک کہ اس کو جانور کھا جاتے ہیں، یا سڑ گل جاتا ہے، یا جس کو پھانسی یا سولی دیکر کئی دن لٹکائے رکھا جاتا ہے ان سب کو ضغطہ قبر اس طرح ہوتا ہے کہ زمین کے بجائے ہوا ایسا سخت دباتی ہے کہ ہڈی پسلی ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو انسان کی نظر سے چھپایا ہے، جس طرح فرشتوں اور شیطانوں کو ہماری نظر سے چھپائے رکھا ہے۔ (نور الصدور فی شرح القبور: (ص:٦٩) باب نمبر: (١٦) ضغطۂ قبر یعنی قبر کے دبانے کا بیان، ط: دار الاشاعت کراچی۔

☆ جو آدمی جنگل یا میدان میں مر گیا اور دفن نہیں ہوا، اس سے بھی سوال کیا جاتا ہے، اور عذاب یا ثواب دیا جاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ کوئی دیکھ نہیں سکتا، جس طرح فرشتے اور شیطانوں کو دیکھنے سے آنکھوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے، اس کے بدن میں روح ڈالی جاتی ہے، مگر ہم اس کے زندہ ہونے کو نہیں پہچان سکتے، جیسے بے ہوش اور سکتہ کی بیماری والا آدمی کہ زندہ ہے، مگر ہم اس کی زندگی کو نہیں جان سکتے، اور اس کو ضغطۂ قبر بھی ہوتا ہے، زمین و آسمان کے درمیان کی ہوا اس کو دباتی ہے، اور ہم کو خبر نہیں ہوتی، جس کے دل میں ایمان ہے وہ ان سب کو سچ جانتا ہے اور تصدیق کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے میثاق کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے تمام ارواح کو نکالا، اور سب سے اپنے رب ہونے کا اقرار لیا، اور سب نے اقرار کیا کہ تو ہمارا رب ہے، جس طرح اس پر ایمان لائے اسی طرح اس پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔ (۱)

---

(۱) الرابعة: قال القاضي: ان من لم يدفن ممن بقى على وجه الأرض يقع لهم السؤال والعذاب؛=

دکان قبرستان میں بنانا

"قبرستان میں دکان بنانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۱۶/۲)

دنیا بے وفا اور مکار ہے

"شجرۃ المتنبی" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳۶/۱)

دنیا تم کو دھوکہ نہ دے

"میت کا اعلان" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳۲/۲)

دنیا تنگ جگہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کے لئے دنیا ایسی تنگ جگہ ہے جیسے بچہ کے لئے ماں کا پیٹ تنگ جگہ ہے، جس وقت بچہ ماں کے پیٹ سے الگ ہو کر باہر آتا ہے تو اس مکان کی جدائی کا اس کو بڑا غم ہوتا ہے اور روتا ہے پھر جب دنیا کو روشن اور بہت بڑی دیکھتا ہے اور دودھ پیتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ پہلا مکان نہایت تنگ اور اس میں نہایت اندھیرا تھا اور وہ رہنے کے لائق نہیں تھا، اسی طرح مومن دنیا سے نکلنے کو برا جانتا ہے اور موت سے ڈرتا ہے، لیکن جب دنیا کو چھوڑ کر دوسرے عالم میں جائے گا اور اس کی بڑائی اور خوبی دیکھے گا تب سمجھے گا کہ دنیا بہت تنگ اور خراب جگہ تھی اور رہنے کے

= يحجب الله أبصار المكلفين عن رؤية ذلك، كما حجبها عن رؤية الملائكة والشياطين، قال بعضهم: وترد الحياة إلى المصلوب، ونحن لا نشعر به كما أنا نحسب المغمى عليه ميتا، وكذلك يضيق عليه الجو كضمة القبر، ولا يستنكر شيئا من ذلك من خالط الإيمان قلبه، كذلك من تفرقت أجزاؤه، يخلق الله الحياة في بعضها أو كلها، ويوجه السوال عليها، قال بعض العرب قال بعضهم: وليس هذا بأبعد من الذر الذي أخرجه الله من صلب آدم: "وأشهدهم على أنفسهم ألست بربكم قالوا بلى!"۔ (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: ص ١٠١، باب فتنة القبر وسؤال الملكين، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)۔

لائق ہرگز نہ تھی، اور دنیا میں دوبارہ جانے کو بھی کبھی پسند نہیں کرے گا، جس طرح بچہ دنیا میں آنے کے بعد ماں کے پیٹ میں واپس جانے کو پسند نہیں کرتا۔(۱)

دنیا رہنے کے لائق جگہ نہیں ہے

''دنیا تنگ جگہ ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۷/۱)

دنیا سراسر دھوکہ ہے

ابو عبداللہ ہجری سے روایت ہے کہ میرے چچا کا انتقال ہوا، میں نے ان کو خواب میں دیکھا، کہتے تھے کہ دنیا سراسر دھوکہ ہے اور آخرت نیک کام کرنے والوں کے واسطے خوشی کا گھر ہے اور مضبوط عقیدہ کے برابر اور مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کے برابر کوئی چیز نہیں دیکھی، اور نیک کام کو ہلکی بات نہ سمجھو، اور جو اچھا کام کرو اور سمجھ لو کہ یہ میرا آخری کام ہے۔(۲)

دنیا کیا کہتی ہے

'' شجرة المنتهٰی '' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۴۶/۱)

---

(۱) قلت : ویدل لما ذکره فی الثالثة ماأخرجه ابن أبی الدنیا ، من مرسل سلیم بن عامر الجبائی مرفوعًا: ان مثل المؤمن فی الدنیا کمثل الجنین فی بطن أمه ، إذاخرج من بطنها بکی علی مخرجه، حتی إذا رأی الضوء ورضع لم یجب ان یرجع إلی مکانه ، و کذلک المؤمن ، یجزع من الموت فإذا أفضی إلی ربّه لم یحب أن یرجع إلی الدنیا کما لایحب الجنین أن یرجع إلی بطن أمّه. (شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور : (ص: ۳۱۶) باب مقر الأرواح ، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

(۲) وأخرج ابن أبی عبد اللّٰه الهجری ، قال : مات عم لی فرأیته فی النوم وهو یقول : الدنیا غرور، والآخرة للعاملین سرورًا ، لم تر شیئًا مثل الیقین ، والنصح للّٰه وللمسلمین ، لاتحقرنّ من المعروف شیئًا ، واعمل عمل من یعلم أنّه مقصر . (شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور: (ص: ۳۴۳) باب فی نبذ من أخبار من رای الموتٰی فی منامه وسالهم عن حالهم فاخبروه، ط: المکتبة التوفیقیة ، مصر)

دنیا کی دعوت

ابوعبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ دنیا لوگوں کو فتنہ وفساد کی طرف بلاتی ہے اور شیطان برائی اور بدکاری کی طرف بلاتا ہے، ایسے حال میں دنیا میں رہنے سے اللہ کے پاس رہنا بہتر ہے۔(۱)

دنیا کی طرف مائل ہونے والی بات

مرنے والے کے پاس کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے اس کا دل دنیا کی طرف مائل ہو جائے۔ کیونکہ یہ وقت دنیا سے جدائی اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں حاضری کا ہے، دنیا کے ساتھ دل لگانے کا نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وأخرج ابو نعيم ...... عن أبي عبد الله الصنابحي ، قال : الدنيا تدعو إلى الفتنة ، والشيطان إلى خطيئة ، ولقاء الله خير من الإقامة معهما . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور : ص: ۲۱) ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

(۲) عن ام سلمة قالت: قال رسول الله ﷺ: اذا حضرتم المريض أو الميت فقولوا خيرا فان الملائكة يؤمنون على ماتقولون. قالت: فلما مات ابوسلمة أتيت النبي ﷺ فقلت: يا رسول الله! ان ابا سلمة قدمات! قال: قولي: اللهم اغفرلي وله وأعقبني منه عقبى حسنة. قال: فقلت: فاعقبني الله من هو خير لي منه محمداً ﷺ.(الصحيح لمسلم (۱/۳۰۰) كتاب الجنائز، فصل في القول الخير عند المحتضر ،ط: قديمي).

☆(جامع ترمذی (۱/۱۹۲) ابواب الجنائز، باب ماجاء في تلقين المريض عند الموت ،ط: سعيد).

☆(سنن النسائی (۱/۲۵۸) كتاب الجنائز كثرة ذكر الموت ط قديمي).

☆ ويستحب أن يلقن الشهادة بأن تذكر عنده ليقولها لقوله ﷺ "لقنوا موتاكم لااله الا الله فانه ليس مسلم يقولها عندالموت الا انجته من النار" . وروى مسلم عن ابى هريرة "لقنوا موتاكم شهادة ان لا اله الا الله" ولا يقال له: قل لئلا يقول: لا، فيساء به الظن ولايلح عليه متى نطق بها مخافة أن يضجر، الا اذا تكلم بكلام أجنبي بعد النطق بها فانه يعاد له التلقين ليكون النطق بها آخر كلامه في الدنيا. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/۵۰۱) كتاب الصلاة، مباحث الجنائز ومايفعل بالمحتضر ،ط :دارالفكر).

دنیا کی لذت ختم ہو جاتی ہے

"موت کو زیادہ یاد کرنے والا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۱۰)

دنیا میں روح کا آنا

"روح کا دنیا میں آنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۳۹۲)

دو آدمیوں کا جنازے کو اٹھانا

"جنازے کو دو آدمیوں کا اٹھانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۸۱)

دو بہنوں کو نکاح میں رکھنے والے کی نمازِ جنازہ

☆.....اگر کسی نے دو حقیقی بہنوں سے نکاح کیا ہے تو پہلی بہن سے جو نکاح ہوا ہے وہ صحیح ہے۔ اس کے بعد جو سالی سے نکاح کیا وہ درست نہیں ہے۔ اس آدمی پر ضروری ہے کہ سالی کو الگ کر دے، (۱)

اور توبہ کرے، ورنہ سخت گناہ گار اور فاسق رہے گا۔ اور کبیرہ گناہ کرتا رہے گا۔ مسلمانوں پر اس سے بائیکاٹ کرنا، خوشی اور غمی غرض کہ کسی بھی معاملہ میں اس کا ساتھ

---

(۱) (و) حرم (الجمع) بین المحارم (نکاحاً) أی عقدا صحیحاً (وعدة ولو من طلاق بائن).
قوله: أی عقدا صحیحا) الأنسب حذف قوله صحیحا کما فی البحر والنهر ولذا قال لا ثمرة لهذا القید فیما اذا تزوجها فی عقد واحد فانه لایکون صحیحا قطعا ولا فیما اذا تزوجها علی التعاقب وکان نکاح الأولی صحیحا فان نکاح الثانیة والحالة هذه باطل قطعاً. (الدر مع الرد (۳/۳۸) کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ط: سعید).
🗁 وان تزوجها فی عقدتین فنکاح الأخیرة فاسد ویجب علیه أن یفارقها ولو علم القاضی بذلک یفرق بینهما. (عالمگیری (۱/۲۷۷) کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم الرابع المحرمات بالجمع ط: رشیدیه).
🗁 ومنها الجمع بین الأختین نکاحا حرتین کانتا أو أمتین ان تزوجهما جملة بطلا وان تزوجهما علی التعاقب صح الأول وبطل الثانی. (الخانیة علی هامش الهندیة (۱/۳۶۴) کتاب النکاح باب فی المحرمات، ط: رشیدیه).

دینا جائز نہیں ہوگا۔ اور برادری یا جماعت ہونے کی صورت میں اس کو برادری اور جماعت سے الگ کردینا لازم ہوگا۔ البتہ جس وقت سالی کو الگ کردے گا اور اس گناہ سے توبہ کرلے گا، اس وقت بائیکاٹ ختم کردیا جائے گا۔ اور اس سے میل جول جاری رکھا جائے گا۔ (۱)

اگر یہ شخص اس حالت میں مرجائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔ اور اس میں سب لوگوں کے لیے شریک ہونا درست ہوگا۔ (۲)

☆...... اور اگر یہ آدمی توبہ کے بغیر مرگیا اور سالی کو الگ نہیں کیا، تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔ البتہ اس میں عوام شریک ہوجائیں۔ اچھے، نیک صالح

---

(۱) لأن هجرة أهل الاهواء والبدع واجبة على ممر الأوقات مالم يظهر منه التوبة والرجوع الى الحق. (مرقاة المفاتيح (۹/۲۳۰، ۲۳۱) كتاب الأدب، باب ما ينهى عنه من التهاجر والتقاطع الخ، الفصل الأول، ط: رشيديه).

☆ (عون المعبود (۲/۲۲۵۵) رقم الحديث ۴۹۱۰ كتاب الأدب، باب هجرة الرجل أخاه، ط: دار ابن حزم).

☆ لاهجرة بعد الثلاث) قال ابن الأثير يريد الهجر ضد الوصل يعني فيما يكون بين المسلمين من عتب وموجدة أو تقصير يقع من حقوق العشرة والصحبة لا ما كان منه في جانب الدين كهجر أهل الأهواء والبدع فانه مطلوب أبداً اهـ. (فيض القدير (۸/۲۶۱) رقم الحديث: ۹۹۲۸، حرف: لا، ط: دار الحديث قاهره).

(۲) وهي فرض على كل مسلم مات خلا) أربعة (بغاة وقطاع الطريق .... اذا قتلوا في الحرب...... وكذا أهل عصبة ومكابر في مصر ليلا بسلاح وخناق. (الدر المختار مع الرد (۲/۲۱۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟س ط: سعيد).

☆ لكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرا كان او كبيرا ذكرا كان أو انثى حرا كان أو عبدا الا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي ﷺ: صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الصلوة، باب الجنائز، فصل: الكلام في صلوة الجنازة. ط سعيد).

☆ الصلاة على الجنازة فرض كفاية اذا قام به البعض .... يسقط عن الباقين واذا ترك الكل أثموا. (عالمگیری (۱/۱۶۲) كتاب الصلاة الباب الحادي والعشرون في الجنائز الفصل الخامس في الصلاة على الميت ط رشيديه).

اور بزرگوں کو شریک نہیں ہونا چاہیے، تاکہ فرض کفایہ بھی ادا ہو جائے، اور لوگوں کو عبرت اور سبق حاصل کرنے کا موقع ملے۔ (۱)

دو دن، دو رات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دو دن اور دو رات ایسی ہیں کہ کسی نے ایسی رات اور دن دیکھا، نہ سنا:

پہلا وہ دن جب پروردگار کی طرف سے فرشتہ اس کی رضا مندی یا غضب کا حکم لے کر تیرے پاس پہنچے گا۔

دوسرا وہ دن ہے جس دن تو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہوگا، اور تیرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیں گے یا بائیں ہاتھ میں۔

اور پہلی وہ رات ہے جب مردہ اپنی قبر میں سوئے گا کہ اس سے پہلے کبھی ایسی رات میں سویا نہیں ہوگا۔

اور دوسری وہ رات ہے جس رات کی صبح کو قیامت کا دن ہوگا کہ اس کے بعد رات

(۱) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرا كان او كبيرا ذكرا كان أو انثى حرا كان أو عبدا الا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبى ﷺ : صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الصلوٰة باب الجنائز، فصل :الكلام فى صلوة الجنازة. ط سعيد).

قال قاضى: مذهب العلماء كافة الصلاة على كل مسلم و محدود و مرجوم وقاتل نفسه و ولد الزنا وعن مالك وغيره: أن الامام يجتنب الصلاة على مقتول فى حدود وان أهل الفضل لايصلون على الفساق زجراً لهم. (شرح النووى على المسلم (۱/۳۱۴) كتاب الجنائز فصل فى جواز زيارة قبور المشركين .... قوله ﷺ قبيل الزكوة ط قديمى).

ومن قتل نفسه عمدا يغسل ويصلى عليه على المفتى به عندالحنفية والشافعية . .. ورأى قوم كابى يوسف وابن الهمام انه لا يصلى عليه ...... وقال المالكية أيضاً: وينبغى لأهل الفضل أن يجتنبوا الصلاة على المبتدعة ومظهرى الكبائر ردعًا لأمثالهم. (الفقه الاسلامى وادلته (۲/ ۱۵۰۹) المبحث الثامن صلاة الجنازة واحكام الجنائز، الفرض الثالث الصلاة على الميت، اولا حكم الصلاة على الميت. ط :مكتبه الرشيدية).

نہیں ہے، اس روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے " شعب الإيمان " میں لکھا ہے۔(۱)

دودھ پیتے بچے کی میت اٹھانے کا طریقہ

دودھ پیتے بچے یا دودھ چھوڑے ہوئے بچے یا اس سے کچھ بڑی عمر کے بچے کی میت کو اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے ہاتھوں پر اٹھالیا جائے۔ اسی طرح باری باری لوگ اسے اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر چلیں۔ اگر گاڑی پر بیٹھا ہوا کوئی شخص اسے اسی طرح ہاتھ پر اٹھا کر لے جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (۲)

دورات، دودن

" دودن، دورات " عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۶۲)

---

(۱) وأخرج البيهقي في شعب الإيمان، عن انس بن مالك قال: الا أخبركم بيومين وليلتين لم يسمع الخلائق بمثلهما؟ أول يوم يجيئك البشير من الله، إما برضى الله وإمّا بسخطه، ويوم تقف فيه بين يدي الله، تأخذ فيه كتابك، إما بيمينك وإمّا بشمالك، وليلة يبيت الميت في قبره، لم يبت ليلة قبلها مثلها، وليلة صبيحتها يوم القيامة، ليس بعدها ليلة. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۱۵۲) قبل: باب فتنة القبر وسؤال الملكين، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) وذكر الاسيجابي أن الصبي الرضيع أو الفطيم أو فوق ذلك قليلا اذا مات فلا بأس بان يحمله رجل واحد على يديه ويتداوله الناس بالحمل على أيديهم ولا باس بأن يحمله على يده وهو راكب. (عالمگيری (۱/۱۶۲) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع في حمل الجنازة، ط: رشيدية).

□ (تاتار خانيه (۲/۱۱۶، ۱۱۷) كتاب الصلاة، الباب الثالث والثلاثون في الجنائز، فصل في حمل الجنازة، ط: قديمی).

□ (بدائع الصنائع (۱/۳۰۹) كتاب الصلوٰة، فصل: الكلام في حمله على الجنازة، ط: سعيد).

□ وكيفية حمل الصغير الرضيع أو الفطيم أو فوق ذلك قليلا هي أن يحمله رجل واحد على يديه ويتداوله الناس بالحمل على ايديهم ولا بأس بأن يحمله على يديه وهو راكب. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/۵۳۱) كتاب الصلاة، مباحث الجنائز حكم حمل الميت وكيفيته، ط: دار الفكر).

دوست

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ دو دوست مومن تھے، اور دو دوست کافر تھے، جب ایک مومن کا انتقال ہوا، اور اس کو جنت کی خوشخبری دی گئی تو اس نے اپنے دوست کو یاد کیا، اور کہا اے اللہ! میرا فلاں دوست مجھ کو تیری عبادت اور تیرے رسول کی تابعداری کا حکم کرتا تھا اور نیکی کی طرف مجھے رغبت دلاتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہم بھی تم سے ملیں گے۔ اے اللہ! تو اس کو ہدایت دے اور نیک راستے پر چلا اور اس کو بھی وہ دکھا جو مجھے دکھایا ہے، اور تو اس سے راضی رہ جیسا تو مجھ سے راضی ہوا، پھر جب دوسرے دوست کا انتقال ہوتا ہے تو دونوں کی روحیں ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں اور ایک دوسرے کو کہتی ہیں: تم ہمارے اچھے دوست تھے اور اچھے بھائی تھے۔

اور جب ایک کافر مرا اور اس کو دوزخ دکھائی گئی تو اس نے کہا اپنے دوست کو یاد کیا اور کہا اے اللہ! میرا دوست تیری نافرمانی، تیرے رسول کی نافرمانی اور بُرے کام کا حکم کرتا تھا، اور نیکی سے منع کرتا تھا، اور کہتا تھا کہ ہم بھی تم کو ملیں گے، اے اللہ! تو اس کو گمراہ کر اور اس کو بھی وہ دکھا جو ہم کو دکھایا، اور اپنا غضب اس پر نازل کر، جیسا مجھ پر نازل کیا، پھر جب دوسرا کافر مرتا ہے تو دونوں کی روحیں ایک جگہ پر جمع ہو جاتی ہیں اور ہر ایک دوسرے کو کہتی ہیں تو میرا بُرا بھائی اور بدتر ساتھی تھا۔(۱)

(۱) أخرج البيهقي في شعب الإيمان عن علي ابن أبي طالب ـ كرم الله وجهه ـ قال: خليلان مؤمنان، وخليلان كافران مات أحد المؤمنين فبشر بالجنة، فذكر خليله، فقال: اللّٰهم ان خليلي فلانًا كان يأمرني بطاعتك وطاعة رسولك، ويأمرني بالخير، وينهاني عن الشر، وينبئني أني ملاقيك، اللهم فلا تضله بعدي، حتى تريه كما أريتني، وترضى عنه كما رضيت عني ثم يموت الآخر فيجمع بين أرواحهما فيقال: ليثنين كل واحد منكما على صاحبه، فيقول كل واحد منهما لصاحبه: نعم الأخ، ونعم الصاحب، ونعم الخليل. وإذا مات أحد الكافرين، بشر بالنار فيذكر خليله، فيقول: اللّٰهم ان خليلي كان يأمرني بمعصيتك، ومعصية رسولك =

دولت کے لئے دین چھوڑنا

"شہید زندہ ہوتے ہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۵۹/۱)

دونوں جانب سلام پھیرنا

"سلام دونوں جانب پھیرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۲۶/۱)

دھبہ دیکھا

جنازہ کی نماز پڑھانے کے بعد امام صاحب نے کپڑے پر دھبہ دیکھا اور غسل کی حاجت معلوم ہوئی تو وہ نماز نہیں ہوئی۔ اس میت کے جنازہ کی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱) اگر دفن ہو چکا ہو تو تین دن کے اندر اندر اس کی قبر پر جنازہ کی نماز پڑھیں۔ تین دن کے بعد نہیں۔(۲)

=ربامرني بالشر، وينهاني عن الخير ، وينبئني أني غير ملاقيک . اللّٰهم فلا تهده بعدی حتى تريه كما أريتني وتسخط عليه كما سخطت علي ، ثم يموت الآخر فيجمع بين أرواحهما ، فيقال : لينثن كل واحد منكما على صاحبه ، فيقول كل واحد منهما لصاحبه : بئس الأخ، وبئس الصاحب . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور : (ص: ۱۲۴) (آخر) باب ملاقاة الأرواح للميت إذا أخرجت روحه واجتماعهم به ، وسؤالهم له ، ط: المكتبة التوفيقية مصر)

(۱) وفي القنية: الطهارة من النجاسة في ثوب وبدن ومكان وستر العورة شرط في حق الميت والإمام جميعا، فلو أم بلاطهاره والقوم بها أعيدت.

قوله: أعيدت ؛ لأنه لاصحة لها بدون الطهارة وإذا لم تصح صلاة الإمام لم تصح صلاة القوم. (الدر مع الرد: ۲۰۸/۲، كتاب الصلاة، باب صلوٰة الجنازة، مطلب في صلوٰة الجنازة، ط: سعيد)

(حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۵۸۲، كتاب الصلوٰة، باب احكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمي)

(البحر الرائق: ۱۷۹/۲، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد.)

(۲) ولو دفن الميت قبل الصلاة أو قبل الغسل فإنه يصلى على قبره إلى ثلاثة أيام، (عالمگيری: ۱۶۵/۱، كتاب الصلوٰة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على الميت، ط: رشيديه.)=

دہشت گرد مقابلہ میں مر جائے

’’جرائم کے دوران ہلاک ہونے والے‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۲۱/۱)

دھونی

میت کے قریب دھونی دینا مستحب ہے۔ اور تین موقعوں پر دھونی دینا مستحب ہے:

۱- ایک اس وقت جب میت کی جان قبض ہو رہی ہو۔ یعنی جب موت کا یقین ہو جائے، تو اس کو تخت، پلنگ یا چبوترے وغیرہ جیسی اونچی جگہ پر رکھا جائے، اور اس جگہ پر رکھنے سے پہلے وہاں پر تین بار یا پانچ بار دھونی دی جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ لوبان یا دھونی کے برتن کو اس تخت وغیرہ کے اردگرد تین، پانچ یا سات بار پھیرا جائے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اس کے بعد میت کو اس پر رکھا جائے۔

۲- دوسرا غسل دینے کے وقت دھونی کے برتن یا لوبان کو نہلانے کے تختے کے اردگرد اسی طرح پھیرا جائے۔

۳- تیسرے کفن پہنانے کے وقت اسی طرح کیا جائے۔ (۱)

= 🗁 وإن دفن ..... بغير صلاة أوبها بلاغسل..... صلى على قبره استحسانا مالم يغلب على الظن تفسخه من غير تقدير هو الأصح.

قوله: هو الأصح ؛ لأنه يختلف باختلاف الأوقات حراً وبرداً ، أوالميت سمناوهزالاً، والأمكنة بحر. وقيل يقدر بثلاثة أيام. (الدر مع الرد: ۲۲۴/۲، كتاب الصلاة، باب صلوٰة الجنازة، قبيل مطلب: في كراهة صلاة الجنازه في المسجد، ط: سعيد.)

🗁 الجوهرة النيره: ۱۲۹/۱، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مكتبه حقانيه ملتان.)

(۱) ويوضع كمامات... على سرير مجمر وترا إلى سبع فقط فتح (ككفنه) وعندموته فهي ثلاث لاخلفه ولافي القبر.

قوله كمامات >.... أي أنه يوضع على السرير عقب تيقن موته. قوله: إلى سبع فقط > أي بأن تدار المجمرة حول السرير مرة أوثلاثا أوخمسا أوسبعا ولايزاد عليها كمافي الفتح. والكافي والنهاية. قوله: ككفنه > فإنه يجمر وترا أيضاً. ط، ــــــ =

دین برباد کرنے کی کوشش

ابن جوزی نے عیون الحکایات میں ابو علی ضریر سے نقل کیا ہے کہ: ملک شام میں تین بھائی اپنے وقت کے بڑے بہادر اور پہلوان تھے، کفار کے ساتھ ہمیشہ جہاد کرتے تھے، روم کے بادشاہ نے ان لوگوں کو گرفتار کیا اور کہا اگر تم لوگ عیسائی مذہب اختیار کرلو تو میں اپنا ملک تم کو دوں گا، اور اپنی لڑکیوں کا تم سے نکاح کردوں گا، ان لوگوں نے انکار کیا، اور فریاد کی اے محمد ﷺ [ا] ہماری مدد کیجئے، یہ سن کر روم کے بادشاہ نے تین بڑی بڑی دیگیں تیل کی بھر کر آگ پر چڑھائیں، تین رات دن ان کے نیچے برابر آگ جلتی رہی، ہر روز ان کو دیگ کے پاس لے جاتا اور کہتا دین نصاریٰ قبول کرو نہیں تو تم لوگوں کو دیگ میں ڈال دونگا، یہ ہمیشہ انکار کرتے رہے، چوتھے روز بڑے بھائی کو دیگ میں ڈال دیا پھر دوسرے بھائی کو دیگ کے قریب لے

= قوله: ففي ثلاث... الخ قال في الفتح: وجميع مايجمر فيه الميت ثلاث عند خروج روحه لإزالة الرائحة الكريهة، وعند غسله وعند تكفينه ولايجمر خلفه ولافي القبر لماروى "لاتتبعوا الجنازة بصوت ولانار". (الدر مع الرد، ١٩٥/٢، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

(عالمگيري: ١٦١/١، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيديه.)

(فتح القدير، ٧٢/٢، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشيديه.)

الحنفية قالوا: يندب اطلاق البخور في ثلاثة مواضع، أحدها: عند خروج روح الميت، فمتى تيقن موته يوضع على مكان مرتفع سرير أو دكة، وقبل وضعه على المكان المرتفع يبخر ذلك المكان ثلاث مرات أو خمسا، بأن تدار المجمرة [المبخرة] حول السرير ثلاثا أو خمسا أو سبعا، ولايزاد على ذلك ثم يوضع الميت عليه، ثانيها: عند غسله بأن يدار المجمرة حول [دكة] غسله بالكيفية المذكورة، ثالثها: عند تكفينه بالصفة المتقدمة، (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة، ٥٠٨/١، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، اطلاق البخور عند الميت وتجريده من ثيابه عند الغسل، ط: دار الفكر.)

ج ر ہر طرح سمجھایا اور کوشش کی کہ دین نصرانی قبول کرے اس نے بھی قبو...
اور انکار کیا پھر ایک مجوسی آیا اور کہا کہ اے بادشاہ میں اس کو دین ...
پھیروں گا۔ بادشاہ نے پوچھا تو کس طرح اس کو پھیرے گا اس نے کہا عرب ...
آدمی عورتوں کو بہت دوست رکھتے ہیں، میری ایک لڑکی بہت خوبصورت ہے اور
روم میں اس کے برابر کوئی خوبصورت نہیں ہے، یہ لڑکی اس کے حوالہ کروں گا یہ ...
دین سے پھیر لے گی اور چالیس دن کی مدت مقرر کر کے اس کو اپنے گھر لایا اور ...
کے حوالے کیا اور تاکید کی کہ اس کو اپنے قبضہ میں لاکر اس کا دین برباد کرے ...
نے کہا میں ضرور یہ کام کروں گی، تم اطمینان رکھو، جوان ناچار ہو کر اس کے ساتھ
رہنے لگا تمام دن روزہ رکھتا اور تمام رات عبادت کرتا تھا یہاں تک کہ ایک مہینہ گزر
گیا مگر عورت کی طرف اس نے نظر نہ کی، ایک دن اس کے باپ نے پوچھا تو نے
اس کے ساتھ کیا کیا، لڑکی نے جواب دیا کہ اس کے دو بھائی اس شہر میں ہلاک کئے
گئے ہیں شاید ان کی فکر سے میری طرف متوجہ نہیں ہوتا مجھ کو اس کے ساتھ دوسرے شہر
میں بھیج دو اور بادشاہ سے مدت زیادہ طلب کرو۔ اس نے مدت زیادہ کرا کے دوسرے
شہر میں بھیج دیا یہاں بھی اس جوان مرد نے اپنا وقت روزہ اور عبادت الٰہی میں بسر کیا
اور عورت کی طرف کبھی نہ دیکھا، اخیر مدت کی رات میں عورت نے اس سے کہا اے
جوان مرد! تو اپنے رب کی تابعداری اور فرمانبرداری میں کامل ہے تیرا رب سچا ہے،
میں نے بھی تیرا دین قبول کیا اور اپنے باپ دادا کے باطل دین کو چھوڑا، اب جوان مرد
نے اس سے پوچھا کہ یہ بتاؤ کہ کس حیلہ سے ہم یہاں سے بھاگ نکلیں، عورت ایک
مضبوط گھوڑا لائی دونوں اس پر سوار ہو کر تمام رات چلتے اور تمام دن چھپے رہتے، ایک
رات یہ دونوں جا رہے تھے کہ چند سواروں کی آواز سنی، دیکھا تو ان جوان کے دونوں

ہوئی ہیں، اور اس کے ساتھ فرشتے بھی ہیں، جوان نے سلام کیا اور پوچھا کہ تم انتقال کر چکے تھے، اب کیونکر آئے؟ جواب دیا کہ ہماری موت صرف اس قدر تھی کہ دیگ میں ایک غوطہ لگایا اور جنت الفردوس میں پہنچ گئے، اب اللہ تعالیٰ نے ہم کو تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ اس عورت کا نکاح تم سے کر دیں، پھر ان دونوں نے ان دونوں کا نکاح کر دیا اور جہاں سے آئے وہاں چلے گئے۔ یہ جوان اپنی بیوی کو لے کر اپنے وطن ملک شام پہنچا اور ان کا یہ واقعہ تمام ملک میں مشہور ہوا چنانچہ انہی کے بارے میں ایک عربی شاعر نے کہا ہے:

سیعطی الصادقین بفضل صدقٍ نجاةً فی الحیاتِ وفی الممات

یعنی اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کو ان کی سچائی کی برکت سے زندگی میں بھی نجات دیتا ہے اور مرنے کے بعد بھی۔ (۱)

---

(۱) واخرج ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسنده، عن أبی علی الضریر، وهو أوّل من سکن طرسوس حین بناها أبو مسلم، قال: أن ثلاثة إخوة من الشام كانوا يعزون، وكانوا فرسانا شجعانًا فأسرهم الروم مرة، فقال لهم الملک: انی اجعل فیکم الملک، وازوجکم بناتی، و تدخلون فی دین النصرانية، فأبوا و قالوا: يا محمداه، فأمر الملک بثلاثة قدور، فصب فيها الزيت، ثم اوقد تحتها ثلاثة أيام، يعرضون فی كل يوم على تلک القدور، ويدعون إلى دين النصرانية فيأبون، فألقى الأكبر فی القدر، ثم الثانی، ثم ادنی الأصغر، فجعل يفتنه عن دينه بكل امر، فقال إليه علج، فقال: أيّها الملک! أنا أفتنه عن دينه، قال: بماذا؟ قال قد علمت ان العرب اسرع شیئ إلى النساء، وليس فی الروم أجمل من ابنتی، فادفعه إلى حتى أخليه معها فإنّها ستفتنه، فضرب له أجلا أربعين يومًا، ودفعه إليه، فجاء به فأدخله مع ابنته، وأخبرها بالأمر، فقالت له: دعه فقد كفيتک أمره فأقام معها، نهاره صائم، وليله قائم، حتى مضى أكثر الأجل، فقال العلج لابنته: ماصنعت؟ قالت ماصنعت شيئًا، هذا رجل فقد أخويه فی هذه البلد، فأخاف أن يكون امتناعه من اجلهما كلما رأى آثارهما ولكن استزد الملک فی الأجل، وانقلنی إيّاه إلى بلد غير هذه، فزاده أيّامًا، فأخرجهما إلى قرية أخرىٰ فمكث على ذٰلک أيّامًا، صائم النهار، قائم الليل، حتى إذا بقى من الأجل أيّام قالت له الجارية ليلة: يا هذا، إنّی أراک تقدس ربًا عظيمًا، وإنّی قد دخلت معک فی دينک، وتركت دين آبائی، قال لها: فكيف الحيلة فی الهرب: =

دین چھوڑنا بیوی اور دولت کے لئے

''شہید زندہ ہوتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۵۹/۱)

= قالت : أنا أحتال لك ، وجائته بدابة فركباها ، فكانا يسيران بالليل ويكمنان بالنهار ، فبينما هما يسيران ليلةً إذ سمعا وقع الخيل فإذا هو بأخويه ، ومعهما ملائكة رسل إليه ، فسلم عليهما وسألهما عن حالهما ، فقالا : ماكانت الا الغطسة الّتى رأيت حتى خرجنا فى الفردوس ، وإن الله أرسلنا إليك لنشهد تزويجك بهٰذه الفتاة ، فزوجوه إيّاها ورجعوا ، وخرج إلى بلاد الشام فأقام معها، وكانا مشهورين بذٰلك ، مصروفين بالشام فى الزمن الأوّل ، وقد قال فيهما بعض الشعراء أبياتا منها :

سيعطى الصادقين بفضل صدقٍ　　نجاةً فى الحياتِ وفى الممات

(شرح الصدور بشرح حال الموتٰى والقبور : (ص: ٢٦٨ ــ ٢٧٠) باب زيارة القبور وعلم الموتٰى بزوارهم ورؤيتهم لهم ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

ڈ

ڈاڑھی سفید ہو

تاریخ بغداد میں محمد بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے قاضی یحییٰ بن اکثم کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا کہ مجھ کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور خطاب کیا کہ اے نالائق بڈھے! اگر تیری ڈاڑھی سفید نہ ہوتی تو تجھ کو آگ میں جلا دیتا، میرے تمام اعضاء خوف سے تھرتھرانے لگے، اسی طرح تین بار خطاب کیا، پھر جب مجھ کو افاقہ ہوا، تو میں نے عرض کی اے میرے پروردگار تیری طرف سے جس حدیث قدسی کی روایت مجھ کو ملی ہے وہ تو اس طرح کی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری طرف سے کون سی حدیث تجھ کو ملی ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے) میں نے عرض کی کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرزاق بن ہمام نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے آپ کے نبی ﷺ سے، آپ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے، اور جبرئیل علیہ السلام نے تجھ سے روایت کی ہے کہ بے شک تو نے فرمایا "مَاشَابَ لِی عَبْدٌ فِی الإسلام شَیْبَةً إِلّا اسْتَحْیَیْتُ منه أن أُعَذِّبَه بالنّار" یعنی جو میرا بندہ اسلام میں رہ کر نہایت بڈھا ہو جائے، تو مجھے شرم آتی ہے کہ آگ سے اس کو عذاب دوں"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا عبد الرزاق نے سچ کہا، اور معمر نے سچ کہا، اور زہری نے سچ کہا، اور انس نے سچ کیا اور میرے نبی نے سچ کہا اور جبرئیل نے سچ کہا واقعی! میں

نے یہ بات کہی ہے، اے میرے فرشتو! اس کو جنت میں لے جاؤ۔(۱)

ڈاڑھی کی لاج موت کے بعد

"ڈاڑھی سفید ہو" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۷۱/۱)

ڈاکو

☆ .....اگر ڈاکو مقابلہ میں مارا جائے تو اس کو غسل بھی نہیں دیا جائے گا۔ اور جنازہ کی نماز بھی نہیں پڑھی جائے گی، ایسے ہی اس کو دفن کر دیا جائے گا تاکہ دوسرے لوگوں کو اس سے عبرت اور سبق حاصل ہو۔

☆ ......اور اگر ڈاکو اپنی موت مر جائے تو اس کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔ البتہ جنازہ میں پیشوا اور اچھے لوگ شرکت نہ کریں، بلکہ عام لوگ نماز پڑھیں۔(۲)

---

(۱) وأخرج الخطيب في "تاريخ بغداد" عن محمد بن سالم الخواص الصالح، قال: رأيتُ يحيى بن اكثم القاضي في النوم، فقلت: ما فعل الله بك؟ قال: اوقفني بين يديه، و قال لي: شيخ السوء، لولا شيبتك لأحرقتك بالنّار، فاخذني ما يأخذ العبد بين يدي مولاه، فلما أفقت، قال لي: يا شيخ السوء، فذكر الثلاثة مثال الأولين، فلما أفقت، قلت: يا ربّ، ماهكذا حدثت عنك. فقال الله تعالىٰ وما حدثت عني - وهو اعلم بذلك -، قلت: حدثني عبد الرزاق بن همام، قال: حدثنا معمر ابن راشد، عن ابن شهاب الزهري عن انس بن مالك، عن نبيك ﷺ عن جبرئيل عنك يا عظيم، انك قلت: "ما شاب لي عبد في الإسلام شيبة الا استحييت منه ان أعذّبه بالنار". فقال الله تعالىٰ صدق عبد الرزاق، و صدق معمر، و صدق الزهري و صدق أنس، وصدق نبيي، و صدق جبرئيل، وانا قلت ذلك، انطلقوا به إلى الجنّة. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۳۴۷، ۳۴۸) باب في نبذ من أخبار من رأى الموتى في منامه وسألهم عن حالكهم فاخبروه، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) وهي فرض على كل مسلم مات خلا) أربعة (وبغاة، وقطاع الطريق) فلايغسلوا، ولايصلى عليهم (إذا قتلوا في الحرب) ولو بعده صلى عليهم لأنه حد أو قصاص.=

☆ ......اور اگر ڈاکو نے ڈاکہ ڈالنے سے توبہ کر لی، پھر اس کے بعد اس کا انتقال ہوا تو اس کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا، اور اس کے جنازہ میں پیشوا اور اچھے لوگ بھی شرکت کر سکتے ہیں۔(۱)

= قوله:فلايغسلوا..الخ)فی نسخة فلايغسلون وهي أصوب،إنما لم يغسلوا ولم يصل عليهم إهانة لهم وزجراً لغيرهم عن فعلهم.قوله:ولوبعد..الخ)قال الزيلعي:وأماإذا قتلوا بعد ثبوت يد الإمام عليهم فإنهم يغسلون ويصلى عليهم،وهذا تفصيل حسن،أخذ به كبار المشايخ،لأن قتل قاطع الطريق فی هذه الحالة حدأوقصاص،ومن قتل بذلک يغسل ويصلی عليهم.....وقد علم من هذا التفصيل أنه لومات أحدهم حتف أنفه قبل الأخذأوبعد:يصلی عليه كما بحثه في الحلية،وقال ولم أره صريحا.قلت:وفی الأحكام عن أبی الليث:ولوقتلوا فی غيرالحرب أو ماتوا يصلی عليهم. اه، وهو صريح فی المطلوب.(الدرمع الرد:۲/۲۱۰،۲۱۱،كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبی،ط:سعيد)

🗁 (البحر الرائق:۲/۲۰۰،كتاب الجنائز،باب الشهيد،ط:سعيد)

🗁 (حاشية الطحطاوی مع المراقی:ص:۲۰۱،۲۰۲،كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، فصل:السلطان أحق بصلوته،ط:قديمی)

🗁 قال القاضی:مذهب العلماء كافة.الصلاة على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا،وعن مالک وغيره:أن الإمام يجتنب الصلاة على مقتول فی حدود، وإن أهل الفضل لايصلون على الفساق زجراً لهم.(شرح النووی على صحيح المسلم،۱/۳۱۴،كتاب الجنائز، فصل فی جواززيارة قبور المشركين....قوله صلى الله عليه وسلم:اللهم اغفر لأهل بقيع الغرقد، قبيل:كتاب الزكاة،ط:قديمی)

🗁 (الفقه الاسلامی وأدلته:۲/۱۵۰۹،المبحث الثامن صلاة الجنازةوأحكام الجنائز،الفرض الثالث:الصلاة على الميت،أولاً: حكم الصلاة على الميت،ط:رشيديه.)

🗁 (شامی:۲/۲۱۱،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبی؟ ط:سعيد.)

(۱) وكذاقطاع الطريق إذاأخذهم الإمام ثم قتلهم يصلى عليهم ذكره قاضيخان والوجه فيه أن فيه احتمال التوبة.(حلبی كبير،ص:۵۹۱،فصل فی الجنائز،الرابع فی الصلوة عليه،ط:سهيل اكيڈمی)

🗁 لوجرح نفسه وبقی حيا أياما مثلا ثم تاب ومات فينبغی الجزم بقبول توبته ولوكان مستحلا لذلک الفعل،إذاالتوبة من الكفر حينئذ مقبولة فضلاً عن المعصية.(الشامية:۲/۲۱۲،كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب:هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبی،ط:سعيد)

☆......اگر ڈاکو، ڈاکہ ڈالتے وقت یا لڑائی کے وقت مارے گئے تو ان کو غسل نہ دیا جائے، تا کہ دوسرے لوگوں کے لیے سبق ہو۔ اور اگر ڈاکو، ڈاکہ ڈالتے وقت نہیں، بلکہ عام حالت میں مر گیا ہے تو اس کو غسل دیا جائے گا۔(۱)

ڈرانے والا

''موت کے قاصد'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۹/۲)

---

(۱) وهی فرض علی کل مسلم مات خلا)أربعة (وبغاة،وقطاع الطريق)فلايغسلوا،ولايصلی عليهم (إذا قتلوا فی الحرب)ولو بعده صلی عليهم لأنه حدأوقصاص.

قوله: فلايغسلوا...... الخ)فی نسخة فلايغسلون وهی أصوب،إنما لم يغسلوا ولم يصل عليهم إهانة لهم وزجراً لغيرهم عن فعلهم.قوله:ولوبعد..الخ)قال الزيلعی:وأماإذا قتلوا بعد ثبوت يد الإمام عليهم فإنهم يغسلون ويصلی عليهم،وهذا تفصيل حسن،أخذ به كبار المشايخ،لأن قتل قاطع الطريق فی هذه الحالة حدأوقصاص،ومن قتل بذلک يغسل ويصلی عليهم.....وقد علم من هذاالتفصيل أنه لو مات أحدهم حتف أنفه قبل الأخذأوبعده يصلی عليه كما بحثه فی الحلية،وقال ولم أره صريحا.قلت:وفی الأحكام عن أبی الليث:ولوقتلوا فی غيرالحرب أو ماتوا يصلی عليهم.اه،وهو صريح فی المطلوب.(الدرمع الرد:۲/۲۱۰،۲۱۱،كتاب الصلوٰة،باب صلوة الجنازة،مطلب:هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبی،ط:سعيد)

🗀 البحرالرائق:۲/۲۰۰،كتاب الجنائز،باب الشهيد،ط:سعيد.

🗀 (حاشية الطحطاوی مع المراقی:ص:۶۰۱،۶۰۲،كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلوته،ط:قديمی)

🗀 قال القاضی:مذهب العلماء كافة.الصلاة علی كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا،وعن مالک وغيره:أن الإمام يجتنب الصلاة علی مقتول فی حدود، وإن أهل الفضل لايصلون علی الفساق زجراً لهم.(شرح النووی علی صحيح المسلم،۱/۳۱۴،كتاب الجنائز، فصل فی جواززيارة قبور المشركين....قوله صلی الله عليه وسلم:اللهم اغفر لأهل بقيع الغرقد، قبيل:كتاب الزكاة،ط:قديمی)

🗀 الفقه الاسلامی وأدلته:۲/۱۵۰۹،المبحث الثامن صلاة الجنازةوأحكام الجنائز،الفرض الثالث:الصلاة علی الميت،أولاً: حكم الصلاة علی الميت،ط:رشيديه.

🗀 شامی:۲/۲۱۱،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبی؟ ط:سعيد.

ڈوب کر مرے

جو شخص پانی میں ڈوب کر مر جائے وہ حقیقی شہید نہیں ہے، البتہ اس کو شہید ہونے کا ثواب ملے گا۔ اس لیے اس کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا ضروری ہے۔ (۱)

ڈوبنے والے کو غسل دینا

اگر کوئی شخص دریا وغیرہ میں ڈوب کر مر گیا ہے تو وہ جس وقت نکالا جائے، اس کو غسل دینا فرض ہے۔ پانی میں ڈوبنا غسل کے لیے کافی نہیں ہے۔ اس لیے کہ میت کو غسل دینا زندوں پر فرض ہے۔ اور ڈوبنے میں زندوں کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے میت کو تین دفعہ پانی میں غوطہ دے دیں تو غسل ہو جائے گا۔ (۲)

---

(۱) قید بکونه مقتولا لأنه لومات حتف أنفه أوتردى من موضع أو احترق بالنار أومات تحت هدم أوغرق لايكون شهيدا أى فى حكم الدنيا وإلا فقد" شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم للغريق وللحريق والمبطون والغريب بأنهم شهداء فينالون ثواب الشهداء" فينالون ثواب الشهداء. كذا فى البدائع. (البحر الرائق: ۱۹۶/۲، كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد)

☐ شامى: ۲۴۸/۲، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد

☐ حاشية الطحطاوى على المراقى: ص: ۶۲۶، كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: قديمى.

(۲) ولو وجد ميت فى الماء فلابد من غسله ثلاثا) لأنا أمرنا بالغسل فيحركه فى الماء بنية الغسل ثلاثا فتح. وتعليله يفيد أنهم لو صلوا عليه بلاإعادة غسله صح وإن لم يسقط وجوبه عنهم فتدبر. قوله وتعليله) أى تعليل الفتح بقوله لأنا أمرنا الخ أى ولم يقل فى التعليل لأنه لم يطهر ط. (الدر مع الرد: ۲۰۰/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى حديث "كل سبب ونسب منقطع إلا سببى ونسبى"، ط: سعيد)

☐ (حاشية الطحطاوى على المراقى: ص: ۵۶۹، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمى)

☐ (عالمگيرى، ۱۵۸/۱، كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيديه)

☐ إذا جرى الماء على الميت أو أصابه مطر عن أبى يوسف رحمه الله تعالى: =

ڈھانچہ برآمد ہوا

... حدیث الگ ذکر کیا ... عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۲۱/۲)

ڈھیلے سے استنجا کرانا

☆.....میت کو غسل دینے میں اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ پہلے اپنے ہاتھوں پر کپڑا یا دستانے وغیرہ پہن کر ڈھیلے سے صفائی کی جائے۔ یعنی استنجا کرایا جائے پھر پانی سے دھویا جائے۔

☆.....فقہ کی کتابوں میں میت کے لیے استنجا کا حکم واضح طور پر موجود ہے اور استنجا کا مسنون طریقہ یہی ہے کہ ڈھیلے کے بعد پانی استعمال کیا جائے، اور اس اطلاق میں میت بھی شامل ہے۔ لہٰذا میت کے لیے بھی ڈھیلے کا استعمال مسنون ہے۔ اگرچہ ڈھیلے کی بات کسی کتاب میں واضح طور پر نہ بھی ملے۔ (۱)

= لاینوب عن الغسل، لأنا أمرنا بالغسل، وإصابة المطر وجريان الماء ليس بغسل، الغريق يغسل ثلاثا في قول أبي يوسف رحمه الله تعالىٰ وعن محمد رحمه الله تعالى في رواية: إن نوى الغسل عند الإخراج من الماء يغسل مرتين وإن لم ينو يغسل ثلاثاً، وعنه في رواية يغسل مرة واحدة. (الخانية على هامش الهندية، ۱۸۷/۱، كتاب الصلاة، باب في غسل الميت ومايتعلق به من الصلاة على الجنازة والتكفين وغيرذلك. ط: رشيديه.

(۱) وهي سنة مؤكدة مطلقا... وأركانه أربعة شخص (متنج، و) شئ (متنجى به) كماء وحجر.

وفي الرد: فكان الجمع سنة على الإطلاق في كل زمان، وهو الصحيح، وعليه الفتوىٰ... ثم اعلم أن الجمع بين الماء والحجر أفضل. (الدر مع الرد: ۳۳۵/۱-۳۳۸، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الإستنجاء، ط: سعيد)

(والأفضل) في كل زمان (الجمع بين) استعمال (الماء والحجر) مرتبا (فيمسح) الخارج (ثم يغسل) المخرج لأن الله أثنىٰ على أهل قباء باتباعهم الأحجار الماء فكان الجمع سنة على الإطلاق في كل زمان، وهو الصحيح وعليه الفتوىٰ.

(مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: ص: ۴۵، كتاب الطهارة، فصل في الإستنجاء، ط: قديمي)

(عالمگيري: ۴۸/۱، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة وأحكامها، الفصل الثالث في الإستنجاء، ط: رشيديه)

ذ

ذکر کرنا جنازہ لے جاتے ہوئے

"جنازہ لے جاتے ہوئے ذکر کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱ر۲۷۴)

ذلیل پیشہ کرنے والوں کی نماز جنازہ

ذلیل پیشہ کرنے والے اگر مسلمان ہیں، مثلاً: مردہ جانوروں کی کھال اتار کر دباغت کر کے فروخت کرتے ہیں، تو ان کے انتقال کے بعد بھی ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا لازم ہے۔(۱)

(۱) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيرا ذكراً كان أو أنثى حراً كان أو عبداً إلا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي صلى الله عليه وسلم: صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۱، كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، فصل: وأما الكلام في صلوة الجنازة. ط: سعيد)

وهي فرض على كل مسلم مات خلا أربعة بغاة وقطاع طريق. (الدر المختار: ۲/ ۲۱۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد)

(عالمگيری: ۱/ ۱٦۳، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في صلاة الجنازة، ط: رشيديه)

(والصلاة خلف كل بر وفاجر من المؤمنين جائزة) أي لقوله صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ آله وسلم "صلوا خلف كل بر وفاجر" أخرجه الدارقطني عن أبي هريرة رضي الله عنه، وكذا البيهقي، وزاد قوله: "وصلوا على كل بر وفاجر، وجاهدوا مع كل بر وفاجر" (شرح ملاعلي القاري على الفقه الاكبر: ص: ۷٦، الكبيرة لاتخرج المؤمن عن الإيمان، ط: قديمي)

ر

رات کے اندھیرے میں قتل کردیا

''نامعلوم افراد کے ہاتھوں مارا گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۷۶)

رات کے وقت قبر کی زیارت کرنا

رات کے وقت قبر کی زیارت کرنا اور مردوں کو ثواب پہنچانا جائز ہے۔ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ (۱)

رات میں جنازہ کی نماز پڑھنا

رات میں جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے کوئی کراہت نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) عن عائشة أنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من آخر الليل إلى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين واتاكم ماتوعدون غداً مؤجلون وإنا إن شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لأهل بقيع الغرقد.

(الصحيح للمسلم: ۱/۳۱۳، كتاب الجنائز، فصل في التسليم على أهل القبور والدعاء والاستغفار لهم، ط: قديمى)

(سنن النسائى: ۱/۲۸۷، كتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ط: قديمى)

(مشكاة المصابيح: ص: ۱۵۴، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، الفصل الثالث، ط: قديمى)

(۲) عن ابن شهاب قال أخبرني ابو امامة بن سهل بن حنيف انه قال: اشتكت امرأة بالعوالى مسكينة فكان النبى صلى الله عليه وسلم يسألهم عنها وقال: ان ماتت فلاتدفنوها حتى أصلى عليها فتوفيت فجاء وا بها إلى المدينة بعد العتمة فوجدوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نام فكرهوا ان يوقظوه فصلوا عليها ودفنوها ببقيع الغرقد فلما أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم جاؤا فسألهم عنها فقالوا دفنت يارسول الله وقد جئناك فوجدناك نآئما فكرهنا ان نوقظك قال فانطلقوا فانطلق يمشى ومشوا معه حتى ادوه قبرها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وصفوا وراء ه فصلى عليها وكبر أربعا. (سنن النسائى: ۱/۲۷۹، كتاب الجنائز، الصلوة على الجنازة بالليل، ط: قديمى)

الصلوة على الجنازة بالليل والنهار سواء يكبر اربعا ويسلم تسليمتين. (كنز العمال: ۱۵/ ۵۸۴، رقم الحديث: ۴۲۲۹۰، الكتاب الرابع من حرف الميم، الباب الاول =

رات میں دفن کرنا

میت کو رات میں دفن کرنا جائز ہے۔ اس میں کوئی قباحت یا ممانعت نہیں ہے۔(۱)

راستہ بنانا قبروں پر

"قبروں پر راستہ بنانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۶/۲)

رجب میں خاص طور پر ایصالِ ثواب کرنا

بعض لوگ رجب کے مہینے میں خاص طور پر سورۂ ملک (تبارک الذي بیده الملک) پڑھ کر میت کو ثواب پہنچاتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اس لیے اس سورت کو خاص سمجھ کر ایصالِ ثواب نہ کرے، بلکہ جس سورت کو بھی پڑھ کر ہو، اور جس دن بھی ہو، اور جس مہینے میں بھی ہو پڑھ کر میت کو ثواب پہنچائے۔(۲)

=فی ذکر الموت......الخ، الفصل الرابع فی الصلوۃ علی المیت، ط: ادراہ تالیفات اشرفیہ.)

☐ وکرہ تحریما.....صلوۃ مطلقاولو....علی جنازۃ...مع شروق.....واستواء...وغروب.

قوله: علی جنازة) أی إذا حضرت فی ذلک الوقت. (الدر مع الرد: ۳۷۰/۱، ۳۷۲، کتاب الصلوۃ، مطلب: یشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعید)

(۱) ولاباس بالدفن باللیل. (عالمگیری: ۱۶۶/۱، کتاب الصلوۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن، ط: رشیدیه)

☐ لایکرہ الدفن لیلاً. (الدر المختار مع الرد: (۲۴۵/۲) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی وضع الجرید ونحوالآس علی القبور، ط: سعید)

☐ حلبی کبیر: ص: ۶۰۸، فصل فی الجنائز، ط: سہیل اکیڈمی

(۲) عن ابی هريرة: عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لاتختصوا لیلة الجمعة بقیام بین اللیالی ولاتختصوا یوم الجمعة بصیام من بین الایام الاأن یکون فی صوم یصوم احدکم. (الصحیح للمسلم: ۳۶۱/۱، کتاب الصیام، باب کراهة إفراد یوم الجمعة بصوم لایوافق عادته، ط: قدیمی)=

...ر کسی دن، تاریخ اور مہینہ کی تخصیص کے بغیر جس دن چاہے فقراء کو کھانا کھلا...
اور نقد دے کر، نفلی صدقہ اور عبادت کرکے یا تلاوت کرکے میت کو ثواب پہنچانا ...(۱)

رحم کرنا چاہتا ہے اللہ!

حضرت وہیب ابن الورد سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب کسی بندہ پر میں رحم کرنا چاہتا ہوں، تو اس نے جس قدر گناہ کئے ہیں اس کے بدلے میں اس کو بیمار کرتا ہوں، اور اس گھر پر مصیبت نازل کرتا ہوں، اور اس کی روزی تنگ کرتا ہوں، تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہوجائے، پھر اگر کچھ گناہ باقی رہ گیا تو موت کے وقت اس پر سختی کرتا ہوں، یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک اور صاف ہوکر آتا ہے گویا اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

اور جب کسی بندہ پر میں عذاب کرنا چاہتا ہوں تو اس نے جس قدر نیکی کی ہے سب کے بدلے میں اس کو تندرست کرتا ہوں اور اس کی روزی زیادہ کرتا ہوں اور

= ومنها (أى من البدع) التزام العبادات المعينه فى اوقات معينة لم يوجد لها ذلك التعين فى الشريعة. (الاعتصام لشاطبى: ص: ۳۹، الباب الاول فى تعريف البدع وبيان معناها وأشتق منه لفظاً، ط: دار المعرفة، بيروت)

لأن ذكر الله تعالىٰ إذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت أوبشئ دون شئ لم يكن مشروعا حيث لم يرد به الشرع لأنه خلاف الشرع. (البحر الرائق: ۲/ ۱۵۹، كتاب الصلوة، باب العيدين، ط: سعيد)

(۱) وفى البحر: من صام أوصلى أوتصدق وجعل ثوابه لغيره من الأحياء والأموات جاز، ويصل ثوابها إليهم عند أهل السنة والجماعة كذافى البدائع، ثم قال: (الشامية: ۲/ ۲۴۳، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى القراءة للميت وإهداء ثوابها إليه، ط: سعيد)

(بدائع الصنائع: ۲/ ۲۱۲، كتاب الحج، فصل: وأما الذى يرجع إلى النبات، ط: سعيد)

وفى دعاء الاحياء للأموات وصدقتهم... عنهم أى عن الأموات نفع لهم أى للأموات خلافاً للمعتزلة. (شرح العقائد: ص: ۱۵۴، ط: مير محمد كتب خانه)

أنظر الحاشية ال... رقم: ؟؟؟؟؟؟؟، على هذه الصفحة

[اُ]ن کے گھر میں امن قائم کرتا ہوں، پھر اگر کچھ نیکی باقی رہ گئی تو موت کو اس پر آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہتی، جس سے وہ دوزخ سے اپنے آپ کو بچا سکے۔ (اسی کو استدراج کہتے ہیں) (۱)

☆ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ جب مومن پر کچھ گناہ باقی رہ جاتا ہے، جس کو نیک عمل کے سبب سے دفع نہ کر سکا تو موت کی سختی اس کو دفع کر کے جنت میں پہنچاتی ہے اور جب کافر نیک کام کرتا ہے تو موت اس پر آسان کی جاتی ہے تا کہ اس کی نیکی کا بدلہ دنیا میں ہو جائے اور انجام کار اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو۔ (۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت

حضرت ابراہیم ادہم سے روایت ہے کہ میں ایک جنازہ لے چلا اور دعا کی کہ یا اللہ! میری موت میں برکت دے، جنازہ کے اندر سے آواز آئی کہ موت کے

---

(۱) وأخرج الدينوري في المجالسة، عن وهيب بن الورد، يقول الله تعالى: " انى لا اخرج احدا من الدنيا وأنا أريد أن أرحمه، حتى أوفيه بكل خطيئة كان عملها، سقما في جسده، ومصيبة في أهله، وضيقا في معاشه واقتارًا في رزقه، حتى ابلغ منه مثاقيل الذر، فإن بقي عليه شيئ شددت عليه الموت، حتى يفضي إليّ كيوم ولدته أمّه، وعزتي لا اخرج عبدا من الدنيا وانا أريد أن اعذّبه حتى أوفيه بكل حسنة عملها صحة في جسده، وسعة في رزقه ورغدًا في عيشه، وأمنا في سربه، حتى ابلغ منه مثاقيل الذر، فإن بقي شيئ هونت عليه الموت، حتى يفضي إليّ وليس له حسنة يتقي بها النّار.

قال في الصحاح: فلان في سربه، بالكسر اى في نفسه. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۴۴) باب من دنا أجله و كيفية الموت و شدته، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) وأخرج ابن أبي الدنيا عن زيد بن اسلم، قال: إذا بقي على المؤمن من ذنوبه شيئ لم يبلغه بعمله، شدد عليه من الموت، ليبلغ بسكرات الموت، وشدائده درجته من الجنة، وإن الكافر إذا كان له عمل معروفا في الدنيا هُوِّن عليه الموت، ليستكمل ثواب معروفه في الدنيا، ثم يصير إلى النّار. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۴۵) باب من دنا أجله وكيفية الموت وشدته، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

بعد بھی برکت کی دعا کرو، میں اس آواز سے ڈرا اور میت کو دفن کر کے قبر کے پاس بیٹھا، دیکھا کہ قبر سے ایک آدمی نکلا جو خوبصورت چہرہ کا تھا، اس سے خوشبو آتی تھی، کپڑے نہایت صاف پہنے ہوئے تھے، میں نے پوچھا تو کون شخص ہے؟ اس نے جواب دیا میں وہی ہوں جس نے جنازہ کے اندر سے آواز دی تھی، میں رسول اللہ ﷺ کی سنت ہوں، جو مجھ پر عمل کرتا تھا، میں دنیا میں اس کی حفاظت کرتا تھا اور قبر میں اس کے واسطے نور ہوں گا اور اس کا دوست بنوں گا اور قیامت کے دن اس کو جنت میں داخل کروں گا۔(۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ

کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ کی نماز امام بن کر نہیں پڑھائی، اور نہ کسی کو امام بننے کی جرأت ہوئی، بلکہ صحابۂ کرام جماعت در جماعت حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کے حجرہ میں داخل ہو کر آپ کے جنازہ کی نماز پڑھتے رہے۔ اس طرح آپ کا جنازہ متعدد بار ادا کیا گیا، اور تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھی گئی:

" السلام عليك أيها النبي ورحمة الله، اللّٰهم انا نشهد أن محمداً قدبلّغ ما أنزل عليه، ونصح لأمته، وجاهد في سبيلك حتى أعز

---

(۱) وأخرج اللالكائي في السنة، عن ابراهيم بن أدهم، قال: حملت جنازة، فقلت: بارك الله لي في الموت، فقال قائل من السرير: و ما بعد الموت، فدخل عليّ منه رعب، فلما دفن الميت، جلست عند القبر متفكرًا، فإذا أنا بشخص خرج من القبر، احسن النّاس وجهًا، واطيبهم ريحًا، وانقاهم ثيابًا، وهو يقول: يا إبراهيم! قلت: لبيك، فمن انت يرحمك الله؟ قال: انا القائل لك من السرير: وما بعد الموت، قلت: فمن أنت؟ قال: انا السنة، أكون لصاحبي في الدنيا حافظًا، وعليه رقيبًا وفي القبر نورًا ومؤنسًا، وفي القيامة سائقًا و قائدًا إلى الجنة. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۲۰۱) باب فظاعة القبر وسهولته على المؤمن، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

...كلمته." (١)

رشتہ داروں کی قبریں ایک ساتھ ہونا

اقارب اور رشتہ داروں کو ایک جگہ قریب قریب دفن کرنا مستحب ہے۔ اس سے رشتہ داروں کی قبروں کی پہچان میں آسانی ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی خواہش فرمائی تھی، اور ایسا کیا بھی۔ (۲)

رشتہ داروں کی قبریں قریب قریب ہونا

اپنے گھر والوں اور قریبی رشتہ داروں کی قبریں قریب قریب ہونے میں کوئی

(١) لماكفن رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع على سريره دخل أبوبكر وعمر فقال: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، ومعهمانفر من المهاجرين والأنصار قدرمايسع البيت، فسلموا كماسلم أبوبكر وعمر. (الطبقات الكبرىٰ، ٢/ ٢٢١، ذكر الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم من الفضائل والكرامات، ط: دارالكتب العلمية)

ومنها: أنه صلى عليه الناس أفواجاً أفواجاً، روى الترمذي، قالوا لأبي بكر: أنصلي على رسول الله؟ قال: نعم! قال: وكيف نصلي؟ قال: يدخل قوم ويصلّون ويدعون ثم يدخل القوم فيصلّون فيكبرون ويدعون فرداً. (الزرقاني، ٧/ ٣٥٩، الفصل الرابع، مااختص به صلى الله عليه وسلم من الفضائل والكرامات، ط: دارالكتب العلمية)

وفيه أيضاً: وبغير دعاء الجنازة المعروف على أنهم كانوا يكبرون ويقولون: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله، اللّٰهمّ انا نشهد أن محمداً قدبلغ ماأنزل عليه ونصح لأمته وجاهد في سبيلك حتى أعز الله كلمته. (الزرقاني، ٧/ ٣٥٩، الفصل الرابع، مااختص به صلى الله عليه وسلم من الفضائل والكرامات، ط: دارالكتب العلمية)

(٢) عن المطلب بن أبي رواحة قال: لمامات عثمان بن مظعون، أخرج بجنازته فدفن، فأمر النبي صلى الله عليه وسلم رجلاً أن يأتيه بحجر، فلم يستطع حملها، فقام اليهارسول الله صلى الله عليه وسلم ...... فوضعهاعند رأسه، وقال: أعلم بها قبر أخي، وادفن اليه من مات من اهلي. (مشكاة المصابيح، ص: ١٤٩، كتاب الجنائز، باب دفن الميت، ط: قديمى)

(ابوداؤد: ٢/ ٤٥٧، كتاب الجنائز، باب في جمع الموتى في قبره والقبر يعلم، ط: مير محمد)

ويستحب أن يجمع الأقارب في موضع لقوله صلى الله عليه وسلم وادفن إليه من مات من اهلي، وكان عثمان أخاه من الرضاعة وأول من دفن إليه إبراهيم ابنه. (مرقاة المفاتيح: ٤/ ١٦٨، كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثاني، ط: رشيديه)

مضائقہ نہیں ہے، بلکہ افضل ہے۔ مختلف جگہوں میں ہونے کی صورت میں پہچان مشکل ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایک جگہ ہونا بہتر ہے۔(۱)

رفتار چلنے کی

جنازہ کو اس رفتار سے لے کر چلنا چاہیے کہ میت کی چار پائی پر اضطراب نہ ہو، یعنی ادھر ادھر میت حرکت نہ کرے، اور میت کو جھٹکے نہ لگیں۔

یعنی جنازہ کو لے کر پوری رفتار سے چلنا چاہیے، لیکن دوڑنا نہیں چاہیے، جس سے جنازہ میں اضطراب ہو، اور نہ اتنا آہستہ لے جائیں جیسا کہ یہاں پر دستور ہے کہ بہت آہستہ آہستہ چلتے ہیں، اگر کسی نے پورا قدم اٹھایا تو سب منع کرتے ہیں کہ آہستہ آہستہ چلو۔ گویا کہ جنازہ کو بیمار تصور کرتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو ہسپتال لے جا رہے ہیں۔ حدیث شریف میں جنازہ کو عام رفتار سے تیز لے کر چلنے کا حکم ہے۔(۲)

(۱) انظر الحاشية السابقة.رقم: ۲

(۲)عن ابن مسعود قال: سألنا نبينا صلى الله عليه وسلم عن المشي مع الجنازة فقال: مادون الخبب إن يكن خيرا تعجل إليه وإن يكن غير ذلك فبعداً لأهل النار.(سنن أبي داؤد: ۲/ ۴۵۳، كتاب الجنائز ،باب الاسراع بالجنازة،ط:مير محمد)

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :أسرعوا بالجنازة) وضابط الإسراع أخذاً من خبر ضعيف أنه صلى الله عليه وسلم نهى عن شدة السير بها فقال: مادون الخبب بأن يكون مشيه بها فوق المشي المعتاد،ودون الخبب وهو شدة المشي مع تقارب الخطأ.(مرقاة المفاتيح؛ ۴/ ۱۱۵، كتاب الجنائز ،باب المشي بالجنازة و الصلاة عليها،الفصل الاول، ط:رشيديه)

ويسرع بها بلاخبب)أي عدوسريع ولو به كره.

قوله:بلاخبب)وحد التعجيل المسنون أن يسرع به بحيث لايضطرب الميت على الجنازة للحديث أسرعوا بالجنازة. (الدر مع الرد: ۲/ ۲۳۱، ۲۳۲، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب في حمل الميت، ط: سعيد)

(البحر الرائق: ۲/ ۱۹۱، كتاب الجنائز ،فصل: السلطان أحق بصلوته،ط:سعيد)

(مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي:ص: ۶۰۴، ۶۰۵، كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، فصل في حملها و دفنها،ط:قديمي)

ایک حدیث میں ہے کہ جنازہ کو جلدی لے جاؤ، اگر وہ نیک وصالح ہے تو خیر ہے جس کو تم لے جارہے ہو۔ اور اگر وہ صالح نہیں تو اپنی گردن پر سے جلدی شر دور کرو گے۔(۱)

رُلانا

بعض جگہ میت کے گھر آنے والی عورتیں دیدہ دانستہ جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتی ہیں جس سے گھر والوں کو رونا آئے، اور بعض عورتیں بن بن کر تکلف کر کے روتی ہیں، یہ بھی شریعت کے خلاف ہے، ناجائز اور حرام ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔(۲)

رمضان کے روزے کی وجہ سے ترقی ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ قضاعہ کے دو آدمی مسلمان ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کو گئے، ایک ان میں سے شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال زندہ رہا، جب اس نے بھی انتقال کیا تو طلحہ بن عبید اللہ نے خواب

(۱) عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أسرعوا بالجنازة، فإن تک صالحة فخير تقدمونها إليه، وإن تک سوى ذلک فشر تضعونه عن رقابکم. (مشكاة المصابيح: ص: ۱۴۴، كتاب الجنائز، باب المشي بالجنازة والصلاة عليها، الفصل الاول، ط: قديمی)

(الصحيح للمسلم، ۱/۳۰۶، كتاب الجنائز، فصل في الإسراع بالجنازة، ط: قديمی)

(جامع الترمذی: ۱/۱۹۷، ابواب الجنائز، باب ماجاء في الإسراع بالجنازة، ط: قديمی)

(۲) عن عبد الله رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: ليس منا من لطم الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية. (الصحيح للبخاری: ۱/۱۷۲، كتاب الجنائز، باب ليس منا من شق الجيوب، ط: قديمی)

(جامع الترمذی: ۱/۱۹۵، كتاب الجنائز، باب ماجاء في النهي عن ضرب الخدود وشق الجيوب عند المصيبة، ط: سعيد)

(سنن ابن ماجه: ص: ۱۱۳، ابواب الجنائز، باب ماجاء في النهي عن ضرب الخدود، ط: قديمی)

ويحرم النوح وشق الجيوب وخمش الخدود ولطمها ونحو ذلک من الأفعال لما في الصحيح ليس منا من لطم الخدود وشق الجيوب ودع بدعوى الجاهلية. (حلبی كبير، ص: ۵۹۴، ۵۹۵، فصل في الجنائز، الخامس في الحمل والتشييع، ط: سهيل اكيڈمی)

میں دیکھا کہ جنت آراستہ ہے اور پچھلا آدمی شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوا، طلحہ کہتے ہیں کہ مجھ کو تعجب ہوا، صبح کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا سبب پوچھا کہ شہید سے پہلے جنت میں وہ کیوں داخل ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اس کے شہید ہونے کے بعد اس نے ایک مہینہ رمضان کا روزہ رکھا اور سال بھر میں چھ ہزار رکعت فرض نماز پڑھی اور اس قدر نفل نماز پڑھی۔(۱)

رمضان میں موت

بعض کتابوں میں ہے کہ اگر کسی مسلمان کی رمضان المبارک میں موت آجائے تو قیامت تک کے لیے اس سے قبر کا عذاب معاف ہو جاتا ہے، اور کافر سے صرف رمضان المبارک تک قبر کا عذاب اٹھالیا جاتا ہے البتہ یہ بات اتنی مضبوط نہیں۔

واضح رہے کہ عذاب دو قسم کے ہیں:

۱-عذابِ قبر۔ ۲-عذابِ آخرت۔

عذابِ قبر تو معاف ہو جاتا ہے۔عذابِ آخرت نہیں۔(۲)

---

(۱) عن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : كان رجلان من حي من قضاعة اسلما مع رسول الله ﷺ ، فاستشهد أحدهما ، وآخر الآخر سنة ، قال طلحة ابن عبيد الله ، فرأيت الجنّة ، ورأيتُ المؤخر منهما أُدخل قبل الشهيد ، فعجبت من ذٰلك ، فاصبحت فذكرت ذٰلك للنبيّ ﷺ ، فقال : أليس قد صام بعده رمضان و صلى ستة آلاف ركعة ، وكذا و كذا ركعة صلاة سنة؟ (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور : (ص: ١٦) باب فضل طول الحياة في طاعة الله تعالىٰ ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

(٢) قال أهل السنة والجماعة: عذاب القبر حق وسؤال منكر ونكير وضغطة القبر حق لكن إن كان كافراً فعذابه يدوم إلى يوم القيامة ويرفع عنه يوم الجمعة وشهر رمضان...والمؤمن المطيع لايعذب بل له ضغطة يجد هول ذلك وخوفه والعاصي يعذب ويضغط لكن ينقطع عنه العذاب يوم الجمعة وليلتها ثم لايعود وإن مات يومها أوليلتها يكون العذاب ساعة واحدة وضغطة القبر ثم ينقطع، كذا في المعتقدات للشيخ أبي المعين النسفي الحنفي من حاشية الحنفي ملخصاً. (الشامية: ٢/ ١٦٥ ، كتاب الصلاة،باب الجمعة،قبيل باب العيدين،ط:سعيد)=

رنڈی کی نماز جنازہ

رنڈی کا پیشہ کبیرہ گناہ ہے، ناجائز اور حرام ہے۔ اس سے توبہ استغفار کرنا لازم ہے۔ ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔ تاہم اگر مسلمان رنڈی مرجائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا لازم ہے۔ البتہ اس کی نماز عام آدمی پڑھیں، پیشوا اور مقتدا حضرات نہ پڑھیں۔ تاکہ دوسروں کو سبق ملے۔(۱)

روافض کو کہاں دفن کریں؟

''شیعہ کو کہاں دفن کریں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/ ۴۷۰)

= (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ص؛ ۵۲۴، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ط: قدیمی)

وعن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال کان الناس فی شک من عذاب القبر حتی نزلت هذه السورة " الهٰكم التكاثر (۱) حتی زرتم المقابر (۲) كلاسوف تعلمون (۳) [التكاثر: الآيات: ۱، ۳] فتعلمون الاول اشارة إلى عذاب القبر، وتعلمون الثانی اشارة الى عذاب الآخرة. (مختصر تذكرة القرطبی للشعرانی ص: ۷۶، باب ماورد فی عذاب القبر، وفی اختلاف عذاب الكافرین والعصاة من الموحدین فیه، ط: دارالكتب العلمیة، بیروت. (التذكرة فی احوال الموتیٰ وامور الآخرة، ص: ۱۳۶، باب ماجاء فی عذاب القبر وأنه حق... ط: المكتبة التجارية مصطفیٰ امر الباز مكة المكرمة)

(۱) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو أنثىٰ حراً كان أو عبداً إلاالبغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبی صلی الله علیه وسلم: صلوا علی كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل: الكلام فی صلاة الجنازة، ط: سعید)

قال القاضی: مذهب العلماء كافة: الصلاة علی كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا. وعن مالك وغيره: أن الإمام يجتنب الصلاة على مقتول فی حدود وإن أهل الفضل لايصلون على الفساق زجراً لهم. (شرح النووی علی الصحيح للمسلم: ۱/ ۳۱۴، كتاب الجنائز، قبيل كتاب الزكوة، ط: قديمی)

ومن قتل نفسه عمداً يغسل ويصلى عليه على المفتى به عند الحنفية والشافعية.... ورأى قوم كأبی يوسف وابن الهمام أنه لايصلى عليه .... وقال المالكية ايضا: وينبغی لأهل الفضل أن يجتنبوا الصلاة على المبتدعة ومظهری الكبائر ردعاً لأمثالهم.

(الفقه الاسلامی وأدلته: ۲/ ۱۵۰۹، المبحث الثامن، صلاة الجنازة، واحكام الجنائز، الفرض الثالث الصلاة على الميت، اولاً: حكم الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

روتے ہیں آسمان وزمین

''زمین وآسمان روتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۰۶/۱)

روح بدن سے نکل جائے

جب مرنے والے کے بدن سے روح نکل جائے تو اس کی آنکھیں نہایت نرم اورآہستگی سے بند کردی جائیں۔اوراس کا منہ کسی پاک کپڑے کی پٹی سے باندھ دیا جائے،اس طرح کہ وہ پٹی تھوڑی کے نیچے رکھی جائے،اور سر پر لے جاکر اس کے دونوں کنارے باندھ دیے جائیں۔اوراس کے اعضاء سیدھے کردیے جائیں،اور جوڑ نرم کردیے جائیں،اس طرح کہ ہر جوڑ کو اس کی اِنتہا تک پہنچنے کے بعد کھینچ دیا جائے تاکہ صحیح حالت میں ہوجائے۔اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملاکر باندھ دیے جائیں تاکہ ٹانگیں پھیل نہ جائیں۔پھراس کے بعد کوئی چادر اوڑھادیں۔اوراس کے بعد اس کے غسل،تکفین اور جنازہ کی نماز کا انتظام کیا جائے۔اور جلد از جلد دفن کردیا جائے۔(۱)

---

(۱)فإذامات شدلحياه)بعصابة تعمها،وتربط فوق رأسه...وغمض عيناه...ثم يسجى بثوب...... وتوضع يداه بجنبه ...وتلين مفاصله وأصابعه بان يرد ساعده لعضده وساقه لفخذه وفخذ لبطنه ويردها ملينةليسهل غسله وإدراجه في الكفن....وإذا تيقن موته يعجل بتجهيزه. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی:ص:۵۶۳،۵۶۵،کتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،ط:قديمی)

وإذامات تشد لحياه وتغمض عيناه...ثم تمد أعضاؤه ...ويسرع في جهازه.
قوله: تمد أعضاء ه)ای لئلا يبقى مقوسا كما في شرح المنية وفي الإمداد:وتلين مفاصله وأصابعه بأن يرد ساعده لعضده وساقه لفخذه وفخذه لبطنه ويردها ملينة ليسهل غسله وإدراجه في الكفن.(الدر مع الرد:۱۹۳/۲،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب: في أطفال المشركين، ط:سعيد)

(حلبی كبير:ص۵۷۶،۵۷۷،فصل في الجنائز،ط:سهيل اكيڈمی)

روح سب دیکھتی ہے

بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میت مرتی ہے تو اس کی روح ملک الموت کے ہاتھ میں رہتی ہے اور غسل اور کفن دیتے وقت جو کچھ کرتے ہیں وہ سب دیکھتی ہے، اگر اس کو بات کرنے کی طاقت ہوتی تو لوگوں کو رونے اور چلانے سے منع کرتی۔(۱)

روح قبض کرنے سے پہلے

''شجرۃ المنتہیٰ''اور''موت کے وقت چار فرشتے آتے ہیں''عنوان کے تحت دیکھیں۔

روح کا اپنے غسل وغیرہ کو دیکھنا

حضرت ابن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں رہتی ہے، اپنے جسم کو دیکھتی ہے کہ کس طرح اس کو غسل دیا جارہا ہے، اور کس طرح کفن دیتے ہیں۔ کیسے لے کر چلتے ہیں، لاش ابھی غسل کے تختہ پر ہی ہوتی ہے کہ اس سے فرشتے کہتے ہیں کہ لوگ جو تیری تعریف کررہے ہیں سن لے (کہ یہ خوش خبری اگلی نعمتوں کی تمہید ہے)(۲)

---

(۱) وأخرج ابن أبي الدنيا عن بكر بن عبد الله المزني، قال: بلغني أنه مات من ميت يموت والا وروحه في يد ملك الموت، فهم يغسلونه و يكفنونه، وهو يرى مايصنع به أهله، فلو يقدر على الكلام لنهاهم عن الرنة والعويل. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص:١٢٦) باب معرفة الميت من يغسله ويجهزه وسماعه مايقال فيه، ومايقال له، والجنازة مارة، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)
☜ أخرجه أبو نعيم في "الحلية": (۳/۳۴۹)

(۲) ونقل القرطبي عن ابن دينار انه مامن ميت إلا وروحه في يد ملك ينظر إلى بدنه كيف يغسل ويكفن وكيف يمشى به وكيف يقبر قال: ويقال له وهو على سريره اسمع ثناء الناس عليك ذكره. (فيض القدير، ۳/۱۳۳، رقم الحديث: ۲۱۳۴، حرف الألف، ط: دارالحديث، قاهره)
☜ (شرح الصدور للسيوطي: ص: ۳۹، باب معرفة الميت بمن يغسله ويجهزه.. الخ، =

روح کا بدن سے نکل جانا بہتر ہے

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم! جو روح بدن سے نکل جاتی ہے وہ میرے نزدیک میری روح سے بہتر ہے، بلکہ مکھی کی روح جو اس کے بدن سے نکل جاتی ہے وہ بھی میری روح سے بہتر ہے، یہ کلام سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گھبرا گئے، اور پوچھا کہ کیا سبب ہے؟ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے خوف ہے کہیں وہ زمانہ نہ آجائے جس میں میں نیک کام کا حکم نہ کرسکوں اور برے کام کی ممانعت نہ کرسکوں، اس زمانہ میں خیریت نہیں ہے۔(۱)

روح کا بھٹکنا

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص خودکشی کر کے مرجائے تو اس کی روح بھٹکتی پھرتی ہے، اصل روحوں میں جا کر نہیں ملتی۔ یہ بات غلط ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ البتہ خودکشی کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اس کے بعد توبہ کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ زندگی ختم ہوجاتی ہے۔(۲)

---

(۱) [illegible]

[illegible]

(۱) واخرج ابن ابی شیبۃ والخطیب وابن عساکر عن ابی بکرۃ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

روح کا تعلق بدن کے ساتھ

روح کا تعلق بدن کے ساتھ پانچ قسم کا ہے:

پہلا تعلق: روح کا تعلق ماں کے شکم میں، اور یہ تعلق ضعیف ہے۔

دوسرا تعلق: روح کا تعلق پیدا ہونے سے عمر بھر تک، یہ تعلق پہلے سے قوی ہے۔

تیسرا تعلق: روح کا تعلق نیند کی حالت میں، یہ تعلق بہت کمزور اور ضعیف ہے۔ کیونکہ خواب میں روح کا تعلق عالم برزخ سے ہو جاتا ہے، اس لئے بدن کا تعلق ضعیف ہو جاتا ہے، اور خواب وغیرہ جو کچھ انسان دیکھتا ہے وہ اسی عالم برزخ کی سیر کا نتیجہ ہے۔

چوتھا تعلق: برزخ کا جو موت کے بعد ہوتا ہے، اس میں موت کے سبب سے اگرچہ روح بدن کو چھوڑ دیتی ہے لیکن روح اور بدن میں بالکل جدائی نہیں ہوتی، بلکہ بدن کے ساتھ روح کو ایک قسم کا تعلق اور واسطہ باقی رہتا ہے اور روح کے ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے میں، ایک عالم سے دوسرے عالم میں آنے جانے میں کچھ دیر نہیں ہوتی، پلک مارنے میں آتی اور چلی جاتی ہے، جس طرح سویا ہوا آدمی خواب دیکھتا ہے کہ آن کی آن میں اس کی روح عالم دنیا کی سیر کر لیتی ہے اور عجائبات دیکھتی ہے اور دم کے دم میں آجاتی ہے، اس تعلق کی وجہ سے قبر کی زیارت مسنون ہوئی، زیارت کرنے والوں کا سلام روح سنتی ہے اور جواب دیتی ہے، یہ تعلق قیامت تک باقی رہتا ہے۔

= المیت فیتذاکران ویتعارفان، قال: فترج روح الحی إلی جسده فی الدنیا إلی بقیة أجلها وترید روح المیت ان ترجع إلی جسده فتجلس. (مجموع الفتاوی لابن تیمیه: ۵/ ۲۵۲، شرح حدیث النزول، تفسیر النشاۃ الثانیة، القولان فی آیة (فیمسک التی قضی علیها الموتی، ط: دار الحکمت)

(۲) (کتاب الروح، ص: ۵۰، المسئلة الثانیة، وهی هل تتلاقی أرواح الأحیاء وأرواح الأموات أم لا؟ ط: دار الکتب العلمیه)

پانچواں تعلق: قیامت کے دن کا، جب قبر سے اٹھائے جائیں گے، یہ تعلق نہایت قوی اور کامل ہے کہ کمزور نہیں ہوسکتا اور نہ زائل ہوسکتا ہے، پہلے تعلقات سے اس تعلق کو کوئی نسبت نہیں، کیونکہ اس تعلق کے بعد بدن سڑنے اور گلنے کا نہیں ہوتا، اور نہ نیند آتی ہے نہ موت۔(۱)

روح کا دنیا میں آنا

مردوں کی روح دنیا میں نہیں آتی، اس لیے مردوں کی روح کے بارے میں دنیا میں آنے جانے کا خیال رکھنا غلط ہے۔ کیونکہ جو مردہ نیک کار اور دین دار ہے وہ دنیا میں آنا نہیں چاہتا۔ اور جو مردہ بدکار ہے اسے دنیا میں آنے کی اجازت نہیں مل سکتی ہے۔(۲)

روح کا گھر میں آنا

☆......میت کی روح گھر میں نہیں آتی، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جمعرات کے دن میت کی روح اپنے رشتہ داروں کے گھر آتی ہے، اور ثواب کی امیدوار ہوتی ہے۔ اور جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس جاتی ہے، اس کا کچھ ثبوت نہیں ہے۔ ایسا خیال کرنا

(۱، ۲) وقال (ابن القيم) في موضع آخر: للروح بالبدن خمسة أنواع من التعلق متغائرة، الأولى: في بطن الأم، الثاني: بعد الولاة، والثالث: في حال النوم، فلها به تعلق من وجه و مفارقة من وجه، والرابع: في البرزخ، فإنّها وإن كانت قد فارقته بالموت فإنّها لم تفارقه فراقا كليا بحيث لم يبق لها إليه التفاوت، والخامس: تعلقها به يوم البعث وهو أكمل أنواع التعلقات، ولانسبة لما قبله إليه، إذا لايقبل البدن معه موتا ولا نوما ولافسادا.

وقال في موضع آخر للروح من سرعة الحركة والانتقال الّذى كلمح البصر مايقتضى عروجها من القبر إلى السماء في أدنى لحظة، وشاهد ذلك روح النائم، فقد ثبت ان روح النائم تصعد حتى تخرق السبع الطباق، وتسجد لله بين يدى العرش، ثم ترد إلى جسده في أيسر زمان. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۲۹۹، ۳۰۰) باب مقر الأرواح، ط. المكتبة التوفيقية، مصر)

اور عقیدہ رکھنا غلط ہے۔(۱)

☆......روحانی تعلق کی بنا پر مردہ خواب میں نظر آتا ہے، خواب میں نظر آنے کا مکان میں آنے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ بہت سے زندہ لوگوں کو خواب میں دیکھا جاتا ہے، حالانکہ وہ دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں۔ خواب دیکھنے والے کے مکان میں نہیں ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا خواب کا قصہ جدا ہے، ظاہری اجسام کا اتصال اس کے لیے ضروری نہیں ہے۔ عالم ارواح ایک دوسرا عالم ہے، جو اس دنیا سے الگ ہے۔(۲)

(۱) عن سعيد بن جبير: أن أرواح الأحياء وأرواح الأموات تلتقي في المنام فيتعارف منها ماشاء الله أن يتعارف فيمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الأخرى إلى أجسادها إلى انقضاء مدة حياتها. (تفسير النسفي: ص: ۱۰۴۰، سورة الزمر، آيت: ۴۲، ط: دار المعرفه، بيروت)

🗀 عن السدي: (والتي لم تمت في منامها) قال: يتوفاها في منامها قال: فيلتقي روح الحي وروح الميت فيتذاكران ويتعارفان، قال: فترجع روح الحي إلى جسده في الدنيا إلى بقية أجلها وتريد روح الميت أن ترجع إلى جسده فتحبس. (مجموع الفتاوى لابن تيميه: ۴۵۲/۵، شرح حديث النزول، تفسير النشأة الثانية القولان في آية (فيمسك التي قضى عليها الموتى، ط: دار الرحمت)

🗀 (كتاب الروح: (ص: ۵۰)، المسألة الثانية وهي هل تتلاقى أرواح الأحياء وارواح الأموات أم لا؟، ط: دار الكتب العلمية)

🗀 من قال أن أرواح المشائخ حاضرة يكفر. (بزازيه على هامش الهندية: ۳۲۶/۶، كتاب الفاظ تكون اسلام أو كفراً أو خطأ، الثاني فيما يتعلق بالله، ط: رشيديه)

(۲) عن سعيد بن جبير: أن أرواح الأحياء وأرواح الأموات تلتقي في المنام فيتعارف منها ماشاء الله أن يتعارف فيمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الأخرى إلى أجسادها إلى انقضاء مدة حياتها. (تفسير النسفي: ص: ۱۰۴۰، سورة الزمر، آيت: ۴۲، ط: دار المعرفه، بيروت)

🗀 عن السدي: (والتي لم تمت في منامها) قال: يتوفاها في منامها قال: فيلتقي روح الحي وروح الميت فيتذاكران ويتعارفان، قال: فترجع روح الحي إلى جسده في الدنيا إلى بقية أجلها وتريد روح الميت أن ترجع إلى جسده فتحبس. (مجموع الفتاوى لابن تيميه: ۴۵۲/۵، شرح حديث النزول، تفسير النشأة الثانية القولان في آية (فيمسك التي قضى عليها الموتى، ط: دار الرحمت)

🗀 (كتاب الروح: (ص: ۵۰)، المسألة الثانية وهي هل تتلاقى أرواح الأحياء وارواح الأموات أم لا؟، ط: دار الكتب العلمية)

🗀 من قال أن أرواح المشائخ حاضرة يكفر. (بزازيه على هامش الهندية: ۳۲۶/۶، كتاب الفاظ تكون اسلام أو كفراً أو خطأ، الثاني فيما يتعلق بالله، ط: رشيديه)

روح کے چار مکان ہیں

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ روح کے چار مکان ہیں، اور ان چاروں مکان میں اس کا گزر ہوتا ہے:

پہلا مکان: ماں کا پیٹ، یہ مکان نہایت تنگ قید خانہ ہے، اور اس میں سخت اندھیرا ہے۔

دوسرا مکان: دنیا ہے، جس میں پیدا ہوا، اور اچھے بُرے کام کئے۔

تیسرا مکان: عالم برزخ، یعنی موت کے بعد سے قیامت تک، اور یہ مکان دنیا سے بہت زیادہ بڑا ہے، جس طرح دنیا ماں کے پیٹ سے بڑی ہے۔

چوتھا مکان: جس کے بعد کوئی دوسرا مکان نہیں، وہ آخرت کا مکان ہے، یعنی جنت یا جہنم۔(۱)

= ☞ أن تتذكر أمر النائم وإنه قد يرىٰ في نومه حية تلدغه وهو يتألم بذلك حتى تراه ربما ... ح ويعرق جبينه وقد ينزعج من مكانه كل ذالك يدركه من نفسه ويتأذى به كمايتاذى اليقظان وهو يشانده وأنت ترىٰ ظاهره ساكتاً، ولاترى حواليه حية ولاعقربا والحية موجودة في حقه، والعذاب حاصل ولكنه في حقك غير مشاهد. (حجة الله البالغة ۱/ ۱۴، المبحث الأول في أسباب التكليف والمجازاة، باب ذكر عالم المثال، ط: كتبخانه رشيديه دهلى)

(۱) فائدة: قال ابن القيم: للنفس أربعة دور، كل دار أعظم من التى قبلها، الأولىٰ: بطن الأم، وذلك محل الحصر والضيق والغم والظلمات الثلاث.

والثانية: هذه الدار التى نشات فيها والفتها واكتسبت فيها الخير والشرّ.

والثالثة: دار البرزخ، وهى أوسع من هذه الدار و أعظم ونسبة هذه الدار إليها كنسبة الدار الأولىٰ إلى هذه.

والرابعة: الدار التى لادار بعدها، دار القرار، الجنة أو النّار، ولها فى كل دار من هذه الدور حكم، وشأن غير شأن الأخرىٰ. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۳۱۶) باب مقر الأرواح، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

روحوں کا ایک دوسرے سے ملنا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے جو مدینہ منورہ سے بہت دور قسطنطینیہ میں مدفون ہیں، روایت کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے: جب مومن کی روح قبض کی جاتی ہے، تو اللہ کے بندوں میں سے رحمت کے اہل حضرات اس سے اس طرح ملتے ہیں جس طرح تم دنیا میں خوش خبری دینے کے لیے ملتے ہو، وہ سب اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اور ایک دوسرے سے کہتے ہیں: ذرا اس کو آرام کر لینے دو، اس لیے کہ یہ سخت تکلیف برداشت کر کے آیا ہے۔ فرمایا: وہ اس سے پوچھتے ہیں فلاں کیسا ہے؟ فلانی کیسی ہے؟ کیا اس نے شادی کی یا نہیں؟ جب کسی ایسے شخص کے بارے میں پوچھتے ہیں جس کا انتقال ہو چکا ہو تو وہ کہتا ہے: اس کا تو پہلے انتقال ہو چکا ہے۔ اس پر وہ کہتے ہیں: "انا للہ وانا الیہ راجعون" اس کو اس کے ٹھکانے جہنم میں لے جایا گیا ہے، جو بہت برا ٹھکانہ اور بہت ہی بری جگہ ہے۔ فرمایا: پھر ان کے سامنے اس کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ اگر اچھے اعمال ہوتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور اسے خوش خبری دیتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ! یہ آپ کے بندے پر آپ کی نعمت ہے، اس لیے اسے کامل و مکمل فرما دیجیے! اور اگر برے اعمال دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: اے اللہ! اپنے بندے کو واپس لے جائیے! (۱)

(۱) ابن المبارک عن ابی ایوب الأنصاری رضی اللہ عنہ قال: إذا قبضت نفس المؤمن تلقاها أهل الرحمة من عباد اللہ تعالیٰ کمایتلقون البشیر فی الدنیا، فیقبلون علیه یسالونه فیقول بعضهم لبعض: أنظروا أخاکم حتی یستریح، فإنه کان فی کرب شدید، قال: فیقبلون علیه فیسألونه: مافعل فلان؟ مافعت فلانة هل تزوجت؟ فإذا سالوه عن الرجل قد مات قبله، فیقول: إنه هلک، فیقولون: إنا للہ وإنا إلیه راجعون، ذهب به إلی أمه الهاویة، فبئست الأم وبئست المربیة، قال: فتعرض علیهم أعماله، فإن رأوا حسنا فرحوا واستبشروا وقالوا: اللهم هذه نعمتک علی عبدک فأتمها، وإن رأوا شرا قالوا: اللهم راجع بعبدک. (التذکرة فی احوال الموتیٰ وامور الآخرہ، ص: ۵۹، باب ماجاء فی تلاقی الأرواح فی السماء والسؤال عن أهل الأرض وفی عرض الأعمال، ط: المکتبة التجاریة مصطفیٰ البار)=

روحوں کی ملاقات

☆ ''مردوں کی ملاقات'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲؍۲۶۲)

☆ ''مردہ کی روح سے سابقہ مردوں کی روحیں ملاقات کرتی ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲؍۲۶۷)

روحیں جمعرات کو گھر نہیں آتیں

''جمعرات کی شام مردوں کی روحیں اپنے گھروں میں نہیں آتیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱؍۲۴۱)

روحیں شب براءت میں نہیں آتیں

''شبِ براءت میں روحیں نہیں آتیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱؍۴۴۵)

= وأخرج ابن أبي شيبة في "المصنف" والحكيم الترمذي وابن أبي الدنيا عن إبراهيم بن ميسرة، قال غزى أبو أيوب القسطنطينية فمرّ بقاصّ وهو يقول: إذا عمل العبد العمل في صدر النهار عرض على معارفه إذا أمسىٰ من أهل الآخرة، وإذا عمل العمل في آخر النهار عرض على معارفه إذا أصبح من أهل الآخرة، فقال أبو أيوب: انظر ما تقول! قال: والله إنّه لكما أقول، فقال أبو أيوب: اللّٰهم إنّي أعوذبک أن تفضحني عند عبادة بن الصامت وسعد بن عبادة فيما عملت بعدهم، فقال القاصّ: والله لايكتب الله ولايته لعبد إلّاستر عوراته وأثنى عليه بأحسن عمله.

وأخرج الحكيم الترمذي وابن أبي الدنيا في "كتاب المنامات" والبيهقي في "شعب الإيمان" عن النعمان بن بشير سمعت رسول الله يقول: الله الله في إخوانكم من أهل القبور، وأنّ أعمالكم تعرض عليهم.

وأخرج ابن أبي الدنيا وابن منده وابن عساكر عن أحمد بن عبدالله بن أبي الحوارى، قال: حدثني أخي محمد بن عبدالله، قال: دخل عبّاد الخواص على إبراهيم بن صالح الهاشمي -وهو أمير فلسطين- ، فقال له إبراهيم: عظني! فقال: قد بلغني إنّ أعمال الأحياء تعرض على أقاربهم من الموتى، فانظر ما يعرض على رسول الله من عملک.'' (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور، (ص ۱۱۴-۱۱۵) باب عرض أعمال الأحياء على الأموات، ط: مطابع الرشيد المدينة المورة، ۱۴۰۳ھ-۱۹۸۳م)

روزہ کی حالت میں مر جائے

اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں مر گیا، اور افطار نہیں کر سکا، تو اس آدمی کے جنازے کی نماز بھی ادا کی جائے گی۔ افطار سے پہلے انتقال ہونے کی وجہ سے گناہ گار نہیں ہوگا، بلکہ ایسی صورت میں اس کو اجر ملے گا۔(۱)

روزہ کی حالت میں مر گیا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزہ رکھا اور اسی حالت میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت تک کے روزہ کا ثواب عطا فرمائے گا۔(۲)

روزہ میت کی طرف سے ادا کرنا

''میت کی طرف سے نماز روزہ ادا کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۳۵۲)

---

(۱) ویزجر لوصبر ومثله سائر حقوقه تعالیٰ کافساد صوم وصلاۃ وقتل صید حرم او فی إحرام وکل ماثبتت فرضیته بالکتاب. اھ (الشامیة، ۲/۴۲۱، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالایفسده، فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم، ط: قدیمی)

أکره المریض والمسافر فإن الإفطار واجب ولایسعه الصوم حتی لو امتنع من الإفطار فقتل یأثم کالإکراه علی أکل المیتة بخلاف ماإذاکان صحیحا مقیما فاکره بقتل نفسه فإنه یرخص له الفطر، والصوم أفضل حتی لوامتنع من الافطار حتی قتل یثاب إلیه لأن الوجوب ثابت حالة الإکراه وأثر الرخصة بالإکراه فی سقوط الاثم بالترک لافی سقوط الواجب کالاکراه علی الکفر کذافی البدائع. (البحر الرائق: ۲/۲۸۳، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید)

(بدائع الصنائع: ۲/۹۶، کتاب الصوم، فصل: واما حکم فساد الصوم، ط: سعید)

(۲) واخرج الدیلمی، عن عائشة ـ رضی اللہ عنہا ـ قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من مات صائما، اوجب اللّٰه له الصیام الی یوم القیامة. (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور: (ص: ۲۸۷) باب احسن الأوقات للموت، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

روزے کا فدیہ

ہر روزے کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے۔ یعنی تقریباً دو کلو گندم یا اس کی قیمت۔ اور قیمت میں فدیہ ادا کرنے کے دن کا اعتبار ہے۔ اس دن گندم کی جو قیمت ہو اس کے حساب سے فدیہ ادا کیا جائے۔ (۱)

اگر رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ اور روزوں کی کوئی نذر و منت مانی ہوئی تھی اور رکھ نہ سکا تو اس کا فدیہ بھی یہی ہے۔ (۲)

رونا

☆......بعض جگہ میت کی جان نکلنے کے وقت کلمہ اور سورۂ یٰسین پڑھنے کے

---

(۱) وهي نصف صاع من بر أو دقيقة أوسويقه ...ويجوز دفع القيمة .

قوله: ويجوز دفع القيمة)قال في التنوير :وجاز دفع القيمة في زكاة وعشروخراج ،وفطرة ونذر وكفارة غير الاعتكاف..اه.(حاشية الطحطاوي مع المراقي،(ص: ۷۲۴)، كتاب الزكاة،باب صدقة الفطر،ط:قديمي)

وهي نصف صاع من بر أوصاع من شعير.....وذكر في الفتاوى أن أداء القيمة أفضل من عين المنصوص عليه وعليه الفتوى.......(عالمگيري،(۱/ ۱۹۱،۱۹۳)كتاب الزكاة،الباب الثامن في صدقة الفطر،ط:رشيديه)

تجب ....نصف صاع....من برأو دقيقة ....ودفع القيمة.....أفضل من دفع العين على المذهب المفتى به.(الدر المختار مع الرد:(ص: ۲/ ۳۶۴،۳۶۶)، كتاب الزكاة،باب صدقة الفطر، مطلب:في مقدار الفطر بالمد الشامي،ط:سعيد)

(۲) والحاصل أن كل ماكان عبادة بدنية فإن الوصي يطعم عنه بعد موته عن كل واجب كالفطرة. (الدر المختار: ۲/ ۴۲۷،كتاب الصوم،باب مايفسد الصوم ومالايفسده،فصل في العوارض، ط: سعيد)

(البحر الرائق: ۲/ ۲۸۵،كتاب الصوم،باب مايفسد الصوم ومالايفسده،فصل في العوارض، ط: سعيد)

(حاشية الطحطاوي على المراقي،(ص: ۴۳۷)، كتاب الصلاة،باب صلوة المريض،فصل:في إسقاط الصلاة والصوم، ط:قديمي)

بجائے عورتیں رونا پیٹنا شروع کر دیتی ہیں، اس سے مریض کو اگر کچھ ہوش ہے تو پریشانی ہوتی ہے، حالانکہ جان نکلتے وقت جو تکلیف ہوتی ہے وہ تمام تکلیفوں سے بڑھ کر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کی تکلیف سے پناہ مانگی ہے۔ پھر رونا پیٹنا شروع کر کے اس کو مزید تکلیف پہنچانا عقلمندی کی بات نہیں ہے۔(۱)

واضح رہے کہ بلند آواز سے رونا، چلانا، ماتم کرنا، اور گریبان پھاڑنا سب حرام اور گناہ ہے۔ البتہ رونا آئے تو چیخے چلائے بغیر آنسوؤں سے رونے میں کوئی

(۱) عن عائشة أنها قالت: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم: وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه بالماء ثم يقول: اللهم أعني على غمرات الموت وسكرات الموت.

عن ابن عمر عن عائشة قالت: ماأغبط أحدابهون موت بعد الذى رأيت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم.

عن عبدالله ابن بريدة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المؤمن يموت بعرق الجبين. (جامع الترمذى: ۱/۱۹۲، ابواب الجنائز، باب ماجاء فى التشديد عند الموت، ط: قديمى)

قوله: المؤمن يموت بعرق الجبين..الخ) في شرح حديث الباب اقوال، قيل: أن عرق الجبين حسا عند الموت من علامات الخير، وقيل: ليس العرق حسا بل المراد انه يكون في الشدة قبل النزع وتكون الشدة كفارة للسيئات. (زهر الربى على هامش الترمذى: (۱/۱۹۲، ۱۹۳)، ابواب الجنائز، باب حدثنا ابن بشار...الخ، ط: قديمى)

(ابن ماجه: (ص: ۱۱۶، ۱۱۷) ابواب الجنائز، باب ماجاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم، ط: قديمى)

ويستحب لأقرباء المحتضر وأصدقائه وجيرانه الدخول عليه) للقيام بحقه وتذكيره وتجريعه..... ويذكرون فضل الله وسعة كرمه ويحسنون ظنه بالله تعالى...... ويتلون عنده سورة يٰس) للأمر به. وفي خبر: "مامن مريض يقرأ عنده ليس إلا مات ريانا وأدخل قبره ريانا واستحسن بعض المتأخرين قراءة سورة الرعد لقول جابر رضى الله عنه: فإنها تهون عليه خروج روحه. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۶۲، ۵۶۳) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمى)

مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

☆......خوشی اور مسرت والی باتوں سے خوش ہونا، اور رنج وغم کی چیزوں سے غمگین اور پریشان ہونا، اور آنکھوں سے آنسو بہانا یہ انسانیت کا کمال ہے۔ اگر کسی کا یہ حال نہ ہو تو یہ اس کا نقص ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک رنج وغم والے حوادث سے رنجیدہ اور غمگین ہو جاتا تھا، اور اس حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بھی بہتے تھے۔(۲)

(۱، ۲) عن اسامة بن زيد قال كنا عند النبى صلى الله عليه وسلم فارسلت اليه احدى بناته تدعوه وتخبره ان صبيا لها أو ابنا لها فى الموت فقال: للرسول إرجع إليها فأخبرها إن لله ماأخذ، وله ماأعطى وكل شئ عنده باجل مسمى، فمرها فلتصبر ولتحتسب، فعاد الرسول فقال: إنها قد اقسمت لتأتينها قال: فقام النبى صلى الله عليه وسلم وقام معه سعد بن عبادة ومعاذ بن جبل وانطلقت معهم فرفع اليه الصبى ونفسه تقعقع كأنها فى شنة ففاضت عيناه فقال له سعد ماهذا يارسول الله ؟قال هذه رحمة جعلها الله فى قلوب عباده وإنما يرحم الله من عباده الرحماء.

🗀 قوله: ففاضت عيناه فقال له سعد ماهذا يارسول الله.....الخ)معناه ان سعدا ظن ان جميع انواع البكاء حرام وأن دمع العين حرام وظن أن النبى صلى الله عليه وسلم نسى فذكره فاعلمه النبى صلى الله عليه وسلم :ان مجرد البكاء ودمع العين ليس بحرام ولا مكروه بل هو رحمه وفضيلة وإنما المحرم النوح والندبة والبكاء المقرون بهما أوبأحدهما كما سيأتى...... وفى الحديث الآخر :العن تدمع والقلب يحزن لانقول مايسخط الله ......وبعد صفحة قال....) واجمعوا على اختلاف مذاهبهم على أن المراد بالبكاء ههنا البكاء بصوت ونياحة لا مجرد دمع العين.(الصحيح للمسلم مع شرح النووى: ۱/ ۳۰۱، ۳۰۲، كتاب الجنائز، لابأس بغيض العين من الدمع والحزن....الخ، ط:قديمى)

🗀 وانا بفراقك ياإبراهيم لمحزونون)أى طبعاً وشرعاً وفيه اشارة إلى أن من لم يحزن فمن قساوة قلبه، ومن لم يدمع فمن قلة رحمته ،فهذا الحال أكمل عندأرباب الكمال من حال من مات له ولد من المشائخ فضحک فإن العدل أن يعطى كل ذى حق حقه.

🗀 وفى رواية سندها حسن يارسول الله أتبكى أولم تنه عن البكاء؟فقال لا ولكنى نهيت عن النوح. (مرقاة المفاتيح: ۴/ ۱۷۷، كتاب الجنائز ،باب البكاء على الميت، الفصل الاول، ط: رشيديه)

🗀 (عون المعبود: ۲/ ۱۴۱۸، كتاب الجنائز ،باب فى البكاء على الميت،ط: دارابن حزم)

رونا آواز کے بغیر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر سب سے زیادہ راضی ہونے والے، اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد کرنے والے تھے، اس کے باوجود اپنے صاحبزادے ابراہیم پر محبت، شفقت اور قلبی رقت کی وجہ سے رودیے۔ مگر اس حالت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک اللہ تعالیٰ کی رضا اور شکر سے بھرا ہوا تھا اور زبان اس کے ذکر اور تعریف میں مشغول تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ آواز کے ساتھ رونا منع ہے، آواز کے بغیر رونا منع نہیں ہے۔(۱)

ریتیلی زمین میں لحد بنانا

اگر ریتیلی زمین میں قبر قائم نہیں رہتی ہے تو ضرورت کی وجہ سے ہر جانب لحد میں کچی اینٹیں رکھنا نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) عن انس قال: دخلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابى سيف القين، وكان ظئراً لابراهيم، فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبله وشمه،ثم دخلنا عليه بعد ذالك،وابراهيم يجود بنفسه، فجعلت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تذرفان ،فقال له عبد الرحمن بن عوف: وأنت يارسول الله؟فقال:ياابن عوف إنها رحمة ثم أتبعها بأخرى،فقال:إن العين تدمع، والقلب يحزن، ولانقول إلا مايرضى ربنا ،وإنا بفراقك ياإبراهيم لمحزونون.متفق عليه. (مشكاة المصابيح:(ص: ۱۵۰)، كتاب الجنائز،باب البكاء على الميت،الفصل الأول، ط: قديمى)

(الصحيح للمسلم، ۲/ ۲۵۴، كتاب الفضائل ،باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال......الخ. ط: قديمى)

ما افاده الحديث من جواز البكاء،ولو بعد الموت لكن من غير نوح ورفع صوت نقل جماعة فيه الإجماع.(مرقاة المفاتيح: ۴/ ۱۸۰، كتاب الجنائز،باب البكاء على الميت،الفصل الاول، ط: رشيديه)

(۲) ويسوى اللبن عليه والقصب، لاالآجر) المطبوخ والخشب لوحوله، أما فوقه فلايكره ابن ملك.=

= قوله: لوحوله)قال فی الحلية: وكرهوا الآجر والواح الخشب، وقال الإمام التمرتاشی: هذا إذا كان حول الميت، فلو فوقه لايكره لانه عصمة من السبع وقال مشايخ بخاری: لايكره الآجر فی بلدتنا للحاجة إليه لضعف الأراضی. (الدر المختار مع الرد: ۲/۲۳۶، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی دفن الميت، ط: سعيد)

ويسوى اللبن عليه والقصب.....لاالآجر والخشب) لأنهما لإحكام البناء والقبر موضع البلاء.......أطلق المصنف فی منعهما، وقيده الامام السرخسی بأن لايكون الغالب على الاراضی النزو والرخاوة فإن كان فلابأس بهما كاتخاذ تابوت من حديد لهذا. (البحر الرائق: ۲/ ۱۹۳، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلوته، ط: سعيد)

(حاشية الطحطاوی على المراقی: (ص: ۶۱۰)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: فی حملها ودفنها، ط: قديمی)

ز

زانی کے جنازہ کی نماز

☆......اگر کوئی مسلمان زنا کرنے کی حالت میں مرجائے تو وہ شخص فاسق اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔ کافر نہیں ہے۔ اس لیے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔

☆......امام اور علماء زانی اور زانیہ کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں۔ عام مسلمان جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیں۔ (۱)

زکاۃ

زکاۃ جتنے سال کی رہ گئی ہے اس کا حساب کر کے پورا پورا ادا کرنا لازم ہے۔ اس کا کوئی فدیہ یا کفارہ نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) فکل مسلم مات بعد الولادہ یصلی علیہ صغیرا کان أو کبیرا ذکرا کان أو أنثی حرا کان أو عبداً إلا البغاۃ وقطاع الطریق ومن بمثل حالھم لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: صلوا علی کل بر وفاجر. (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۱، کتاب الصلاہ، باب صلاۃ الجنازۃ، فصل: الکلام فی صلاۃ الجنازۃ، ط: سعید)

قال القاضی: مذھب العلماء کافۃ: الصلاۃ علی کل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسہ وولد الزنا، وعن مالک وغیرہ: ان الامام یجتنب الصلاۃ علی مقتول فی حدود وان أھل الفضل لا یصلون علی الفساق زجراً لھم. (شرح النووی علی المسلم: ۱/ ۳۱۴، قبیل کتاب الزکاۃ، ط: قدیمی)

ومن قتل نفسہ عمداً یغسل ویصلی علیہ علی المفتی بہ عند الحنفیۃ والشافعیۃ..... ورأی قوم کأبی یوسف وابن الھمام أنہ لا یصلی علیہ........ وقال المالکیۃ ایضا: وینبغی لأھل الفضل أن یجتنبوا الصلاۃ علی المبتدعۃ ومظھری الکبائر ردعا لأمثالھم. (الفقہ الاسلامی وأدلتہ: ۲/ ۵۰۹، المبحث الثامن، صلاۃ الجنازۃ، الفرض الثالث، الصلاۃ علی المیت، اولا: حکم الصلاۃ علی المیت، ط: مکتبہ رشیدیہ)

(۲) والحاصل أن کل ما کان عبادۃ بدنیۃ فإن الوصی یطعم عنہ بعد موتہ عن کل واجب کالفطرۃ والمالیۃ کالزکاۃ یخرج ... المقدر الواجب. (الدر المختار، ۲/ ۴۲۷، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، فصل فی العوارض المبیحۃ لعدم الصوم، ط: سعید)

البحر الرائق: ۲/ ۲۸۵، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، فصل فی العوارض، ط: سعید)

حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۴۳۷)، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، فصل: فی اسقاط الصلاۃ والصوم، ط: قدیمی)

زکاۃ سے قبرستان کا احاطہ بنانا

زکاۃ کی رقم سے قبرستان کا احاطہ وغیرہ بنانا جائز نہیں ہے۔اس سے زکاۃ ادا نہیں ہوگی۔(۱)

زم زم چھڑکنا

میت کو غسل دے کر کفن دینے کے بعد کفن پر تبرک کے لیے زمزم چھڑکنا جائز ہے۔کیونکہ میت اور کفن دونوں پاک ہیں۔

زم زم سے تر کیا ہوا کفن

زم زم سے تر کر کے خشک کیا ہوا کپڑا برکت حاصل کرنے کی غرض سے کفن میں استعمال کرنا درست ہے۔اس میں بے ادبی اور بے احترامی جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) ویشترط أن یکون الصرف تملیکا لاإباحه کما مر ولایصرف إلی بناء نحو مسجد ولاإلی کفن میت وقضاء دینه.

(قوله:نحو مسجد) کبناء القناطیر والسقایات واصلاح الطرقات وکری الأنهار، والحج والجهاد وکل مالاتملیک فیه. (الدر مع الرد: (۲/۳۴۴) کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ط: سعید)

قوله:ربناء مسجد وتکفین میت وقضاء دینه وشراء قن لیعتق)بالجر بالعطف علی ذمی والضمیر فی دینه للمیت وعدم الجواز لانعدام التملیک الذی هو الرکن فی الاربعة....الخ (البحر الرائق: ۲/ ۲۴۳، کتاب الزکاۃ ،باب المصرف،ط:سعید)

تاتارخانیه:۲/۲۰۵،کتاب الزکاۃ ،الفصل الثامن فی المسائل المتعلقة بمن توضع فیه الزکاۃ، ط: قدیمی)

(۲) ثم یمسح به(أی بماء زمزم)وجهه ورأسه ویصب علی رأسه قلیلاً منه إن تیسر له ذلک، والتوضؤ بماء زمزم والاغتسال به جائز.(مناسک ملا علی القاری:(۶۳۰)،کتاب ادعیة الحج، الدعاء عند شرب ماء زمزم ،ط:إدارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

(فائدة) یجوز الوضوء والغسل بماء زمزم عندنا من غیر کراهة،بل ثوابه اکثر،وفصل صاحب لباب المناسک آخر الکتاب فقال: یجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم إن کان علی طهارة للتبرک.(حاشیة الطحطاوی علی المراقی:(ص: ۲۱، ۲۲)،کتاب الطهارة،ط:قدیمی)=

زمین پر ننگے پاؤں کھڑا ہونا

''ننگے پاؤں زمین پر کھڑا ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲، ۳۴۴)

زمین چالیس دن تک روتی ہے

ابو یعلی اور ابن ابی الدنیا نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی ایک لمبی حدیث روایت کی ہے، اس میں ایک جزءیہ ہے کہ جب ملک الموت روح قبض کرلیں گے، تو روح بدن سے کہے گی، اللہ تجھ کو نیک بدلہ دے کہ اس کی عبادت کرنے میں تو میرا مددگار تھا، اور برائی کی طرف سے مجھ کو روکتا تھا، آج کا دن تجھ کو مبارک ہو، تو نے نجات پائی اور مجھ کو بھی نجات دی، اسی طرح یہی بات بدن بھی روح سے کہے گا۔

آپ نے فرمایا: اس وقت اس میت کے انتقال ہونے پر چالیس دن تک زمین کا ہر حصہ روئے گا، جس پر اس نے عبادت کی تھی، اور آسمان کے وہ سب دروازے روئیں گے جن سے اس کے نیک عمل اوپر کو جاتے تھے اور جن سے اس کی روزی نازل ہوتی تھی۔(۱)

= قال فی الأسرار المحمدية: لو وضع شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم أو عصاه أو سوطه على قبر عاص، لنجاذلک العاصی ببرکات تلک الذخيرة من العذاب...... ومن هذاالقبيل ماء زمزم والكفن المبلول به وبطانة استار الكعبة والتكفين بها. (تفسير روح البيان: ۳، ۲٦۲، سورة التوبة، رقم الآية، ۸۴، ط: دار احياء التراث العربی)

(۱) وأخرج أبو يعلى فی مسنده، وبن أبی الدنيا، من طريق يزيد الرقاشی، عن أنس، عن تميم الداری عن النبیّ ﷺ ...... فإذا قبض ملک الموت روحه يقول الروح للجسد: جزاک الله عنی خيرًا، لقد كنت بی سريعًا إلى طاعة الله تعالىٰ، بطيئًا لی عن معصيته، فهنيئا لک اليوم، فقد نجوت ونجيت، ويقول الجسد للروح مثل ذلک، قال: وتبكی عليه بقاع الأرض الّتی كان يطيع الله عليها، وكل باب من السماء كان يصعد منه عمله وينزل منه رزقه أربعين ليلة الخ. (شرح الصدور بشرح حال الموتٰى والقبور: (ص: ۷۹، ۸۰) باب من يحضر الميت من الملائكة وغيرهم، ومايراه المحتضر ومايقال له، ومايبشر به المؤمن وينذر به الكافر، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

زمین وآسمان روتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر انسان کے واسطے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں، ایک دروازہ سے اس کے نیک اعمال جاتے ہیں اور دوسرے دروازہ سے اس کی روزی نازل ہوتی ہے، پس جب مومن بندہ مرتا ہے تو یہ دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے سوال کیا کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں: ''فما بكت عليهم السماء والأرض'' یعنی نہیں روئے ان پر آسمان اور زمین، اور پوچھا کہ کیا آسمان وزمین کسی پر روتے ہیں؟، فرمایا کہ ہاں! ہر ایک کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں۔ ایک دروازے سے ان کی روزی آتی ہے، دوسرے دروازے سے نیک عمل جاتا ہے، پس جب مومن روتا ہے تو اس کے آسمان کے دونوں دروازے بند ہوجاتے ہیں، جس سے روزی آتی تھی اور جس سے نیک عمل جاتا تھا، یہ دونوں دروازے اس پر روتے ہیں، اور جس زمین پر نماز پڑھا کرتا تھا وہ زمین اس کا مصلّی نہیں دیکھتی، اور اللہ کا ذکر نہیں سنتی، تو اس پر روتی ہے، فرعون کی قوم کے نیک اعمال نہیں تھے، نہ زمین پر نہ ایسے کہ آسمان کی طرف جائیں تو یہ دروازے ان پر نہیں روتے تھے، اس روایت کو ابن جریر نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔

☆ شریح حضرمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن بندہ سفر میں مرجاتا ہے، اور اس پر کوئی رونے والا نہیں رہتا ہے تو آسمان وزمین روتے ہیں، اور آپ نے یہ آیت پڑھی: ''فما بكت عليهم السماء والأرض'' پھر آپ نے فرمایا، کافر کے مرنے پر یہ نہیں روتے۔

اور مجاہد سے روایت ہے کہ مومن کے مرنے سے زمین و آسمان چالیس دن تک روتے ہیں۔

اور عطا، خراسانی سے روایت ہے کہ مومن جس نے جس جس زمین پر سجدہ کیا ہے وہ زمین قیامت کے دن اس کے واسطے گواہی دے گی، اور اس کے مرنے پر روئے گی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چالیس دن تک زمین مومن پر روتی ہے۔ (۱)

زندگی کا دارو مدار سانس پر ہے

''زندگی کیا ہے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۰۸/۱)

---

(۱) قال اللّٰہ تعالیٰ : ﴿ فما بکت علیهم السماء والأرض ﴾

وأخرج الترمذی وأبو نعیم وأبو یعلی وابن أبی الدنیا وابن أبی حاتم، عن أنس - ﷺ - قال : "ما من إنسان إلّا له بابان فی السماء، باب یصعد عمله فیه، و باب ینزل منه رزقه، فإذا مات العبد المؤمن بکیا علیه.

وأخرج ابن جریر، عن ابن عباس أنّه سئل عن قوله تعالیٰ : ﴿ فما بکت علیهم السماء والأرض ﴾ هل تبکی السماء والأرض علی أحد؟ قال : نعم أنّه لیس أحد من الخلائق إلاّ له باب فی السماء ینزل رزقه منه، وفیه یصعد عمله، فإذا مات المؤمن فأغلق بابه من السماء الّذی کان یصعد عمله فیه، وینزل منه رزقه، فقد بکی علیه، وإذا فقده مصلاه من الأرض الّذی کان یصلی فیه، ویذکر اللّٰہ فیه، بکت علیه، وأن قوم فرعون لم یکن لهم فی الأرض آثار صالحة، ولم یکن یصعد إلی اللّٰہ منهم خیر، فلم تبک علیهم السماء والأرض.

وأخرج ابن جریر وابن أبی الدنیا والبیهقی فی الشعب عن شریح ابن عبید الحضرمی، قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ : ما مات مؤمن ف غربة غابت عنه فیها بواکیه، الاّ بکت علیه السماء والأرض، ثم قرأ : ﴿ فما بکت علیهم السماء والأرض ﴾ ثم قال : أنّهما لایبکیان علی کافر.

وأخرج سعید بن منصور وأبو نعیم عن مجاهد، قال : ما من مؤمن یموت إلاّ تبکی علیه الأرض أربعین صباحًا.

وأخرج أبو نعیم عن عطاء الخراسانی، قال : ما من عبد یسجد للّٰہ سجدة فی بقعة من بقاع الأرض، الاّ شهدت له یوم القیامة وبکت علیه یوم موت الخ . (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور :(ص: ۱۲۹ ــ ۱۳۱) باب بکاء السماء والأرض علی المؤمن إذ مات، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

زندگی کیا ہے؟

زندگی ایک مختصر خواب کی طرح ناپائیدار ہے، صرف سانس کی آمدورفت پر زندگی کا دارومدار ہے۔ ممکن ہے، بلکہ یقین ہے کہ معمولی وجہ یا بیماری سانسوں کی آمدورفت کوختم کردے۔ اور دنیا اور دین کی ساری امیدیں ختم ہوجائیں۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں آخرت کا سامان جمع کرے۔ اگر اس نے اپنی صحت وتندرستی کے زمانہ میں اس کی طرف توجہ نہیں کی تو کم سے کم بیماری کے ایام میں اگر ہوش وحواس باقی ہے تو عبادات اور علاج کے ساتھ ساتھ صدقہ خیرات بھی کرے اور کارِ خیر میں حصہ لے، تا کہ آخرت میں کام آئے۔ جیسا کہ مواعظ کی کتابوں میں ہے:

"خير المال ماأنفق في سبيل الله." (۳)

بہترین مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

---

(۳) خير المال ما أنفق في سبيل الله وما وقى به المؤمن عرضه . (مفتاح الأفكار للتاهب لدار القرار...... لأبي محمد عبد العزيز بن محمد بن عبد الرحمٰن المتوفى ۱۴۲۲ھ : (۲۳/۳) فصل..... موعظة (۲۹۱) خير المال ما أنفق في سبيل الطاعة ق شره ما أنفق في سبيل اللهو والهذيان.

□ يوميات شامية لمحمد بن عيسىٰ بن محمود بن كنان المتوفى ۱۱۵۳ھ، (۱۳۴/۱) من كلام الإمام على حرف الخاء .

□ داووا مرضاكم بالصدقة فانها تدفع عنكم الامراض والاعراض. (فيض القدير: ۵۷۹/۳، حرف الدال، رقم الحديث: ۴۱۰۱۵، ط: دار الحديث، قاهره)

□ (كنز العمال: ۲۳/۱۰، الكتاب الثالث فى حرف الطاء، كتاب الطب والرقى والطاعون، الباب الاول فى الطب، الفصل الاول فى الترغيب، رقم الحديث: ۲۸۱۸۱، ط: اداره تاليفات اشرفيه).

□ (السنن الكبرى للبيهقى: ۳۸۲/۳، كتاب الجنائز، باب وضع اليدين على المريض، رقم الحديث: ۶۸۳۲، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

□ عن الأسود عن عبدالله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حصنوا اموالكم بالزكاة، وداووا مرضاكم بالصدقة، واعدوا للبلاء الدعاء. (المعجم الكبير للطبرانى (۱۲۸/۱۰) رقم الحديث: ۱۰۱۹۶، ط: مكتبة العلوم والحكم، الموصل الطبعة الثانية، ۱۴۰۴ھ)=

صحت کی حالت میں جو شخص عمل کا پابند ہوگا تو بیماری یا سفر کی وجہ سے عمل نہ کر سکنے کے باوجود اس کے نامۂ اعمال میں اس عمل کا ثواب مسلسل لکھا جاتا رہیگا۔(۱)

زندگی میں اپنے لیے قبر بنانا

☆......موت سے پہلے زندگی میں اپنی ذاتی زمین میں قبر تیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

☆......اگر قبرستان عام لوگوں کو دفن کرنے کے لیے وقف ہے تو اس میں زندگی میں اپنے لیے قبر تیار کرنا درست نہیں، کیونکہ زمین اس کی ملکیت نہیں ہے۔

☆......اگر قبرستان عام لوگوں کو دفن کرنے کے لیے وقف ہے اور اس میں

= عن الاسود بن يزيد عن عبدالله، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: داووا مرضاكم بالصدقه، وحصنوا اموالكم بالزكاة. (السنن الكبرى (۳/۳۸۲) كتاب الجنائز، باب وضع اليد على المريض، رقم الحديث: ۶۸۳۲، ط: مجلس دائره المعارف، هند، الطبعة الاولى ۱۳۴۴ هج)

(۱) عن ابى موسى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا مرض العبد أو سافر كتب له بمثل ماكان يعمل مقيما صحيحا. رواه البخارى.

(مشكاة المصابيح: (ص: ۱۳۵)، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض، الفصل الاول، ط: قديمى)

(صحيح البخارى: ۱/ ۴۲۰، كتاب الجهاد، باب مايكتب للمسافر مثل ماكان يعمل فى الاقامة، ط: قديمى)

(الشامية: ۲/ ۳۷، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: المسائل الستة الشرعية، ط: سعيد)

(۲) ومن حفر قبراً لنفسه فلابأس به ويؤجر عليه كذافى التاتارخانية.

(عالمگيرى: ۱/ ۱۶۶، كتاب الصلاة، الباب الحادى و العشرون فى الجنائز، الفصل السادس فى القبر والدفن... الخ، ط: رشيديه)

ومن حفر لنفسه قبراً فلابأس به و يؤجر عليه. كذا عمل عمر بن عبدالعزيز و الربيع ابن خيثم وغيرهما ذكره فى التاتارخانية.

(حلبى كبير: (ص: ۶۱۰)، فصل فى الجنازة، قبيل فصل فى احكام المسجد، ط: سهيل اكيڈمى)

الدر مع الرد: ۲/ ۲۴۴، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى إهداء ثواب القراءة للنبى صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد)

کوئی شخص اپنے لیے قبر کھدوا کر محفوظ چھوڑ دے، اور کوئی دوسرا شخص اس میں اپنے میت کو دفن کر دے تو اس صورت میں بھی دفن کرنے والے کو صرف قبر کھودنے کی اجرت ادا کرنی پڑے گی۔ قبر کھدوانے والے کو نعش نکلوانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور اگر قبر نہیں کھودی صرف اپنے لیے دل میں یہ خیال کر لیا کہ یہاں دفن ہوں گا، اس صورت میں دوسری میت کو دفن کرنے والے سے کچھ بھی لینے کا حق نہیں ہوگا۔

☆......اگر کسی نے اپنے ذاتی زمین میں قبر بنائی، اور اس کی اجازت کے بغیر دوسری میت کو دفن کر دیا گیا، اس صورت میں زمین کے مالک کو یہ حق ہوگا کہ اپنی زمین سے دوسروں کی میت کو نکلوا دے۔

☆......اگر کسی شخص نے اپنی زندگی میں عام قبرستان میں اپنی قبر کے لیے زمین قیمت دے کر خرید لی، اور اس جگہ کسی دوسرے مردے کو دفن کر دیا گیا، تو اس مردہ کو نکلوانے کا اختیار نہیں ہوگا، البتہ جتنی قیمت دے کر زمین خریدی تھی اتنی قیمت واپس لینے کا اختیار ہوگا۔(۱)

---

(۱) إذا حفر قبراً في غير ملكه ليدفن فيه ميتاله فدفن غير ميته لاينبش القبر ولكن يضمن قيمة حفره وكان فيه رعاية الحقين،وإن دفن الميت في أرض غيره بغير إذن المالك فالمالك بالخيار إن شاء أمر بإخراج الميت ،وإن شاء سوى الأرض فيها.(تاتارخانيه:۵/كتاب الوقف، الفصل الثاني والعشرون في المسائل التي تعود إلى الرباطات والمقابر والخانات..الخ، ط: قديمي)

(المحيط البرهاني:(۹/۱۴۵،۱۴۶)، كتاب الوقف ،الفصل الثاني والعشرون في المسائل التي تعود إلى الرباطات والمقابر والخانات...الخ،ط:ادارة القرآن)

(عالمگیری: ۲/ ۴۷۲، كتاب الوقف،الباب الحادي عشر في المسجد ومايتعلق به ...الخ، مطلب:يجوز وقف البناء وحده في مسألة القنطرة،ط:رشيديه)

رجال حفر قبراً فارادوا دفن ميت آخر فيه، إن كانت المقبرة واسعة يكره وإن كانت ضيقة جاز ولكن يضمن ماانفق صاحبه فيه.(هنديه،(۱/۱۶۶)كتاب الصلاة،الباب الحادي والعشرون في الجنائز،الفصل السادس في الوقت والنقل،ط:رشيديه)

(التتارخانيه،(۲/۱۸۰)كتاب الصلاة،الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات،ط:ادارة القرآن)

زندگی میں فدیہ دینا

اگر مرض یا بڑھاپے کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں اور آئندہ بھی شفایاب ہو کر طاقت ور ہونے کی امید نہیں، تو زندگی کے آخری اسٹیج پر روزوں کا فدیہ دینا درست ہے، لیکن نماز کا فدیہ زندگی میں دینا درست نہیں ہے اور نمازیں اس فدیہ سے معاف نہیں ہوں گی، کیونکہ نماز میں یہ وسعت ہے کہ اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے، اور اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھے، اور اگر رکوع سجود کے ساتھ پڑھ نہیں سکتا تو اشارہ سے پڑھے۔(۱)

(۱) ولو فدى عن صلاته في مرضه لايصح بخلاف الصوم)....وفي القنية :ولا فدية في الصلاة في حالة الحياة بخلاف الصوم.قلت: وجه ذلك أن النص إنما ورد في الشيخ الفاني أنه يفطر ويفدي في حياته حتى إن المريض والمسافر إذاأفطر يلزمه القضاء إذاأدرك أياماآخر وإلا فلاشيء عليه..... (الدر مع الرد: ۲/۷۴، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب: في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل،ط:سعيد)

(البحر الرائق: ۲/۱۶۱، كتاب الصلاة،باب صلاة المريض،ط:سعيد)

فإن تحقق عجزه قبل الموت عن أداء الصوم وقضائه فيفدي في حياته ولايتحقق عجزه عن الصلاة لأنه يصلي بما قدر ولومؤمياًبرأسه...(من تعذر عليه القيام)أي كله (لمرض)حقيقي وحدُّه أن يلحقه بالقيام ضرر به يفتى ....أو حكمي .....صلى قاعداً..... بركوع وسجود.....(وإن تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف،(لاالقيام أومأ)بالمهز(قاعداً)....ويجعل سجوده أخفض من ركوعه)لزوماً... (وإن تعذر القعود)ولوحكماً(أومأ مستلقيا)على ظهره (ورجلاه نحوالقبلة...أو على جنبه الأيمن) أو الأيسر وجهه إليها(والأول أفضل)على المعتمد. (الدرالمختار مع الرد: ۲/۹۵،۹۶،۹۷، ۹۸، ۹۹، كتاب الصلاة،باب صلاة المريض، ط: سعيد)

(الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۴۹۷، كتاب الصلاة،مباحث صلاة المريض كيف يصلي، ط: دار الفكر، بيروت)

(الهندية: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة،الباب الرابع في صلاة المريض،ط:رشيديه)

(وفي اليتيمة: سئل الحسن بن علي رضي الله عنهما، عن الفدية عن الصلاة في مرض الموت هل يجوز؟ فقال:لا .وسئل حمير الوبري وأبويوسف بن محمد: عن الشيخ الفاني هل تجب عليه الفدية عن الصلوات كماتجب عليه عن الصوم وهو حي، فقال لا،كذافي التاتارخانيه. (عالمگيرى: ۱/۱۲۵، كتاب الصلاة،الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت،مسائل متفرقه، ط: رشيديه)

البتہ اس کے مرنے کے بعد جو نمازیں اس کے ذمہ رہ جائیں یا روزے رہ جائیں اور فدیہ دینے کی وصیت کرے اور مال بھی چھوڑے تو اس کے وارثوں کے ذمہ فدیہ ادا کرنا ضروری ہے۔(۱) اور اس کا حکم زکاۃ کی مانند ہے۔ یعنی فدیہ کی رقم کسی مستحق زکاۃ آدمی کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے۔ اگر یہ رقم دینی مدارس کے غریب طلبہ کے لیے دی جائے تو ثواب زیادہ ملے گا۔ کیوں کہ علمِ دین کے طلبہ کی امداد کرنا صدقہ جاریہ ہے۔(۲)

زندگی میں کفن تیار کرنا

زندگی میں اپنے لیے کفن تیار کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) ولو مات وعليه صلوات فائته وأوصى بالكفارة يعطى لكل صلوة نصف صاع من بر كالفطرة وكذا حكم الوتر والصوم.(الدر المختار: ۷۲/۲،۷۳، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب: في اسقاط الصلاة عن الميت، ط:سعيد)

إذا مات الرجل وعليه صلوات فائته فأوصى بأن تعطى كفارة صلوته تعطى لكل صلوة نصف صاع من بر، وللوتر نصف صاع، ولصوم يوم نصف صاع من ثلث ماله. (عالمگيرى: ۱۲۵/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، مسائل متفرقه، ط:رشيديه)

مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص:۴۳۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، فصل: فى اسقاط الصلاة والصوم، ط:قديمى)

(۲) أى مصرف الزكاة والعشر....هو فقير.....ومسكين....(قوله: أى مصرف الزكاة والعشر) وهو مصرف أيضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة.(الدر المختار: ۳۳۹/۲، كتاب الزكاة، باب المصرف، ط:سعيد)

(عالمگيرى: ۱۸۹/۱، كتاب الزكاة، الباب السابع فى المصارف، ط:رشيديه)

والشيخ الفانى الذى لايقدر على الصيام :يفطر ويطعم لكل يوم مسكينا كمايطعم فى الكفارات. (الهداية: ۲۰۶/۱، كتاب الصوم، باب مايوجب القضاء والكفارة، ط: المكتبة البشرىٰ)

(۳) ويحفر قبرا لنفسه، وقيل يكره، والذى ينبغى ان لايكره تهيئة نحو الكفن. (الدر المختار: ۲۴۴/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى إهداء ثواب القراءة للنبى صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد)

(ومن حفر لنفسه قبرا فلابأس به ويوجر عليه ...... والذى ينبغى أن لايكره تهيئة نحو الكفن لأن الحاجة إليه متحققة غالبا بخلاف القبر (حلبى كبير: (ص: ۶۱۰)، فصل فى الجنازة، فيل: فصل فى احكام المسجد، ط: سهيل اكيڈمى)

زندوں کے اعمال مردوں کو دکھائے جاتے ہیں

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کے اعمال تمہارے اُن قرابت داروں اور محلہ والوں کو دکھائے جاتے ہیں جو انتقال کر چکے ہیں، اگر تمہارے اعمال نیک ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور اگر نیک نہیں ہیں تو وہ سب کہتے ہیں: اے اللہ! ان کی جان قبض نہ کر، جب تک کہ تو ان کو ہدایت نہ دے دے جیسے ہمیں ہدایت دی۔ (۱)

حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، اور جمعہ کو انبیاء اور ان کے ماں باپ، کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، نیکیوں کو دیکھ کر یہ سب لوگ خوش ہوتے ہیں، اور ان کے چہرے روشن ہو جاتے ہیں، پس اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اور مُردوں کو تکلیف نہ دو، یعنی بُرے کام نہ کرو، جنہیں دیکھ کر ان کو صدمہ اور رنج پہنچے۔ (۲)

مزید ''مردہ کی روح سے سابقہ مردہ کی روحیں ملاقات کرتی ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!

= (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ٦١٦)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل فى حملها و دفنها، ط: قديمى)

(١) أخرج أحمد والحكيم الترمذى فى نوادر الأصول وابن منده عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: إنّ أعمالكم تعرض على أقاربكم و عشائركم من الأموات، فإن كان خيرا استبشروا به وإن كان غير ذلک قالوا: اللّٰهم لا تُمِتْهم حتى تهديهم كما هديتنا. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ٣٢٥) باب عرض أعمال الأحياء على الأموات، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(٢) وأخرج الحكيم الترمذى، فى نوادره من حديث عبد الغفور بن عبد العزيز عن أبيه عن جده، قال: قال رسول الله ﷺ: تعرض الأعمال يوم الإثنين والخميس على الله و تعرض على الأنبياء وعلى الآباء والأمهات يوم الجمعة فيفرحون بحسناتهم، وتزداد وجوههم بياضًا وإشراقًا، فاتقوا الله ولا تؤذوا موتاكم. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ٢٢٦) باب عرض أعمال الأحياء على الأموات، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

زندہ انسان سے کوئی عضو الگ ہو جائے

''جو عضو زندہ انسان سے علیحدہ ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱ر۲۹۴)

زندہ انسان کا کوئی عضو الگ ہو جائے

''عضو الگ ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱ر۲۹۴)

زندہ پیدا ہونے کی علامت ہے

اگر پیدا ہونے والے بچے میں زندہ ہونے کی کوئی علامت معلوم ہو تو جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اور اگر زندہ ہونے کی کوئی علامت معلوم نہ ہو تو جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔(۱)

زندہ دوبارہ ہو جائے

''میت دوبارہ زندہ ہو جائے تو جائیداد کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲ر۳۳۱)

زوال کے وقت جنازہ حاضر ہو

اگر عین زوال کے وقت جنازہ حاضر ہو تو اسی وقت جنازہ کی نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ لیکن اگر جنازہ زوال سے پہلے حاضر ہو تو عین زوال کے وقت جنازہ کی

---

(۱) (ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه)...... ويسمى (إن استهل)...... أى وجد منه مايدل على حياته. وإلا يستهل غسل وسمى....وأدرج فى خرقه ودفن ولم يصل عليه.....(الدر المختار: ۲ر۲۲۷، ۲۲۸، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب لهم: إذا قال إن شتمت فلاناً فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط: سعيد)

ومن استهل بعد الولادة سمى وغسل وصلى عليه......والإستهلال مايعرف به حياة الولد من صوت أو حركة. (عالمگيرى: ۱۵۹/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيديه)

(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (۵۹۶، ۵۹۷)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: قديمى)

نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

زیارتِ قبر کس جہت سے کرے؟

اگر میت کے سر کی جانب کھڑے ہوکر زیارت کی جائے تو یہ میت کے لیے دشواری کا باعث ہے۔اس لیے پیر کی جانب سے آتے ہوئے میت کے سینے کے برابر میت کی دائیں جانب کھڑے ہوکر زیارت کرنا اور فاتحہ وغیرہ پڑھ کر ثواب پہنچانا زیادہ بہتر ہے۔(۲)

---

(۱) ثلاث ساعات لاتجوز فيها المكتوبة ولاصلاة الجنازة ولاسجدة التلاوة:إذا طلعت الشمس حتى ترتفع،وعند الانتصاف إلى أن تزول، وعند احمرارها إلى أن تغيب..... وهذا إذا وجبت صلاة الجنازة وسجدة التلاوة في وقت مباح وأخرتا إلى هذا الوقت فانه لايجوز قطعاً، أما لو وجبت في هذا الوقت وأديتا فيه جاز.(عالمگیری، ۱/۵۲،کتاب الصلاة،الباب الاول في المواقيت .. الخ، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لاتجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: رشيديه)

🗁 وكره تحريما.....صلاة مطلقا ولو قضاء.....أو على جنازة.....مع شروق.....واستواء..... وغروب...... (وسجدة التلاوة ،وصلاة الجنازة تليت)الآية(في كامل وحضرت)الجنازة (قبل) لوجوبه كاملا فلايتأدى ناقصا،فلو وجبت فيها لم يكره فعلهما:أى تحريما وفي التحفة:الافضل ان لاتوخر الجنازة.

قوله:فلو وجبتا فيها)أى بأن تليت الآية في تلك الأوقات أو حضرت فيها الجنازة.(الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۰، ۳۷۴،کتاب الصلاة،قبيل مطلب:هل يشترط العلم بدخول الوقت،ط:سعيد)

🗁 (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۶،کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،فصل: وأما بيان مايكره فيها، ط: سعيد)

(۲) وفي شرح اللباب للملا علي القاري:ثم من آداب الزيارة ماقالوا،من أنه يأتي الزائر من قبل رجلي المتوفى لامن قبل رأسه لأنه أتعب لبصر الميت.(الشامية: ۲/ ۲۴۲،کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب:في زيارة القبور،ط:سعيد)

🗁 (مناسك الملاعلي القاري:(ص: ۵۰۱)باب المتفرقات،فصل: يستحب زيارة أهل المعلى، ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

🗁 قالوا: في زيارة القبور مطلقاً الأولى:أن يأتي الزائر من قبل رجلي المتوفى لامن قبل رأسه فانه أتعب لبصر الميت،(فتح القدير: ۳/ ۹۵،کتاب الحج،مسائل منثورة،المقصد الثالث في زيارة قبر النبي صلى الله عليه وسلم،ط: رشيديه)

زیارت کرنے والوں کو مردے پہچانتے ہیں

''مردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

زیارت کرنے والے کے بارے میں مردہ کو خبر ہوتی ہے

ابن القیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ احادیث اور صحابہ کرام کے اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص قبر کی زیارت کے لئے جاتا ہے تو مردہ کو خبر ہوتی ہے، اور جب زیارت کرنے والا سلام کرتا ہے، تو مردہ اس کا سلام سنتا اور جواب بھی دیتا ہے چاہے جمعہ کا دن اور رات ہو، یا دوسرا دن اور رات ہو، چاہے میت شہید ہو یا شہید نہ ہو۔

جب رسول اللہ ﷺ کا گزر قبرستان کی طرف سے ہوتا تو سلام کرتے اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے، اور اپنے اصحاب کو بھی قبروں کی زیارت کرنے اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کرنے کا حکم دیتے تھے۔(۱)

زیرِ ناف

''بال'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۱۲۰)

---

(۱) وقال ابن القیم : الأحادیث والآثار علی أن الزائر متی جاء علم به المزور ، وسمع کلامه ، وأنس به ، ورد سلامه علیه ، وهذا عام فی حق الشهداء وغیرهم ، و أنّه لاتوقیت فی ذلک ، قال : وهو أصح من أثر الضحاک الدال علی التوقیت قال وقد شرع ـ ﷺ ـ لأمّته أن یسلموا علی أهل القبور سلام من یخاطبونه ممن یسمع ویعقل ...... وأخرج الترمذی عن ابن عباس رضی الله عنه قال مرّ رسول الله ﷺ بقبور المدینة ، فأقبل علیهم بوجهه فقال : السلام علیکم یا أهل القبور یغفر الله لکم ، وأنتم لنا سلف ونحن بالأثر . (شرح الصدور بشرح حال الموتی و القبور : (ص: ۲۸۰ ، ۲۸۱) با زیارة القبور وعلم الموتی بزوارهم ورؤیتهم لهم ، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

س

سات چیزوں کا ثواب

''قبر میں ثواب پہنچتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴۰/۲)

سات چیزوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے

''صدقۂ جاریہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۷۶/۱)

سات میتوں کو غسل دینا

عام طور پر یہ مشہور ہے کہ ہر مسلمان پر اپنی زندگی میں سات میتوں کو غسل دینا فرض ہے، یہ بات غلط ہے، میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ اگر کچھ لوگ اس کام کو کرلیں تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو جائے گا۔ ہر مسلمان کے ذمہ فرض نہیں رہتا۔ (۱)

ساتھیوں کو پیش کیا جاتا ہے

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی مومن ایسا نہیں کہ وہ مرے مگر یہ کہ اس پر ان ساتھیوں کو پیش کیا جاتا ہے جن کے ساتھ یہ اٹھتا بیٹھتا تھا، اگر یہ دنیا دار ہوتے ہیں تو دنیا داروں کو پیش کیا جاتا ہے اور اگر دین دار ہوتے ہیں تو دین داروں کو پیش کیا جاتا ہے۔

---

(۱) غسل المیت حق واجب علی الاحیاء بالسنة وإجماع الأمة.....لکن إذاقام به البعض سقط من الباقین. (عالمگیری، ۱۵۸/۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه)

والصلاة علیه ....فرض کفایة بالإجماع... کدفنه وغسله وتجهیزه فإنها فرض کفایة. (الدر المختار مع الرد: ۲۰۷/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی صلاة الجنازة، ط: سعید)

مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص: ۵۸۰) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: الصلاة علیه، ط: قدیمی)

حضرت ربیع بن شبرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: شام میں ایک شخص کے پاس میں نزع کے عالم میں گیا، اس سے کہا گیا: فلانے! "لا الہ الا اللہ" کہو، وہ اس سے کہتا تو بھی پیو، اور مجھے بھی پلاؤ!

ایک اور شخص سے "اہواز" نامی شہر میں کہا گیا کہ: کلمہ پڑھ لو، وہ کہتا: دس، گیارہ، بارہ۔ یہ شخص منشی اور محاسب تھا۔ اس لیے اسے وہی یاد رہا۔ (۱)

سامان رہ جائے

اگر قبر میں میت کو دفن کرتے وقت کسی کا سامان رہ گیا اور مٹی ڈال کر قبر برابر کر دی گئی، اس کے بعد معلوم ہوا تو اس قبر کو کھود کر سامان اور رقم وغیرہ نکالنا جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) وروی ابن المبارک وسفیان عن لیث عن مجاهد قال: مامن میت إلا تعرض علیه أهل مجلسه الذین کان یجالس، إن کان أهل لهو فأهل لهو، وإن کان أهل ذکر فأهل ذکر. وقال الربیع بن سبرة بن معبد الجهنی، وکان عابداً بالبصرة: أدرکت الناس بالشام، وقیل لرجل: یافلان قل: لاإله إلا الله، قال: اشرب واسقنی، وقیل لرجل بأهواز یافلان قل: لااله الا الله فجعل یقول: ده یازده، دوازده تفسیره: عشرة، احدعشر، اثنا عشر، کان هذا الرجل من أهل العمل والدیوان، فغلب علیه الحساب والمیزان. (التذکرة فی احوال الموتی وأمور الآخرة، ص: ۳۲، باب ماجاء أن المیت یحضر الشیطان عند موته وجلساءه فی الدنیا ومایخاف من سوء الخاتمة، ط: دار الحدیث، قاهرة)

(۲) وإن وقع فی القبر متاع فعلم بذالک بعد ماأهالوا علیه التراب، ینبش.... قالوا: ولو کان المال درهما. (عالمگیری، ۱/۱۶۷، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر، ط: رشیدیه)

وفی البحر: قوله: ولایخرج من القبر إلا أن تکون الأرض مغصوبة) أی بعدما أهیل التراب علیه، لایجوز اخراجه بغیر ضرورة..... وأشار بکون الأرض مغصوبة، إلی أنه یجوز نبشه لحق آدمی کما إذاسقط فیها متاعه.... أو دفن معه مال، احیاء لحق المحتاج.... قالوا: ولو کان المال درهما. (البحر الرائق، ۲/۱۹۵، کتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلوته، ط: سعید)

وفی الدر: (ولا یخرج منه) بعد إهالة التراب (إلا) لحق آدمی کأن تکون الأرض مغصوبة
قوله: کأن تکون الأرض مغصوبة) وکما إذا سقط فی القبر متاع..... او دفن معه مال، قالوا ولو کان المال درهما. (الدر مع الرد: ۲/۲۳۷، ۲۳۸، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی دفن المیت، ط: سعید)

سامانِ غسل

"غسل کا سامان" عنوان کے تحت دیکھیں! (۵۵/۲)

سایہ کرنا

میت پر اس کے اعمال کا سایہ ہوتا ہے، دھوپ کی وجہ سے میت کو چھتری وغیرہ کا سایہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، خاص کر عورت کے جنازہ پر شال وغیرہ ڈالنا اسلامی طریقہ نہیں ہے۔ (۱)

سبز گھاس قبرستان سے ختم کرنا

درخت اور سبز گھاس قبرستان میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد بیان کرتی ہیں، اس لیے اسے قبروں سے ختم کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ خشک گھاس کو ختم کرنے کی اجازت ہے۔ (۲)

---

(۱) ورأى ابن عمر فسطاطاً على قبر عبدالرحمن، فقال: إنزعه، ياغلام، فإنما يظله علمه.
(الصحيح للبخاری: ۱/ ۱۸۱، كتاب الجنائز، باب الجريدة على القبر، ط: قديمی)

وعن ابن عمر، انه رأى فسطاطا على قبر اخيه عبدالرحمن، فقال: انزعه، ياغلام وانما يظله عمله. (مرقاة المفاتيح، ۴/ ۱۵۶، رقم الحديث: ۱۶۹۷، كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الاول، ط: رشيديه)

(فتح الباری، ۳/ ۲۸۴، ۲۸۵، كتاب الجنائز، باب الجريدة على القبر، ط: قديمی)

وفی كلام ابن عمر مايشعر بأنه لاتاثير لمايوضع على القبر، بل التاثير للعمل الصالح. (فقه السنه: ۱/ ۳۷۶، الجنائز، الدفن، وضع الجريد على القبر، ط: دار ابن كثير.)

(۲) كره قطع الحشيش الرطب وكذا الشجرة من المقبرة؛ لأنه مادام رطباً يسبح الله تعالىٰ فيونس الميت، وتنزل بذكر الله تعالىٰ الرحمة، ولاباس بقلع اليابس منهما الحشيش والشجر لزوال المقصود. (مراقي الفلاح مع الحاشية عليه للامام السيد احمدالطحطاوي، (ص: ۶۲۳، ۶۲۴) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، قبيل باب احكام الشهيد، ط: قديمی

ويكره قطع الحطب والحشيش من المقبرة الا اذا كان يابساً ولايستحب قطع الحشيش الرطب. (البحر الرائق، ۲/ ۱۹۶ كتاب الجنائز، ط: سعيد)=

سجدۂ تلاوت رہ گیا

اگر کسی میت کے ذمہ میں سجدۂ تلاوت رہ گیا تھا تو احتیاطاً اس میں ہے کہ ہر سجدۂ تلاوت کے بدلے ایک صدقۂ فطر کے برابر فدیہ ادا کردے۔(۱)

سرحد پر ایک دن ٹھہرنا

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جہاد میں دشمن کے مقابلے کے واسطے دار الاسلام کی سرحد پر ایک دن ٹھہرنا ایک مہینہ کے روزہ اور ایک مہینہ کی رات کی عبادت سے افضل ہے اگر وہ اس درمیان مرگیا تو وہ جو نیک عمل کرتا تھا اس کا ثواب ہمیشہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا اور اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے یہاں سے اس کو برابر ملے کرے گی اور منکر ونکیر کے سوال سے محفوظ رہے گا۔(۲)

☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

= 🗀 الهندية: ۱/۱٦٧، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس: فی القبر والدفن والنقل من مكان الى آخر، ط: رشيديه)

(۱) ولارواية فی سجود التلاوة أنه يجب أو لا. (البحر الرائق، ۲/۹۱، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد)

🗀 ولارواية فی سجدة التلاوة أنه يجب أو لا يجب كما فی الحجة، والصحيح أنه لايجب كما فی الصيرفيه اسمعيل. (ردالمحتار، ۲/۷۳، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب فی اسقاط الصلاة على الميت، ط: سعيد)

🗀 ويخرج عن كل سجدة تلاوة كفرض صلاة على الأحوط، (مجموعة رسائل ابن عابدين، ۱/۲۱۱، الرسالة الثامنة منه الجليل لبيان اسقاط ماعلى الذمة من كثير وقليل، ط: سهيل اكيڈمی)

(۲) وأخرج مسلم عن سلمان سمعت رسول الله ﷺ يقول: رباط يوم وليلة، خير من صيام شهر و قيامه وإن مات جرى عليه عمله الّذى كان يعمله، وأجرى على رزقه وأمن من الفتانين. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۱۸٦) باب من لايسأل فی القبر، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے کل نیک عمل ختم ہوجاتے ہیں (یعنی فرشتے اس کے نامۂ اعمال کو مہر لگا کر علیین میں رکھ دیتے ہیں اور اس میں اب کچھ نہیں لکھتے) لیکن جو آدمی اللہ کی راہ میں سرحد پر ٹھہرا ہے اور اسلام کے دشمن سے مقابلہ کرنے کے واسطے مستعد اور تیار ہے، اگر وہ مرجائے تو اس کے نیک اعمال قیامت تک بڑھتے رہیں گے، اور فرشتے اس کے نامۂ اعمال میں لکھتے رہیں گے، اور قبر کے فتنے سے وہ محفوظ رہے گا (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے یہ بھی روایت ہے کہ جنت سے اس کی روزی ملتی رہے گی اور وہ قیامت کے خوف سے امن میں رہے گا۔

سر کدھر ہو؟

☆ ...... قبرستان خواہ کسی بھی طرف ہو، مشرق کی جانب ہو یا مغرب کی جانب، شمال کی طرف ہو یا جنوب کی طرف، بہرحال چارپائی کا سرہانہ آگے کی طرف ہونا چاہیے، یعنی میت کا سر آگے ہونا چاہیے۔

☆ ...... میت کا سر آگے ہی کرنا چاہیے اور اگر میت کو مشرق کی جانب لے جانے کی وجہ سے میت کے پیر قبلہ کی طرف ہوجائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) وأخرج الترمذی وصححه عن فضالة بن عبيد عن رسول الله ﷺ قال: كل ميت يختم على عمله الا الذی مات مرابطا فی سبيل الله، فإنه ينمو عمله إلى يوم القيامة، ويأمن من فتنة القبر. وأخرجه أبوداؤد بلفظ " ويؤمن من فتاني القبر". (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۱۸٦) باب من لايسأل فی القبر، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) وفی حال المشی بالجنازة يقدم الرأس. (تاتارخانية؛ ۱۱۵/۲، كتاب الصلاة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز، نوع آخر من هذا الفصل فی حمل الميت، ط: قديمی)

عالمگیری: ۱۶۲/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازة، ط: رشيديه)

البحرالرائق: ۱۹۳/۲، كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلوته، ط: سعيد)

سر کی کچھ ہڈیاں ملی ہیں

جنگل وغیرہ میں یا سیلاب یا طوفان کے بعد مردے کا تمام جسم دستیاب نہیں ہوا، صرف سر کی کچھ ہڈیاں ملی ہیں تو اس صورت میں ان ہڈیوں کے غسل، کفن اور جنازہ کی نماز کی ضرورت نہیں ہے صرف ان ہڈیوں کو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔(۱)

سر کے علاوہ باقی جسم موجود ہے

اگر کسی مردے کے سر کے سوا باقی جسم موجود ہے، تو اس کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔(۲)

سر ملا

اگر کسی مردہ کا صرف سر ملا اور باقی جسم یا اعضاء نہیں ملے، تو اس کو غسل اور کفن

(۱) أن العظام لا یصلی علیها بالاجماع.(بدائع الصنائع، ۳۰۲/۱، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، وأما شرائط وجوب الغسل، ط:سعید)

المحیط البرهانی، ۱۰۷/۳، کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، نوع آخر من هذا الفصل فی المتفرقات، ط:ادارة القرآن.

وإذا وجد شیء من أطراف المیت کید أو رجل أو رأس لم یغسل ولم یصل علیه ولکنه یدفن. (تاتارخانیه: ۱۳۶/۲، کتاب الصلاة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الرابع.... نوع آخر من هذ الفصل فی المتفرقات، ط:قدیمی)

(۲) ولو وجد أکثر البدن أو نصفه مع الرأس، یغسل ویکفن ویصلی علیه.(عالمگیری: ۱۵۹/۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط:رشیدیه)

ولو وجد الأکثر منه، غسل لأن للأکثر حکم الکل.(بدائع الصنائع: ۳۰۲/۱، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل وأما شرائط وجوبه، ط:سعید)

وشرائطها ستة اولها إسلام المیت.....والرابع حضوره أو حضور أکثر بدنه .(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص: ۵۸۲،۵۸۱) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل : الصلاة علیه، ط: قدیمی)

نہیں دیا جائے گا اور جنازہ کی نماز بھی نہیں پڑھی جائے گی البتہ کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

سرمہ لگانا

میت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا درست نہیں ہے، کیونکہ یہ زینت ہے اور میت کو زینت کی ضرورت نہیں ہوتی؛ اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔(۲)

سفر میں موت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا اور جنازہ کی نماز رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی، اور فرمایا کیا خوب ہوتا اگر یہ شخص سفر میں مرا ہوتا، ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے،

(۱) وإذا وجد شيئ من أطراف الميت كيد أو رجل أو رأس لم يغسل ولم يصل عليه ولكنه يدفن. (تاتارخانيه: ۱۳۶/۲، كتاب الصلاة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، القسم الرابع.... نوع آخر من هذ الفصل في المتفرقات، ط: قديمي)

□ بدائع الصنائع: ۳۰۲/۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل: في شرائط وجوبه (الغسل)، ط: سعيد)

□ والسقط يلف ولا يكفن كالعضو من الميت. (قوله: كالعضو من الميت) أي لو وجد من أطراف الانسان أو نصفه مشقوقا طولاً أو عرضا يلف في خرقة. (الدر مع الرد: ۲۰۴/۲، ۲۰۵، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في الكفن، ط: سعيد)

(۲) قوله: ولا يسرح شعره ولحيته ولا يقص ظفره وشعره) لانها للزينة وقد استغنى عنها. والظاهر أن هذا الصنيع لا يجوز، قال في القنية: أما التزين بعد موتها والإمتشاط وقطع الشعر لا يجوز. (البحر الرائق: ۱۷۳/۲، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

□ ولا يؤخذ شيئ من شعر الميت ولا ظفره.... لأن ذالك في الحي يفعل للزينة والميت قد فارق الزينة وأهلها. (حلبي كبير: ص: ۵۷۹، فصل في الجنازة، ط: سهيل اكيڈمی)

□ ولا يسرح شعره) أي تحريما...... قوله: يكره تحريما) لما في القنية: من أن التزيين بعد موتها والإمتشاط وقطع الشعر لا يجوز نهر. (الدر مع الرد: ۱۹۷/۲، ۱۹۸، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في حديث كل سبب ونسب منقطع إلا سببي ونسبي" ط: سعيد)

آپ نے جواب دیا جو آدمی اپنے گھر سے جتنی دور مرے گا اتنی ہی دور تک حساب کر کے اس کو جنت میں زیادہ جگہ دی جائے گی۔ ایسی ہی روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔(۱)

سفید ڈاڑھی

"ڈاڑھی سفید ہو" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۷۱/۱)

سکوت اختیار کرنا

"خاموشی اختیار کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۶/۱)

سلام آخری تکبیر کے بغیر پھیر دیا

جنازہ کی نماز میں آخری تکبیر کہے بغیر ایک طرف سلام پھیر دیا، لیکن یاد دہانی کے بعد امام نے چوتھی تکبیر کہی، پھر سلام پھیرا تو اس صورت میں بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) وأخرج أحمد والنسائی، وابن ماجه، عن ابن عمرو قال: توفی رجل بالمدینة، فصلی علیه رسول الله ﷺ فقال: یا لیته قد مات فی غیر مولده، فقال رجل من النّاس: لما یا رسول الله! قال: إن الرجل إذا توفی فی غیر مولده، قیس له من مولده إلی منقطع أثره فی الجنة. وأخرج أبو القاسم بن مندة، عن ابن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: یفسح للغریب فی قبره کبعده عن أهله. (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ القبور: (ص: ۱۹۳، ۱۹۴) باب فظاعة القبر وسهولته وسعته علی المؤمن، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

(۲) ولو سلم الامام بعد الثلاثة ناسیا، کبر الرابعة ویسلم.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۵۸۷، کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: الصلاة علیه، ط: قدیمی)

🗀 عالمگیری: ۱۶۵/۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت. ط: رشیدیه)

🗀 وفی الفوائد التاجیة: إذا سلم علی ظن أنه أتم التکبیر ثم علم انه لم یتم فإنه یبنی، لأنه سلم فی محله وهو القیام فیکون معذورا(البحر الرائق، ۱۸۴/۲، کتاب الجنائز، =

سلام آہستہ یا زور سے

''نماز جنازہ کا سلام آہستہ یا زور سے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۱۰)

سلام ایک طرف یا دونوں طرف جنازہ کی نماز میں

''نماز جنازہ کا سلام آہستہ یا زور سے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۴۲)

سلام بھول گیا

☆...... جنازہ کی نماز میں امام چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا بھول گیا، تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا واجب نہیں اور سہو سجدہ بھی نہیں ہے۔

☆...... جنازہ کی نماز میں سلام فرض نہیں، بلکہ دوسری نمازوں کی سلام کی طرح واجب ہے، لہٰذا اگر یہ سلام رہ جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔ (۱)

سلام پھیرتے وقت نیت کیا کرے؟

''سلام دونوں طرف کرنا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۴۲۷)

= فصل: السلطان أحق بصلاته، ط:سعيد)

(۱) ولو سلم الامام بعد الثلاثة ناسيا، كبر الرابعة ويسلم. (قوله: كبر)أى الامام الرابعة ويسلم. ولم يبينوا هل يجب عليه سجود السهو. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:ص:۵۸۷، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز ،فصل: الصلاة عليه،ط:قديمى)

🗁 وسننها اربع...... ويسلم وجوبا بعد التكبيرة الرابعة.قوله: وسننهاأربع.. الخ) الأولى أن يذكر الراجب قبل السنن، وهو التسليم مرتين بعد الرابعة كما ذكره بعد.(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص:۵۸۳،۵۸٦) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز ،فصل :الصلاة عليه، ط: قديمى)

🗁 خامسها: السلام بعد التكبيرة الرابعة وهو ركن عند ثلاثة،وقال الحنفية:أنه واجب كالسلام فى باقى الصلوات ،فلاتبطل الصلاة بتركه.(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة : ۱/۵۱۹،۵۲۱، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز ،أركان صلاة الجنازة،ط:دارالفكر.

🗁 فقه السنة: ۱/۳۴٦،الجنائز، الصلاة على الميت،السلام،ط:دارابن كثير)

سلام پھیر دیا تین تکبیروں کے بعد

''تین تکبیروں کے بعد سلام پھیر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۶/۱)

سلام پھیرنا

جنازہ کی نماز میں سلام پھیرنا سلفاً وخلفاً معمول رہا ہے۔ (شروع سے اب تک یہی معمول ہے) اور سلام پھیرنے کے بارے میں کنز العمال میں تین روایات ہیں۔(۱)

سلام دونوں جانب پھیرنا

جنازہ کی نماز میں دونوں جانب سلام پھیرنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے، لہٰذا ایک سلام پر اکتفا کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

(۱) الصلاة على الجنازة بالليل والنهار سواء، يكبر أربعا ويسلم.(كنز العمال: ۱۵/ ۵۸۴، ۵۸۵ رقم الحديث: ۴۲۲۹۰، الكتاب الرابع، من حرف الميم، الباب الاول فی ذکر الموت... الخ الفصل الرابع فی الصلاة على الميت، ط: اداره تاليفات اشرفيه.)

☜ صلت الملائكة على أدم، فكبرت عليه أربعا وسلموا تسليمتين. (كنز العمال: ۱۵/ ۵۸۴، ۵۸۵، رقم الحديث: ۴۲۲۹۳، الكتاب الرابع، من حرف الميم، الباب الاول فی ذکر الموت... الخ الفصل الرابع فی الصلاة على الميت، ط: اداره تاليفات اشرفيه.)

☜ عن ابی امامة بن سهل بن حنيف، قال: السنة فی الصلاة على الجنازة، يقرأ فی التكبير الأولى بأم القرآن مخافة، ثم يكبر ثلاثا ويسلم عند الآخرة، (كنز العمال، ۷۱۸/۱۵، رقم الحديث: ۴۲۸۲۱، كتاب الموت من قسم الافعال، صلاة الجنازة، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

(۲) وسننها اربع .... ويسلم وجوباً بعد التكبيرة الرابعة. (قوله: وسننها أربع.. الخ) الاولى ان يذكر الواجب قبل السنن، وهو التسليم مرتين بعد الرابعة كما ذكره بعد. (حاشية الطحطاوی مع المراقی: (ص: ۵۸۳، ۵۸۶) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمی)

☜ ويسلم بعد الرابعة تسليمتين. (الدر المختار: ۲/ ۲۱۳، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبی؟ ط: سعيد)

☜ البحر الرائق: ۲/ ۱۸۳، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

☜ السلام: وهو متفق على فرضيته بين الفقهاء ماعدا اباحنيفة بأن التسليمتين يميناً وشمالاً واجبتان وليستا ركنين. (فقه السنة، ۳۴۶/۱، الجنائز، الصلاة على الميت، السلام، ط: دار ابن كثير)

سلام دونوں طرف کرنا ہے

جنازہ کی نماز میں دو سلام پھیرتے ہیں، پہلا سلام دائیں جانب جس میں دائیں جانب والوں کی نیت کی جائے اور دوسرا سلام بائیں جانب جس میں بائیں جانب والوں کی نیت کی جائے، اور دونوں سلاموں میں سے کسی سلام میں میت کو سلام کرنے کی نیت نہ کرے۔(۱)

سلام کا جواب ملتا ہے

''قبر پر سلام کرنے کا فائدہ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۸۸)

سلام مردے سنتے ہیں

''قبرستان جا کر یہ کہنا چاہئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۹۹)

سلام ہاتھ چھوڑ کر کریں یا ہاتھ باندھ کر

☆......بعض فقہاء کے نزدیک جنازہ کی نماز میں چوتھی تکبیر کہہ کر چاہے ہاتھ

---

(۱) ولم يبين المنوى بالتسليمتين للاختلاف. ففى التبيين وفتح القدير: ينوى بهما الميت مع القوم، وفى الظهرية: ولاينوى الإمام الميت فى تسليمتى الجنازة بل ينوى من عن يمينه فى التسليمة الاولىٰ ومن عن يساره فى التسليمة الثانية. اه. وهو الظاهر، لأن الميت لايخاطب بالسلام عليه حتى ينوى به، إذ ليس أهلاً له. (البحر الرائق، ۲/۱۸۳، كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

○ ولاينوى الإمام الميت فى تسليمتى الجنازة بل ينوى من عن يمينه بالتسليمة الاولى ومن عن يساره بالتسليمة الثانية. (الخانية على هامش الهندية، ۱/۱۹۴، كتاب الصلاة، باب فى غسل الميت...... بيان أن النقل من بلد إلى بلد مكروه. ط: رشيديه)

○ (الجوهرة النيرة: ۱/۱۳۰، كتاب الجنائز، ط: قديمى)

○ ثم يسلم تسليمتين، أحدهما: عن يمينه، وينوى بها السلام على من على يمينه، ثانيهما: على يساره، وينوى بها السلام على من على يساره، ولا ينوى السلام على الميت فى التسليمتين. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۵۱۷، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، صفة صلاة الجنازة، ط: دار الفكر)

چھوڑ کر سلام پھیرے، چاہے سلام پھیر کر ہاتھ چھوڑے، دونوں کی گنجائش ہے۔ البتہ سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ چھوڑنا بہتر ہے۔ اور یہی راجح ہے۔ (۱)

☆...... جنازہ کی نماز میں ہر تکبیر کے بعد مسنون ذکر ہے، پہلی تکبیر کے بعد ثنا اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف، تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں مسنون ذکر ہے۔

چوتھی تکبیر کے بعد دعا نہیں ہے، لیکن ذکر کرنا جائز ہے، اور "سلام" ایک ذکر ہے، فقہاء کرام کا عام طور پر جنازہ کی تکبیرات میں ہاتھ نہ چھوڑنے کو مسنون فرمانا دلیل کے لیے کافی ہے۔ صریح عبارت اور جزئیہ کے بغیر اس کے خلاف کرنا مناسب نہیں ہے۔ (۲)

سلیب

میت کے اوپر کی طرف بلاضرورت بھی سیمنٹ کے سلیب لگانا جائز

(۱) فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۲۱۸/۵، کتاب الجنائز، فصل خامس نماز جنازہ، سلام ہاتھ چھوڑ کر پھیرنا چاہیے یا ہاتھ باندھے ہوئے؟ ط: دارالاشاعت کراچی۔

(فتاوی محمودیہ: ۵۵۷/۸، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، الفصل الثالث فی الصلاۃ علی المیت، عنوان: نماز جنازہ میں ہاتھ کس وقت چھوڑے؟ ط: فاروقیہ)

(فتاویٰ رحیمیہ: ۳۸/۷، کتاب الجنائز، صلاۃ الجنائز، عنوان: نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھے یا چھوڑے؟ ط: دارالاشاعت کراچی)

(۲) والأصل أن كل قيام فيه ذكر مسنون يعتمد فيه ومالا فلا. هو الصحيح فيعتمد في حالة القنوت وصلاة الجنازة. (هدايه، ۱۰۲/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: المصباح)

ويسلم ....بعد الرابعة تسليمتين. (الدرا لمختار: ۲۱۳/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد)

البحر الرائق: ۱۸۳/۲، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلوته، ط: سعيد)

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو گذشتہ حاشیہ نمبر ۴، صفحہ نمبر ۱۷۳، میں درج کتب فتاوی)

(۱)۔

سمت قبلہ بدل گئی

اگر غلطی سے جنازہ کا سر جنوب کی طرف اور پیر شمال کی طرف رکھے گئے اور جنازہ کی نماز پڑھا دی گئی تو بھی نماز درست ہوگئی، دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (۲)

سمندر میں فوت ہوگیا

اگر کوئی شخص بحری جہاز یا کشتی وغیرہ میں فوت ہوگیا، اور جہاز یا کشتی کنارے تک پہنچنے تک میت میں کسی قسم کے تغیر کا کوئی اندیشہ نہیں ہے تو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر خشکی میں دفن کیا جائے، ورنہ غسل اور کفن دے کر جنازہ کی

---

(۱) ویسوی اللبن علیه والقصب، لاالآجر) المطبوخ والخشب لو حوله، أما فوقه فلایکره ابن ملک.
(قوله: لو حوله..الخ) قال فی الحلیة: وکرهوا الآجر وألواح الخشب، وقال الإمام التمرتاشی: هذا إذا کان حول المیت، فلو فوقه لایکره؛ لأنه عصمه من السبع. (الدر مع الرد: ۲۳۶/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی دفن المیت، ط: سعید)

☐ ویسوی للبن علیه والقصب .... لاالآجر والخشب)..... وقیده فی شرح المجمع بأن یکون حوله أما لو کان فوقه فلایکره؛ لأنه عصمه من السبع. (البحر الرائق، ۱۹۴/۲، کتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعید)

☐ حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۶۱۰)، کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: فی حملها ودفنها، ط: قدیمی)

(۲) وصحت لو وضعوا الرأس موضع الرجلین وأساء وا ان تعمدوا. (الدر مع الرد: (۲۰۹/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعید)

☐ وإذا خطأوا بالرأس وقت الصلاة، فجعلوه فی موضع الرجلین فصلوا علیها، جازت الصلاة، فإن فعلوا ذلک عمدًا جازت صلاتهم، وقد أساؤا. (التاتارخانیة: (۱۷۷/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، نوع آخر من هذا الفصل فی المتفرقات، ط: إدارة القرآن)

☐ بدائع الصنائع: (۵۴/۲) کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل: وأمّا بیان ما تصح به الصلاة وما تکره، ط: رشیدیه.

نماز پڑھ کر وزنی پتھر وغیرہ ساتھ باندھ کر سمندر میں ڈال دیا جائے۔(۱)

سنت پر عمل

محمد بن نصر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرے والد جنازہ کی نماز پڑھنے کے بہت شائق تھے، جو کوئی ملاقاتی یا غیر ملاقاتی انتقال کرتا، اس کی نماز پڑھتے، انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک بار ایک میت کے جنازہ کے واسطے میں گیا، جب اس کو دفن کرنے لگے تو دو روحیں قبر میں داخل ہوئیں، پھر ایک تو نکل کر چلی گئی اور دوسری رہ گئی اور سب لوگ قبر میں مٹی ڈالنے لگے، میں نے کہا: اے لوگو! مردہ کے ساتھ زندہ کو بھی دفن کرتے ہو، لوگوں نے کہا اس میں کوئی زندہ نہیں ہے، میں نے کہا شاید مجھ کو شبہ ہو گیا ہے، پھر میں نے کہا کہ یقیناً میں نے دیکھا ہے کہ دو روحیں آئیں اور ایک چلی گئی اور دوسری رہ گئی، جب دفن کر کے سب لوگ چلے گئے تو میں ٹھہر گیا کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کا بھید مجھ پر کھولے، میں نے دس بار سورۂ یٰس اور دس بار سورۂ تبارک الّذی پڑھ کر اللہ کے دربار میں عاجزی کی اور دعا کی کہ یارب! اس کا بھید مجھ پر ظاہر کر دے، میری عقل حیران ہے، مجھے اپنے دین میں شبہ پڑنے کا ڈر ہے، اچانک قبر پھٹ گئی اس سے ایک شخص نکل کر تیزی سے چلا، میں نے کہا اے شخص! میں تجھ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ ذرا ٹھہر جا، مجھے تجھ سے کچھ

---

(۱) مات فی سفینة غسل و کفن وصلی علیه وألقی فی البحر إن لم یکن قریبا من البر.

قوله: وألقی فی البحر) قال فی الفتح: وعن أحمد: یثقل لیرسب......قوله: إن لم یکن قریبا من البر) الظاهر تقدیره، بأن یکون بینهم وبین البر مدة یتغیر المیت فیها، ثم رأیت فی نور الایضاح التعبیر بخوف الضرر به. (الدر مع الرد: ۲/۲۳۵، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی دفن المیت، ط: سعید)

▭ ومن مات فی سفینة و کان البر بعیدا وخیف الضرر به، غسل و کفن وصلی علیه وألقی فی البحر، وعن الإمام أحمد بن حنبل رحمه الله: یثقل لیرسب.

قوله: وخیف الضرر به) أی التغیر أما إذا لم یخف علیه التغیر، ولو بعد البر أو کان قریبا وأمکن خروجه فلا یرمی کما یفیده مفهومه. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص: ۶۱۳) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: فی حملها و دفنها، ط: قدیمی)

▭ (فتح القدیر: ۲/۱۰۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل فی الدفن، ط: رشیدیه)

پوچھا ہے، اس نے کچھ خیال نہیں کیا یہاں تک کہ میں نے دو بار اور تین بار کہا تب اس نے کہا: تیرا نام ''نصر'' ہے؟ میں نے کہا ہاں، اس نے کہا تو مجھ کو نہیں پہچانتا، میں نے کہا نہیں، کہا ہم دونوں رحمت کے فرشتے ہیں، ہم کو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے واسطے مقرر کیا ہے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرے اور مر جائے تو ہم دونوں اس کی قبر میں جاتے ہیں اور قبر کی دلیل اسے بتاتے ہیں، یہ کہہ کر غائب ہو گیا۔(۱)

سنت رسول

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۸۱)

سنتوں سے پہلے یا بعد جنازہ کی نماز پڑھنا

''جنازہ کی نماز سنتوں سے پہلے یا بعد'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۵۴)

سوا لاکھ کلمہ پڑھ کر ثواب پہنچانا

سوا لاکھ کلمہ شریف پڑھ کر اگر میت کو بخشا جائے تو مغفرت کی امید ہے۔ یہ روایت کسی حدیث کی کتاب میں نہیں ملی۔ البتہ بعض مشائخ نے اس کو نقل فرمایا ہے۔

---

(۱) وأخرج اللالكائي في السنة بسنده، عن محمد بن نصر الصائغ، قال: كان أبي مولع بالصلاة على الجنائز، من عرف ومن لم يعرف، قال: يا بني حضرت يوماً جنازة، فلما دفنوها نزل إلى القبر نفسان، ثم خرج واحد، وبقي الآخر، وحثّى النّاس التراب، فقلت: يا قوم، يدفن حيٌّ مع ميت؟ فقالوا: ما ثمَّ أحد، فقلت: لعله شُبّه لي، ثم رجعت، فقلت: ما رأيت الا اثنين، خرج واحد و بقي الآخر، لا ابرح حتى يكشف الله لي ما رأيت، فجئت إلى القبر، وقرأت عشر مرات يس، و تبارك، وبكيت، وقلت: يا ربّ اكشف لي عما رايتُ، فإنّي خائف على عقلي و ديني، فانشق القبر، وخرج منه شخص فولّى مدبرًا، فقلت: يا هذا بمعبودك الا وقفتَ حتى اسألك، فما التفت إليّ، فقلت له الثانية، والثالثة، فالتفت و قال: انت نصر الصائغ؟ قلت: نعم، قال: فما تعرفني؟ قلت: لا، قال: نحن ملكان من ملائكة الرحمة، وُكّلنا باهل السنة، إذا وضعوا في قبورهم نزلنا حتى نلقنهم الحجة، وغاب عني. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۱۸۰) باب فتنة القبر وسؤال الملكين، قبيل: "فصل فيه فوائد"، ط: المكتبة التوفيقية مصر)

لہٰذا اس پر عمل کرنا جائز ہے۔

اور سوالا کھ کلمہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ: " لا الـــه الا الله" پڑھتے، کبھی کبھار "محمد رسول الله" کو بھی ملا کر پڑھے۔

☆......اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ: افضل ذکر " لا اله الا الله" ہے:

اور افضل دعاء: "الحمد لله" ہے(۱)

سودخور

☆......سود لینا، دینا، لکھنا اور اس میں گواہ بننا ناجائز اور حرام ہے،(۲) اور یہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کا اعلان ہے،(۳) اس سے باز رہنا اور اس سے توبہ استغفار کرنا لازم ہے، ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور ایسے لوگوں سے علیحدہ رہنا چاہیے۔(۴)

(۱) (فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۲۹۸/۵، کتاب الجنائز، آٹھویں فصل: زیارت قبور اور ایصال ثواب، عنوان: سوالا کھ کلمہ پڑھ ایصال ثواب کی روایت کہاں ہے؟ ط: دارالاشاعت)

☜ عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: افضل الذكر لاإله إلاالله، وأفضل الدعاء الحمد لله، رواه الترمذي و ابن ماجه. (مشكاة المصابيح، (ص: ۲۰۱، كتاب الدعوات، باب ثواب التسبيح والتحميد، الفصل الثاني، ط: قديمي)

☜ (جامع الترمذي: ۱۷۶/۲، ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ماجا أن دعوة المسلم مستجابة، ط: سعيد)

☜ (ابن ماجه: (ص: ۲۶۹، ابواب الدعوات، فضل الحامدين، ط: قديمي)

(۲) عن جابر قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم: أكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء، قال النووي: هذا تصريح بتحريم كتابة المبايعة بين المترابيين والشهادة عليها. (صحيح مسلم مع شرح النووي: ۲۷/۲، ۲۸، كتاب المساقاة والمزارعة، باب الربا، ط: قديمي)

☜ مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۴۴، باب الربوٰا، الفصل الاول، ط: قديمي)

☜ جامع الترمذي: ۲۲۹/۱، أبواب البيوع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ماجاء في أكل الربا، ط: قديمي)

(۳) يا ايها الذين آمنو اتقوا وذروا مابقى من الربا ان كنتم مؤمنين فان لم تفعلوا فأذنوا بحرب من الله ورسوله. (سورة البقرة، آيت: ۲۷۸، ۲۷۹)

(۴) فان هجرة أهل الأهواء والبدع واجبة على ممر الاوقات مالم يظهر منه التوبة =

☆......اگر سود خور مر جائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا بھی لازم ہے، کیونکہ وہ کافر نہیں ہے، گناہ گار مسلمان ہے، اور ایسے لوگوں کے جنازہ میں عام لوگ شریک ہوں، خاص لوگ شریک نہ ہوں۔(۱)

سود کی رقم سے قبرستان کا احاطہ بنانا

سود کی رقم سے قبرستان کا احاطہ بنانا جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ حلال کمائی نہیں

= والرجوع إلى الحق. (مرقاة المفاتيح: ۹/ ۲۳۰، ۲۳۱، كتاب الأدب، باب ماينهى عنه من التهاجر والتقاطع الخ، الفصل الاول، ط: رشيديه)

🗀 عون المعبود: ۲/ ۲۲۵۵، رقم الحديث: ۴۹۱۰، كتاب الأدب، باب هجرة الرجل اخاه، ط: دار ابن حزم)

🗀 لاهجرة بعد ثلاث) قال ابن الأثير: يريد الهجر ضد الوصل يعني فيما يكون بين المسلمين من عتب وموجدة أو تقصير يقع من حقوق العشرة والصحبة لاماكان منه في جانب الدين كهجر أهل الاهواء والبدع فانه مطلوب أبداً. اه. (فيض القدير، ۸/ ۶۶۱، رقم الحديث: ۹۹۲۸، حرف لا، ط: دار الحديث قاهرة)

(۱) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان او أنثى حراً كان أو عبداً إلا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم، لقول النبي صلى الله عليه وسلم: صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل: الكلام في صلاة الجنازة، ط: سعيد)

🗀 قال القاضي: مذهب العلماء كافة: الصلاة على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا، وعن مالك وغيره: أن الامام يجتنب الصلاة على مقتول في حدود وإن أهل الفضل لايصلون على الفساق زجراً لهم. (الكامل، شرح النووي على الصحيح للمسلم: ۱/ ۳۱۴، كتاب الجنائز، قبيل كتاب الزكاة، ط: قديمي)

🗀 ومن قتل نفسه عمداً يغسل ويصلى عليه على المفتى به عند الحنفية والشافعية.... ورأى قوم كأبي يوسف وابن الهمام: أنه لايصلى عليه..... وقال المالكية ايضا: وينبغي لأهل الفضل أن يجتنبوا الصلاة على المبتدعة ومظهري الكبائر ردعاً لامثالهم. (الفقه الاسلامي وأدلته، ۲/ ۱۵۰۹، المبحث الثامن، صلاة الجنازة واحكام الجنائز، الفرض الثالث، الصلاة على الميت، أولاً حكم الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

ہے۔(۱)

سورت پڑھنا دعا کی جگہ پر

''دعا کے بجائے سورت پڑھی جنازہ کی نماز میں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۴۷/۱)

سورۂ اخلاص پڑھنا بیماری میں

''بیماری میں'' قل هو الله أحد ''پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۱/۱)

سورۂ بقرہ اول وآخر پڑھنا

☆...... میت کو دفن کرنے کے بعد جب مٹی ڈالنے کا کام مکمل ہو جائے تو ایک شخص سرہانے کھڑے ہو کر سورۂ بقرہ کا اول ''الم'' سے '' مفلحون'' تک، اور دوسرا شخص پائنتی کی جانب کھڑے ہو کر سورۂ بقرہ کا آخر '' امن الرسول'' سے آخر تک آہستہ آواز سے پڑھے۔

☆...... میت کو دفن کرنے کے بعد سورۂ بقرہ کا اول وآخر پڑھنا حدیث سے ثابت ہے، لیکن شہادت کی انگلی کا قبر کی مٹی پر رکھنا ثابت نہیں، بلکہ بعض مشائخ کا معمول ہے۔ لہٰذا دونوں صورتوں میں مضائقہ نہیں۔ (۲)

---

(۱) قال تاج الشريعة: أما لو أنفق في ذالک مالا خبيثا ومالا سببه الخبيث والطيب، فيكره، لأن الله تعالىٰ لايقبل إلا الطيب. (الشامية، ۶۵۸/۱، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب: كلمه لاباس دليل على ان المستحب غيره.. الخ، ط: سعيد)

◻ فلو المال خبيثا أو فيه شبهة الخبث فيكره، لأن الله تعالىٰ لايقبل الا الطيب، (طحطاوى على الدر: ۲۷۸/۱، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، ط: مكتبة العربيه)

◻ والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم، والا فان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه، (شامى: ۹۹/۵، باب البيع الفاسد، مطلب فيمن ورث مالا حراما، ط: سعيد) و (۳۸۵/۶) فصل فى البيع (قوله كما بسطه الزيلعى) ط: سعيد.

(۲) وعن عبدالله بن عمر قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: =

سورۂ تبارک الّذی

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرد سے کہا: کیا میں تم کو ایسا تحفہ نہ دوں کہ تم خوش ہو جاؤ، کہا ضرور دیجیے، فرمایا: ''سورۂ تبارک الّذی'' پڑھو اور اپنے بیوی، بچوں اور اپنے گھر کے سب لوگوں کو اور اپنے ہمسایوں کو بھی سکھاؤ، اس سورۃ کا نام ''منجیہ'' ہے یعنی قبر کے عذاب سے نجات دینے والی اور ''مجادلہ'' ہے یعنی پروردگار کے پاس کوشش کر کے سفارش کرنے والی، اور دوزخ کے عذاب سے پناہ دینے والی اور قبر کے عذاب سے نجات دینے والی۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر میں عذاب سر کی طرف سے آئے گا تو سر جواب دے گا، ادھر سے تیرا راستہ نہیں ہے اس میں سورۂ ملک ہے، پھر پاؤں کی طرف سے آئے گا، تو پاؤں جواب دے گا کہ ادھر سے تیرا راستہ نہیں ہے اس پاؤں سے کھڑے ہو کر اس نے سورۂ ملک پڑھی ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر رات کو سورۂ تبارک الّذی پڑھے گا قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

= إذا مات احدكم فلا تحبسوه وأسرعوا به إلى قبره وليقرأ عند رأسه فاتحة القبر وعند رجليه بخاتمة البقرة. رواه البيهقي في شعب الايمان. (مشكاة المصابيح، (ص: ١٤٩) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثالث، ط: قديمي)

الشامية: ٢٣٧/٢، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في دفن الميت، ط: سعيد)

فقد ثبت "أنه عليه الصلاة والسلام: قرأ أول البقرة عند رأس ميت وآخرها عند رجليه. (الشامية: ٢٤٢/٢، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في زيارة القبور، ط: سعيد)

(مناسك للملا على القارى: (ص: ٥٠١)، باب المتفرقات، فصل: يستحب زيارة اهل المعلى، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲۶۵/۵، کتاب الجنائز، فصل سادس، قبر دفن اور اس کے متعلقات، عنوان: قبر کے سرہانے اور پائتانے بعض مخصوص آیتوں کا پڑھنا کیسا ہے؟ ط: دار الاشاعت)

روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ سوتے وقت تبارک الّذی اور سورۂ سجدہ پڑھا کرتے تھے۔(۱)

سورۂ فاتحہ جنازہ کی نماز میں پڑھنا

جنازہ کی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے، دعا کی نیت سے پڑھنا درست ہے، قراءت کی نیت سے پڑھنا مکروہ ہے۔ اس لیے جنازہ کی نماز میں ثنا، درود شریف اور دعا پڑھنی چاہیے۔ سورۂ فاتحہ اور قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔(۲)

(۱) وأخرج عبد في مسنده عن ابن عباس رضي الله عنه أنّه قال لرجل : عليّ اتحفک بحديث تفرح به ؟ قال : بلى ، قال : اقرأ : "تبارک الّذي بيده الملک" علمها أهلک و جميع ولدک وصبيان بيتک و جيرانک فإنّها المنجية و المجادلة ، تجادل أو تخاصم يوم القيامة عند ربّها لقارئها ، وتطلب له ان ينجيه من عذاب النّار ، وينجو بها صاحبها من عذاب القبر .

وأخرج خلف بن هشام في فضائل القرآن ، والحاكم وصححه والبيهقي ، عن ابن مسعود رضي الله عنه قال : "سورة الملک ، هي المانعة ، تمنع من عذاب القبر ، ويؤتى صاحبها في قبره من قبل رأسه ، فيقول رأسه : لاسبيل عليّ ، فإنّه وعى فيّ سورة الملک ، ثم يؤتى من قبل رجليه ، فيقول رجلاه : ليس لک عليّ سبيل ، إنّه كان يقوم بي سورة الملک .

وأخرج النسائي ، عن ابن مسعود رضي الله عنه قال : من قرأ تبارک الّذي بيده الملک كل ليلة منعه الله بها من عذاب القبر ، وكنا في عهد رسول الله ﷺ نسميها المانعة . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور : (ص: ۲۳۳) باب ماينجي من عذاب القبر ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

وأخرج هو والترمذي ، عن جابر قال : كان النّبيّ ﷺ لاينام حتى يقرأ "الم تنزيل" السجدة، و"تبارک الملک" . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور : (ص: ۲۳۵) باب ماينجي من عذاب القبر ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

(۲) ولو قرأ الفاتحة فيها بنية الدعاء ،فلابأس به وإن قرأ بنية القراءة لايجوز،لأنها محل الدعاء دون القراءة ولم يعين المصنف الدعاء،لانه لاتوقيت فيه سوى انه بأمور الآخرة،وإن دعا بالمأثور فما أحسنه وأبلغه.(البحر الرائق: ۱۸۳/۲ ،كتاب الجنائز ،فصل: السلطان أحق بصلوته، ط: سعيد)

وصلاة الجنازة أربع تكبيرات..... فيكبر للافتتاح ويقول: سبحانک الخ ثم يكبر اخرى =

سوگ کی مدت

☆...... کسی رشتہ دار کی موت پر تین دن تک سوگ منانا جائز ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ منائے۔(۱)

☆...... مصیبت کے وقت تین دن تک گھر میں بیٹھے رہنا جائز، نہ بیٹھنا بہتر ہے۔ لیکن نوحہ کرنا ناجائز ہے۔

☆...... چالیس دن تک سوگ منانا غلط ہے کیونکہ یہ قرآن وحدیث سے

= ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يكبر اخرى ويدعو للميت وجميع المسلمين وليس فيها دعاموقت.... ولايقرأ فيها القرآن ولو قرأ الفاتحة بنية الدعاء فلاباس به وإن قرأها بنية القراء ة لايجوز، لانه محل الدعاء دون القراء ة.(عالمگیری، ۱/۱۶۴، كتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الخامس فی الصلاة على الميت،ط:رشيديه)

☜ ولا قراء ة ولاتشهد فيها) وعين الشافعي الفاتحة في الأولى،وعندنا تجوز بنية الدعاء وتكره بنية القراء ة لعدم ثبوتها فيها عنه عليه الصلاة والسلام.(الدر المختار: ۲/ ۲۱۳،كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب:هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى،ط:سعيد)

(۱) قالت زينب دخلت على أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين توفي أبوها أبو سفين بن حرب فدعت ام حبيبة بطيب فيه صفرة خلوق أوغيره فدهنت منه جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله مالى بالطيب من حاجة غير انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لايحل لامرأة تومن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلث ليال إلا على زوج اربعة اشهر وعشرا...... (صحيح البخارى: ۲/ ۸۰۳، كتاب الطلاق،باب تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا.)

☜ (جامع الترمذى: ۱/ ۲۲۷ ،ابواب الرضاع والطلاق،باب ماجاء ابن تعتد المتوفى عنها زوجها،ط:سعيد)

☜ ويباح الحدادعلى قرابة ،ثلاثه ايام فقط.

وفى الرد:قوله: ويباح الحداد)اى للحديث الصحيح: لايحل لامراة تومن بالله واليوم الآخر أن تحد فوق ثلاث إلا على زوجها،فانها تحد اربعة اشهر وعشرا،فدل على حله فى الثلاث دون مافوقها. (الدر مع الرد: ۳/ ۵۳۱، كتاب الطلاق،باب العدة،فصل: فى الحداد،ط:سعيد)

ثابت نہیں ہے۔(۱)

سید کی موجودگی میں دوسرا آدمی نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

سید کی موجودگی میں بھی دوسرا شخص جنازہ کی نماز پڑھا سکتا ہے، اس لیے بعض لوگوں کا یہ خیال کہ سید کی موجودگی میں دوسرا شخص نماز نہیں پڑھا سکتا، یہ غلط ہے۔(۲)

سیلاب سے مٹی بہہ گئی

اگر سیلاب سے قبر کی مٹی بہہ گئی تو اس نشان پر دوبارہ مٹی ڈال کر قبر درست کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) الجلوس في المسجد ثلاثة ايام للمصيبة مكروه،وفي غير المسجد جاء ت الرخصة ثلاثة ايام للرجال وفرقيا يكره، وترك الجلوس احسن.(التاتارخانيه: ۲/ ۱۳۹، كتاب الصلاة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز،فصل في التعزية والماتم،ط:قديمي)

ولاباس لأهل المصيبة أن يجلسوا في البيت...... ثلاثة أيام والناس ياتونهم ويعزونهم وفي خزانة الفتاوى:والجلوس للمصيبة ثلاثة ايام رخصة،وتركه احسن.(عالمگيرى، ۱/ ۱۶۷، كتاب الصلاة،الباب الحادي والعشرون في الجنائز،الفصل السادس في القبر والدفن، ط: رشيديه)

(البحر الرائق،۲/ ۱۹۲، كتاب الجنائز،فصل: السلطان أحق بصلاته، ط:سعيد)

(۲) قوله: ثم الولي).....قال في شرح المنية: الأصل ان الحق في الصلاة للولي. (الشامية: ۲/ ۲۲۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب: تعظيم أولي الامر واجب)

حلبي كبير:(ص: ۵۸۴)فصل في الجنازة،الرابع في الصلاة عليه،ط:سهيل اكيڈمی)

التاتارخانية: ۲/ ۱۲۵، كتاب الصلاة،الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز،القسم الرابع: في بيان من هو أولى بالصلاة على الميت،ط:قديمي)

(۳) وكان عصام بن يوسف يطوف حول المدينة ويعمر القبور الخربة.(مجمع الانهر: ۱/ ۲۷۶، كتاب الصلاة،باب الجنائز،ط:دارالكتب العلمية)

وإذا خربت القبور فلاباس بتطينها،لما روى أن النبي صلى الله عليه وسلم،مربقبر ابنه ابراهيم فرأى فيه حجر يسقط منه،فسدد وأصلحه،ثم قال من عمل عملاً فليتقه. (تاتارخانيه: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة،الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز،نوع آخر من هذا النص في القبر والدفن، ط: قديمي)

(عالمگيرى. ۱/ ۱۶۶، كتاب الصلاة،الباب الحادي والعشرون في الجنائز،الفصل السادس في القبر والدفن،ط:رشيديه)

سیلاب میں مرنے والوں کی نماز جنازہ:

''سیلاب میں مرنے والوں کو غسل دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱؍۴۳۹)

سیلاب میں مرنے والے کو غسل دینا

☆......سیلاب میں جو لاشیں پائی جائیں تو اگر میت میں مسلمان ہونے کی کوئی علامت پائی جائے تو اس کو مسلمان سمجھا جائے گا۔ اور اگر کوئی علامت نہ ہو تو مسلمانوں کا ملک ہونے کی وجہ سے اس کو مسلمان قرار دیا جائے گا۔ اس لیے غسل دے کر جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔(۱)

☆......سیلاب سے مسلمانوں کی جو لاشیں ملیں، ان کو غسل دینا مسلمانوں پر فرض ہے۔ غسل دیے بغیر بھی جنازہ کی نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہو جائے گی مگر غسل نہ دینے والے گناہ گار ہوں گے، جنازہ کی نماز صحیح ہونے کے لیے سیلاب کا غسل کافی ہے، لیکن زندوں کی جانب سے غسل دینا جو فرض ہے وہ ادا نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) لولم يدر أمسلم أم كافر ولا علامة، فإن في دارنا، غسل وصلي عليه، وإلا لا. (الدر المختار، ۲/ ۲۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في حديث "كل سبب ونسب منقطع الا سببي ونسبي"، ط: سعيد)

🗀 ومن لايدري أمسلم أم كافر، إن كان عليه سيما المسلمين أو في بقاع ديار الاسلام، يغسل وإلا فلا. (البحر الرائق: ۲/ ۱۷۴، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

🗀 (عالمگيري، ۱/ ۱۵۹، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه)

(۲) والغريق يغسل ثلاثا عندابي يوسف، وعن محمد: إذا نوى الغسل عند الإخراج من الماء يغسل مرتين وإن لم ينو الغسل ثلاثا، وفي رواية: يغسل مرة واحدة...... والظاهر: اشتراط النية فيه، لإسقاط وجوبه عن المكلف، لالتحصيل طهارته، وهو شرط صحة الصلاة عليه. (البحر الرائق: ۲/ ۱۷۴، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

🗀 ولو وجد ميت في الماء فلابد من غسله ثلاثا) لأنا أمرنا بالغسل، فيحركه في الماء بنية =

سیمنٹ

☆ ...... قبر کے اندر میت کے اطراف میں بلاضرورت سیمنٹ لگانا مکروہ تحریمی ہے۔

☆ ...... اگر زمین بہت نرم ہو، یا اس میں نمی ہو، اور قبر گرنے کا اندیشہ ہو تو بقدر ضرورت سیمنٹ لگانے کی اجازت ہوگی۔ (۱)

سینہ بند

عورت کے کفن میں "سینہ بند" لفافہ (چادر) کے نیچے اور قمیص کے اوپر ہونا چاہیے، یعنی لفافہ نظر میں سب سے اوپر رہے، اس کے بعد "سینہ بند"۔ اور اگر لفافہ

= الغسل ثلاثا فتح. وتعليله يفيد انهم لو صلوا عليه بلاإعادة غسله صح، وإن لم يسقط وجوبه عنهم. (الدر المختار: ۲/ ۲۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في حديث "كل سبب ونسب منقطع الاسببي ونسبي، ط: سعيد)

▭ الميت اذا وجد في الماء فلابد من غسله؛ لأن الخطاب بالغسل توجه على بني آدم ولم يوجد من بني آدم فعل إلا أن يحركه في الماء بنية الغسل عند الإخراج. (عالمگیری، ۱/ ۱۵۸، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه)

(۱) ويسوى اللبن عليه والقصب .... لاالآجر والخشب) لأنهما لإحكام البناء، والقبر موضع البلاء...... أطلق المصنف في منعهما وقيد الامام السرخسي بأن لايكون الغالب على الارض النزو الرخاءة فان كان فلاباس بهما كاتخاذ تابوت من حديد لهذا. (البحر الرائق: ۲/ ۱۹۴، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

▭ ويسوى اللبن عليه والقصب لاالآجر) المطبوخ والخشب لو حوله، أما فوقه فلايكره ابن ملك.

قوله: لو حوله.. الخ) قال في الحلية: وكرهوا الآجر وألواح الخشب، وقال المشايخ بخارى: لايكره في بلدتنا للحاجة اليه لضعف الاراضي (الدر مع الرد: ۲/ ۲۳۶، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ط: سعيد)

▭ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۶۱۰)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: في حملها ودفنها، ط: قديمي)

کے اوپر رکھ دیا جائے تب بھی جائز ہے۔(۱)

سینہ پر کلمہ لکھنا

☆......میت کو غسل دینے کے بعد اس کے سینے پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" روشنائی وغیرہ کے بغیر صرف انگلی کے اشارے سے لکھ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

☆......اگر اس طرح اشارہ سے لکھنے کو لازم سمجھتے ہیں تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا کیونکہ قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) وقال في الجوهرة: وقول الخجندي: تربط الخرقة على الثديين فوق الأكفان يحتمل أن يراد به تحت اللفافة وفوق الإزار والقميص وهو الظاهر. اه (الشامية، ۲/۲۰۳، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في الكفن، ط: سعيد)

🗀 الجوهرة النيرة، ۲/۱۲۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: قديمي)

🗀 اللباب في شرح الكتاب: ۱/۱۳۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، الكفن للميت، ط: قديمي)

(۲) نعم نقل بعض المحشين عن فوائد الشرجي: أن ممايكتب على جبهة الميت بغير مداد بالإصبع المسبحة ـ بسم الله الرحمن الرحيم ـ وعلى الصدر. لااله الاالله محمد رسول الله، وذلك بعد الغسل قبل التكفين. اه. (الشامية، ۲/۲۴۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فيمايكتب على كفن الميت، قبيل باب الشهيد، ط: سعيد)

(۳) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال النبي صلى الله عليه وسلم: من احدث في امرنا هذا ماليس منه فهو مردود. (صحيح البخاري، ۱/۳۷۱، كتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا على صلح جور فهو مردود، ط: قديمي)

🗀 من اصر على امر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصه، فقد اصاب منه الشيطان من الاضلال، فكيف من اصر على بدعة أومنكر. (مرقاة المفاتيح: ۳/۲۶، رقم الحديث: ۹۴۶، كتاب الصلاة، باب الدعاء في التشهد، ط: رشيديه)

🗀 الاصرار على المندوب يبلغه الى حدالكراهة، فكيف اصرار البدعة التي لااصل لها في الشرع (السعاية، ۲/۲۶۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، قبيل فصل: في القراءة، ط: سهيل اكيدمي)

سینے کے برابر امام کھڑا ہو

☆......امام کے لیے میت کے سینے کے برابر کھڑا ہونا مستحب ہے، میت خواہ عورت ہو یا مرد، بالغ ہو یا نابالغ، بچہ ہو یا بچی، سب کے سینے کے مقابل سیدھ میں کھڑا ہونا مستحب ہے۔

☆......بعض روایات میں جو یہ آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کو سامنے رکھ کر اس کے بیچا بیچ کھڑے ہو کر جنازہ کی نماز پڑھائی ہے، اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ سینے کے برابر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھائی ہے، کیوں کہ سر اور ہاتھ سینہ سے اوپر ہیں اور پیٹ اور پیر سینے سے نیچے ہیں، لہٰذا سینہ درمیان میں ہوا۔ دوسری وجہ سینہ ایمان، حکمت اور علم کا محل ہے۔ اس لیے بھی سینے کو فوقیت حاصل ہے۔ اور ایسا کرنا مستحب ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے میت کے گھٹنے یا کاندھے کے مقابل کھڑے ہو کر جنازہ کی نماز پڑھادی، تب بھی جنازہ کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

☆......واضح رہے کہ جنازہ کی نماز صحیح ہونے کے لیے میت کے کسی حصہ کا

---

(۱) ویقوم من الرجل والمرأة بحذاء الصدر بماروی احمد: ان اباغالب قال: صلیت خلف انس رضی اللہ عنہ علی جنازۃ فقام حیال صدرہ" ولان الصدر محل الایمان ومعدن الحکمۃ والعلم، وھو ابعد من العورۃ الغلیظۃ، فیکون القیام عندہ إشارہ الی ان الشفاعۃ وقعت لاجل إیمانہ، وعن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ وابی یوسف: انہ یقوم من الرجل بحذاء صدرہ ومن المرأۃ بحذاء وسطہا، وأن انسا رضی اللہ عنہ فعل کذالک، وقال: ھو سنۃ. وعن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ أنہ قال: صلیت وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ ماتت فی نفاسہا، فقام وسطہا، قلنا: الوسط ھو الصدر، فإن فوقہ یدیہ ورأسہ، وتحتہ بطنہ ورجلیہ. (تبیین الحقائق، ۱/ ۲۴۲، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاتہ، ط. امدادیہ ملتان)

(مبسوط: ۲/ ۱۰۵، کتاب الجنائز، باب غسل المیت، ط: رشیدیہ)

البحر الرائق: ۲/ ۱۸۶، کتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاتہ، ط: سعید)

سامنے اور مقابلہ میں ہونا شرط ہے۔ اگر میت کا کوئی حصہ بھی امام کے سامنے نہ ہوگا تو جنازہ کی نماز درست نہیں ہوگی۔ (۱)

(۱) کونه (أی الامام) بالقرب من الصدر مندوب والا فمحاذاة جزء من المیت لابد منها قهستانی. (الشامیة: ۲/۲۱۶، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی، ط: سعید)

ویقوم من الرجل والمرأة بحذاء الصدر)..... وهذا ظاهر الروایة وهو بیان الاستحباب، حتی لو وقف فی غیره أجزأه. (البحر الرائق، ۲/۱۸۶، کتاب الجنائز، السلطان أحق بصلاته، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی مع المراقی: (ص: ۵۸۳) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: الصلاة علیه، ط: قدیمی)

ش

شارع عام میں جنازہ کی نماز پڑھنا

شارع عام میں جنازہ کی نماز پڑھنا مکروہ ہے، لیکن جگہ نہ ہونے کے عذر کی وجہ سے بلا کراہت جائز ہے۔ (۱)

شافعی امام کے پیچھے جنازہ کی نماز

شوافع کے نزدیک جنازہ کی نماز میں پانچ تکبیریں ہیں، اور ہر تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے ہیں، اور احناف کے نزدیک چار تکبیریں ہیں اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی تکبیروں میں ہاتھ نہیں اٹھاتے ہیں، اس کے باوجود شافعی امام کے پیچھے حنفی کی نماز صحیح ہے لیکن پانچویں تکبیر میں متابعت نہ کرے بلکہ خاموش کھڑا رہے اور امام کے ساتھ سلام پھیر دے۔ (۲)

---

(۱) تکره صلاة الجنائز في الشارع وأراضي الناس (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، (ص: ۵۹۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمي)

(هنديه: ۱/۱۶۵، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

(الشامية: ۲/۲۲۵، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في كراهة صلاة الجنازة في المسجد، ط: سعيد)

ثم محل الكراهة إذا لم يكن عذر، فإن كان فلا كراهة اتفاقاً. (طحطاوي على المراقي: (ص: ۵۹۵، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: قديمي)

(۲) وقال الشافعية والحنابلة: لصلاة الجنازة أركان سبعة.... ۱. النية كسائر الصلوات..... ۲. أربع تكبيرات بتكبيرة الاحرام.... فإن خمس الإمام لم تبطل الصلاة في الاصح عند الشافعية، ولايتابعه المأموم، بل يسلم أوينتظره ليسلم معه. (الفقه الاسلامي وأدلته، ۲/۴۹۱، ۴۹۲، المبحث الثامن: صلاة الجنازة، واحكام الجنائز والشهداء والقبور، الفرض الثالث: الصلاة على الميت، رابعاً: اركان صلاة الجنازة...... ط: دارالفكر)=

شبِ براءت میں روحیں نہیں آتی ہیں

بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ شبِ براءت وغیرہ میں مردوں کی روحیں گھر میں آتی ہیں اور دیکھتی ہیں کہ کسی نے ہمارے لیے کچھ پکایا ہے یا نہیں؟ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے، قرآن وحدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۱)

= ثانيها: التكبيرات، وهي أربع بتكبيرة الاحرام، وكل تكبيرة منها بمنزلة ركعة، وهي ركن باتفاق، (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۱۹/۱، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، أركان صلاة الجنازة، ط: دار الفكر)

ثم يكبر أربعا لما روى جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم كبر على الميت أربعاً.... والتكبيرات الاربع واجبة...... (المهذب في فقه الامام الشافعي: ۱۳۳/۱، كتاب الجنائز، فصل في قراء ة الفاتحة، ط: مكان النشر بيروت)

أو بمن يرى تكبيرات الجنازة خمساً لايتابعه لظهور خطئه بيقين لأن ذلك كله منسوخ. بدائع. (شامي: ۱۷۲/۲، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: امرا لخليفة لايبقى بعد موته، ط: سعيد)

ولو كبر امامه خمسا لم يتبع) لانه منسوخ (فيمكث المؤتم حتى يسلم معه اذا سلم) به يفتى. (الدر المختار: ۲۱۴/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟ ط: سعيد)

ولو كبر امامه خمسا لم يتبع) لانه منسوخ (ولكن ينتظر سلامه في المختار) ليسلم معه في الاصح. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۸۷) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمي)

تاتارخانيه: ۱۱۹/۲، كتاب الصلاة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، القسم الثاني، كيفية الصلاة على الميت، ط: قديمي)

(۱) عن سعيد بن جبير: أن أرواح الأحياء وأرواح الأموات تلتقي في المنام فيتعارف منهاماشاء الله أن يتعارف فيمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الأخرى إلى أجسادها إلى انقضاء مدة حياتها. (تفسير النسفي: ص: ۱۰۴۰، سورة الزمر، آيت: ۴۲، ط: دار المعرفه، بيروت)

عن السدي: (والتي لم تمت في منامها) قال: يتوفاها في منامها قال: فيلتقي روح الحي وروح الميت فيتذاكران ويتعارفان، قال: فترجع روح الحي إلى جسده في الدنيا إلى بقية أجلها وتريد روح الميت أن ترجع إلى جسده فتحبس. (مجموع الفتاوى لابن تيمية: ۴۵۲/۵، شرح حديث النزول، تفسير النشاة الثانية القولان في آية (فيمسك التي قضى عليها الموتى، ط: دار الرحمت)=

شجرۃ المنتھٰی

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے ''الدرالحسان'' میں روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہے، اس کے پتے تمام خلائق کی گنتی کے برابر ہیں، اس کا نام شجرۃ المنتھٰی ہے، جب کسی بندہ کی عمر ختم ہوجاتی ہے اور چالیس دن باقی رہ جاتے ہیں، تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سامنے اس کا ایک پتہ گرتا ہے اس پر اس بندہ کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے اس وقت سے تمام فرشتے اس کو مردہ کہتے ہیں اور وہ دنیا میں چالیس دن تک زندہ رہتا ہے، پس اگر وہ نیک بخت ہے تو ملک الموت اس کے نام کے گرد نورانی لکیر دیکھتا ہے، جب چالیس دن پورے ہوجاتے ہیں تو ملک الموت اس کے پاس آتا ہے اور اس کے سامنے بیٹھتا ہے، اس وقت مریض اپنی بیماری کی تکلیف میں رہتا ہے، جب ملک الموت کو دیکھتا ہے تو گھبرا کر پوچھتا ہے تم کون شخص ہو؟ اور تمہارا کیا ارادہ ہے، وہ کہتا ہے میں ملک الموت ہوں، تیری روح قبض کرنے کا مجھ کو حکم ہے، یہ سن کر وہ شخص منہ پھیر لیتا ہے اور اس کی آنکھیں پتھرا جاتی ہیں، ملک الموت کہتا ہے، تو مجھ کو نہیں پہچانتا؟ میں وہ ہوں کہ تیری اولاد اور ماں باپ کی روح قبض کی ہے، آج تیری روح قبض کروں گا، اور تو دیکھ لے گا اپنی اولاد و اقارب کو، میں وہ موت ہوں کہ اگلے لوگوں کو فنا کر چکا ہوں، وہ لوگ تجھ سے زیادہ مال وقوت رکھتے تھے، تو نے دنیا کو کیسا پایا؟ اور اس کا حال کیسا دیکھا؟ بندہ کہتا ہے میں نے دنیا کو بے وفا اور مکّار پایا، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے دنیا اس کے پاس آئے گی اور کہے گی، اے نافرمان! تو نے اپنے رب کی کس قدر نافرمانی کی، اور کس قدر تو نے نصیحت حاصل کی، بہت سی باتیں سنیں لیکن تو نے سمجھا کہ تو دنیا میں ہمیشہ رہے گا، یاد رکھ میں تجھ سے اور تیرے اعمال سے بیزار ہوں۔

پھر اس کا مال سامنے آئے گا اور کہے گا اے نافرمان! تو نے ناحق طریقہ سے مجھ کو حاصل کیا، اگر تو غریب و مسکین پر خرچ کرتا تو آج تیرے کام آتا۔(۱)

= (کتاب الروح: (ص: ۵۰)، المسألة الثانية وهى هل تتلاقى أرواح الأحياء وارواح الأموات او لا؟، ط: دارالكتب العلمية)

من قال أن أرواح المشائخ حاضرة يكفر. (بزازيه على هامش الهندية: ۳۲۶/۶، كتاب الفاظ تكون اسلام أو كفراً أو خطأ، الثانى فيما يتعلق بالله، ط: رشيديه)

(۱) وقد ورد أن الله تعالى خلق شجرة تحت العرش عليها أوارق بعدد الخلائق، وسماها سدرة المنتهى، فإذا انقضى أجل العبد وبقى من عمره أربعون يوما سقطت ورقته على عزرائيل فتسميه الملائكة ميتا، وهو بالأرض أربعين يوما فإن كان من أهل السعادة يجد ملك الموت خطا من نور حول الاسم وإن كان من أهل الشقاوة يجده من السواد، فإذا مضت الأربعون ينزل ملك الموت فيجده فى شدة المرض فيجلس عنده فيراه الشخص فيفزع منه، ويقول له من أنت وما تريد فيقول أنا ملك الموت أمرنى الله بقبض روحك، فإذا سمع الشخص كلامه حول وجهه عنه وشخص بصره فيقول ملك الموت أما عرفتنى أنا الموت الذى قبضت ارواح أولادك ووالديك واليوم أقبض روحك حتى تنظر أولادك وأقاربك، وأنا الموت الذى أفنيت القرون الماضية إذ كانوا أكثر منك مالاً وولدًا، فكيف رأيت الدنيا وحالها فيقول الشخص رأيتها مكر د غدارة ثم يأمر الله الدنيا أن تتصور بين يديه، وتقول له ياعاصى ربك أذنبت فكم موعظة سمعت وكم عـ معصى لاتنتهى، طلبتنى وظننت أنك لاتفارقنى فأنا بريئة منك ومن عملك، ثم إنه يرى ماله فيقول له يا عاصى كسبتنى بغير حق ولو تصدقت بى على الفقراء والمساكين نفعتك. (الذرر الحسان فى البعث ونعيم الجنان، ص: ۲۲، محقق: د. محمد زينهم محمد عزب، ط: دار الأمين القاهر. ۱۴۱۴هـ - ۱۹۹۳م).

ذكر ابو محمد عبد الله بن محمد المعروف بأبى الشيخ الأنصارى المتوفى ۳۶۹هـ فى ترجمة محمد بن إبراهيم المدنى، أبى عبد الله

حدثنا أبو العباس الجمال، قال: حدثنا محمد بن عامر، قال: حدثنا أبى، قال حدثنا محمد بن إبراهيم، قال: سمعت محمد بن جحادة يقول فى هذه الأية: (وما تسقط من ورقة إلا يعلمها) قال: لله تبارك وتعالى شجرة تحت العرش، لسى مخلوق إلا له فيها ورقة، فإذا سقطت ورقة، خرجت روحه من جسده، فذلك قوله تعالى: (وما تسقط من ورقة إلا يعلمها). طبقات المحدثين باصبهان والواردين عليها: ۷۷/۲، ترجمة محمد ابن ابراهيم المدنى، ابى عبد الله.

وذكر الامام جلال الدين السيوطى المتوفى سنة ۹۱۱هـ فى تفسير سورة الأنعام تحت الأية: (وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها إلا هو ويعلم ما فى البر والبحر وما تسقط من ورقة إلايعلمها) سورة الأنعام، اية: ۵۹،

قوله: تعالى: (وما تسقط من ورقة إلايعلمها)=

شراب سے بچو

امام نسائی رحمہ اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے شراب سے بچو، اس لیے کہ یہ کبیرہ گناہوں کی جڑ ہے۔ تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا، اس پر ایک بدکردار عورت عاشق ہوگئی، اور اس کے پاس اپنی باندی کو بھیجا۔ اس نے آ کر کہا کہ میری مالکہ آپ کو اسلام قبول کرنے کے لیے بلا رہی ہیں، چنانچہ وہ اس باندی کے ساتھ چلے گئے، وہ جب کسی دروازے سے اندر جاتی تو اسے بند کر لیتی، یہاں تک کہ انہیں ایک نہایت خوبصورت عورت کے پاس لے گئی۔ جس کے پاس ایک لڑکا اور شراب کا جام رکھا تھا۔ اس عورت نے کہا میں نے تمہیں اسلام قبول کرنے کے لیے

= أخرج مسدد في مسنده، وسعيد بن منصور، وعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مردويه، عن ابن عباس (وما تسقط من ورقة إلا يعلمها) قال: ما من شجرة على ساق إلا موكل بها ملك يعلم ما يسقط منها حين يحصيه، ثم يرفع علمه وهو أعلم منه. الدر المنثور في التفسير بالمأثور: ۲۷۸/۳، ط: دار الفكر ـ بيروت. ۱۴۱۴هـ ـ ۱۹۹۳م.

وذكر الإمام أبوبكر الخطيب البغدادي المتوفى سنة ۴۶۳هـ في ترجمة أحمد بن الخليل، أبي علي التاجر.

عن نافع، عن ابن عمر، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ما من زرع على الأرض، ولا ثمار على الأشجار، إلا عليها مكتوب بسم الله الرحمن الرحيم، هذا رزق فلان بن فلان، وهذا قول الله تعالى في محكم كتابه: (وما تسقط من ورقة إلا يعلمها ولا حبة في ظلمات الأرض ولا رطب ولا يابس إلا في كتاب مبين) تاريخ بغداد: ۱۳۰/۴، ترجمه احمد بن الخليل، ابي علي التاجر.

ذكر أبو محمد عبد الله بن محمد المعروف بأبي الشيخ الأنصاري المتوفى سنة ۳۶۹هـ في ترجمة أحمد بن الحسن بن عبد الملك

حدثنا أحمد بن الحسن، قال: حدثنا علي بن الجميل الرقي، حدثنا جرير، عن ليث، عن مجاهد، عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما في الجنة شجرة أو في الجنة شجرة إلا مكتوب عليها: لا إله إلا الله محمد رسول الله، أبوبكر الصديق، عمر الفاروق، عثمان ذو النورين. طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها: ۲۸۸/۴، ط: دار الكتب العلمية ـ بيروت. ۱۴۰۹هـ ـ ۱۹۸۹م.

نور الصدور في شرح القبور (ص: ۳۰ ـ ۳۱) باب ملک الموت اور ان کے ساتھی فرشتوں کا بیان، ط: دارالاشاعت۔

تھوڑی بلوایا ہے۔ میں نے تمہیں اس لیے بلوایا ہے تا کہ تم مجھ سے زنا کرو، یا شراب کا ایک جام پی لو، یا اس لڑکے کو قتل کر دو۔ اس نے کہا: مجھے شراب کا جام پلا دو، یہ مرے لیے آسان ہے۔ اس نے اسے شراب کا ایک جام پلا دیا۔ اس نے کہا اور دو۔ وہ اسے اسی طرح جام بھر بھر کر پلاتی رہی۔ یہاں تک کہ شراب کا نشہ اس پر چڑھ گیا، اور اس نے اس عورت سے زنا کیا، اور اس لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔

اس لیے شراب سے بچو! اللہ کی قسم شراب کا رسیا بننا اور ایمان دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے۔ دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی کو چھوڑ دیتا ہے۔(۱)

شرابی

’’قبر پھٹ گئی‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۶/۲)

شرابی کے جنازہ کی نماز

’’گناہ گار مسلمان‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۱۹/۲)

شریعت کے خلاف کرنے والے کا جنازہ

’’دو بہنوں کو نکاح میں رکھنے والے کی نماز جنازہ‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں!

(۱) روى النسائى عن عثمان رضى الله عنه قال: اجتنبوا الخمر فإنها أم الخبائث إنه كان رجل ممن كان قبلهم تعبد، فعلقت امرأة غوية فأرسلت إليه جاريتها فقالت له: إناندعوك للشهادة، فانطلق مع جاريتها فطفقت الجارية كلما دخل بابا أغلقه دونه حتى أفضت إلى امرأة وضيئة أى جميلة عندها غلام وباطية خمر فقالت: إنى والله مادعوتك للشهادة، ولكن دعوت لتقع علىّ، أوتشرب من هذه الخمر كاسا أوتقتل هذا الغلام. قال فاسقنى من هذه الخمر؟ فسقته كاسا قال: زيدونى، فلم يزل يشرب حتى وقع عليها وقتل الغلام، فاجتنبوا الخمر فإنه والله لايجتمع الإيمان وإدمان الخمر إلا ليوشك أن يخرج أحدهما صاحبه. (التذكرة فى أحوال الموتى وامور الآخرة، (ص: ۳۵) باب ماجاء فى سوء الخاتمة وماجاء أن الأعمال بالخواتيم، ط: دارالحديث قاهره)

شفا کے لیے قرآن ختم کرنا

مریض کی شفا کے لیے قرآن مجید کا ختم کر کے دعا کرنا جائز ہے۔ اور اس سے فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اور شفا حاصل کرنے کے لئے کرائے جانے والے ختم میں پیسے دینا اور لینا جائز ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد اجر وثواب نہیں، بلکہ دنیا میں شفا اور برکت ہے اور یہ جائز ہے۔ (۱)

شناخت نہیں ہوسکتی لڑکا ہے یا لڑکی

جس بچہ کی شناخت نہیں ہو سکتی کہ لڑکا ہے یا لڑکی، تو اس کے مرنے پر اختیار ہے کہ چاہیں لڑکے والی دعا پڑھیں یا لڑکی والی دعا پڑھیں۔ (۲)

(۱) عن ابی سعید الخدری :أن أناسا من أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم أتوا علی حی من أحیاء العرب،فلم یقروهم فبینما هم کذالک إذالدغ سیدأولئک،فقالوا:هل معکم دواء اوراق فقالوا:نعم انکم لم تقرونا ولانفعل حتی تجعلوا لنا جعلا فجعلوالهم قطیعاً من الشاء فجعل یقرأ بأم القرآن ویجمع بزاقه ویتفل فبرأ فأتوا بالشاء فقالوا:لاناخذه حتی نسئل النبی صلی الله علیه وسلم فسألوه فضحک وقال: ماادراک انها رقیة خذوها واضربوا لی بسهم.(صحیح البخاری؛ ۲/ ۸۵۴، کتاب الطلب،باب الرقی بفاتحة الکتاب،ط:قدیمی)

(مسلم: ۲/ ۲۲۴،کتاب السلام،باب جواز أخذ الأجرة علی الرقیة بالقرآن والأذکار، ط: قدیمی)

واستدل به بعض المحشین علی الجواز بحدیث البخاری فی اللدیغ،فهو خطأ؛ لأن المتقدمین المانعین الاستئجار مطلقا جوزوا الرقیة بالأجرة ولو بالقرآن کما ذکره الطحاوی؛ ، لأنها لیست عبادة محضة بل من التداوی.(الشامیة؛۶/ ۵۷،کتاب الاجارة،مطلب:تحریر مهم فی عدم جوازا لاستئجار علی التلاوة والتهلیل..الخ ،ط:سعید)

(۲) ویدعو للمیت وجمیع المسلمین ولیس فیها دعاء مؤقت .(عالمگیری، ۱/ ۱۶۴،کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت، ط: رشیدیه)

ولم یعین المصنف الدعاء؛لانه لاتوقیت فیه سوی انه بأمور الآخرة. (البحرالرائق: ۲/ ۱۸۳) کتاب الجنائز،فصل: السلطان أحق بصلاته،ط:سعید)

مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص: ۵۸۵) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز،فصل: الصلاة علیه،ط:قدیمی)

شوافع، مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھائیں

میت کا ولی اور امام دونوں شافعی ہیں، اور یہ لوگ جنازہ کی نماز بلا عذر مسجد میں پڑھائیں تو بھی حنفیوں کو جنازہ میں شامل ہونا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص مسجد میں جنازہ کی نماز ہونے کی وجہ سے شرکت نہیں کرے گا تو بھی گناہ گار نہیں ہوگا۔ (۱)

شوہر بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

☆.....مردہ عورت کو صرف عورت ہی غسل دے سکتی ہے۔ کوئی مرد غسل نہیں دے سکتا۔ اگر بیوی کا انتقال ہوجائے اور غسل دینے کے لیے کوئی عورت وہاں پر موجود نہ ہو، تو شوہر اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر اپنی مردہ بیوی کو تیمم کرادے، غسل نہ دے، اور اگر شوہر کے ساتھ محرم مرد ہے، مثلاً: باپ، بھائی وغیرہ، جن سے نکاح جائز نہیں ہے، تو وہ بھی صرف تیمّم ہی کرائے گا، غسل نہیں کرائے گا، کیونکہ عورت کو غسل

(۱) تكره الصلاة على الميت في المساجد، وإن كان الميت خارج المسجد، كما يكره إدخاله في المسجد من غير صلاة، عند الحنفية والمالكية، أما الحنابلة والشافعية.... قالوا: تباح الصلاة على الميت في المساجد إن لم يخش تلويث المسجد، وإلا حرمت الصلاة عليه وحرم إدخاله، الشافعية قالوا: يندب الصلاة على الميت في المسجد. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۵۲۷، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، هل يجوز الصلاة على الميت في المساجد، ط: دار الفكر)

▭ وصلاة الجنازة في المسجد الذي تقام فيه الجماعة مكروه.... ولا تكره بعذر المطر ونحوه. (عالمگيری، ۱/ ۱۶۵، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

▭ تتمه: إنما تكره في المسجد بلا عذر فإن كان فلا، ومن الأعذار المطر كما في الخانية والاعتكاف كما في المبسوط. (الشامية: ۲/ ۲۲۶، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب مهم: إذا قال إن شتمت فلاناً في المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط: سعيد)

▭ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۹۵)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: قديمي)

عورت ہی دے سکتی ہے، مرد نہیں دے سکتا۔(۱)

☆......علامہ شامی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دینے کا واقعہ نقل فرمایا ہے، مگر ''شرح مجمع'' سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دینے کا سامان مہیا فرمایا تھا، اس لیے اس کو مجازی طور پر غسل دینے والا کہا جاتا ہے۔ورنہ حقیقت میں غسل دینے والی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا ہیں۔(۲)

---

(۱) ماتت بین رجال أوهو بین نساء یممه المحرم،فإن لم یکن فالأجنبی بخرقة.
قوله: یممه المحرم الخ)أی یمم المیت،الأعم من الذکر والانثی، وکذا قوله فالأجنبی أی فالشخص الاجنبی الصادق بذالک.(الدر مع الرد: ۲/ ۲۰۱،کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب: فی حدیث"کل سبب ونسب منقطع الا سببی ونسبی"،ط:سعید)

🗀 لو ماتت بین الرجال الأجانب یممها رجل بخرقة ولایمسها.(حلبی کبیر:ص:۵۷۷،فصل فی الجنائز،ط:سهیل اکیڈمی)

🗀 (بخلافه) أی الرجل فإنه لایغسل زوجته لانقطاع النکاح وإذا لم توجد امرأة لتغسیلها یممها...... (ولو ماتت امرأة مع الرجال) المحارم وغیرهم یمموها.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:ص:۵۷۲،کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز،ط:قدیمی)

(۲) (قوله قلناالخ) قال فی شرح المجمع لمصنفه فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها غسلتها ام ایمن حاضنته (صلی الله علیه وسلم) ورضی عنهافتحمل روایة الغسل لعلی رضی الله تعالیٰ عنه،علی معنی التهیئة والقیام التام باسبابه،ولئن ثبتت الروایة فهو مختص به الاتری ان ابن مسعود رضی الله عنه لما اعترض علیه بذلک اجابه بقوله:اما عملت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ان فاطمة زوجتک فی الدنیا والآخرة" فادعاؤه الخصوصیة دلیل علی ان المذهب عندهم عدم الجواز......اه. (شامی: ۲/ ۱۹۸، باب صلاة الجنائز،قبیل"مطلب فی حدیث"کل سبب ونسب منقطع إلاسببی ونسبی،ط:سعید)

🗀 یجوز ان تغسل المرأة زوجها بالاجماع،اما غسله زوجته فغیرها جائز عندنا وهو قول الثوری والاوزاعی خلافا للثلاثة، احتجوا.....وروی البیهقی وابو الفرج عن فاطمة رضی الله عنها قالت لأسماء بنت عمیس :یاأسماء!إذامت فاغسلینی انت وعلی، فغسلاها،قال ابوالفرج فی اسناده: عبدالله بن نافع، قال یحیی:لیس بشئ ،وقال النسائی:متروک، ورووا احادیث اخر لیس فیها مایعتمد علیه علی انه لو ثبت لم یکن فیه دلالة؛لان الغسل ممایضاف الی السبب اضافة مشهورة تقرب من الحقیقة فی کثرة الاستعمال والشهرة.(الحلبی الکبیر (ص:۶۰۴) کتاب الصلاة، فصل فی الجنائز ،الثامن فی المتفرقات ،ط:سهیل)

(اگر بالفرض ثابت بھی ہو جائے تو یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت پر محمول ہے کہ انہیں کسی نص سے اس کی اجازت ملی ہوگی جو ان کی خصوصیت پر دلالت کر رہی ہوگی۔ واللہ اعلم)(۱)

شوہر بیوی کو قبر میں اتار سکتا ہے یا نہیں؟

اگر مردہ بیوی کو قبر میں اتارنے کے لیے محرم موجود ہے تو محرم ہی قبر میں اتارے، شوہر نہ اتارے، اور اگر محرم موجود نہیں ہے، تو شوہر بھی قبر میں اتار سکتا ہے، کیونکہ قبر میں اتارنے میں کفن حائل ہے، اور کفن کے اوپر ہاتھ لگانا ضرورت کے وقت درست ہے۔(۲)

(۱) قال فی شرح المجمع لمصنفه فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها غسلتها ام ایمن حاضنته(صلی الله علیه وسلم) ورضی عنهافتحمل روایة الغسل لعلی رضی الله تعالیٰ عنه،علی معنی التهیئة والقیام التام باسبابه،ولئن ثبتت الروایة فهو مختص به الاتری ان ابن مسعود رضی الله عنه لما اعترض علیه بذلک اجابه بقوله:أما علمت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ان فاطمة زوجتک فی الدنیا والآخرة" فادعاؤه الخصوصیة دلیل علی ان المذهب عندهم عدم الجواز... اه. (شامی: ۲/ ۱۹۸، باب صلاۃ الجنائز،قبیل"مطلب فی حدیث"کل سبب ونسب منقطع إلاسببی ونسبی، ط: سعید)

(حاشیة الطحطاوی علی المراقی:(ص: ۵۷۲)کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز،ط:قدیمی)

ولکن دلالته علی المطلوب غیر ظاهرة،لما قال الشیخ:أنه یحتمل المجاز من تسمیة الإعانة علی الغسل والقیام به تغسیلا.(اعلاء السنن،۸/ ۲۲۴،کتاب الصلاة،ابواب الجنائز،باب جواز غسل المرأة زوجها المیت،ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

(۲) وذوالرحم أولی بادخال المرأة القبر من غیره،لانه یجوز له مسها حالة الحیاة فکذابعد الموت،وکذا ذوالرحم المحرم منهاأولی من الاجنبی.(بدائع الصنائع: ۱/ ۳۲۰،کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،فصل: وأما سنة الدفن،ط:سعید)

(عالمگیری: ۱/ ۱۶۶، کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل السادس فی القبر والدفن...الخ،ط:رشیدیه)

(حلبی کبیر:(ص:۵۹۷)،فصل فی الجنائز،السادس فی الدفن،ط:سهیل اکیڈمی)

یکره للناس أن یمنعوا حمل جنازة المرأة لزوجها مع أبیها وأخیها ویدخل الزوج فی القبر مع محرمها استحسانا وهو الصحیح وعلیه الفتویٰ.(خلاصة الفتاوی: ۱/ ۲۲۵،کتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون فی الجنائز،ط:امجد اکیڈمی)

شوہر پر صدقہ کرنا لازم نہیں

اگر بیوی کا انتقال ہو جائے تو شوہر پر بیوی کے لیے صدقہ خیرات کرنا لازم نہیں، لیکن اگر خوشی سے صدقہ خیرات کر کے ثواب پہنچائے گا تو ثواب پہنچ جائے گا۔ اور بیوی پر احسان ہوگا۔(۱)

شوہر کو بیوی کے مرنے کے بعد کیا کیا کرنا جائز ہے؟

''بیوی کے مرنے کے بعد'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۱۶۴)

شہادت کی انگلی قبر پر رکھ کر سورۂ بقرہ کا اول و آخر پڑھنا

میت کو دفن کرنے کے بعد سورۂ بقرہ کا اول و آخر پڑھنا حدیث سے ثابت ہے، لیکن شہادت کی انگلی قبر کی مٹی پر رکھنا ثابت نہیں، بلکہ مشائخ کا معمول ہے۔ لہٰذا دونوں صورتوں میں مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وإن لم يوص لايجب على الورثة الإطعام، لانها عبادة فلاتؤدى إلا بأمره، وإن فعلوا ذلك جاز، ويكون له ثواب.... لما صرح في الهداية: من أن للانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوما أو صدقة أو غيرها. (الشامية: ۲/ ۴۲۵، كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم وما لايفسده، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

☜ مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی: (ص: ۴۳۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، فصل: في إسقاط الصلاة والصوم، ط: قديمی)

☜ (البحر الرائق: ۲/ ۲۸۴، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

(۲) وعن عبدالله بن عمر قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إذامات احدكم فلاتحبسوه وأسرعوا به إلى القبر وليقرأعند رأسه فاتحة البقرة وعند رجليه بخاتمة البقرة، رواه البيهقي في شعب الايمان (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۴۹)، كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثالث، ط: قديمی)

☜ (الشامية: ۲/ ۲۳۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في دفن الميت، ط: سعيد)

☜ لقد ثبت "أنه عليه الصلاة والسلام قرا أول البقرة عند رأس ميت وآخرها عند رجليه (الشامية: ۲/ ۲۴۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في زيارة القبور، ط: سعيد)=

شہید

☆......احناف کے نزدیک شہید وہ ہے جس کو ناحق ظلم کر کے قتل کیا گیا ہو خواہ وہ جنگ میں قتل ہوا یا کسی باغی یا جنگجو دشمن یا راہزن یا ڈاکو یا چور یا اغوا کار نے قتل کیا، اگر چہ اس کی موت کا سبب براہِ راست وہ نہ ہوں۔(۱)

☆......حقیقی شہید کو غسل نہیں دیا جاتا، لیکن اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا

(مناسک للملا علی القاری:(ص: ۱۰۵)،باب المتفرقات،فصل:یستحب زیارة أهل المعلی، ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲۶۵/۵،کتاب الجنائز،فصل سادس:قبر دفن اور اس کے متعلقات،عنوان:قبر کے سرہانے اور پاتانے بعض مخصوص آیتوں کا پڑھنا کیسا ہے؟ ط:دارالاشاعت)

(۱) والاصل ان من کان مقتولا فی قتال،ثلاث:أهل الحرب أو البغاة أوقطاع الطریق بمعنی مضاف الی العدو سواء کان بالمباشرة أوالسبب کان شهیداً(عالمگیری: ۱/۱۶۹،کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل السابع فی الشهید،ط:رشیدیه)

وهو من قتله أهل الحرب أو البغی أوقطاع الطریق أووجد فی المعرکة وبه أثر .....وقیدنا بکونه فی المعرکة وهی موضع الحرب؛لأنه لووجد فی عسکر المسلمین قتیل قبل لقاء العدو فلیس بشهید.(البحر الرائق: ۱۹۶/۲،کتاب الجنائز،باب الشهید،ط:سعید)

(خلاصة الفتاویٰ: ۲۱۶/۱، کتاب الصلاة،الفصل الخامس والعشرون فی الجنائز، ط: امجد اکیڈمی)

الحنفیة. قالوا:الشهید هو من قتل ظلماً، سواء قتل فی حرب أوقتله باغ أوحربی أوقاطع طریق أولص،ولو کان قتله بسبب غیر مباشر، وینقسم إلی ثلاثه أقسام:الأول:الشهید الکامل وهو شهید الدنیا والآخرة، ویشترط فی تحقق الشهادة الکاملة ستة شروط،وهی العقل، والبلوغ، والاسلام والطهارة من الحدث الاکبر ،والحیض والنفاس ،وأن یموت عقد الاصابه بحیث لایاکل ولایشرب ولاینام،ولا یتداوی ولاینتقل من مکان الاصابة إلی خیمته أومنزله حیا، ولایمضی علیه وقت الصلاة،وأن یجب بقتله القصاص، وإن رفع القصاص لعارض،کصلح وغیره، وأما إذا وجب بقتله عرض مالی، کماإذاقتل خطأ فإنه لایکون کامل الشهداء،ویدخل فی هذا القسم من قتل مدافعاً عن ماله أونفسه أو المسلمین أوأهل الذمة ولکن بشرط أن یقتل بمحدد، (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۵۲۷/۱، ۵۲۸،کتاب الصلاة،مباحث الجنائز، مبحث الشهید،ط:دار الفکر)

واجب ہے۔ بشرطیکہ میت کا پورا بدن یا اکثر حصہ موجود ہو۔ (۱)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مومن اللہ کی راہ میں شہید ہوتا ہے تو اس کے خون کے اول قطرے سے جو زمین پر گرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتے ہیں، اور جنت سے کپڑا بھیجتے ہیں، اسی میں اس کی روح قبض کی جاتی ہے، پھر وہ شہید جنت سے ایک جسم (مثالی) بھیجتے ہیں، اس میں اس کی روح آجاتی ہے اور فرشتوں کے ساتھ آسمان پر جاتا ہے، اور فرشتوں میں ایسا مل جاتا ہے کہ ایسا گمان ہوتا ہے کہ اصل میں یہ فرشتہ ہے اور اللہ کے پاس جا کر سجدہ کرتا ہے، اس کے بعد سب فرشتے سجدہ کرتے ہیں اور اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور پاک وصاف کیا جاتا ہے، پھر حکم ہوتا ہے کہ اس کو شہیدوں کے پاس لے جاؤ، سبز باغ میں جہاں حریر کے گنبد بنے ہیں، یہاں گائے اور مچھلیاں ہیں یہ دونوں ہر روز شہیدوں کو ایسی غذا کھلاتے ہیں کہ جس کا ذائقہ ہر روز جدا ہوتا ہے یعنی اگلے دن والی غذا کا ذائقہ گذشتہ دن والی غذا سے الگ ہوتا ہے، مچھلیاں تمام دن جنت کی نہروں میں سیر کرتی ہیں، اور جنت کی خوشبو کی چیزیں کھاتی ہیں، شام کو گائے اپنے سینگ سے انہیں ذبح کرتی ہے اور وہ پک کر تیار ہو جاتی ہیں، جب شہداء انہیں کھاتے ہیں تو

---

(۱) (ویصلی علیہ) أی الشهید (بلاغسل) (مراقی الفلاح مع حاشیه الطحطاوی: (ص: ۶۴۷) کتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: قديمی)

🗀 وحکمه أن لایغسل ویصلی علیه. (عالمگیری: ۱۶۸/۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع فی الشهید، ط: رشیدیه)

🗀 ویصلی علیه بلاغسل. (الدرالمختار: ۲۵۰/۲، کتاب الصلاة، باب الشهید، ط: سعید)

🗀 وحکم هذاالقسم من الشهداء أن لایغسل إلا لنجاسة أصابته غیر دمه ویکفن فی أثوابه بعد أن ینتزع عنه مالا یصلح لکفن..... ثم یزاد إن نقص ماعلیه عن کفن السنة، وینقص إن زادماعلیه عن ذالک، ویصلی علیه، ویدفن بدمه، وثیابه، (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۵۲۸/۱، کتاب الصلاة، مباحث الجنائز، مبحث الشهید، ط: دار الفکر)

ان کے گوشت میں جنت کی کل خوشبو پاتے ہیں اور گائے تمام رات جنت میں چرتی ہے، اور جنت میں ہر قسم کے میوے کھاتی ہے، صبح مچھلیاں اپنی دُم سے اس کو ذبح کرتی ہیں، اور وہ پک کر تیار ہو جاتی ہے، جب اس کا گوشت کھاتے ہیں تو اس میں جنت کے کل پھلوں کا مزہ پاتے ہیں۔(۱)

شہیدِ آخرت

☆......شہیدِ آخرت وہ ہے جس کو مثلاً: ظلم سے قتل کیا گیا ہو، لیکن وہ ناپاکی یا حیض ونفاس کی حالت میں ہو، یا ہلاکت کا سبب موجود ہونے کے فوراً بعد ہی موت نہ آئی ہو، یا نابالغ یا مجنون ہو، یا نادانستہ طور پر قتل ہوا ہو، جس کے قتل پر تاوان واجب ہوتا ہے، ایسے لوگ شہید کامل نہیں ہیں۔ لیکن شہید آخرت ہیں، ان کا قیامت میں وہی اجر ہے جس کا وعدہ شہداء کے لیے کیا گیا ہے۔

☆......ایسے شہداء کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا واجب ہے۔

☆......شہداءِ آخرت کے زمرہ میں وہ بھی ہیں جو ڈوب کر یا جل کر یا پردیس

---

(۱) وأخرج هناد ابن السري في كتاب الزهد، وعبد بن حميد في تفسيره، والطبراني في الكبير، بسند رجاله ثقات، عن عبد الله بن عمرو، قال: إذا قتل العبد في سبيل الله، فأوّل قطرة تقع على الأرض من دمه، يكفّر الله له ذنوبه كلها، ثم يرسل الله بريطة من الجنة، فتقبض فيها نفسه، وبجسده من الجنة، حتى يركب فيه روحه، ثم يعرج مع الملائكة، كأنّه كان معهم منذ خلقه الله، حتى يؤتى به الرحمٰن فيسجد قبل الملائكة، ثم تسجد الملائكة بعده، ثم يغفر له ويطهر، ثم يؤمر به إلى الشهداء، فيجدهم في رياض خضر، وقباب من حرير، عندهم ثور و حوت، يُلغثانهم كل يوم بشيء لم يلغثاه بالأمس، يظل الحوت في أنهار الجنّة، فيأكل من كل رائحة من أنهار الجنة، فإذا أمسى وكزه الثور بقرنه، فذكّاه فأكلو من لحمه، فوجدوا في طعم لحمه كل رائحة من ريح الجنّة ويبيت الثور نافشا في الجنة، ينظرون إلى منازلهم يدعون الله بقيام الساعة الخ. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ٨٨) باب من يحضر الميت من الملائكة وغيرهم، ومايراه المحتضر الخ، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

میں یا وبائی امراض، یا مرض استسقا یا پیچش یا نمونیہ یا گھٹن اور سل کے مرض میں یا ٹی بی یا بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے یا ایسے ہی کسی اور سبب سے وفات پا جائیں۔

طالب علمی کے دوران اور جمعہ کی رات کو مرنے والا بھی ایسا ہی ہے۔ ایسے شہداء کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔(۱)

---

(۱) ویغسل من وجد قتیلا فی مصر، أو قریة(فیما)أی فی موضع(تجب فیه الدیة)ولوفی بیت المال کالمقتول فی جامع أوشارع ولم یعلم قاتله،أوعلم ولم یجب القصاص، فإن وجب کان شهیداً، کمن قتله اللصوص لیلا فی المصر، فإنه لا قسامة ولادیة فیه،للعلم بأن قاتله اللصوص...... أوقتل بحد أوقصاص)أی :یغسل.....(أو جرح وارتث)وذالک (بأن اکل أوشرب أونام أوتداوی ولو قلیلاً...وکل ذالک فی الشهید الکامل وإلا فالمرتث شهید الآخرہ، وکذا لجنب ونحوه ،ومن قصد العدو فأصاب نفسه ،والغریق والحریق والغریب والمهدوم علیه والمبطون والمطعون والنفساء والمیت لیلة الجمعة، وصاحب ذات الجنب ومن مات وهو یطلب العلم ،وقد عدهم السیوطی نحو الثلاثین.

قوله: ونحوه) أی کالمجنون والصبی والمقتول ظلماً إذاوجب بقتله مال.(الدر مع الرد: ۲: ۲۵۰ـ ۲۵۲،کتاب الصلاة،باب الشهید،ط:سعید)

(ویغسل) الشهید عن الامام (ان قتل جنبا).....(أوصبیاأومجنونا).....أو قتل حائضا أو نفساء...... (او ارتث)...... أی حمل من المعرکة رثیثا أی جریحا وبه رمق...(بعد انقضاء الحرب) فسقط حکم الدنیا وهو ترک الغسل فیغسل ،وهو شهیدفی حکم الآخره له الثواب الموعود للشهداء.

قوله: (وهو شهیدفی حکم الآخره)عد السیوطی فی التثبیت شهداء الآخره ،فقال: من مات بالبطن واختلف فیه هل المراد الاستسقاء أوالإسهال قولان، ولامانع من الشمول أوالغریق أوالهدم أوبالجنب ...أوالجمع....والمعنی أنها ماتت من شئ مجموع فیها غیر منفصل عنها من حمل أوبکارة أوبالسل .....أولدغته هامة أومات علی طلب العلم الشرعی.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص:۶۲۷،۶۲۸) کتاب الصلاة ،باب احکام الشهید،ط:قدیمی)

عالمگیری: ۱/۱۶۸ ،کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع فی الشهید، ط:رشیدیه)

الثانی:من الشهداء شهید الآخرة فقط،وهو کل من فقد شرطا من الشروط السابقة بان قتل ظلما وهو جنب أوحائض أونفساء،أولم یمت عقب الإصابة ،أوکان صغیراً أومجنوناًأو قتل خطا روجب بقتله مال، فهولاء لیسوا کاملی الشهادة الاأنهم شهداء فی الآخرة،لهم الأجر الذی وعدبه الشهداء یوم القیامة فیجب تغسیلهم وتکفینهم والصلاة علیهم کغیره،ومثل هؤلاء =

شہید تو زندہ ہے پھر جنازہ کی نماز کیوں پڑھی جاتی ہے؟

"شہید کے جنازہ کی نماز کیوں پڑھی جاتی ہے؟" عنوان کے تحت دیکھیں!

شہید دنیوی

"شہید دنیوی" سے مراد وہ منافق ہے جو مسلمانوں کی صف میں قتل کیا جائے۔ اس کو غسل نہیں دیا جائے گا۔ اور اسی کپڑوں میں دفن کیا جائے گا۔ اور اس کی ظاہری حالت کے پیشِ نظر اس پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔(۱)

شہید زندہ ہوتے ہیں

ابن عساکر نے عمیر بن حباب سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بنوامیہ کی

=فی شهادة الآخرة،الغرقی،والحرقیٰ،ومن مات بسقوط جدران علیه،وكذالک الغرباء والموتی بالوباء،وبداء الاستسقاء،أو الإسهال،أوذات الجنب أوالنفاس أوالسل أوالصدع،أوالحمی ،أو لدغ العقرب ونحوه، كالموتیٰ فی أثناء طلب العلم،والموتی ليلة الجمعة، ومثل هؤلاء يغسلون ويكفنون ويصلی عليهم،وإن كان لهم أجر الشهداء فی الآخرة،(كتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۵۲۸، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز،مبحث الشهيد،ط:دارالفكربيروت)

(۱) الثالث: الشهيد فی الدنيا فقط،وهو المنافق الذی قتل فی صفوف المسلمين ونحوه،وهذا لايغسل ،ويكفن فی ثيابه،ويصلیٰ عليه اعتباراً بالظاهر،(كتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۵۲۸، كتاب الصلاة،مباحث الجنائز ،مبحث الشهيد،ط؛دارالفكر)

☐ فلو قاتل لغرض دنيوی فهو شهيد دنيافقط تجری عليه أحكام الشهيد فی الدنيا،وعليه فالشهداء ثلاثة .(الشامية: ۲/۲۵۲، كتاب الصلاة،باب الشهيد،ط:سعيد)

☐ وفی التوضيح:الشهداء ثلاثة اقسام: شهيد فی الدنيا والآخرة،وهو المقتول فی حرب الكفار بسبب من الاسباب،وشهيد فی الآخرة دون احكام الدنيا وهم من ذكروا آنفاً،وشهيد فی الدنيا دون الآخره وهو من غل فی الغنيمة ومن قتل مدبراً أو مافی معناه.(عمدة القاری: ۱۰/۱۴۲، كتاب الجهاد،باب الشهادة سبع سویٰ القتل،ط:دارالفكر بيروت)

☐ (شرح النووی علی الصحيح للمسلم: ۲/۱۴۳، كتاب الامارة،باب بيان الشهداء، ط:قديمی)

لڑائی کے زمانہ میں ہم سب نو آدمیوں کو گرفتار کر کے روم کے بادشاہ کے پاس لے جایا گیا، اس نے سب کی گردن مارنے کا حکم دیا چنانچہ آٹھ آدمیوں کی گردن ماری گئی، جب میری نوبت آئی تو چوبدار نے بادشاہ کے سر اور پیر چوم کر عرض کی اس کو مجھے دیجئے، بادشاہ نے مجھے اس کے حوالے کیا وہ مجھے اپنے گھر لے گیا اس کی ایک لڑکی نہایت خوبصورت تھی اس کو بلایا، اور مجھ سے کہا کہ تو جانتا ہے کہ بادشاہ کے نزدیک میرا کیسا مرتبہ ہے، اگر تو میرا دین قبول کرے گا تو میں اس لڑکی سے تیری شادی کر دوں گا، اور اپنا مال و دولت تیرے حوالے کر دوں گا، میں نے جواب دیا کہ بیوی کے لئے میں اپنا دین نہیں بدلوں گا، اور دنیا کی دولت کے واسطے میں اپنا مذہب نہیں چھوڑوں گا، کتنے دنوں تک میں اس کے یہاں رہا، اور وہ ہر روز مجھ کو سمجھاتا تھا، ایک دن اس کی لڑکی اپنے باغ میں مجھ کو لے کر گئی اور کہا کہ میرے باپ کی بات تم کیوں نہیں سنتے؟ میں نے کہا بیوی اور دولت کے لئے میں اپنا دین ہرگز نہیں چھوڑوں گا، پھر اس نے کہا تم یہاں رہنا پسند کرتے ہو یا اپنے شہر جانے کو؟ میں نے کہا: اپنے شہر جانے کو پسند کرتا ہوں، اور میرا شہر یہاں سے بہت دنوں کا راستہ ہے، پھر اس نے مجھے آسمان کا ایک ستارہ دکھایا اور کہا اسی ستارے کی سیدھ میں تمام رات جانا، جب صبح ہو تو کہیں چھپے رہنا، پھر جب رات آئے تو چلنا شروع کرنا، اس شمار سے تم شہر میں پہنچ جاؤ گے۔

میں یہاں سے روانہ ہوا تمام رات چلتا اور صبح ہوتے ہی چھپ جاتا، چوتھے دن ایک جگہ چھپا تھا دیکھا کہ چند سوار آئے میں ڈرا کہ شاید دشمن میری تلاش میں آپہنچا، جب میرے قریب آئے تو یہ وہی تھے جن کو روم کے بادشاہ نے قتل کیا تھا، کچھ اور سوار بھی ان کے ساتھ سفید گھوڑے پر سوار تھے، ان لوگوں نے مجھ کو پکارا کہ عمیر! میں نے کہا ہاں، میں عمیر ہوں، تم تو قتل کئے گئے تھے، پھر کیونکر آئے؟ کہا! ہاں ہم

لوگ قتل کیے گئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کو زندہ رکھا ہے اوران کو حکم دیا ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شریک ہوں، پھران میں سے ایک نے کہا کہ اے عمیر! اپنا ہاتھ دو، میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا، اس نے اپنے گھوڑے پر مجھ کو سوار کیا اور تھوڑی دور جا کر مجھے اتار دیا، تو میں اپنے مکان کے پاس تھا۔(۱)

شہید کا مقام

☆......روایت میں آتا ہے کہ ہر مومن کو قبر میں فتنہ اور آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔ البتہ اللہ کے راستے میں جام شہادت نوش کرنے والے شہید کو قبر میں فتنہ اور آزمائش میں نہیں ڈالا جاتا۔

(١) وأخرج ابن عساكر من طريق محمد بن اسحاق الحريص، عن المسيب بن واضح، عن عسيب بن كيسان عمن حدثه، عن عمير بن الحباب السلمي، قال: أسرت أنا وثمانية معي في زمان بني أمية، فأدخلنا على ملك الروم، فأمر بأصحابي فضُربت رقابهم، ثم إنّي قدمت لتضرب عنقي، فقام إليه بعض البطارقة، فلم يزل يقبل رأسه ورجليه ويطلب إليه، حتى وهبني له فانطلق لي إلى منزله، فدعا إبنة له جميلة فقال لي: هٰذه ابنتي أزوجك بها، وأقاسمك مالي وقد رأيت منزلتي من الملك، فادخل في ديني حتى أفعل بك هٰذا، فقلت مأأترك ديني لزوجة ولا لدنيا، فمكث أيّاماً يعرض على ذٰلك فدعتني ابنته ذات ليلة إلى بستان لها، فقالت: مايمنعك مما عرض عليك أبي؟ فقلت: مأأترك ديني لامرأة ولا لشئ، قالت: فتحب المكث عندنا أو اللحاق ببلادك؟ فقلت: الذهاب إلى بلادي، قال فأرتني نجما في السماء وقالت لي: سر على هٰذا النجم بالليل، وأكمن بالنّهار، فإنّه يبلغك إلى بلادك، ثم زودتني، وانطلقت فسرت ثلاث ليالٍ اسير بالليل، وأكمن بالنّهار، فبينما أنا اليوم الرابع مُكْمَنٌ فإذا الخيل، فقلت: طلبت، فأشرفوا عليّ، فإذا أنا بأصحابي المقتولين على دواب، ومعهم آخرون على دواب شهب، قالوا: عمير؟ قلت: عمير، فقلت أو ليس قد قتلتم؟ قالوا: بلىٰ، ولكن الله نشر الشهداء، وأذن لهم أن يشهدوا جنازة عمر بن عبد العزيز فقال لي: بعض الّذين معهم، ناولني يدك يا عمير، فناولته يدي فأردفني، ثم سرنا يسيرًا ثم قذف بي قذفة، وقعت قرب منزلي بالجزيرة، من غيرأن يكون لحقني شئ. (شرح الصدور بشرح حال الموتٰى والقبور: (ص:٢٦٨) باب زيارة القبور وعلم الموتٰى بزوارهم ورؤيتهم لهم، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

☆......اللہ جل شانہ کے یہاں شہید کے لیے چھ انعامات ہیں۔ان میں سے یہ بھی ہے کہ اسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔(۱)

شہیدِ کامل

''شہید کامل'' وہ ہے جو دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے شہید ہو۔

اور شہید کامل ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں: ۱- عقل۔ ۲- بلوغ۔ ۳- اسلام۔ ۴- حدث اصغر، حدث اکبر، حیض اور نفاس سے پاک ہو۔ ۵- ہلاکت کا سبب وارد ہونے کے بعد کچھ کھائے پیے اور سوئے بغیر موت آ گئی ہو اور اس کا علاج بھی نہ ہو سکا ہو نیز ہلاکت کا سبب وارد ہونے کی جگہ سے اسے زندگی کی حالت میں کسی خیمہ یا اس کے گھر میں منتقل نہ کیا گیا ہو اور نماز کا پورا وقت بھی گزرنے نہ پایا ہو اور اس کے قتل پر قصاص واجب ہوا گرچہ کسی سبب سے مثلاً صلح ہو جائے یا کسی اور وجہ سے قصاص کا حکم ختم ہو جائے۔

☆......اور اگر قتل ایسا ہو جس کے بدلہ میں مال واجب ہوتا ہے جیسے قصداً قتل نہ کیا گیا ہو، تو وہ کامل درجہ کی شہادت تو نہیں ہوگی، لیکن شہادت کامل میں یہ صورت بھی داخل ہوگی جب کہ کسی شخص کو اپنے مال یا جان کی حفاظت میں یا مسلمانوں یا ذمی

---

(۱) الشاني: روى النسائي عن راشد بن سعد عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلا قال: يارسول الله مابال المومنين يفتنون في قبورهم الا الشهيد؟قال: كفى ببارقة السيوف على رأسه فتنة.

وخرج ابن ماجه في سننه والترمذي في جامعه وغيرهما عن المقداد بن معدي كرب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:للشهيد عند الله ست خصال:يغفرله في أول دفعة ويرى مقعده من الجنة ويجار من عذاب القبر ويأمن من الفزع الاكبر ويوضع على رأسه تاج الوقار الياقوتة منه خير من الدنيا ومافيها ويزوج اثنتين وسبعين زوجة من الحور العين ويشفع في سبعين من أقاربه. (التذكرة في احوال الموتىٰ وامور الآخرة،(ص:۲۷۱)،باب ماينجي المؤمن من أهوال القبر وفتنته وعذابه،ط:دار الحديث،قاهره)

اشخاص کی حفاظت میں قتل کیا گیا ہو۔

☆......اس قسم کے شہداء کا حکم یہ ہے کہ ان کو غسل نہیں دیا جائے گا لیکن خون کے علاوہ کوئی اور ناپاک چیز لگ جائے تو اسے دھونا ضروری ہوگا۔(۱)

(۱) ويغسل من وجد قتيلا في مصر، أو قرية(فيما)أى فى موضع(تجب فيه الدية)ولوفى بيت المال كالمقتول في جامع أوشارع ولم يعلم قاتله،أوعلم ولم يجب القصاص، فإن وجب كان شهيداً، كمن قتله اللصوص ليلا في المصر، فإنه لا قسامة ولا دية فيه،للعلم بان قاتله اللصوص...... أوقتل بحد أوقصاص) أى :يغسل......(أو جرح وارتث)وذالك (بأن اكل أو شرب أونام أوتداوى ولو قليلاً...... (أوآوى خيمة أومضى عليه وقت صلوة وهو يعقل)ويقدر على أدائها (أونقل من المعركة)...... أوباع أواشترى أوتكلم بكلام كثير)...... وهذا كله إذاكان بعد انقضاء الحرب ولوفيها)أى:فى الحرب(لا)يصير مرتثابشئ مماذكر،وكل ذالك في الشهيد الكامل، وإلا فالمرتث شهيدالآخرة،وكذالجنب ونحوه.

قوله: فى الشهيدالكامل) وهو شهيد الدنيا والآخرة،وشهادة الدنيا بعدم الغسل،الالنجاسة أصابته غير دمه كما فى ابى السعود،وشهادة الآخرة بنيل الثواب الموعود للشهيد أفاده في البحر.(الدر مع الرد: ۲/ ۲۵۰، ۲۵۲، كتاب الصلاة،باب الشهيد،ط:سعيد)

قوله: هو من قتله أهل الحرب أوالبغى أوقطاع الطريق أو وجد فى المعركة وبه أثر أوقتله مسلم ظلماً ولم يجب بقتله دية......وذكر في المجتبىٰ والبدائع:أن الشرائط ست:العقل والبلوغ والقتل ظلماوأنه لايجب به عوض مالى والطهارة عن الجنابة وعدم الارتثاث .اه....قوله: ويغسل إن قتل جنبا أوصبيا)بيان لشرطين آخرين للشهادة،الاول:الطهارة من الجنابة،الثانى: التكليف..... قوله:أوارتث بأن أكل أوشرب أونام أوتداوى أومضى وقت الصلاة وهو يعقل أونقل من المعركه أو أوصى) (البحرالرائق، ۲/ ۱۹۶، ۱۹۸) كتاب الجنائز،باب الشهيد،ط:سعيد)

▱ (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص: ۶۲۵، ۶۲۷) كتاب الصلاة،باب احكام الشهيد، ط: قديمى)

▱ الحنفية. قالوا: الشهيد هو من قتل ظلماً، سواء قتل في حرب أوقتله باغ أوحربى أوقاطع طريق أولص،ولوكان قتله بسبب غير مباشر، وينقسم إلى ثلاثة أقسام:الأول:الشهيد الكامل وهو شهيدالدنيا والآخرة، ويشترط في تحقق الشهادة الكاملة ستة شروط،وهى العقل، والبلوغ، والاسلام والطهارة من الحدث الاكبر ،والحيض والنفاس ،وأن يموت عقد الاصابه بحيث لايأكل ولايشرب ولاينام،ولا يتداوى ولاينتقل من مكان الاصابة إلى خيمته أومنزله حيا، ولايمضى عليه وقت الصلاة،وأن يجب بقتله القصاص، وإن رفع القصاص لعارض، كصلح وغيره، وأما إذا وجب بقتله عرض مالى، كماإذاقتل خطأ فإنه لايكون كامل الشهداء،ويدخل في هذا القسم من قتل مدافعاً عن ماله أونفسه أوالمسلمين أوأهل الذمة ولكن بشرط أن يقتلْ بمحدد، (كتاب الفقه =

☆......شہید کو اس کے اپنے لباس میں دفن کر دینا چاہیے۔ البتہ ایسی چیزیں جو کفن کی صلاحیت نہیں رکھتیں ان کو اتار دیا جائے، جیسے: روئی والا لباس، ٹوپی، جراب، ہتھیار، اور زرہ۔ لیکن پائے جامہ، شلوار اور لنگی کو نہیں اتارنا چاہیے۔

☆......شہید کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اور اس کو خون آلودہ لباس کے ساتھ ہی دفن کیا جائے گا۔

☆......شہید کامل نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں ان کپڑوں کو اس کے جسم سے نہ اتاریں۔ ہاں اگر اس کے کپڑے مسنون کفن سے کم ہوں تو مسنون عدد کو پورا کرنے کے لیے اور کپڑوں کا زیادہ کر دینا جائز ہے۔

اسی طرح اگر اس کے کپڑے مسنون کفن سے زیادہ ہوں تو زائد کپڑوں کا اتار دینا بھی جائز ہے۔(۱)

= علی المذاہب الاربعة: ۱/ ۵۲۷، ۵۲۸، کتاب الصلاة، مباحث الجنائز، مبحث الشهيد، ط: دار الفكر)

وحكم هذا القسم من الشهداء أن لايغسل إلا لنجاسة أصابته غير دمه ويكفن في أثوابه بعد أن ينتزع عنه مالايصلح لكفن..... ثم يزاد إن نقص ماعليه عن كفن السنة، وينقص إن زاد ماعليه عن ذالک، ويصلى عليه، ويدفن بدمه، وثيابه، (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۵۲۸، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، مبحث الشهيد، ط: دار الفكر)

(۱) (فينزع عنه مالايصلح للكفن ويزاد) إن نقص ماعليه عن كفن السنة (وينقص) إن زاد لأجل أن يتم كفنه) المسنون (ويصلى عليه بلاغسل ويدفن بدمه وثيابه) لحديث "زملوهم بكلومهم" فينزع عنه الخ) شروع في احكامه، والمراد بمالايصلح للكفن مثل الفرو والحشو)...... والقلنسوة والخف والسلاح والدرع لاالسراويل فلاينزع في الاشبه كمافي الهداية. (الدر مع الرد: ۲/ ۲۵۰، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

ويكفن مع ثيابه...... ويصلى عليه) أي الشهيد (بلاغسل)...... وينزع عنه) أي عن الشهيد (ماليس صالحا للكفن كالفرو والحشو...... (وينزع السلاح والدرع)...... وينقص إن زاد العدد (في ثيابه) على كفن السنة. قوله: كالفرو) أدخلت الكاف الخف، والقلنسوة بحر، والاشبه أن لاتنزع عنه السراويل. (مراقى لفلاح مع حاشية الطحطاوى: (ص: ۶۲۶، ۶۲۷) كتاب الصلاة، باب احكام الشهيد، ط: قديمى)

(البحر الرائق: ۲/ ۱۹۷، كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد)

☆......کامل شہید وہ ہے جو اسلام کی سربلندی کے لیے لڑائی کے میدان میں مارا جائے۔ وہ دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے شہید ہے۔(۱)

شہید کو غسل دینا

جس شہید میں شہادت کی تمام شرائط موجود ہیں اسے غسل نہ دیا جائے اور اس کے جسم سے خون بھی صاف نہ کیا جائے، اور اگر کسی شہید میں تمام شرائط موجود نہیں ہیں تو غسل بھی دیا جائے، خون بھی صاف کیا جائے اور کفن بھی پہنایا جائے۔(۲)

(۱) قوله :في الشهيد الكامل) وهو شهيد الدنيا والآخرة،وشهادة الدنيا بعدم الغسل....والمراد بشهيد الآخرة من قتل مظلوما أوقتل لاعلاء كلمه الله تعالىٰ حتى قتل.(الشامية: ۲۵۲/۲، كتاب الصلاة، باب الشهيد،ط:سعيد)

عن ابى موسى قال: جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: الرجل يقاتل للمغنم والرجل يقاتل للذكر والرجل يقاتل لترى مكانه فمن فى سبيل الله، قال: من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله. (بخارى: ۳۹۴/۱،كتاب الجهاد والسير،باب من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا،ط:قديمى)

قوله: من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله)المراد بكلمة الله،دعوة الله الى الاسلام، ويحتمل أن يكون المراد أنه لايكون فى سبيل الله إلا من كان سبب قتاله طلب اعلاء كلمة الله فقط. (فتح البارى،۳۵/۶،كتاب الجهادو السير،باب من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا، ط: قديمى)

(عمدة القارى: ۱۱۸/۱۰، كتاب الجهاد و السير،باب من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا، ط: دارالفكر)

أنظر الحاشية السابقة .

(۲) فيكفن بدمه)أى مع(دمه من غير تغسيل.....ويكفن مع ثيابه....ويصلى عليه)أى الشهيد (بلاغسل)...... (ويغسل) الشهيد عن الامام (إن قتل جنبا.....أوصبياأومجنونا)...... (أو) قتل (حائضا أونفساء...... (أوارتث).(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص: ۲۲۸،۲۲۶) كتاب الصلاة، باب احكام الشهيد،ط:قديمى)

وحكمه أن لايغسل ويصلى عليه...... ويدفن بدمه وثيابه...... ويغسل ان قتل جنباأوصبيا مجنونا...... وكذاالغسل ان قتلت حائضا أونفساء.(عالمگيرى، ۱۶۸/۱، كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الفصل السابع فى الشهيد،ط:رشيديه)

ذكر فى المجتبىٰ والبدائع:أن الشرائط ست العقل والبلوغ والقتل ظلماوانه لايجب بهٖ عوض =

شہید کو موت کی تکلیف نہیں ہوتی

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شہید کو موت کی تکلیف نہیں ہوتی مگر جس قدر کہ چیونٹی کے یا چٹکی کاٹنے سے ہوتی ہے۔(۱)

شہید کی تین قسمیں ہیں

۱-شہیدِ کامل۔ ۲-شہیدِ آخرت۔ ۳-شہید دنیاوی۔(۲)

= مالی والطهارة عن الجنابة وعدم الارتثاث .٥١....قوله: فيكفن ويصلى عليه بلاغسل..... قوله ويغسل ان قتل جنبا أوصبيا.(البحرالرائق:١٩٧/٢ ،كتاب الجنائز ،باب الشهيد، ط: سعيد)

الثاني:من الشهداء شهيد الآخرة فقط،وهو كل من فقد شرطا من الشروط السابقة بأن قتل ظلما وهو جنب أوحائض أونفساء،أولم يمت عقب الإصابة ،أوكان صغيراً أومجنوناًأو قتل خطأ ووجب بقتله مال، فهولاء ليسوا كالمى الشهادة الأانهم شهداء فى الآخرة،لهم الأجر الذى وعدبه الشهداء يوم القيامة فيجب تغسيلهم وتكفينهم والصلاة عليهم كغيره،ومثل هؤلاء فى شهادة الآخرة،الغرقى،والحرقى،ومن مات بسقوط جدران عليه،وكذالك الغرباء والموتى بالوباء، وبداء الاستسقاء،أوالإسهال،أوذات الجنب أوالنفاس أوالسل أوالصدع،أوالحمى ،أو لدغ العقرب ونحوه، كالموتىٰ فى أثناء طلب العلم،والموتى ليلة الجمعة، ومثل هؤلاء يغسلون ويكفنون ويصلى عليهم،وإن كان لهم أجر الشهداء فى الآخرة،(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ٥٢٨/١، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز،مبحث الشهيد،ط:دارالفكربيروت)

(١) وأخرج الطبراني، عن أبى قتادة، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "الشهيد لايجد ألم القتل، إلاكما يجد احدكم ألم مسّ القرصة". (شرح الصدور بشرح أحوال الموتى والقبور، ص: ٥٢، باب من دنا أجله وكيفية الموت وشدته، ط: المكتبة التوفيقية، مصر. الطبرانى فى الأوسط (١٩٨/١).

(٢) وفى التوضيح :الشهداء ثلاثة اقسام:شهيد فى الدنيا والآخرة ،وهوالمقتول فى حرب الكفار بسبب من الاسباب وشهيدفى الآخرة دون أحكام الدنيا وهم من ذكروآنفاً،وشهيدفى الدنيا دون الآخرة، وهومن غل فى الغنيمة ومن قتل مدبراً أومافى معناه.(عمدة القارى، ١٤٦/١٠، كتاب الجهاد،باب الشهادة سبع سوى القتل،ط:دارالفكر بيروت)

(شرح النووى على الصحيح للمسلم:١٤٣/٢ ،كتاب الامارة،باب بيان الشهداء، ط: قديمى)

قوله: فى الشهيدا لكامل)وهو شهيد الدنيا والآخرة،وشهادة الدنيا بعدم الغسل....وشهادة الآخرة بنيل الثواب الموعود للشهيد افاده فى البحر،ط .والمراد بشهيد الآخرة من قتل مظلوماً =

شہید کے جنازہ کی نماز کیوں پڑھی جاتی ہے؟

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ”مومن اگر اللہ کی راہ میں مارے جائیں تو انہیں مردہ مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔“ (۱)

اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب شہید زندہ ہے تو جنازہ کی نماز کیوں پڑھی جاتی ہے؟ حالانکہ جنازہ کی نماز مردہ کی پڑھی جاتی ہے، زندہ کی نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ: شہداء کی زندگی دنیوی زندگی نہیں، بلکہ اور قسم کی زندگی ہے، جس کو برزخی زندگی کہا جاتا ہے۔ اور وہ ہمارے شعور اور ادراک سے بالاتر ہے۔ دنیا کی زندگی مراد نہیں۔

چونکہ وہ حضرات دنیوی زندگی پوری کر کے دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں، اس لیے ہم ان کے جنازہ کی نماز پڑھنے اور تدفین کے مکلّف ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی وراثت تقسیم کی جاتی ہے۔ اور ان کی بیوائیں عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہیں۔ (۲)

=او قاتل لإعلاء كلمة الله حتى قتل،فلو قاتل لغرض دنيوى فهو شهيد دنيا فقط، تجرى عليه احكام الشهيد في الدنيا،وعليه فالشهداء ثلاثة. (الشامية، ۲/۲۵۲، كتاب الصلاة،باب الشهيد، ط: سعيد)

▭ أنظر الحاشية السابقة .

(۱) ولاتقولوا لمن يقتل في سبيل الله أموات بل احياء ولكن لاتشعرون. (سورة البقرة، آيت: ۱۵۴)

(۲) وأما قوله :”إن الشهيد حي“،قلنا: هو حي في احكام الآخرة كما قال الله تعالىٰ: بل احياء عند ربهم، وأما في احكام الدنيا،فهو ميت،حتى أنه يورث ماله وتتزوج امرأته. (الجوهرة النيرة: ۱/ ۱۳۵، كتاب الصلاة،باب الشهيد،ط: قديمي)

▭ الاترى أنهم صلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم،ولاشك أن درجته كانت فوق درجة الشهداء وإنما وصفهم بالحياة في حق أحكام الآخرة،الاترى إلى قوله تعالى: ”بل احياء عند ربهم يرزقون“ فأما في حق احكام الدنيا فكان ميتا فيه فيصلى عليه ،والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب. (بدائع الصنائع: ۱/۳۲۵، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،فصل: واما حكم الشهادة في الدنيا،ط: سعيد)

▭ وماقيل من أنهم احياء والحي لايصلى عليه،فمدفوع بأنه حكم أخروى لادنيوى بدليل ثبوت احكام الموتى لهم من قسمة تركاتهم وبينونة نسائهم إلى غير ذالك. (البحر الرائق: ۲/۱۹۷، كتاب الصلاة، باب الشهيد،ط: سعيد)

شہید کے چھ اعزاز

''جہاد میں شہید ہونے والا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۹۳/۱)

شیطان کا دھوکہ موت کے وقت

''کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۱/۲)

شیطان کی دعوت

''دنیا کی دعوت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۹/۱)

شیعہ

اگر کوئی شیعہ مر جائے اور اس کو غسل دے کر دفن کرنے کے لیے کوئی شیعہ نہ ہو تو مسلمان اس کو غسل دے کر دفن کر دیں۔ مگر غسل، کفن اور دفن سنت کے مطابق نہ کریں، بلکہ اس پر پانی بہا کر کپڑے میں لپیٹ کر گڑھے میں ڈال کر مٹی ڈال دیں۔ (۱)

شیعہ امام کے پیچھے جنازہ کی نماز پڑھنا

شیعہ امام کی اقتدا میں جنازہ کی نماز پڑھنا درست نہیں ہے، کیوں کہ شیعہ

(۱) ویغسل المسلم ویکفن ویدفن قریبه) کخاله(الکافر الاصلی... عند الاحتیاج)فلوله قریب فالاولی ترکه لهم(من غیر مراعاة السنة)فیغسله غسل الثوب النجس ویلفه فی خرقة ویلقیه فی حفرة. (الدر المختار، ۲/۲۳۰، کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،قبیل مطلب فی حمل المیت، ط: سعید)

وان مات الکافر وله ولی مسلم یغسله ویکفنه ویدفنه ولکن یغسل غسل الثوب النجس ویلف فی خرقة ویحفر حفرة من غیر مراعاة سنة التکفین واللحد ولایوضع فیه بل یلقی. (عالمگیری: ۱/۱۶۰، کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الثانی فی الغسل،ط:رشیدیه)

البحر الرائق: ۲/۱۹۰، ۱۹۱، کتاب الجنائز،فصل:السلطان أحق بصلاته،ط:سعید)

مسلمان نہیں ہیں ۔(۱)

شیعہ شہید نہیں ہوتا

شہادت کے لیے پہلی شرط اسلام ہے، زیدیہ کے علاوہ باقی شیعہ مسلمان نہیں ہیں، اس لیے ان کی موت شہادت نہیں ہوتی اور یہ لوگ شہید نہیں ہوتے۔(۲)

(۱) ویکرہ إمامة عبد...... ومبتدع...... لایکفر بھا...... وإن...... کفر بھا...... فلایصح الاقتداء به أصلاً. (الدر المختار: ۱/ ۵۵۹، ۵۶۲، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة أقسام، ط: سعید)

ویکرہ الاقتداء بصاحب الھویٰ والبدعة والحاصل ان کل من کان من اھل قبلتنا ولم یغل فی ھواہ حتی یحکم بکفرہ تجوز الصلاة (مع الکراھة التحریمة) خلفه، وإن کان ھوی یکفر أھلھا کالجھمی والقدری الذی قال بخلق القرآن والرافضی الغالی الذی ینکر خلافة ابی بکر لاتجوز. (الکفایة بشرح الھدایة: ۱/ ۳۰۵، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیه)

والمراد بالمبتدع من یعتقد شیئا علی خلاف مایعتقده اھل السنة والجماعة وإنما یجوز الاقتداء به مع الکراھة إذا لم یکن مایعتقده یؤدی الی الکفر عند اھل السنة أما لو کان مؤدیا إلی الکفر فلایجوز أصلاً کالغلاة من الروافض. (حلبی کبیر (ص: ۵۱۴)، الاولی بالامة، ط: سھیل اکیڈمی)

الرافضی إذا کان یسب الشیخین ویلعنھما والعیاذ بالله فھو کافر،.....ولو قذف عائشة رضی الله تعالیٰ عنھا بالزنا کفر بالله.......من أنکر إمامة ابی بکر الصدیق رضی الله عنه فھو کافر، وعلی قول بعضھم ھو مبتدع ولیس بکافر، والصحیح أنه کافر، وکذلک من انکر خلافة عمر رضی الله عنه فی اصح الأقوال، کذافی الظھیریة، ویجب إکفارھم بإکفار عثمان وعلی وطلحة وزبیر وعائشة رضی الله تعالیٰ عنھم....ویجب إکفار الروافض فی قولھم برجعة الأموات إلی الدنیا، وبتناسخ الأرواح، وبانتقال روح الإلٰه إلی الائمة وبقولھم فی خروج امام باطن...... وبقولھم إن جبرائیل علیه السلام غلط فی الوحی إلی محمد صلی الله علیه وسلم دون علی بن أبی طالب رضی الله عنه، وھؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام وأحکامھم أحکام المرتدین. (الھندیة: ۲/ ۲۶۴، کتاب السیر، الباب التاسع فی أحکام المرتدین، موجبات أنواع: منھا مایتعلق بالإیمان والإسلام، ط: رشیدیه)

(۲) وأراد عن (أی فی قوله: ھو من قتله اھل الحرب..... المحشی) المسلم فإن الکافر لیس بشھید. (البحر الرائق، ۲/ ۱۹۶، کتاب الجنائز، باب الشھید، ط: سعید)

فقال الحنفیة: الشھید من قتله أھل الحرب أو أھل البغی أو قطاع الطریق أو اللصوص.....أو قتله مسلم ظلماً عمداً بمحدد، وکان مسلما مکلفا (بالغا عاقلا). (الفقه الاسلامی وأدلته: ۲/ ۱۵۸۴، المبحث الثامن: صلاة الجنازة وأحکام الجنائز والشھداء، المطلب الرابع الشھادة فی سبیل الله. ط: مکتبه رشیدیه) =

شیعہ کو کہاں دفن کریں؟

اگر شیعوں میں سے کوئی مرجائے اور شیعہ لوگ وہاں موجود ہیں، تو وہی لوگ اپنی میت کی تجہیز و تکفین کرلیں، لیکن اگر وہاں کوئی شیعہ موجود نہ ہو تو دوسرے مسلمان اس کی تجہیز و تکفین کریں، پھر اگر شیعہ زیدیہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے تو اس کی تجہیز و تکفین مسلمانوں کی طرح کریں اور جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کریں۔

اور اگر زیدیہ کے علاوہ کسی اور فرقے سے تعلق ہے تو اس کی تجہیز و تکفین سنت کے مطابق نہ کریں اور جنازہ کی نماز بھی نہ پڑھیں ویسے ہی دفن کردیں۔(۱)

شیعہ کی نماز جنازہ

شیعہ زیدی کے علاوہ باقی تمام شیعہ مسلمان نہیں ہیں، خاص طور پر شیعہ اثنا عشری تحریفِ قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ، اور تین صحابہ کرام کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرام کے بارے میں کافر اور مرتد ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے بدترین

= مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص:۶۲۶، کتاب الصلاة، باب احکام الشهيد، ط: قدیمی)

احسن الفتاوی: ۲۵۴/۴، کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل فی الشهيد، ط:سعید)

(۱) ويغسل المسلم ويكفن ويدفن قريبه) كخاله(الكافر الاصلی...عند الاحتياج)فلوله قريب فالاولى تركه لهم(من غير مراعاة السنة)فيغسله غسل الثوب النجس ويلفه فی خرقة ويلقيه فی حفرة. (الدر المختار مع الرد : (۲۳۰/۲) كتابالصلاة، باب صلاة الجنازة، قبيل مطلب فی حمل الميت، ط:سعيد)

وإن كان لكافر قريب مسلم)حاضر، ولا ولی له كافر(غسله)المسلم (كغسل خرقة نجسة لا يراعى فيه سنة عامة فی بنی آدم ليكون حجة عليه.....و كفنه فی خرقة غير مراعاه كفن السنة (والقاه فی حفرة)من غير وضع كالجيفة مراعاة لحق القرابة(او دفعه)القريب(إلى ملته)

قوله: قريب مسلم)أطلقه فشمل ماإذا كان له قريب غيره كافراً اولا غير انه إن كان فالأولى تجنبه كما فی السراج.(مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی:(ص: ۶۰۰) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط:قديمی)

(البحر الرائق: ۱۹۰/۲، ۱۹۱، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط:سعيد)

کافر ہیں۔(۱) ان کے جنازے کی نماز پڑھنا اوران کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

(۱) (لیغیظ بهم الکفار)ومن هذه الآیة انتزع الامام مالک رحمه الله ،وفی روایة عنه بتکفیر الروافض الذین یبغضون الصحابة،قال: لأنهم یغیظونهم ،ومن غاظ الصحابه فهو کافر لهذه الآیة ووافقه طائفة من العلماء علی ذالک،والأحادیث فی فضائل الصحابة والنهی عن التعرض لهم بمساء ة کثیرة، ویکفیهم ثناء الله علیهم،ورضاه عنهم.(تفسیر ابن کثیر:۷/ ۳۴۲،سورة الفتح، آیت: ۲۹، ط:مکتبه رشیدیه)
(تفسیر بغوی: ۴/ ۲۰۷،سورة الفتح،آیت: ۲۹،ط:اداره تالیفات اشرفیه)

نعم لاشک فی تکفیر من قذف عائشة رضی الله تعالیٰ عنها أو أنکر صحبة الصدیق، أو اعتقد الالوهیة فی علی أوأن جبریل غلط فی الوحی،أونحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن. (الشامیة: ۴/ ۲۳۷، کتاب الجهاد،باب المرتد،مطلب مهم:فی سب الشیخین،ط:سعید)

الرافضی إذاکان یسب الشیخین ویلعنها والعیاذ بالله فهو کافر،....ولوقذف عائشة رضی الله تعالیٰ عنها بالزنا کفر بالله......من أنکر إمامة ابی بکر الصدیق رضی الله عنه فهو کافر، وعلی قول بعضهم هو مبتدع ولیس بکافر ،والصحیح أنه کافر،وکذلک من انکر خلافة عمر رضی الله عنه فی اصح الأقوال، کذافی الظهیریة،ویجب إکفارهم بإکفار عثمان وعلی وطلحة وزبیر وعائشة رضی الله تعالیٰ عنهم....ویجب إکفار الروافض فی قولهم برجعة الأموات إلی الدنیا، وبتناسخ الأرواح، وبانتقال روح الإله إلی الائمة وبقولهم فی خروج امام باطن...... وبقولهم إن جبرائیل علیه السلام غلط فی الوحی إلی محمد صلی الله علیه وسلم دون علی بن أبی طالب رضی الله عنه ،وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام وأحکامهم أحکام المرتدین. (الهندیة: ۲/ ۲۶۴، کتاب السیر،الباب التاسع فی أحکام المرتدین،موجبات أنواع: منها مایتعلق بالإیمان والإسلام،ط:رشیدیه)

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:"ماہنامہ بینات خاص نمبر"

(۲) ویغسل المسلم ویکفن ویدفن قریبه) کخاله(الکافرالاصلی...عند الاحتیاج)فلوله قریب فالاولی ترکه لهم(من غیر مراعاة السنة)فیغسله غسل الثوب النجس ویلفه فی خرقة ویلقیه فی حفرة. (الدر المختار، ۲/ ۲۳۰، کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،قبیل مطلب فی حمل المیت، ط: سعید)

وإن کان لکافر قریب مسلم)حاضر،ولاولی له کافر(غسله)المسلم (کغسل خرقة نجسة لایراعی فیه سنة عامة فی بنی آدم لیکون حجة علیه.....وکفنه فی خرقة غیر مراعاه کفن السنة (وألقاه فی حفرة)من غیر وضع کالجیفة مراعاة لحق القرابة(أو دفعه)القریب(إلی ملته)
قوله: قریب مسلم) أطلقه فشمل ماإذاکان له قریب غیره کافراً اولا غیر انه إن کان فالأولی تجنبه کما فی السراج. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص:۶۰۰) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته،ط:قدیمی)

(البحرالرائق:۲/ ۱۹۰، ۱۹۱،کتاب الجنائز،فصل: السلطان احق بصلاته ،ط:سعید)

شیعہ نے جنازہ کی نماز پڑھی ہے

شیعہ اپنے کفریہ عقائد مثلاً: تحریفِ قرآن، امامتِ معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابہ کرام کے علاوہ باقی صحابۂ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے مسلمان نہیں، بلکہ کافر اور مرتد ہیں۔(۱) اگر کسی کافر یا مرتد نے جنازہ کی نماز پڑھی ہے تو نماز نہیں ہوگی، فرض کفایہ ادا نہیں ہوگا، مسلمانوں پر اس کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی شیعہ نے جنازہ کی نماز پڑھائی تو وہ بھی درست نہیں

(۱) (لیغیظ بهم الکفار)ومن هذه الآية انتزع الامام مالک رحمه الله ،وفی رواية عنه بتكفير الروافض الذين يبغضون الصحابة،قال: لأنهم يغيظونهم ،ومن غاظ الصحابه فهو كافر لهذه الآية. ووافقه طائفه من العلماء على ذالک،والأحاديث فى فضائل الصحابة والنهى عن التعرض لهم بمساءة كثيرة، ويكفيهم ثناء الله عليهم،ورضاه عنهم.(تفسير ابن كثير:۴۴۲/۷،سورة الفتح، آیت:۲۹،ط:مکتبه رشیدیه)

(تفسير بغوى:۲۰۷/۴،سورة الفتح،آیت:۲۹،ط:اداره تالیفات اشرفیه)

نعم لاشک فى تكفير من قذف عائشة رضى الله تعالىٰ عنها أو أنكر صحبة الصديق، أو اعتقد الالوهية فى على أوأن جبريل غلط فى الوحى،أونحو ذلک من الكفر الصريح المخالف للقرآن. (الشامية:۲۳۷/۴،كتاب الجهاد،باب المرتد،مطلب مهم:فى سب الشيخين،ط:سعيد)

الرافضى إذاكان يسب الشيخين ويلعنها والعياذ بالله فهو كافر،.....ولوقذف عائشة رضى الله تعالىٰ عنها بالزنا كفر بالله.......من أنكر إمامة ابى بكر الصديق رضى الله عنه فهو كافر، وعلى قول بعضهم هو مبتدع وليس بكافر ،والصحيح أنه كافر،وكذلک من انكر خلافة عمر رضى الله عنه فى أصح الأقوال،كذافى الظهيرية،ويجب إكفارهم بإكفار عثمان وعلى وطلحة وزبير وعائشة رضى الله تعالىٰ عنهم....ويجب إكفار الروافض فى قولهم برجعة الأموات إلى الدنيا، وبتناسخ الأرواح ،وبانتقال روح الإله إلى الائمة وبقولهم فى خروج امام باطن...... وبقولهم إن جبرائيل عليه السلام غلط فى الوحى إلى محمد صلى الله عليه وسلم دون على بن ابى طالب رضى الله عنه ،وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام وأحكامهم أحكام المرتدين. (الهندية:۲۶۴/۲،كتاب السير،الباب التاسع فى أحكام المرتدين،موجبات أنواع: منها مايتعلق بالإيمان والإسلام،ط:رشیدیه)

ہے،(۱) فرض کفایہ ادا نہیں ہوگا، مسلمانوں پر اس کا جنازہ دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲) شیعہ مسلمان نہیں ہیں، ان کے کلمے، عقائد وغیرہ مسلمانوں سے مختلف ہیں لہٰذا جان بوجھ کر شیعہ کے جنازہ کی نماز جائز سمجھ کر پڑھنے کی صورت میں ایمان کی تجدید کرنا لازم ہوگا اور اگر شادی شدہ ہے تو نکاح کی بھی تجدید کرنا ضروری ہوگا کیونکہ

---

(۱) ویکرہ إمامة عبد...... ومبتدع..... لایکفر بها.... وإن ...... کفر بها ..... فلایصح الاقتداء به اصلاً.(الدر المختار: ۱/۵۵۹، ۵۶۲، کتاب الصلاة،باب الإمامة،مطلب: البدعة خمسة اقسام، ط:سعید)

☐ والمراد بالمبتدع من یعتقد شیئا علی خلاف مایعتقده اهل السنة والجماعة وإنما یجوز الاقتداء به مع الکراهة إذالم یکن مایعتقده یؤدی الی الکفر عند اهل السنة امالو کان مؤدیا إلی الکفر فلایجوز أصلاً کالغلاة من الروافض. (حلبی کبیر(ص:۵۱۴)،الاولی بالامة،ط:سهیل اکیڈمی)

☐ ویکره الاقتداء بصاحب الهوىٰ والبدعة والحاصل ان کل من کان من اهل قبلتنا ولم یغل فی هواه حتی یحکم بکفره تجوز الصلاة(مع الکراهة التحریمة)خلفه،وإن کان هوی یکفر اهلها کالجهمی والقدری الذی قال بخلق القرآن والرافضی الغالی الذی ینکر خلافة ابی بکر لاتجوز. (الکفایة بشرح الهدایة: ۱/۳۰۵،کتاب الصلاة،باب الامامة،ط:رشیدیه)

(۲) والصلاة علیه .....فرض کفایة بالاجماع..... کدفنه وغسله وتجهیزه لإنها فرض کفایة. (الدر المختار: ۲/۲۰۷، کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب: ی صلاة الجنازة،ط:سعید)

☐ سکب الانهر مع ملتقی الابهر، ۱/۱۸۲، کتاب الصلاة،فصل: فی الصلاة علی المیت، ط:دارالکتب العلمیة)

☐ مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص: ۵۸۰) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز، فصل: الصلاة علیه:ط:قدیمی)

☐ وإن دفن وأهیل علیه التراب بغیر صلاة أوبها بلاغسل أوممن لاولایة له صلی علی قبره استحسانا مالم یغلب علی الظن تفسخه من غیر تقدیر هو الاصح. (قوله: وأهیل علیه التراب)فإن لم یهل اخرجه وصلی علیه ....(الدر مع الرد: ۲/۲۲۴،کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،قبیل:مطلب فی کراهة صلاة الجنازة فی المسجد. ط:سعید)

☐ (مراقی الفلاح:(ص: ۵۹۱، ۵۹۲) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز،فصل: السلطان احق بصلاته،ط:قدیمی)

یہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔(۱)

(۱) قال الله تعالی''ولاتصل علی احد منهم مات ابداً ولاتقم علی قبره''سورة التوبة(۸۴)(ولا تصل)الآية...... والمراد من الصلاة المنهی عنها صلاة الميت المعروفة،وهی متضمنة للدعاء والاستغفار والاستشفاع.....(ولاتقم علی قبره)....والمراد:لاتقف عبد قبره للدفن اوللزيارة، والقبر فی المشهور مدفن الميت،ويكون بمعنی الدفن، وجوزوا ارادته هنا ايضا،(روح المعانی (۱۰/ ۱۵۵) ط:داراحياء التراث العربی بيروت)

قال:(وشرطها) ای شرط الصلاة عليه (اسلام الميت وطهارته)اماالاسلام ،فلقوله تعالیٰ ''ولاتصل علی احد منهم مات ابداً ولاتقم علی قبره''يعنی المنافقين،وهم الكفرة ،ولأنها شفاعة للميت اكراماً له وطلباً للمغفرة ،والكافر لاتنفعه الشفاعة ولايستحق الاكرام.(تبيين الحقائق، (۱/ ۵۷۲) كتاب الصلاة،باب الجنائز،ط:دارالكتب العلمية بيروت)

(البحر(۲/ ۳۱۴)كتاب الصلاة،باب الجنائز،ط:رشيديه)

ص

صبر کا اجر

''موت پر صبر کا اجر وثواب'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۰۹)

صبر کرنا مصیبت پر

''مصیبت پر صبر کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۹۴)

صحابی کو برا کہنے والا

''اصحاب رسول کو برا کہنے والا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۸۰)

صحرا میں مر گیا دفن نہیں ہوا

''دفن نہیں ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۵۶)

صدقۃ الفطر

اگر میت پر صدقۃ الفطر واجب تھا اور اس نے زندگی میں ادا نہیں کیا تو وہ معاف نہیں ہوگا، اس لیے جتنے صدقۃ الفطر رہ گئے ہیں، اتنے ہی صدقۃ الفطر فدیہ کے طور پر ادا کر دیئے جائیں، ورنہ وہ بری الذمہ نہیں ہوگا۔ (۱)

---

(۱) ولفدیة کل صلاة ولو وتراً...... کصوم یوم...... وکذا الفطرة والاعتکاف الواجب، یطعم عنه لکل یوم کالفطرة.

قوله: وکذا الفطرة)...... وقال ح: قوله وکذا الفطرة أی یخرجها الولی بوصیته. (قوله: یطعم عنه) أی من الثلث لزوماً إن أوصی وإلا جوازاً (الدر مع الرد: ۲/۴۲۶، کتاب الصوم، باب مایفسده الصوم ومالایفسده، فصل: فی العوارض المبیحة لعدم الصوم. ط: سعید)

ویعتبر کل صلاة بصوم یوم علی الصحیح وإلی ان سائر حقوقه تعالیٰ کذالک مالیا کان او بدنیا عبادة محضة اوفیه معنی المؤنة کصدقة الفطر. (البحر الرائق: ۲/۲۸۵، کتاب الصوم، فصل: فی العوارض، ط: سعید)=

صدقۂ جاریہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب مومن انتقال کرتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے، مگر سات چیزوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے۔

اول: جس نے کسی کو علم دین سکھایا تو اس کا ثواب برابر پہنچتا رہتا ہے، جب تک اس کا علم دنیا میں جاری رہے۔

دوسرا یہ کہ اس کے نیک اولاد ہو اور اس کے حق میں دعا کرتی رہے۔

تیسرا یہ کہ قرآن شریف چھوڑا گیا ہو۔

چوتھا یہ کہ مسجد بنوائی ہو۔

پانچواں یہ کہ مسافروں کے لئے مسافر خانہ بنوایا ہو۔

چھٹا یہ کہ کنواں یا نہر کھدوائی ہو۔

ساتواں یہ کہ صدقہ اپنی زندگی میں دیا ہو۔

تو جب تک یہ چیزیں موجود رہیں گی ان سب کا ثواب پہنچتا رہے گا۔(۱)

= ☜ ولزم علیه یعنی من افطر فی رمضان ولو بغیر عذر (الوصیة بما) ای بفدیة ما (قدر علیه)...... ویبقی بلمته...... لیخرج...... من ثلث ماترک...... وعلی هذا دین صدقة الفطر. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: ص:۴۳۷، کتاب الصلاة، باب صلاة المریض، فصل: فی اسقاط الصلاة والصوم، ط: قدیمی)

(۱) واخرج ابن ماجه، وابن خزیمه، عن ابی هریرة، قال: قال رسول الله ﷺ: إنّ مما یلحق المؤمن من حسناته بعد موته علمًا نشره، او ولدًا صالحًا ترکه، او مصحفًا ورثه، او مسجدًا بناه، او بیتًا لابن السبیل بناه، او نهرًا اجراه، او صدقةً اخرجها من ماله فی صحته تلحقه بعد موته. (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور: (ص: ۳۷۴) باب ماینفع المیت فی قبره، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

صدقہ کا فائدہ

"دنگی کھڑی ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۴۴۳)

صدقہ کرے علاج کے ساتھ

"علاج کے ساتھ ساتھ صدقہ خیرات بھی کرے" عنوان کے تحت دیکھیں!

صدقے کا ثواب پہنچانے کا انداز

ایک روایت میں ہے کہ تم اپنے مرنے والے کی طرف سے جو صدقہ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اسے نور کے طبق میں قبر کے سرہانے لاتا ہے، اور آواز دیتا ہے کہ: اے قبر کے مسافر! تمہارے لیے تمہارے گھر والوں نے یہ ہدیہ بھیجا ہے، اسے قبول کرلو! فرمایا: وہ ہدیہ اس کی قبر میں جاتا ہے، اس کی قبر کو فراخ، کشادہ اور منور کر دیا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ میرے گھر والوں کو جزاءِ خیر عطا فرمائے!

فرمایا: اس قبر کا پڑوسی اس سے کہتا ہے: میں نے اپنا کوئی ایسا لڑکا چھوڑا، نہ اور کوئی ہے جو مجھے کوئی ایصال ثواب کرے، اور وہ پریشان اور غمگین ہو جاتا ہے، اور دوسرا اس صدقہ خیرات کی وجہ سے خوش ہوتا ہے۔ (۱)

---

(۱) عن أنس رضي الله عنه يقول: مامن أهل ميت يموت منهم ميت فيتصدقون عنه بعد موته إلا أهداها جبريل على طبق من نور ثم يقف على شفير القبر، فيقول: ياصاحب القبر العميق! هذه هدية أهداها إليك أهلك فاقبلها فتدخل عليه فيفرح بها ويستبشر ويحزن جيرانه الذي لايهدى إليهم شيء. (شرح الصدور للسيوطي (۳۰۰)، رقم الباب: ۴۹، باب ماينفع الميت في قبره، ط: دار المعرفة)

مجمع الزوائد: ۳/۳۳۵، کتاب الزكاة، باب الصلاة عن الميت، ط: دار الفكر)

المعجم الأوسط: ۶/۳۱۴، رقم الحديث: ۶۵۰۴، ط: دار الحرمين، قاهره)

صفوں کے درمیان سجدہ کی جگہ چھوڑنا

عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ جنازہ کی نماز میں صف بندی کرتے وقت صفوں کے درمیان ایک سجدہ کی جگہ چھوڑنی چاہیے، یہ بات غلط ہے، اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اس کی کچھ ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ جب اس میں سجدہ نہیں ہے تو پھر درمیان میں جگہ چھوڑنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔ (۱)

صفوں کے درمیان فاصلہ

جنازہ کی نماز میں صفوں کے درمیان زیادہ فاصلہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ قریب صفیں بنالینی چاہییں، کیونکہ اس میں سجدہ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، اس لیے زیادہ فاصلہ رکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ (۲)

صفیں کم سے کم تین ہوں

☆...... جنازہ کی نماز میں اگر حاضرین کی تعداد کم ہے تو کم سے کم تین صفیں بنانا مستحب ہے، یہاں تک کہ اگر صرف سات افراد ہوں تو ایک آدمی ان میں سے امام بنادیا جائے، اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری صف میں دو آدمی اور تیسری صف میں ایک آدمی کھڑا ہو۔ (۳)

(۲،۱) فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۲۳۸/۵، کتاب الجنائز، فصل خامس: نماز جنازہ، سوال نمبر: ۲۹۳۷، ط: دارالاشاعت)

(۲) ویستحب ان یصفوا ثلاثة صفوف حتی لو کانوا سبعة یتقدم احدهم للامامة ویقف وراء ہ ثلاثة وراء هم اثنان ثم واحد ذکرہ فی المحیط لقوله علیه الصلاة والسلام من صلی علیه ثلاثة صفوف غفرله، رواہ ابوداؤد والترمذی. (حلبی کبیر: صـ۵۸۸، فصل: فی الجنائز، ط: سهیل اکیڈمی)

ویستحب أن یصف ثلاثة صفوف حتی لو کانوا سبعة یتقدم احدهم للامامة ویقف وراء ہ ثلاثة ثم اثنان ثم واحد. (الشامیة: ۲۱۴/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی؟ ط: سعید)=

اس کے مستحب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جس میت پر تین صفیں نماز پڑھ لیں وہ بخش دیا جاتا ہے۔(۱)

☆...... جنازہ کی نماز میں جتنے زیادہ افراد ہوں اتنا ہی بہتر ہے، کیونکہ یہ میت کے لیے دعا ہے، اور چند مسلمانوں کا جمع ہوکر اللہ تعالیٰ کے دربار میں کسی چیز کے لیے دعا کرنا رحمت کے نزول اور قبولیت دعا کے لیے عجیب خاصیت رکھتا ہے، لیکن جنازہ کی نماز میں اس غرض سے تاخیر کرنا کہ جماعت میں لوگ زیادہ ہو جائیں، مکروہ ہے۔(۲)

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آں حضرت

= (عالمگیری: ۱/۱۶۴، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاۃ علی المیت، ط: رشیدیہ)

ویندب ایضا ان تکون صفوف المصلین علیه ثلاثة، لقوله صلی الله علیه وسلم من صلی علیه ثلاثة صفوف غفرله، فلو کان عدد المصلین سبعة قدم واحد، ثم ثلاثة، ثم اثنان، ثم واحد. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة (۱/۵۲۳) مباحث الجنائز، سنن صلاة الجنازة، کیف یقف الامام للصلاة علی المیت، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

(۱) عن مالک بن هبیرة قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: مامن مسلم یموت فیصلی علیه ثلاثة صفوف من المسلمین إلاأوجب. (مشکوة، ص: ۱۴۷، کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة والصلاة علیها، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

(ابوداؤد، ۲/۴۵۱، کتاب الجنائز، باب فی الصفوف علی الجنازة، ط: میر محمد)

جامع الترمذی: ۱/۲۰۰، ابواب الجنائز، باب کیف الصلاة علی المیت والشفاعة له، ط: سعید)

(۲) وکره تأخیر صلاته ودفنه لیصلی علیه جمع عظیم بعد صلاة الجمعة. (الدر المختار مع الرد: ۲/۲۳۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی حمل المیت، ط: سعید)

(البحر الرائق: ۲/۱۹۱، کتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعید)

الفقه الاسلامی وادلته: ۲/۵۱۶، ۵۱۹، المبحث الثامن: صلاة الجنازة، المطلب الثانی: حقوق المیت، الفرض الرابع: دفن المیت، رابعا: مکروهات الجنازة، وخامسا: حکم الدفن وتعجیله، ط: دارالفکر)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ کے دربار میں اس میت کے لیے سفارش کریں یعنی مغفرت اور رحمت کی دعا کریں، تو ان کی دعا اور سفارش ضرور ہی قبول ہوگی۔(۱)

☆...... مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کا یہ دستور تھا کہ جب وہ نماز پڑھنے والوں کی تعداد کم محسوس کرتے تو اسی حدیث کی وجہ سے ان لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔(۲)

صندوقی قبر

''قبر کیسی بنائی جائے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/ ۱۳۰)

صندوقی قبر بنانا

اگر زمین نرم ہونے کی وجہ سے قبر دھنس جانے کا اندیشہ ہو تو صندوقی بنانا

(۱) عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: مامن ميت تصلي عليه أمة من المسلمين يبلغون مائة كلهم يشفعون له، إلا شفعوا فيه. (الصحيح لمسلم: ۱/ ۳۰۸، كتاب الجنائز، فصل في قبول الشفاعة الاربعين الموحدين في من صلوا عليه، ط: قديمي)

جامع الترمذي: ۱/ ۲۰۰، ابواب الجنائز، باب كيفية الصلاة على الميت، والشفاعة له، ط: سعيد)

مشكاة المصابيح: ص: ۱۴۵، كتاب الجنائز، باب المشي بالجنازة والصلاة عليها، الفصل الاول، ط: قديمي)

(۲) كان مالك بن هبيرة إذا صلى على جنازة فتقال الناس عليها جزاهم ثلاثة اجزاء ثم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صلى عليه ثلثة صفوف فقد أوجب. (جامع الترمذي: ۱/ ۲۰۰، ابواب الجنائز، باب كيف الصلاة على الميت والشفاعة له، ط: قديمي)

ابوداؤد: ۲/ ۴۵۱، باب في الصفوف على الجنازة، ط: مير محمد)

(مشكاة المصابيح: ص: ۱۴۷، كتاب الجنائز، باب المشي بالجنازة والصلاة عليها، الفصل الاول، ط: قديمي)

بلاحرج جائز ہے اور قبر ڈھانپنے میں اگر کچی اینٹ وغیرہ نہ ہوں تو پتھر استعمال کر سکتے ہیں تاکہ جانور قبر کھود کر مردہ تک نہ پہنچ سکیں، مگر پتھر کے نیچے میت کی طرف کے حصے کو مٹی سے لیپ لینا بہتر ہے تاکہ مردہ کے چاروں طرف مٹی معلوم ہو۔(۱)

(۱) (ولاباس باتخاذ تابوت) ولو من حجر أوحديد(له عند الحاجة) كرخاءة الارض،ويسن أن يفرش فيه التراب.

قوله:ولاباس باتخاذ تابوت)اى يرخص ذالك عند الحاجة......لكن ينبغي أن يفرش فيه التراب وتطين الطبقة العليا ممايلي الميت،ويجعل اللبن الخفيف على يمين الميت ويساره ليصير بمنزله اللحد،والمراد بقوله ينبغي يسن كماأفصح به فخر الاسلام وغيره،بل في الينابيع:والسنة أن يفرش في القبر التراب.(الدر مع الرد: ۲/۲۳۴،۲۳۵، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب في دفن الميت،ط:سعيد)

وحكى عن الشيخ الامام ابى بكر محمد بن الفضل رحمه الله تعالىٰ:أنه جوز اتخاذ التابوت في بلادنا لرخاءة الارض قال: ولو اتخذ تابوت من حديد لاباس به لكن ينبغي أن يفرش فيه التراب ويطين الطبقة العليا ممايلي الميت ويجعل اللبن الخفيف على يمين الميت وعلى يساره ليصير بمنزلة اللحد.(عالمگيرى: ۱/۱۶۷، كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل السادس في القبر والدفن،ط:رشيديه)

(الخانية على هامش الهندية: ۱/۱۹۴، كتاب الصلاة،باب في غسل الميت ومايتعلق به، ط: رشيديه)

ض

ضیافت

☆......میت کے گھر میں ضیافت اور دعوت کھانے کی جو رسم پڑ گئی ہے، یہ شریعت کے خلاف ہے، اس کو ترک کرنا واجب ہے۔ صرف میت والوں کے وہ عزیز واقارب جو دور دور سے آئے ہوں اور ان کی اس روز واپسی نہ ہو سکے، یا میت والوں کی تسلی کے لیے ان کا قیام ضروری ہو، تو وہ میت کے گھر کھانا کھالیں، تو کوئی حرج نہیں، ان کے علاوہ باقی تمام تعزیت کرنے والوں کو اپنے اپنے گھروں کو واپس جانا چاہیے، میت کے گھر قیام نہیں کرنا چاہیے اور ضیافت ودعوت بھی نہیں کھانی چاہیے۔

☆......اہلِ میت کے یہاں خوشی کی دعوت کی طرح دعوت لینا مکروہ ہے۔

☆......دفن کے لیے باہر سے آنے والے اگر محض اتفاق سے یا اہلِ میت کی دلجوئی کے لیے ان کے ساتھ کھانے وغیرہ میں شریک ہو جائیں تو گنجائش ہو سکتی ہے لیکن رشتہ داروں کا دور دور سے آکر قیام پذیر ہونا اور کئی کئی دن رہنا خوشی کی دعوت کی طرح جمع ہونا، جیسا کہ رواج ہے، یہ سب مکروہ اور بدعت ہے۔(۱)

---

(۱) قوله: وباتخاذ طعام لهم)قال في الفتح:ويستحب لجيران أهل الميت والأقرباء الأباعد تهيئة طعام لهم يشبعهم يومهم وليلتهم.....وقال أيضا:ويكره اتخاذ الضيافة من الطعام من أهل الميت لأنه شرع في السرور لافي الشرور،وهي بدعة مستقبحة....وفي البزازية :ويكره اتخاذ الطعام في اليوم الاول والثالث وبعد الاسبوع.(الشامية: ۲/ ۲۴۰، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب: في الثواب على المصيبة،ط:سعيد)

🗀 (فتح القدير: ۲/ ۱۰۲، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،باب صلاة الجنازة،قبيل باب الشهيد، ط:رشيديه)

🗀 (تبيين الحقائق: ۱/ ۲۴۶، كتاب الصلاة،با[illegible]ئز ،فصل:في تعزية اهل الميت، ط: امداديه)

ط

طاعون کی جگہ سے بھاگ جائے

اگر کوئی شخص طاعون کی جگہ سے بھاگ جائے اور وہ وہاں پر مرجائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔(۱)

طواف کرنا

''قبر کا طوف کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۰/۲)

(۱) وهي فرض على كل مسلم مات خلا اربعة بغاة وقطاع الطريق....وكذا اهل العصبية ومكابر فى مصر ليلا بسلاح وخناق. (الدر المختار: ۲/۲۱۰، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟ط:سعيد)

🗀 ويصلى على كل مسلم مات بعد الولادة صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان اوانثى حراً كان أو عبداً إلا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم. (الهندية: ۱/۱۶۳، كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الفصل الخامس فى الصلاة على الميت،ط:رشيديه)

🗀 (بدائع الصنائع: ۱/۳۱۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،فصل:وأما الكلام فى صلاة الجنازة، ط: سعيد)

ع

عام قبرستان

جو قبرستان عام مسلمانوں کے لیے وقف ہے، خواہ وہ محلّہ کی مسجد کے ساتھ ہو یا علیحدہ ہو، اس میں تمام مسلمانوں کو میت دفن کرنے کا حق حاصل ہے۔ قبرستان کے متولی کے لیے کسی کو اس میں میت دفن کرنے سے روکنے کا اختیار نہیں ہے۔ اگر وہ اس میں کسی میت کو دفن کرنے سے روکے گا تو ظالم ٹھہرے گا۔

اور متولی کے لیے ایسے قبرستان کی زمین میت کو دفن کرنے کے لیے بیچنا یا اور کسی قسم کی رقم لینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عام لوگوں کو دفن کرنے کے لیے وقف ہے۔ اسی طرح متولی کے لیے ایسے قبرستان میں تالا لگا کر مردہ دفن کرنے سے روکنا بھی ناجائز اور ظلم ہے۔(۱)

عبادات سے روکنے والے کی نماز جنازہ

اگر کوئی شخص لوگوں کو نماز، روزہ، زکاۃ، حج اور تلاوت وغیرہ سے منع کرتا ہے، اور اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور اس کو مسلمانوں

---

(۱) قال فی الشرنبلالية: صرح رحمه الله تعالىٰ ببطلان بيع الوقف، وأحسن بذلک إذ جعله فی قسم البيع الباطل، إذ لاخلاف فی بطلان بيع الوقف لأنه لايقبل التمليک و التملک.... والحاصل أن ههنا مسألتين: الأولى أن بيع الوقف باطل ولو غير مسجد. (الشامية: ۵/۵۷، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب: فی بطلان بيع الوقف وصحة بيع الملک المضموم اليه، ط: سعيد)

🗁 إذا صح الوقف لم يجز بيعه ولا تمليكه. (الهداية: ۲/۶۱۹، كتاب الوقف، ط: رحمانيه)

🗁 وإذا صح الوقف...... لم يجز بيعه ولا تمليكه) هو باجماع الفقهاء. (فتح القدير، ۵/۴۳۲، ۴۳۳، كتاب الوقف، ط: رشيديه)

ے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے،(۱) کیونکہ نماز، روزہ اور دیگر عبادات سے ردکنا کفر ہے۔(۲) اور ایسے آدمی کی بات سننا اور اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا جائز نہیں ہے۔(۳)

عبادات کی حفاظت میں میت

''قبر میں جسم کا حال'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۴۱/۲)

(۱) (وشرائطها)ستة اولها(اسلام الميت) لأنها شفاعة وليست لكافر.(قوله:لأنها شفاعة) ولقوله تعالى:ولاتصل على احدمنهم مات ابداً.(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:ص:۵۸۱، كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل:الصلاة عليه،ط:قديمى)

(وشرائطها)ستة (إسلام الميت.(الدر المختار:۲/۲۰۷،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب:فى صلاة الجنازة،ط:سعيد)

وشرطها اسلام الميت......) فلاتصح على الكافر الاية ولاتصلى على احد منهم مات ابداً. (البحرالرائق:۲/۱۷۹،كتاب الجنائز،فصل:السلطان أحق بصلاته ،ط:سعيد)

(۲) من قال:لاأصلى جحوداً أواستخفافا أوعلى انه لم يؤمر أو ليس بواجب لاشك انه كفر فى الكل.(شرح الفقه الاكبر:ص:۱۷۰،فصل فى القراءة والصلاة،ط:قديمى)

وقول الرجل: لاأصلى يحتمل أربعة أوجه ...... والرابع لاأصلى إذ ليس تجب علىّ الصلاة، اولم اومر بهايكفر.(عالمگيرى:۲/۲۶۸،كتاب السير،الباب التاسع فى احكام المرتدين، مطلب فى موجبات الكفر،منها مايتعلق بالصلاة والصوم..الخ،ط:رشيديه)

(حاشية الطحطاوى على المراقى:ص:۵۹۹،كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، ط: قديمى)

(۳) فإن هجرة أهل الهواء والبدع واجبة على ممر الأوقات مالم يظهر منه التوبة والرجوع إلى الحق.(مرقاة المفاتيح:۹/۲۳۰، ۲۳۱،كتاب الأدب،باب ماينهى عنه من التهاجر والتقاطع الخ، الفصل الاول،ط:رشيديه)

عون المعبود:۲/۲۲۵۵ ،رقم الحديث:۴۹۱۰،كتاب الأدب،باب هجرة الرجل أخاه،ط: دار ابن حزم)

لاهجرة بعد ثلاث)قال ابن الأثير: يريد الهجر ضد الوصل يعنى فيما يكون بين المسلمين من عتب وموجدة أوتقصيريقع من حقوق العشره والصحبة لاما كان منه فى جانب الدين كهجر أهل الأهواء والبدع فإنه مطلوب أبداً.(فيض القدير:۸/۲۶۱،رقم الحديث:۹۹۲۸،حرف لا، ط: دار الحديث،قاهره)

عبدالرحمٰن بن ملجم

عصمت عبادانی سے روایت ہے کہ میں ایک دن میدان میں گھوم رہا تھا کہ میری نظر ایک گرجا پر پڑی اس کے حجرہ میں ایک پادری بیٹھا تھا میں نے اس سے کہا کہ تم وہ عجوبہ چیز جس کو تم نے یہاں دیکھا ہے بیان کرو، اس نے کہا: ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک سفید پرندہ شتر مرغ کے برابر اس پتھر کی چٹان پر بیٹھا، اس نے قے کی تو ایک سر پھر ایک پاؤں پھر ایک پنڈلی نکلی، اور جب وہ قے کرتی تھی کسی عضو پر تو وہ عضو فوراً دوسرے عضو سے مل جاتا تھا یہاں تک کہ ان اعضاء سے ایک مرد بیٹھا ہوا تیار ہو گیا، پھر جب اٹھنے کا قصد کیا پرندہ نے تو اُس پر چونچ ماری اور ایک ایک عضو کر کے اس کے تمام اعضاء کو کھا گیا۔

یہ واقعہ کئی دن تک برابر ہوتا رہا، مجھ کو بہت تعجب ہوا، اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا پورا یقین ہوا، اور یقین ہوا کہ اس بدن کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے، ایک دن میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا، اے طائر! میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو ذرا ٹھہر جا! میں اس آدمی سے اسکا حال پوچھوں، اور وہ اپنا قصہ مجھ سے بیان کرے، پرندہ نے نہایت فصیح عربی زبان میں کہا: ساری بادشاہت میرے رب کی ہے! اسی کے لئے ہمیشگی ہے، وہ ساری چیزوں کو فنا کرتا ہے، اور اس کو فنا نہیں ہے، اور میں اللہ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں، اور میں اس پر مقرر کیا گیا ہوں کیونکہ اس نے گناہ کیا ہے، پھر میں نے کہا: اے مرد گناہگار! تو کون ہے؟ اور تیرا قصہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں عبدالرحمٰن بن ملجم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قتل کرنے والا ہوں، پھر جب مجھے قتل کیا گیا اور اللہ کے سامنے میری روح گئی تو مجھ کو میرا نامۂ اعمال دیا گیا اس میں سب کچھ نیکی و بدی لکھی تھی جو میں نے کیا تھا جب سے میری ماں

نے مجھ کو جنم دیا تھا تب سے لے کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قتل کرنے تک، اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فرشتہ مقرر کیا میرے عذاب کے واسطے قیامت تک جیسا تو نے دیکھا، اس کے بعد پرندہ نے چونچ ماری اور اس کے ہر عضو کو کاٹ کاٹ کر کھالیا، اور اڑ گیا، اس روایت کو تمام بن محمد اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔(۱)

عبرت کا واقعہ

''اینٹ کی بات'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۱۱۶)

عدت

☆......اگر شوہر کا انتقال چاند کے مہینہ کی پہلی تاریخ کو ہوا اور عورت کو حمل

(۱) واخرج تمام بن محمد الرازی فی کتاب الرهبان ، وابن عساکر أیضًا من طریق تمام الحافظ، عن ابی علی محمد بن هارون الانصاری عن عصمة ابن أبی عصمة البخاری ، عن احمد بن عمار بن خالد التمار عن عصمة العبادانی ، قال : کنت أجول فی بعض الفلوات إذا بصرت دیرًا وإذا فی الدیر صومعة ، وفی الصومعة راهب ، فقلت له : حدثنی بأعجب ما رأیت فی هٰذا الموضع، قال : نعم، بینما أنا ذات یوم ، إذ رأیتُ طائرًا أبیض مثل النعامة ، قد وقع علی تلک الصخرة، فتقیأ رأسًا ، ثم رجلاً ، ثم ساقًا ، وإذا هو کلما تقیأ عضوا من تلک الأعضاء التامت بعضها إلی بعض ، أسرع من برق ، حتی اذا استوی رجلا جالسًا ، فإذا همّ بالنهوض نقره الطائرة نقرة، قطّعه أعضاءً، ثم یرجع لیبتلعه، فلم یزل علی ذٰلک أیامًا ، فکثر تعجبی منه ، وازددت یقینًا لعظمة اللّٰه تعالیٰ ، وعلمت ان لهٰذه الأجساد حیلة بعد الموت ، فالتفت إلیه یومًا ، فقلت : أیها الطائر ا سالتک بحق اللّٰه الّذی خلقک وبراک الا أمسکت عنه حتی أسأله فیخبرنی بقصته، فأجابنی الطائر بصوت عربی طلق : لربی الملک ، وله البقاء الّذی یفنی کل شیء ، یبقی ، أنا ملک من ملائکة اللّٰه ، موکل بهٰذا الجسد، لما أجرم من ذنبه، فالتفت إلیه ، فقلت: یا هٰذا الرجل المسیء إلی نفسه، ماقصتک؟ ومن أنت؟ قال: أنا عبد الرحمٰن بن ملجم قاتل علی - رضی اللّٰه عنه - وإنّی لما قتلته، وصارت روحی بین یدی اللّٰه، ناولنی صحیفة مکتوبًا فیها ما عملته من الخیر والشر، منذ ولدتنی امی إلی ان قتلت علیًا، وأمر اللّٰه هٰذا الملک بعذابی إلی یوم القیامة، فهو یفعل بی ماتریٰ ، ثم سکت فنقره ذٰلک الطائر نقرة، نشر أعضاءه بها ، ثم جعل یبتلعه عضوًا عضوًا، ثم مضی به ، قلت: هٰذا الإسناد لیس فیه من تکلم فیه سوی أبی علی شیخ تمام، فقد قال الذهبی فی المیزان: إنّه کان یتهم الخ . (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور: (ص: ۲۲۲، ۲۲۳) باب عذاب القبر ، ط: المکتبة التوفیقیة ، مصر)

نہیں ہے تو چاند کے مہینے کے حساب سے چار مہینے دس دن عدت ہے۔

☆......اور اگر شوہر کا انتقال چاند کی پہلی تاریخ کے علاوہ کسی اور تاریخ میں ہوا تو ایک سو تیس دن عدت ہوگی۔ اور جس وقت وفات ہوئی، جب یہ مدت گزر کر وہی وقت آئے گا، تو عدت ختم ہو جائے گی۔(۱)

☆......اگر عورت حمل سے تھی، اس حالت میں شوہر کا انتقال ہو گیا، تو بچہ پیدا ہونے تک عدت رہے گی، اس صورت میں مہینوں کا کچھ اعتبار نہیں، اگر شوہر کی موت کے تھوڑی دیر بعد بچہ پیدا ہو گیا، تب بھی عدت ختم ہو گئی۔(۲)

☆......حاملہ عورت کی عدت بچہ پیدا ہونے سے ختم ہو جاتی ہے لیکن اگر حمل گر جائے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر حمل کا کوئی عضو مثلاً منہ، ناک یا انگلی وغیرہ بن گیا تھا تب تو عدت ختم ہو جائے گی، اور اگر کوئی عضو بالکل نہ بنا تھا، صرف لوتھڑا یا

(۱) وإذا وجبت العدة بالشهور في الطلاق والوفاة فان اتفق ذلک في غرة الشهر اعتبرت الشهور بالأهلة وإن نقص العدد عن ثلاثين يوما وإن اتفق ذالک في خلاله فعند ابي حنيفة رحمه الله تعالیٰ واحدى الروايتين عن أبي يوسف رحمه الله تعالى: يعتبر في ذلک عدد الأيام تسعون يوما في الطلاق وفي الوفاة يعتبر مائة وثلاثون يوما كذافي المحيط.(الهندية: ۵۲۷/۱،كتاب الطلاق، الباب الثالث عشرفي العدة،ط:رشيديه)

(ثلاثة أشهر)بالأهلة لوفي الغرة وإلا فبالأيام .....والعدة (للموت أربعة أشهر)بالأهلة لو في الغرة كمامر(وعشر)من الأيام.(الدر المختار،۳/ ۵۰۹، ۵۱۰،كتاب الطلاق،باب العدة،مطلب في عدة زوجة الصغير،ط:سعيد).

(فتح القدير: ۱۳۹/۴،كتاب الطلاق،باب العدة،ط:رشيديه)

(۲) وعدة الحمل أن تضع حملها......وليس للمعتدة بالحمل مدة سواء ولدت بعدا لطلاق أو الموت بيوم أوأقل كذافي الجوهرة النيرة.وذكر في الاصل انها لوولدت والميت على سريره انقضت به العدة.(الهندية: ۵۲۸/۱،كتاب الطلاق،الباب الثالث عشر في العدة،ط:رشيديه)

وفي حق الحامل..... مات أو طلقها تعتد بالوضع جواهر الفتاوى (وضع..حملها. وفي الرد:قوله:وضع حملها)أى بلاتقدير لمدة سواء ولدت بعد الطلاق أوالموت بيوم أو اقل جوهره. (الدرمع الرد:۵۱۱/۵،كتاب الطلاق،باب العدة ،مطلب:في عدة الموت، ط:سعيد)

(الجوهرة النيرة: ۱۵۲/۲ ،كتاب الطلاق،باب العدة،ط:قديمي)

گوشت کا ٹکڑا تھا، تو اس سے عدت ختم نہیں ہوگی بلکہ یوں سمجھا جائے گا یہ عورت حمل سے نہیں تھی۔ لہٰذا اس کی عدت پورے چار مہینہ دس دن ہوگی، یعنی اگر شوہر چاند کی پہلی تاریخ کو فوت ہوا، تو چاند کے حساب سے چار مہینے دس دن عدت ہوگی۔ ورنہ ایک سو تیس دن عدت ہوگی۔ (۱)

☆...... رخصتی اور خلوت سے پہلے ہی شوہر کا انتقال ہوگیا تب بھی بیوی پر وفات کی عدت لازم ہے۔ (۲)

☆...... اگر کسی حاملہ کے پیٹ میں دو بچے تھے، ایک پیدا ہوگیا، دوسرا باقی ہے، تو جب تک دوسرا بچہ پیدا نہ ہو عدت ختم نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) (و)فی حق (الحامل)..... (وضع)جمیع(حملها)لأن الحمل اسم لجمیع مافی البطن.
قوله: وضع حملها)..... والمراد بالحمل الذی استبان بعض خلقه أو کله ،فإن لم یتبین بعضه لم تنقض العدة، لأن الحمل اسم لنطفه متغیرة فإذاکان مضغة أوعلقة لم تتغیر ،فلایعرف کونها متغیرة بیقین الا باستبانة بعض الخلق. (الدر مع الرد:۳/۵۱۱، کتاب الطلاق،باب العدة ،مطلب فی عدة الموت،ط:سعید)

وعدة الحامل أن تضع حملها.... وشرط انقضاء هذه العدة أن یکون ماوضعت قد استبان خلقه، فإ ن لم یستبن خلقه راسا،بأن اسقطت علقة أومضغة لم تنقض العدة. (الهندیة: ۱/۵۲۸، ۵۲۹، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة،ط:رشیدیه)

(بدائع الصنائع:۳/۱۹۶، کتاب الطلاق،فصل: فی مقادیر العدة وماتنقضی به،ط:سعید)

(۲) عدة الحرة فی الوفاة أربعة أشهر وعشره أیام سواء کانت مدخولا بها أولا. (الهندیة: ۱/۵۲۹، کتاب الطلاق،الباب الثالج فی العدة،ط:رشیدیه)

(و) العدة(للموت اربعةأشهر)بالأهلة لو فی الغرة کما مر(وعشر)من الایام...(مطلقا)وطئت أولا. (الدر المختار:۳/۵۱۰، کتاب الطلاق،باب العدة،مطلب:فی عدة الموت،ط:سعید)

(فتح القدیر:۴/۱۴۱، کتاب الطلاق، باب العدة،ط:رشیدیه)

(۳) فلوولدت وفی بطنها آخر،تنقضی العدة بالآخر. (الشامیة:۳/۵۱۲، کتاب الطلاق،باب العدة، مطلب: فی عدة الموت،ط:سعید)

وإذاکانت المعتدة حاملاً فولدت ولدین،انقضت عدتها بالأخیر منهما،عند عامة الفقهاء (بدائع الصنائع:۳/۱۹۸، کتاب الطلاق،فصل: فی مقادیر العدة وماتنقضی به،ط:سعید)

(الجوهرة النیرة،۲/۱۵۳، کتاب الطلاق،باب العدة،ط:قدیمی)

عدت ختم ہونے پر دوسرے کے گھر جانا

"عدت ختم ہونے پر رسم" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۴۹۰)

عدت ختم ہونے پر رسم

☆...... جب کوئی عورت بیوہ ہوجائے اور اس کی عدت ختم ہوجائے تو بعض علاقوں میں یہ رسم ہے کہ عورتیں جمع ہوجاتی ہیں، اور یوں کہتی ہیں کہ اس کو عدت سے نکالنے کے لیے آئی ہیں۔

اور بعض عورتیں عدت سے نکلنے کے لیے یہ ضروری سمجھتی ہیں کہ عورت عدت والے گھر سے نکل کر دوسرے گھر جائے اور اس کا بڑا اہتمام ہوتا ہے، یہ دونوں باتیں غلط ہیں، ایسی رسم کو ختم کرنا ضروری ہے۔

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ جب عدت کے چار ماہ دس دن گزر جائیں یا حاملہ ہونے کی صورت میں بچہ پیدا ہوجائے تو وہ عورت عدت سے خود بخود نکل جاتی ہے خواہ اسی گھر ہی میں رہے، خلاصہ یہ کہ عدت یہ ایک شرعی پابندی تھی شریعت کی جانب سے وہ خود بخود ختم ہوگئی۔ (۱)

---

(۱) عن عائشة رضی الله عنها، قالت: قال النبی صلی الله علیه وسلم: من أحدث فی أمرنا هذا مالیس منه فهو رد. (صحیح البخاری: ۱/ ۳۷۱، کتاب الصلح، باب اصطلحوا علی صلح جور فهو مردود، ط: قدیمی)

☞ من أصر علی امر مندوب وجعله عزما ولم یعمل بالرخصة، فقد اصاب منه الشیطان من الاضلال فیکف من أصر علی بدعة أو منکر. (مرقاة المفاتیح: ۳/ ۲۶، کتاب الصلاة، باب الدعاء فی التشهد، رقم الحدیث: ۹۴۶، ط: رشیدیه)

☞ الاصرار علی المندوب یبلغه الی حد الکراهة، فکیف اصرار البدعة التی لا اصل لها فی الشرع. (السعایة؛ ۲/ ۲۶۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، قبیل فصل: فی القراءة، ط: سهیل اکیڈمی)

☞ وفی الرد: بانها ای: البدعة ما أحدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من علم أو عمل أو حال او بنوع شبهة او استحسان وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما. (الشامیة: ۱/ ۵۶۰، ۵۶۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

☆...... بعض جگہ عدت والی عورت کی عدت ختم ہونے پر والدین یا گھر کے افراد کپڑے وغیرہ دینے کو لازم سمجھتے ہیں، یہ غیر شرعی چیز ہے، اس سے بچنا چاہیے۔ باقی تعاون اور صلہ رحمی کے طور پر جب بھی چاہیں کپڑے دیں، لیکن اس کو عدت ختم ہونے پر لازم سمجھ کر نہ دیں۔(۱)

عدت ختم ہونے پر عورتوں کا جمع ہونا

''عدت ختم ہونے پر رسم'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱ / ۴۹۰)

عدت کا حساب کیسے کیا جائے گا؟

''عدت'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱ / ۴۸۷)

عذاب برزخ

''عذاب قبر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱ / ۴۹۱)

عذاب دینا چاہتا ہے اللہ......

''رحم کرنا چاہتا ہے اللہ......'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱ / ۳۸۰)

عذابِ قبر

علماء نے فرمایا ہے کہ عذاب برزخ کو عذاب قبر کہتے ہیں۔ اور دنیا و آخرت کی درمیانی مدت کو ''برزخ'' کہتے ہیں، یعنی میت نہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں، بلکہ عالم برزخ میں ہے، اور جس میت کو اللہ تعالیٰ عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہے، اس کو اسی عالم برزخ میں عذاب دیتا ہے، چاہے آپ میت کو دفن کریں، یا جانور کو کھلا دیں، یا سولی پر چڑھا دیں، یا جلا کر خاک کر دیں، یا باریک کر کے ہوا میں اڑا دیں یا دریا میں غرق

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۱، علی الصفحة السابقة. (عن عائشة رضی اللہ --

کردیں، اللہ تعالیٰ اس کے عذاب کرنے پر ہر طرح قادر ہے، جس طرح چاہے عذاب کرے، اور برزخ کے عذاب کو اس واسطے قبر کا عذاب کہتے ہیں کہ اکثر یہ عذاب قبر میں ہوتا ہے اور یہ عذاب ہلکا ہلکا قیامت تک ہوتا رہے گا، قیامت میں حساب کے بعد اصلی عذاب ہوگا، جو عذاب نہایت سخت ہوگا، نعوذ باللہ منہ۔(۱)

عذابِ قبر کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی نظر سے چھپا دیا ہے

عذاب قبر کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی نظر سے چھپا دیا ہے اس واسطے کہ اگر یہ عذاب دیکھ لے تو دیوانہ کے مثل ہو جائے، اور دنیا کا سارا کاروبار چھوڑ دے، دنیا کا نظام خراب ہو جائے، لیکن کبھی کبھی نمونہ کے طور پر کچھ دکھا دیتا ہے تاکہ آدمی کے دل میں آخرت کی یاد ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو، اس کی قدرت کا یقین ہو، غفلت دور ہو جائے، اور عبرت و نصیحت حاصل ہو، اور برے کام سے توبہ کرے، اور گناہوں سے باز آئے، اور شرمندہ ہو، اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔(۲)

---

(۱) قال العلماء: عذاب القبر هو عذاب البرزخ، واضيف إلى القبر؛ لأنه الغالب، وإلا فكل ميت، وإذا أراد الله تعالىٰ تعذيبه، ناله ماأراد به، قُبر أو لم يُقبر، ولو صلب أو غرق في البحر، أو أكلته الدواب، أو حرق حتى صار رمادًا، أو ذرّي في الريح، ومحله الروح والبدن جميعا باتفاق أهل السنة، وكذا القول في النعيم.

قال ابن القيم: ثم عذاب القبر قسمان: دائم: وهو عذام الكفار و بعض العصاة، ومنقطع: وهو عذاب من خفت جرائمهم من العصاة فإنه يعذب بحسب جريمته ثم يرفع عنه، وقد يرفع عنه بدعاء أو صدقة أو نحو ذلك. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۲۲۹) با عذاب القبر، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) (نور الصدور فی شرح القبور: (ص:۱۰۰) باب: عذاب قبر کا بیان، ط: دار الاشاعت، کراچی)

عرس کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کا دن یا تاریخ متعین نہیں ہے۔ سال کے درمیان کتنے ہی امتی کسی بھی تاریخ کو آتے رہتے ہیں، جب افضل الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر عرس اور اجتماع نہیں ہوتا، تو دیگر بزرگانِ دین اور اولیاءِ کرام کے مزاروں پر عرس کرنا کیسے جائز ہوگا! اس لیے بزرگانِ دین، محدثین اور فقہاءِ کرام نے مروجہ عرس کو صاف الفاظ میں ناجائز کہا ہے۔(۱)

(۱) وعنه (ابی هريرة رضی الله عنه) قال: سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول: لاتجعلوا بيوتكم قبوراً ولاتجعلوا قبری عيداً...... (الحديث) (مشكاة المصابيح: ص: ۸۶، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبی صلی الله عليه وسلم وفضلها، الفصل الاول، ط: قديمی)

(ولاتجعلوا قبری عيدا) هو واحد الأعياد أی لاتجعلو زيارة قبری عيداً، او لاتجعلوا قبری مظهر عيد، فإنه يوم لهو وسرور، وحال الزيارة بخلاف ذالك..... قال الطيبی: نهاهم عن الاجتماع لها اجتماعهم للعيد نزهة وزينة، وكانت اليهود والنصارىٰ تفعل ذالك بقبور انبيائهم فأورثهم الغفلة والقسوة، ومن عادة عبدة الاوثان أنهم لايزالون يعظمون أمواتهم حتی اتخذوها أصناماً، وإلى هذا اشار بقوله "اللهم لاتجعل قبری وثنايعبد" فيكون المقصود من النهی كراهة أن يتجاوزوا فی قبری غاية التجاوز ولهذا ورد اشتد غضب الله على قوم اتخذوا قبورانبيائهم مساجد. (مرقاة المفاتيح: ۳/ ۱۰، ۱۱، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبی صلی الله عليه وسلم وفضلها، الفصل الاول، ط: رشيديه)

(شرح الطيبی: ۲/ ۳۲۵، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبی صلی الله عليه وسلم وفضلها، الفصل الاول، ط: رشيديه)

(ولاتجعلوا قبری عيدا) أی لاتجعلوا زيارة قبری عيداً والمعنى لاتجتمعوا للزيارة اجتماعكم للعيد فانه يوم لهو وسرور وزينة وحال الزيارة مخالفة لتلك الحالة. (التعليق الصبيح، ۱/ ۵۴۳، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبی صلی الله عليه وسلم وفضلها، الفصل الاول، ط: مكتبه رشيديه)

وههنا حديث آخر فی السنن وهو "لاتتخذوا قبری عيدا"، وقد حرف مراده بعض الجهلاء وفهموا أن معناه لاتجعلوه كالعيد فأتوه فی السنة مرة، ومعناه لاتجعلوه كالعيد حفلة سنوية (یعنی میلا میری قبر پر نہ لگایا کرو) فيض الباری: ۲/ ۴۲، كتاب الصلاة، قبيل باب الصلاة فی مواضع الخسف، ط: المكتبة الرشيدية)

لايجوز مايفعله الجهال بقبور الأولياء والشهداء فی السجود والطواف حولها واتخاذ السرج والمساجد عليها ومن الاجتماع بعد الحول كالأعياد ويسمونه عرساً. (تفسير مظهری: ۲/ ۶۵، سورة العمران، آيت: ۶۴، ط: المكتبة الرشيديه)

عضو الگ ہو جائے

اگر زندہ آدمی کا کوئی عضو اس کے بدن سے کٹ کر یا ٹوٹ کر الگ ہو جائے، یا آپریشن کے ذریعہ الگ کر دیا جائے تو اس کا غسل، کفن اور جنازہ کی نماز نہیں ہے، یوں ہی کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔(۱)

عضو خشک رہ گیا

اگر مردہ کو غسل دیتے وقت کوئی عضو خشک رہ گیا تھا اور کفن پہنانے کے بعد یاد آیا تو کفن کھول کر صرف اس عضو کو دھو دینا کافی ہے، پورے غسل کو لوٹانے کی ضرورت نہیں، باقی اگر کوئی انگلی یا اس کے برابر کوئی حصہ خشک رہ جائے تو کفن پہنانے کے بعد یاد آنے پر کفن کھول کر دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) إذاوجد طرف من أطراف الانسان كيدأورجل أنه لايغسل.....أويكون صاحب الطرف حيا فيصلى على بعضه وهو حي،وذالک فاسد.(بدائع الصنائع: ۱/۳۱۱،کتاب الصلاة،باب الجنائز، فصل: فی صلاة الجنازة،ط:سعيد)

(تاتارخانيه: ۲/۱۳۶،کتاب الصلاة،الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز،القسم الرابع..... نوع آخر :من هذا الفصل فی االمتفرقات،ط:قديمی)

وإذاوجد اكثر البدن اونصفه مع الراس غسل وصلى عليه والا لا.
قوله: اونصفه مع الرأس)قيد به،لانه لو وجد النصف بدون الراس لايغسل،ولايصلى عليه بل يدفن، وهذا مستفاد من قوله:والالا،والبدن اسم لماعداالاطراف.(حاشية الطحطاوی مع المراقی:ص:۵۷۵،کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز،ط:قديمی)

(۲) ولو كفنوه وبقي منه عضو لم يغسل فانه يغسل ذالک العضو ولو بقی نحو الاصبع لايغسل. (الشامية: ۲/۲۰۱،کتاب الصلاةباب صلاة الجنازة،مطلب فی حديث"کل سبب ونسب منقطع الاسببی ونسبی"ط:سعيد)

ولو بقی منه عضو فذكروه بعد الصلاة،والتكفين يغسل ذالک العضو ويعاد فان بقی إصبع ونحوها بعد التكفين لايغسل.(البحرالرائق: ۲/۱۷۳،کتاب الجنائز،ط:سعيد)

(طحطاوی علی الدر: ۱/۳۶۶،کتاب الصلاة ،باب صلاة الجنازة،ط:المکتبة العربية)

عطر کی پھریری کان میں رکھنا

بعض لوگ میت کے کان میں عطر کی پھریری (روئی کا پھویا) رکھ دیتے ہیں، یہ جہالت ہے، شریعت سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا ایسا کام نہیں کرنا چاہیے۔(۱)

علاج سے مایوس ہو کر خلافِ شرع کام کرنا

بعض لوگ خطرناک امراض میں دوا اور دعا کے نتائج سے مایوس ہو کر شریعت کے خلاف، حرام اور ممنوع چیزوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً: غیر اللہ کے نام نذر ومنت، جنتر منتر اور سحر و جادو وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ شرکیہ اور کفریہ الفاظ یا کام سے علاج کرنا چاہتے ہیں۔ اس قسم کی تدابیر ناجائز اور حرام ہیں، اور مفید بھی نہیں ہیں۔

اس لیے اللہ ورسول اور آخرت پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ فانی، ناپائیدار زندگی کے لیے اس قسم کے اعمال اور تدابیر سے دین وایمان کو تباہ وبرباد نہ کریں بلکہ اس کی جگہ انجام اچھا ہونے کی دعا کریں۔(۱)

---

(۱) وبهذا يعلم جهل من يجعل الزعفران في الكفن عند رأس الميت في زماننا. (البحر الرائق: ۲/ ۱۷۳، كتاب الجنائز، ط: رشيديه)

▭ وجعلها في الكفن جهل. (الدر المختار: ۲/ ۱۹۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

▭ حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۵۷۰، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي)

▭ رابعها: ان تطيب رأس الميت ولحيته بعد تمام الغسل بطيب، بشرط ان لايكون الطيب زعفران، وان يوضع الطيب على الاعضاء التي يسجد عليها، وهي الجبهة والانف واليدان والركبتان والقدمان، وكذلك يوضع الطيب علي عينيه واذنيه وتحت ابطيه. والافضل ان يكون الطيب كافوراً. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة، (۱/ ۵۰۷) تطييب رأس الميت ولحيته، ط: داراحياء التراث العربي بيروت)

(۱) عن جابر بن عبد الله قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النشرة فقال هو من عمل الشيطان. (ابوداؤد، ۲/ ۵۴۰، كتاب الطب، باب في النشرة، ط: مير محمد)

قوله: (النشرة) قال السندي: في فتح الودود: هو بضم النون وسكون الشين المعجمة، نوع من الرقية =

علاج کرنا

جب کوئی مسلمان بیمار ہو تو اس کو اور اس کے رشتہ داروں کو چاہیے کہ وہ اس کے مرض کا علاج کرائیں، اور کسی ماہر تجربہ کار حکیم یا ڈاکٹر سے رجوع کریں، حدیث شریف میں ہے:

" تداووا عباداللہ، فإن اللہ تعالیٰ ماخلق داءً ا إلّا وقد خلق له دواءً، الاالسام والهرم." (مشكاة، ص: ۳۸۸ – ابوداؤد، ۵۳۹/۲)

ترجمہ: اللہ کے بندو! علاج کرو، بیشک اللہ تعالیٰ نے جتنی بیماریاں پیدا کی ہیں ان کی دوا بھی پیدا کی ہے مگر موت اور بڑھاپا۔

جیسا کہ مشہور ہے:

" لكلّ غمّ فرح، ولكلّ داءٍ دواءٌ. "(۱)

ترجمہ: ہر غم کے لیے خوشی ہے اور ہر بیماری کی دوا ہے۔

= يعالج بها ولعله كان مشتملا على اسماء الشياطين أو كان بمعان غير معلوم فلذا جاء أنه سحر سمى نشرة لانتشار الداء وانكشاف البلاء. (حاشية ابو داؤد، حاشيه نمبر: ۹، كتاب الطب، باب النشرة، ط: مير محمد)

المراد بها الرقى التى هى من كلام الكفار والرقى المجهولة والتى بغير العربية ومالايعرف معناها فهذه مذمومة لاحتمال ان معناها كفراوقريب منه أو مكروهة، أماالرقى بآيات القرآن وبالأذكار المعروفة فلانهى فيه بل هو سنة. (شرح النووى على الصحيح للمسلم: ۲۱۹/۲، كتاب السلام، باب الطب والرقىٰ، ط: قديمى)

فاماالرقى المنهى عنه هو ماكان منها بغير لسان العرب فلا يدرى ماهو ولعله قد يدخله سحرا أو كفراً، فاما إذا كان مفهوم المعنىٰ وكان فيه ذكر الله تعالىٰ فانه مستحب متبرك به والله اعلم. (معالم السنن: ۲۰۹/۴، كتاب الطب، باب تعليق التمائم، ط: دارالكتب العلمية)

وإنما تكره العوذة إذا كانت بغير لسان العرب، ولايدرى ماهو ولعله يدخله سحر أو كفر أو غير ذالك، وأماماكان من القرآن أو شئ من الدعوات فلابأس به. (الشامية: ۳۶۳/۶، كتاب الحظر والاباحة، قبيل فصل فى النظر والمس، ط: سعيد)

(۱) عن ابن عباس .... كنت رديف النبى صلى الله عليه وسلم فقال ياغلام أو ياغليم =

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بیماریاں پیدا کی ہیں ان کی شفا کے لیے ایسی دوائیں بھی بنائی ہیں، بیماریوں کے علاج کے لیے بہتر ہے کہ اعتدال کا لحاظ رکھیں، ماہر، تجربہ کار، ہمدرد، اللہ سے ڈرنے والے، با اخلاق ڈاکٹر یا حکیم سے رجوع کریں۔ اور علاج کو جلد جلد نہ بدلیں، بلکہ دوائیوں کے معقول اثر ہونے تک صبر وتحمل کے ساتھ ایک ڈاکٹر کی تدبیر اور نسخہ پر اکتفا کریں۔(۱)

علاج کے ساتھ ساتھ توبہ استغفار بھی کرے

بیماری کے علاج کے ساتھ ساتھ مریض اور اس کے رشتہ دار اور دوست احباب اپنے گناہوں سے توبہ بھی کریں، اور کثرت سے استغفار بھی کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ واستغفروا الله إن الله غفورٌ رَّحيم﴾ [المزمل: ۲۰]

ترجمہ: اللہ سے معافی مانگو، بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

= الا اعلمک کلمات ینفعک الله بهن، فقلت بلیٰ، فقال........ واعلم ان فی الصبر علی ماتکره خیرا کثیرا، وان النصر مع الصبر، وان الفرج مع الكرب، وان مع العسر یسراً (مسند احمد(۵/ ۱۹)، رقم الحديث: ۲۸۰۳، ط: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثانية، ۱۴۲۰)

(۱) عن جابر رضي الله عنه قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابى بن كعب طبيبا، فقطع منه عرقاً، ثم كواه عليه.

قوله: "طبيبا" قال القرطبي: يدل على أنه لايلى عمل الشئ إلا من يعرفه. (تكمله فتح الملهم: ۴/ ۳۳۹، كتاب الطب، باب لكل داء دواء واستحباب التداوى، ط: مكتبه دار العلوم)

📂 ذكر مالك في موطئه "عن زيد بن أسلم أن رجلا في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم اصابه جُرْحٌ، فاحتقن الجرح الدم، وأن الرجل دعا رجلين من بني أنمار فنظرا اليه فزعما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهما: أيكما أطب؟ فقال: أوفي الطب خير يارسول الله؟ فقال: انزل الدواء الذى انزل الداء.

ففي هذا الحديث انه ينبغي الاستعانة في كل علم وصناعة باحذق من فيها فالاحذُق، فانه الى الاصابة اقرب (زاد المعاد في هدية خير العباد، ۴/ ۱۳۲، فصل في هدى صلى الله عليه وسلم في الارشاد الى المعالجة احذق الطبيبين، ط: مؤسسة الرسالة)

اورحدیث شریف میں ہے:

"توبوا إلى الله قبل أن تموتوا." (۱)

ترجمہ: موت سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو۔

گناہوں کی کثرت، حرام اور ممنوع چیزوں کا ارتکاب، اور اللہ اور بندوں کی حق تلفی کی وجہ سے بھی انسان بیمار ہو جاتا ہے، اس لیے بیماری میں بھی گناہوں سے توبہ استغفار ضروری ہے، حدیث شریف میں ہے:

"لكلّ داءٍ دواءٌ، ودواء الذنوب الإستغفار." (۲)

ترجمہ: ہر بیماری کے لیے دوا ہے، اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔

---

(۱) عن جابر بن عبدالله قال: خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "أيها الناس توبوا الى الله قبل أن تموتوا..... (سنن ابن ماجه: ص؛۷۵، ابواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب في فرض الجمعة، ط: قديمى)

(كنز العمال: ۷/ ۷۲۱، كتاب الصلاة، الباب الخامس في صلاة الجمعة، الفصل الثاني في وجوب الجمعة واحكامها، رقم الحديث: ۲۱۰۹۲، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

(السنن الكبرىٰ: ۳/ ۱۷۱، كتاب الجمعة، رقم الحديث: ۵۳۵۹، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

(۲) وروى عن علي مرفوعا: لكل داء دواء، دواء الذنوب الاستغفار. (مرقاة المفاتيح: ۸/ ۳۴۵، كتاب الطب والرقىٰ، الفصل الأول: تحت حديث رقم؛ ۴۵۱۵، ط: رشيديه)

(فيض القدير: ۷/ ۵۹، حرف اللام، ط: دار الحديث، قاهره)

عن الأسود عن عبدالله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حصنوا اموالكم بالزكاة، وداووا مرضاكم بالصدقة، واعدوا للبلاء الدعاء. (المعجم الكبير للطبراني (۱۰/ ۱۲۸) رقم الحديث: ۱۰۱۹۶، ط: مكتبة العلوم والحكم، الموصل الطبعة الثانية. ۱۴۰۴ھ)

عن الاسود بن يزيد عن عبدالله، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: داووا امرضاكم بالصدقة، وحصنوا اموالكم بالزكاة. (السنن الكبرىٰ (۳/ ۳۸۲) كتاب الجنائز، باب وضع اليد على المريض، رقم الحديث: ۶۸۳۲، ط: مجلس دائره المعارف، هند، الطبعة الاولىٰ ۱۳۴۴ھ)

دواء الذنوب ان تستغفرا لله عزوجل. (المستدرك للحاكم: ۵/ ۳۴۳، كتاب التوبة والإنابة، رقم الحديث: ۷۶۰۷، ط: دار المعرفة)

(كنز العمال: ۱/ ۴۷۹، كتاب الايمان والاسلام، الباب الخامس في الاستغفار والتوبة، الفصل الاول، في الاستغفار، رقم الحديث: ۲۰۸۹، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

علاج کے ساتھ ساتھ صدقہ خیرات بھی کرے

علاج کے دوران دوائیوں کے ساتھ ساتھ صدقہ خیرات بھی کرنا چاہیے، تاکہ غرباء، فقراء اور مساکین کی دعائیں بھی حاصل ہوں، حدیث شریف میں ہے:

"داووا مرضاکم بالصدقة."(۱)

ترجمہ: اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو۔

مشہور ہے:

"لاترد البلاء الا الصدقة."(۲)

ترجمہ: صدقہ ہی مصیبت کو ٹالتا ہے۔

---

(۱) داووا مرضاکم بالصدقة فانها تدفع عنکم الأمراض والأعراض.(فیض القدیر: ۴/۵۷۹، حرف الدال، رقم الحدیث: ۴۱۶۵، ط: دار الحدیث، قاهره)

(کنز العمال: ۱۰/ ۲۳، الکتاب الثالث فی حرف الطاء، کتاب الطب والرقی والطاعون، الباب الاول فی الطب، الفصل الاول فی الترغیب، رقم الحدیث: ۲۸۱۸۱، ط: اداره تالیفات اشرفیه).

(السنن الکبری للبیهقی: ۳/ ۳۸۲، کتاب الجنائز، باب وضع الیدین علی المریض، رقم الحدیث: ۶۸۳۲، ط: اداره تالیفات اشرفیه)

عن الأسود عن عبدالله قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: حصنوا اموالکم بالزکاة، وداووا مرضاکم بالصدقة، واعدوا للبلاء الدعاء.(المعجم الکبیر للطبرانی(۱۰/ ۱۲۸) رقم الحدیث: ۱۰۱۹۶، ط: مکتبة العلوم والحکم، الموصل الطبعة الثانیة. ۱۴۰۴ھ)

عن الاسود بن یزید عن عبدالله، قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: داووا مرضاکم بالصدقه، وحصنوا اموالکم بالزکاة.(السنن الکبری(۳/ ۳۸۲) کتاب الجنائز، باب وضع الید علی المریض، رقم الحدیث: ۶۸۳۲، ط: مجلس دائرة المعارف، هند، الطبعة الاولی ۱۳۴۴ھ)

(۲) لایرد القضاء الا الصدقة.(مرقاة المفاتیح: ۴/ ۳۵۲، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة، الفصل الثانی، تحت حدیث رقم: ۱۹۰۹، ط: رشیدیه)

(التعلیق الصبیح: ۲/ ۴۵۳، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة، الفصل الثانی، ط: مکتبه رشیدیه)

۱۵/ ۶۲۰۸، حدثنا ابونعیم، حدثنا سفیان.... قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن النذر وقال: "إنه لایرد شیئا وانما یستخرج به من البخیل".=

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں آخرت کے سامان کا خیال رکھے، اس لیے اگر انسان مال دار ہے تو غریب رشتہ دار، ہمسایہ اور کمزور لوگوں کی مدد کرے اور نیک کاموں میں روپیہ خرچ کرے، وارثوں کے حقوق کا خیال رکھے، مساجد اور مدارس میں تعاون کرے اور اپنی حیثیت کے مطابق دینی اعتبار سے اچھے اچھے کاموں میں حصہ لے۔

مواعظ میں ہے:

"خير المال ماأنفق في سبيل الله." (۱)

ترجمہ: بہترین مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

= قوله: (انه)اى (ان النذر لايرد شيئا)قيل: النذر التزام قربة فلم يكن منهيا،واجيب بأن القربة غير منهية لكن التزامها منهى،إذربما لايقدر على الوفاء وقيل الصدقة تردالبلاء،وهذا التزام الصدقة الخ. (عمدة القارى شرح صحيح البخارى،(۲۳/۲۳۷، كتاب القدر،باب القاء النذر العبد الى القدر، ط: مكتبه رشيديه)

🗀 وعن على رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:بادروا بالصدقة ،فان البلاء لايتخطاها، رواه رزين.(مرقات(۴/۳۹۰)كتاب الزكاة باب الانفاق و كراهيه الامساک، الفصل الثالث، ط:رشيديه)

🗀 عن على ابن أبى طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:باكروا بالصدقة ،فإن البلاء لايتخطاها. (المعجم الاوسط للطبرانى،۶/۹،رقم الحديث:۵۶۴۳،ط:دارالحرمين القاهرة، مصر، ۱۴۱۵)

🗀 الصدقة تمنع سبعين نوعا من انواع البلاء،اهونها:الجذام والبرص.(كنز العمال:۶/۳۴۶، الفصل الاول فى الترغيب فيها،الباب الثانى فى السخاء والصدقة، كتاب الزكاة،رقم الحديث: ۱۵۹۸۲، ط: مؤسسة الرسالة،الطبعة الخامسة، ۱۴۰۱)

(۱) خير المال ماانفق فى سبيل الله وماوقى به المؤمن عرضه.(مفتاح الافكار للتاهب لدار القرار...... لابى محمد عبدالعزيز بن محمد بن عبدالرحمٰن،المتوفى(۱۴۲۲ھ) (۳/۲۳)، فصل...... موعظة(۲۹۱)

🗀 خيرالمال ماانفق فى سبيل الطاعه وشره ماانفق فى سبيل اللهو والهذيان.(يوميات شامية لمحمد بن عيسىٰ بن محمود بن كنان،المتوفى:۱۱۵۳ھ)(۱/۱۳۴).من كلام الامام على حرف الخاء.

علم پڑھنے اور پڑھانے والے کی قبر روشن

''قبر روشن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۹۸/۲)

عقلمند مؤمن

''مؤمن عقلمند'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۲۴/۲)

علی رضی اللہ عنہ کا قاتل

''عبدالرحمٰن بن ملجم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۸۶/۱)

علی رضی اللہ عنہ نے قبر والوں سے کہا

حاکم نے ''تاریخ نیشاپور'' میں اور ابن عساکر نے ''تاریخ دمشق'' میں سعید بن میتب سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے قبرستان میں گئے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پکار کر کہا: اے قبر والو! تم پہ سلام اور اللہ کی رحمت نازل ہو، تم اپنا حال ہم سے کہو گے یا ہمارا حال سننا چاہتے ہو؟ ایک قبر سے آواز آئی: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اے امیر المؤمنین آپ فرمائیے کہ ہمارے بعد کیا ہوا؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: تمہاری بیویاں دوسروں کے نکاح میں آئیں اور تمہارا مال ورثاء میں تقسیم کردیا گیا، اور تمہاری اولاد یتیم خانوں میں بھیج دی گئی اور تمہارے مکانات پر تمہارے دشمنوں نے قبضہ کیا، یہ ہمارے یہاں کا حال ہے، اب تم اپنا حال بیان کرو، ایک مردہ نے جواب دیا: (ہمارے) کفن پھٹ گئے ہیں، سر کے بال گر گئے ہیں، بدن کے چمڑے ریزہ ریزہ ہوگئے ہیں، آنکھیں بہ گئی ہیں، بدن سے پیپ اور زرد پانی جاری ہوگیا ہے اور جو دنیا میں ہم نے کیا تھا آج اس کا بدلہ پاتے ہیں اور جو نہیں کیا اس پر افسوس کرتے ہیں، اور ہم اپنے

اعمال میں بند ہیں۔(۱)

عمامہ باندھنا

میت خواہ عالم ہو یا عام آدمی ہو، بہرحال میت کے سر پر عمامہ باندھنا مکروہ اور بدعت ہے۔(۲)

عمر (رضی اللہ عنہ) تمہارا کیا حال ہوگا؟

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! تمہارا کیا حال ہوگا جب تم چار ہاتھ گہری قبر میں جاؤ گے، اور منکر ونکیر کو دیکھو گے، انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! منکر ونکیر کون ہیں؟ آپ نے فرمایا:

(۱) وأخرج الحاكم في تاريخ نيسابور والبيهقي وابن عساكر في تاريخ دمشق بسند فيه من يجهل، عن سعيد بن المسيب، قال: دخلنا مقابر المدينة مع علي بن أبي طالب۔ كرم الله وجهه۔ فنادى: يا أهل القبور السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، تخبرونا بأخباركم، ام تريدون ان تخبركم؟ قال: فسمعنا صوتا من داخل القبر يقول: وعليك السلام ورحمة الله وبركاته، يا امير المؤمنين خبرنا عما كان بعدنا فقال علي: أما أزواجكم فقد تزوجن، وأما أموالكم فقد اقتسمت، والأولاد فقد حشروا في زمرة اليتامى، والبناء الّذي شيدتم فقد سكنه أعداؤكم، فهذه أخبار ماعندنا، فما أخبار ماعندكم؟ فأجابه ميت: قد تخرقت الاكفان، وانتشرت الشعور، وتقطعت الجلود، وسالت الأحداق على الخدود وسالت المناخر بالقيح والصديد، وما قدمناه وجدناه وماخلفناه خسرناه ونحن مرتهنون بالأعمال. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۲۶۲) باب زيارة القبور و علم الموتى بزوارهم ورؤيتهم لهم، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) وتكره العمامة للميت في الأصح.

قوله: في الاصح)........ والأصح أنه تكره العمامة لكل حال. (الدر مع الرد: ۲/۲۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في الكفن، ط: سعيد)

(البحر الرائق: ۲/۱۷۵، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

(مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۷۸،۵۷۷)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي)

قبر میں امتحان لینے والے فرشتے ہیں، زمین کو اپنے دانت سے چیرتے پھاڑتے ہوئے آئیں گے ان کی آواز بجلی کی کڑک کے مثل ہوگی، اور ان کی آنکھیں بجلی کی مانند ہوں گی، یہ دونوں تم کو قبر میں بٹھائیں گے، اور تم کو ڈرائیں گے، ان کے پاس لوہے کا بڑا بھاری گرز ہوگا، تمہارا امتحان لیں گے، اگر جواب نہیں دو گے تو تم کو ایسا ماریں گے کہ تم راکھ ہو جاؤ گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میں اس وقت ہوش وحواس میں رہوں گا یا نہیں؟ یعنی دین وایمان کی مضبوطی اور عقل وسمجھ جیسے ابھی ہے ویسے ہی باقی رہے گی، آپ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا: تو کچھ پرواہ نہیں، میں ان کو کافی ہوں۔(۱)

عمر زیادہ ہونا بہتر ہے

ام الفضل سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام ان کو دیکھنے گئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے چچا! موت کی تمنا نہ کرو، اگر تم نیک ہو، اور تمہاری عمر زیادہ ہو اور نیک عمل کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے، اور اگر تم برے ہو اور عمر

(۱) حديث عمر - رضى الله تعالىٰ عنه - واخرج ابوداود فى البعث والحاكم فى التاريخ، و البيهقى فى عذاب القبر، عن عمر بن الخطاب - رضى الله عنه - قال: قال لى رسول الله ﷺ: كيف انت إذا كنت فى أربعة أذرع فى ذراعين، ورأيت منكرًا ونكيرًا؟ قلت: يارسول الله! وما منكر ونكير؟ قال: فتانا القبر، يحتان الأرض بأنيابهما، ويطآن فى أشعارهما، أصواتهما كالرعد القاصف، وأبصارهما كالبرق الخاطف، معهما مرزبة، لو اجتمع عليها أهل منى لم يطيقوا رفعها، هى أيسر عليهما من عصاى هذا، فامتحناك، فإن تعاييت أو تلويت ضرباك بها ضربة تصير بها رمادًا، قلت يا رسول الله! وأنا على حالى هذه؟ قال: نعم، قال: إذًا أكفيكهما. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۱۶۳، ۱۶۴) باب فتنة القبر وسؤال الملكين، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

زیادہ ہو اور اپنے گناہ سے توبہ کرو تو یہ تمہارے واسطے بہتر ہے، لہٰذا موت کی تمنا نہ کرے۔(۱)

عمرہ کی حالت میں مرنے والے کا کفن

’’حج میں مرنے والے کا کفن‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۶/۱)

عورت جنازہ کی نماز پڑھا سکتی ہے یا نہیں؟

عورت کسی بھی نماز میں مردوں کی امام نہیں بن سکتی، جنازہ کی نماز میں بھی عورت مردوں کی امام نہیں بن سکتی۔ البتہ فرق یہ ہے کہ اگر عورت نے مردوں کی امام بن کر جنازہ کی نماز پڑھائی ہے تو اس کی امامت صحیح نہیں اور اس کے پیچھے مردوں کی نماز بھی صحیح نہیں ہوئی لیکن اس عورت کی نماز صحیح ہو گئی، اس لیے جنازہ کی نماز پڑھنے کی فرضیت ساقط ہو جائے گی، کیونکہ جنازہ کی نماز اگر صرف ایک عورت بھی پڑھ لے تو فرض کفایہ ادا ہو جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) واخرج احمد وابو یعلی والطـ ـی ز ـ ـم عن ام الفضل أنّ رسول الله ﷺ دخل علیهم، وعمه العباس یشتکی فتمنی الموت، فقال له: لا تتمن الموت، فإنک ان کنت محسنا، فان تؤخّر وتزداد إحسانا إلی إحسانک خیر لک وإن مسیئًا فان تؤخّر وتستعتب من إساء تک خیر لک فلا تتمنین الموت. (شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور: (ص:۱۵) باب النهی عن تمنی الموت والدعاء به لضرّ ینزل به فی المال والجسد، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

(۲) فلو أم بلاطهارة والقوم بها اعیدت وبعکسه لا، کما لو امت امرأة اوامة لسقوط فرضها بواحد.
قوله: کما لو امت امراة) ای امت رجلا فإن صلاتها تصح وإن لم تصح الاقتداء بها.
قوله: لسقوط فرضها بواحد) ای بشخص واحد رجلا کان أو امراة، فهو تعلیل لمسألة العکس ومسألة المرأة. (الدر مع الرد: ۲۰۸/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی صلاة الجنازة، ط: سعید)

☐ ولو امت امراة فی صلاة الجنازة، رجالاً لاتعاد لسقوط الفرض بصلاتها. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۰۴)، کتاب الصلاة، باب الامامة، فصل: فی بیان الأحق بالإمامة، ط: قدیمی)

☐ البحر الرائق: ۱۸۰/۲، کتاب الجنائز، ط: سعید)

عورت کا جنازہ اٹھانا

☆.....عورت کا جنازہ مردوں کے لیے اٹھانا درست اور ثواب ہے۔

☆..... اسی طرح نامحرم عورت کے جنازہ کو غیر محرم کا اٹھانا درست اور ثواب ہے۔(۱)

عورت کا جنازہ اوپر سے ڈھکا ہوا ہونا چاہیے

عورت کا جنازہ یعنی پلنگ اوپر سے ڈھکا ہوا ہونا چاہیے، اسی طرح اس کی قبر کو بھی دفن کے وقت ڈھکا رکھا جائے۔ یہاں تک کہ لحد میں اتار کر فارغ ہو جائے، کیونکہ عورت کا چوٹی سے پاؤں تک کا پورا جسم پردہ کی چیز ہے، خاص طور پر اگر دفن کے وقت کچھ نہ کچھ حصہ کھل جانے کا یقین ہو، تو پردہ لگانا واجب ہوگا۔(۲)

---

(۱) واعلم ان اصل الحمل ،والدفن فرض كفاية.....وحمل الجنازة عبادة فينبغي لكل احد ان يبادر إليها.(حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص،٦٠٣) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، فصل: فى حملها ودفنها،ط:قديمى)

(الجوهرة النيرة: ١/٢٦٧،٢٦٨،كتاب الصلاة،باب الجنائز،مطلب: فى حمل الجنازة، ط: قديمى)

(تاتارخانيه: ٢/١١٥، كتاب الصلاة،الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز،نوع آخر:من هذا الفصل فى حمل الجنازة،ط:قديمى)

(۲)ويسجى قبر المرأة بثوب لماروى أن فاطمة سجى قبرها بثوب ونعش على جنازتها لأن مبنى حالها على الستر فلولم يسج ربما انكشف عورة المرأة فيقع بصر الرجال عليها.(بدائع الصنائع: ١/٣١٩، ٣٢٠، كتاب الصلاة،باب الجنائز،وأماسنة الدفن،ط:سعيد)

ويسجى قبرها)اى بثوب ونحوه استحباباً حال إدخالها القبرَ حتى يسوى اللبن على اللحد، كذا فى شرح المنية والامداد.ونقل الخير الرملى أن الزيلعى صرح فى كتاب الخنثى:أنه على سبيل الوجوب.(الدر مع الرد: ٢/٢٣٦،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب فى دفن الميت، ط: سعيد)

(و)...(يسجى)أى يستر(قبرها)اى المرأة سترالها إلى أن يسوى عليها اللحد (لا) يسجى (قبره) لأن عليا رضى الله عنه مربقوم قد دفنوا ميتا،وبسطوا على قبره ثوباً فجذبه وقال: إنما يصنع هذابالنساء.(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص:٦١٠) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل فى حملها ودفنها،ط:قديمى)=

عورت کا کفن

☆.....عورت کے کفن کے لیے مسنون کپڑے پانچ ہیں:

۱-ازار: سر سے پاؤں تک، (مرد کی طرح) تقریباً اڑھائی میٹر۔

۲-لفافہ: (چادر) ازار سے لمبائی میں چار گرہ زیادہ، تقریباً پونے تین میٹر۔

۳-کرتہ: (قمیص، یا کفنی بھی کہتے ہیں) آستین اور کلی کے بغیر، گردن سے پاؤں تک، تقریباً اڑھائی یا پونے تین میٹر۔

۴-سینہ بند: بغل سے رانوں تک ہو تو زیادہ اچھا ہے، ورنہ ناف تک بھی درست ہے اور چوڑائی میں اتنا ہو کہ لپیٹ کر بندھ جائے، تقریباً دو میٹر۔

۵-سر بند: اسے اوڑھنی یا خمار بھی کہتے ہیں، تین ہاتھ لمبا تقریباً ڈیڑھ میٹر یا دو میٹر۔

خلاصہ یہ کہ عورت کے کفن میں تین کپڑے تو بعینہ وہ ہیں جو مرد کے لیے ہوتے ہیں۔ البتہ دو کپڑے زائد ہیں۔ یعنی سینہ بند اور سر بند (اوڑھنی)۔

تقریباً کل کپڑے بارہ میٹر بنتے ہیں۔(۱)

= ویغطی نعش المراۃ ندبا، کمایغطی قبرھاعند الدفن إلی ان یفرغ من لحدھاإذالمراۃ عورۃ من قدمیھا إلی قرنھا: فربما یبدو شئ منھا، وإذاتاکد ظھورشئ منھا وجبت التغطیۃ .(کتاب الفقۃ علی المذاھب الاربعۃ: ۱/۱۳ۃ حکم حمل المیت وکیفیتہ، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

(۱) ویسن فی الکفن لہ إزار وقمیص ولفافۃ......(ولھادرع)أی قمیص (وإزار وخمار ولفافۃ وخرقۃ تربط بھا ثدیاھا وبطنھا.

قولہ ولھا)أی ویسن فی الکفن للمرأۃ قولہ: وخمار)بکسر الخاء ماتغطی بہ المرأۃ رأسھا. قال الشیخ اسمعیل: و مقدارہ حالۃ الموت ثلاثۃ أذرع بذراع الکرباس یرسل علی وجھھا، قولہ: وخرقۃ، والأولی ان تکون من الثدیین إلی الفخذین نھر. (الدر مع الرد: ۲/۲۰۲، ۲۰۳، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی الکفن، ط: سعید)

(وتزاد المرأۃ)علی ماذکرنا للرجل(فی) کفنھا علی جھۃ(السنۃ خمارالوجھھا)ورأسھا (وخرقۃ) عرضھا مابین الثدیین إلی السرۃ وقیل إلی الرکبۃ کی لاینتشر الکفن بالفخذ وقت المشی بھا. (لتربط ثدییھا)فسنۃ کفنھا درع وإزار وخمار وخرقۃ ولفافۃ.(مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی: (ص: ۵۷۸) کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

(البحر الرائق: ۲/۱۷۶، کتاب الجنائز، ط: سعید)

☆......عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا مسنون ہے، لیکن اگر عورت کو تین کپڑوں (ازار، لفافہ، سر بند) میں کفنادیا تو بھی درست ہے، اور اتنا کفن بھی کافی ہے، اس سے کم کفن دینا مکروہ اور برا ہے، ہاں اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو کم بھی درست ہے۔(۱)

عورت کا ولی

عورت کا ولی اس کا باپ اور اس کا بھائی وغیرہ عصبات ہیں، شوہر ولی نہیں ہے۔(۲)

(۱) وأما المرأة فأكثر ماتكفن فيه خمسة أثواب......وأدنى ماتكفن فيه المرأة ثلاثة أثواب: إزار ورداء وخمار) لأن معنى الستر في حالة الحياة يحصل بثلاثة أثواب ،حتى يجوز لها أن تصلى فيها وتخرج فكذا بعد الموت،ويكره أن تكفن المرأة في ثوبين. (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۰۷، كتاب الصلاة، باب الجنائز ،فصل: وأما كيفية وجوبه،ط:سعيد)

(وكفاية له إزار ولفافة) في الأصح (ولها ثوبان وخمار) ويكره أقل من ذالك (وكفن الضرورة لهما مايوجد وأقله مايعم البدن.

قوله: وأقله مايعم البدن).....لكن لايخفى أن كفن الضرورة مالايصار إليه إلا عند العجز فلايناسب تقييده بشئ ولذا عبر المصنف بمايوجد. (الدر مع الرد: ۲/ ۲۰۳، ۲۰۴، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في الكفن، ط:سعيد)

وكفن المرأة......كفاية إزار ولفافة وخمار........ويكره الاقتصار على ثوبين لها....الا للضرورة. (عالمگیری، ۱/ ۱۶۰، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيديه)

(۲) ثم الولي بترتيب عصوبة الا نكاح إلاالأب فيقدم على الابن اتفاقا.....فإن لم يكن له ولى فالزوج (الدر المختار، ۲/ ۲۲۰، ۲۲۱، كتاب الصلاة، باب صلاه الجنازة، مطلب: تعظيم أولى الامر واجب، ط: رشيديه)

ثم الترتيب في الاولياء كترتيب العصبات في الانكاح لكن إذا اجتمع أبو الميت وابنه كان الاب أولى بالاتفاق على الاصح...... وسائر القربات اولى من الزوج. (البحر الرائق: ۲/ ۱۸۰، ۱۸۱، كتاب الجنائز ،فصل: السطان أحق بصلاته ،ط:سعيد)

مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوى، (ص: ۵۸۹، ۵۹۰) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: قديمى)

عورت کو صفائی کے لیے مقرر کرنا

’’قبرستان کی صفائی کے لیے عورت کو مقرر کرنا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں!

عورت کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں ہے

☆……کوئی عورت ایسی جگہ مر جائے جہاں پر کوئی دوسری عورت غسل دینے کے لیے موجود نہ ہو، تو اگر محرم مرد نہ ہو، تو غیر محرم مرد اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر اس کو تیمم کرا دے۔

☆……اگر کوئی عورت ایسی جگہ وفات پائے جہاں پر کوئی اور دوسری عورت نہیں ہے جو غسل دے سکے اور اس کا محرم (جس سے نکاح حرام ہے) کوئی مرد موجود ہو تو وہ میت کا کہنیوں تک تیمّم کرائے۔ اگر محرم نہ ہو تو غیر محرم اجنبی مرد اپنے ہاتھوں پر کچھ کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اسی طرح تیمّم کرا دے۔ لیکن میت کی کہنیوں پر نظر ڈالنے سے آنکھیں بند رکھے، شوہر کے لیے بھی اجنبی کی مانند حکم ہے لیکن کہنیوں کے دیکھنے سے آنکھوں کے بند کرنے کا وہ مکلّف نہیں ہوگا۔ یاد رہے کہ اس حکم میں جوان اور عمر رسیدہ دونوں شامل ہیں۔(۱)

(۱) (بخلافه)أى الرجل فإنه لايغسل زوجته لانقطاع النكاح واذا لم توجد امرأة لتغسلها يممها (اى زوجها)وليس عليه غض بصره عن ذراعيها بخلاف الأجنبى....(ولو ماتت المرأة مع الرجال) المحارم وغيرهم(يمموها....بخرقة)تلف على يد الميمم الأجنبى حتى لايمس الجسد، ويغض بصره عن ذراعى المرأة،ولوعجوزا(وإن وجد ذورحم محرم يمم)الميت ذكرا كان اوانثى (بلاخرقة)لجواز مس أعضاء التيمم للمحرم،بلاشهوة كالنظر اليهامنها له.(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص:۵۷۲، ۵۷۳)، كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،ط:قديمى)

☜ وإذاكان للمرأة محرم ييممها باليد. وأماالاجنبى فبخرقة على يده ويغض بصره عن ذراعيها وكذا الرجل فى امرأته الافى غض البصر ولافرق بين الشابة والعجوز.(عالمگیری:۱/۱۶۰، كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الفصل الثانى فى الغسل،ط:رشيديه)

☜ ماتت بين رجال أوهو بين نساء يممه المحرم فإن لم يكن فالأجنبى بخرقة.=

عورت کو کفنانے کا طریقہ

☆...... جب میت کو غسل دے دیا تو چارپائی بچھا کر تین دفعہ یا پانچ دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دے دے۔

☆...... پھر چارپائی پر پہلے لفافہ (چادر) بچھا کر اس پر سینہ بند اور اس پر ازار بچھا دے، پھر قمیص کا نچلا حصہ بچھائے اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دے۔

☆...... پھر میت کو غسل کے تختے سے آہستگی سے اٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دے۔ اور دونوں ہاتھ پیٹ پر نہ رکھے، بلکہ دونوں ہاتھ سیدھے کر کے قمیص اور رانوں کے برابر کر دیئے جائیں اور قمیص کا جو آدھا حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا، اس کو سر کی طرف الٹ دے کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آ جائے اور پیروں کی طرف بڑھا دے، جب اس طرح قمیص پہنا دی تو جو ''تہ بند'' غسل کے بعد عورت میت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دے۔

☆...... پھر اس کے سر پر عطر وغیرہ خوشبو لگا دے۔ عورت کو زعفران بھی لگا سکتے ہیں۔

☆...... پھر پیشانی، ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دے۔

= قولہ:یممہ المحرم..الخ)أی یمم المیت الاعم من الذکر والانثی.....وأفاد أن المحرم لایحتاج إلی خرقة لأنہ یجوز لہ مس أعضاء التیمم بخلاف الأجنبی.(الدر مع الرد: ۲/ ۲۰۱، کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:فی حدیث کل سبب ونسب منقطع إلاسببی ونسبی" ط: سعید)

الحنفیة.قالوا:إذاماتت المرأة ولیس معها نساء یغسلنها،فإن کان معہارجل محرم یممہا بالید إلی المرفق،وإن کان معهااجنبی وضع خرقة علی یدہ ویمسہاکذلک ،ولکنہ یغض بصرہ عن ذراعیہا،والزوج کالأجنبی،إلاأنہ لایکلف بغض البصر عن الذراعین ولافرق فی بین ذالک بین الشابة والعجوز.(کتاب الفقہ علی المذاہب الأربعة : ۱/ ۵۰۵،کتاب الصلاة،مباحث الجنائز،حکم النظرإلی عورة المیت ولمسہا وتغسیل الرجال النساء وبالعکس،ط:دارالفکر)

☆...... پھر سر کے بالوں کو دو حصے کر کے قمیص کے اوپر سینہ پر ڈال دے، ایک حصہ دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔

☆...... پھر ''سر بند'' یعنی ''اوڑھنی'' سر پر اور بالوں پر ڈال دے، اس کو باندھنا یا لپیٹنا نہیں ہے۔

☆......اس کے بعد میت کے اوپر ''ازار'' اس طرح لپیٹ دے کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے۔ ''سر بند'' اس کے اندر آ جائے گا۔ اس کے بعد ''سینہ بند'' سینہ کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں تک دائیں بائیں سے باندھ دے۔

☆...... پھر لفافہ (چادر) اس طرح لپیٹے کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے۔

☆......اس کے بعد دھجی (کتر) سے کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دے۔ اور بیچ میں کمر کے نیچے سے بھی ایک بڑی دھجی نکال کر باندھ دے، تا کہ ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔(۱)

---

(۱)وكيفية التكفين أن يبسط للرجل اللفافة ثم يبسط عليها إزار ثم يوضع الميت على الإزار ويقمص ويوضع الحنوط فى راسه ولحيته وسائر جسده كذافى المحيط. ولاباس بسائر الطيب غير الزعفران والورس فى حق الرجل كذافى الايضاح. ويوضع الكافور على جبهته وأنفه ويديه وركبتيه وقدميه ثم يعطف الازار عليه من قبل اليسار ثم من قبل اليمين ثم اللفافة كذالك كذا فى المحيط،وإن خيف انتشار الكفن يعقد بشئ....وأما المرأة فتبسط لها اللفافة والازار على نحو مابينا للرجل ثم توضع على الازار وتلبس الدرع ويجعل شعرها ضفيرتين على صدرها فوق الدرع ثم يجعل الخمار فوق ذالك ثم يعطف الازار واللفافة كمابينافى الرجل ثم الخرقه بعد ذالك تربط فوق الاكفان فوق الثديين كذافى المحيط. وتجمر الاكفان قبل أن يدرج الميت فيها وتراً.(عالمگیری، ۱/ ۱۶۱، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثالث فى التكفين،ط:رشيديه)

(المحيط البرهانى:۳/ ۶۶، ۶۷، كتاب الصلاة،الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز،قسم آخر: فى كيفية التكفين،ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

(تاتار خانيه: ۲/ ۱۱۲، كتاب الصلاة،الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز،قسم آخر:فى كيفية الت... : قديمى)

☆...... مذکورہ بالا ترکیب کے مطابق ''سینہ بند'' ازار کے اوپر اور لفافہ (چادر) کے اندر ہوگا لیکن اگر اس کو قمیص کے اوپر ازار سے پہلے باندھ دیا جائے، تب بھی جائز ہے، اور اگر تمام کپڑوں کے اوپر یعنی لفافہ سے بھی باہر اوراوپر باندھ دیں تو بھی درست ہے۔ لیکن بہتر طریقہ وہی ہے جو اوپر لکھا گیا ہے۔ (۱)

عورت کو مہر معاف کرنے کے لیے مجبور کرنا

''مہر معاف کرنے کے لیے مجبور کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۷،۲)

عورت کی امامت

جنازہ کی نماز میں بھی عورت کی امامت جائز نہیں ہے۔ (۲)

عورت کے جنازہ کو کندھا دینا

عورت کے جنازہ کو ہر شخص کندھا دے سکتا ہے۔ لیکن قبر میں صرف محرم

---

(۱) وفی التحفة: تربط الخرقة فوق الاكفان عند الصدر فوق الثديين .اه. وقال فی الجوهرة وقول الخجندی: تربط الخرقة على الثديين فوق الاكفان يحتمل أن يراد به تحت اللفافة فوق الازار والقميص هو الظاهر، اه، وفی الاختيار: تلبس القميص ثم الخمار فوقه ثم تربط الخرقة فوق القميص، اه، ومفاد هذه العبارات الاختلاف فی عرضها ومحل وضعها وفی زمانه تأمل. (الشامية: ۲۰۴/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی الكفن، ط: سعيد)

🗁 (الجوهرة النيرة: ۱۲۷/۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: قديمی)

🗁 اللباب فی شرح الكتاب: ۱۳۰/۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: قديمی)

(۲) ولا يصح اقتداء رجل بامرأة وخنثى وصبی مطلقا ولو فی جنازة (الدر المختار: ۵۷۶/۱، ۵۷۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، قبيل مطلب: الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعيد)

🗁 ولا يجوز للرجال أن يقتدوا بامرأة أو خنثى أو صبی مطلقا ولو فی جنازة أو نفل فی الاصح. (اللباب فی شرح الكتاب، ۹۱/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: قديمی)

🗁 (عالمگيری: ۸۵/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی بيان من يصلح اماماً لغيره، ط: رشيديه)

مردوں کو ہی اتارنا چاہیے، اور اگر محرم نہ ہوں یا کافی نہ ہوں تو غیر محرم شامل ہو سکتے ہیں(۱) لیکن کندھا دینے کی سب کو اجازت ہے۔(۲)

عورت کے جنازہ کی نماز پڑھتے وقت پردہ تان دینا

عورت کے جنازہ کی نماز پڑھتے وقت پردہ تان دینا شریعت سے ثابت نہیں، اور ضروری بھی نہیں ہے۔(۳)

(۱) المرأة إذاماتت وليس لهامحرم فأهل الصلاح من جيرانها بكون دفنها اما لايدخل أحد قبرها فإن كان من المحارم من النسب أوالرضاع أومن جهة المصاهرة مثل ابن زوجها نزل قبرها وإن لم يكن نزل المشايخ فإن لم يكن فالشبان الصلحاء.(خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۲۲۵،كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز،فى حمل الجنازةوالدفن.....المسلم يدفن ذامحرم كافراً، ط: رشيديه)

وذوالرحم المحرم أولى بإدخال المرأة من غيرهم.....وكذ ذوالرحم غير المحرم أولى من الاجنبى فإن لم يكن فلابأس للأجانب وضعها،كذافى البحر الرائق.(عالمگیری، ۱/۱۶۲،كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الباب السادس فى القبر والدفن.الخ،ط:رشيديه)

(البحرالرائق: ۲/۱۹۳،كتاب الجنائز،فصل:السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد)

(۲) واعلم ان اصل الحمل والدفن فرض كفاية......وحمل الجنازة عبادة فينبغى لكل احد ان يبادر اليها.(حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص:۲۰۳)،كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، فصل: فى حملها ودفنها،ط:قديمى)

(الجوهرة النيرة، ۱/۲۶۷،۲۶۸،كتاب الصلاة،باب الجنائز،مطلب:فى حمل الجنازة ودفنها، ط: قديمى جديد)

(تاتارخانيه: ۲/۱۱۵،كتاب الصلاة،الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز،نوع آخر من هذا الفصل فى حمل الجنازة،ط:قديمى)

(۳) تنبيه:قال فى الدرر بقى من الشروط بلوغ الامام،اه،وبقى منهاأن يحازى الامام جزءاً من الميت...... وبقى من الشروط ستر عورته فقط،وإن كان الفرض فى الكفن ستر جميع البدن لأن هذا من حيث الصلاة عليه،وذاك من حيث تكريمه واداء حقه كذا قاله بعض الافاضل .(حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص: ۵۸۳) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل الصلاة عليه، ط: قديمى)

وفى القنية:الطهارة من النجاسة فى ثوب وبدن ومكان وستر العورة شرط فى حق الميت والامام جميعا.(الدر المختار، ۲/۲۰۸،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى؟ط:سعيد)=

عورت کے جنازہ کی نماز کا زیادہ حق دار کون ہے؟

عورت کے جنازہ کی نماز کا زیادہ حق دار باپ ہے۔ باپ جنازہ کی نماز خود پڑھائے یا کسی کو جنازہ کی نماز پڑھانے کی اجازت دے دے۔(۱)

عورت کے لیے جنازہ کی نماز میں شریک ہونا

"جنازہ کی نماز کس کو پڑھنی چاہیے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۶/۱)

عورت نامحرم کے جنازہ کو کندھا دینا

نامحرم عورت کے جنازہ کو بھی کندھا دینا مستحب اور ثواب ہے اور چاروں پاؤں کو اٹھانا مستحب ہے، ہر ایک پائے کو دس قدم اٹھانا بہتر ہے، ورنہ جیسے میسر ہو

قال الرافعی رحمه الله تعالیٰ:(قول الشارح:وستر العورة...الخ)ظاهره أن الميت لولم يوجد له ساتر بالكلية حتى الحشيش وماشاكله لاتصح الصلاة عليه يراجع .اه،سندی(تقريرات الرافعي: ۱۱۹/۲، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،ط:سعيد)

الحنفية. قالوا:صفتها ان يقوم المصلي بحذاء صدر الميت،ثم ينوی اداء فريضة صلاة الجنازة عبادة لله تعالیٰ.. الخ (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۵۱۷/۱)صفة صلاة الجنازة، ط:دار احياء التراث العربی بيروت)

يغطى نعش المرأة ندبا،كمايغطى قبرهاعند الدفن إلى أن يفرغ من لحدها إذا المرأة عورة من قدمها إلى قرنها.(كتاب الفقة على المذاهب الاربعة:(۵۳۱/۱)حكم حمل الميت وكيفيته، ط: داراحياء التراث العربی بيروت)

(۱)ولايتقدم امام الحی الا باذن الاب.......وعند عدم امام الحی أبوالميت أولی من سائر العصبات. (تاتارخانيه: ۱۲۵/۲، كتاب الصلاة،الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز،القسم الثالث: فی بيان من يصلی عليه ومن لايصلی عليه،ط:قديمی)

وفی رواية الحسن عن أبی حنيفة رحمه الله تعالیٰ:الاب أولی ولايتقدم امام الحی إلا بإذن الاب وعند عدم إمام الحی أب الميت أولی من سائر العصبات.(الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۱۹۱، كتاب الصلاة،باب فی غسل الميت ومايتعلق به،ط:رشيديه)

(حلبی كبير:(ص:۵۸۵)فصل فی الجنائز،الرابع فی الصلاة عليه،ط:سهيل اكيڈمی)

درست ہے۔(۱)

عورتوں کا اجتماع

☆......میت کے گھر عورتیں بھی متعدد مرتبہ جمع ہوتی ہیں، حالانکہ عوام کے لیے ایک بار تعزیت کر لینے کے بعد دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔

☆......عورتوں کا میت کے گھر آنا جانا بظاہر صبر اور تسلی کے لیے ہوتا ہے، لیکن ہوتا یہ ہے کہ عورتیں اہلِ میت کو صبر دلانے، دل تھامنے اور تسلی دینے کے بجائے الٹا ان کو غم یاد دلا کر رونا پیٹنا شروع کر دیتی ہیں، یا وہاں بیٹھ کر دنیا جہاں کی باتیں کرتی ہیں اور اہلِ میت کو پریشان کر دیتی ہیں،(۲) اور پھر اکثر عورتیں کپڑے اتنے بھڑک

(۱) (وينبغي)لكل أحد(حملهاا ربعين خطوة يبدأ.....بمقدمها الايمن....على يمينه...ثم مقدمها الايسر على يساره...ثم يختم بالجانب الايسر عليه.

وفي حاشيته الطحطاوي :واعلم أن اصل الحمل والدفن فرض كفاية.....وحمل الجنازة عبادة فينبغي لكل أحد أن يبادر إليها..(مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي:(ص:۶۰۳، ۶۰۴)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز،فصل:في حملها ودفنها،ط:قديمي)

فإذاحملوه على سرير أخذوا بقوائمه الأربع)به وردت السنة،قال عليه الصلاة والسلام:من حمل جنازة بقوائمه الأربع غفر الله له مغفرة حتما..وحمل الجنازة عبادة فينبغي لكل احد أن يبادر في العبادة.(الجوهرة النيرة:۱/۲۶۷، ۲۶۸،كتاب الصلاة،باب الجنائز،ط:قديمي جديد)

(تاتار خانيه:۲/۱۱۴، ۱۱۵،كتاب الصلاة،الباب الثاني والثلاثون في الجنائز،نوع آخر: من هذاالفصل في حمل الجنازة،ط:قديمي)

(۳)ولا بأس .....بتعزيةأهله وترغيبهم في الصبر.....والجلوس لها في غير مسجد ثلاثة أيام... وتكره بعدها الالغائب،وتكره التعزية ثانيا.

قوله: وتكره بعدها)لأنها تجدد الحزن منح،قوله:وتكرة التعزية ثانيا)في التاتار خانية:لاينبغي لمن عزى مرة أن يعزى مرة أخرى.(الدر مع الرد:۲/۲۳۹، ۲۴۱،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب في الثواب على المصيبة،ط:سعيد)

(عالمگيرى:۱/۱۶۷،كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون في الجنائز،الفصل السادس في القبر والدفن...الخ،ط:سعيد)

(حاشية الطحطاوى على المراقي:(۶۱۹)كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،قبيل فصل: في زيارة القبور،ط:قديمي)

دار پہن کر آتی ہیں جیسے کسی شادی میں شریک ہو رہی ہوں، ان کے علاوہ بھی شریعت کے خلاف بہت سارے منکرات اور مفاسد ہوتے ہیں، ان تمام چیزوں سے اجتناب کرنا لازم ہے۔(۱)

عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا

جنازہ کے ساتھ عورتوں کا جانا قطعاً مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کسی علاقہ میں جنگ وغیرہ کی وجہ سے کوئی مرد نہ ہو یا مرد کے ہونے کے باوجود اس کی گرفتاری کا خوف ہو تو پھر مجبوراً عورتوں کو جانے کی اجازت ہوگی ورنہ نہیں۔(۲)

---

(۱) وعن ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: المرأة عورة، فإذا خرجت استشرفها الشيطان رواه الترمذی.(مشكاة المصابيح:(ص: ۲۶۹) كتاب النكاح،باب النظر الى المخطوبة،بيان العورت،الفصل الثانی،ط:قديمی)

(جامع الترمذی: ۲۲۲/۱ ،ابواب الطلاق والرضاع،باب ماجاء فی كراهية الدخول على المغيبات، ط: سعيد)

قال الله تعالیٰ:يدنين عليهن من جلابيبهن).....قال ابوبكر:فی هذه الآية دلالة على أن المرأة الشابة مامورة بستر وجهها عن الاجنبيين وإظهار الستر والعفاف عند الخروج لئلا يطمع أهل الريب فيهن.(احكام القرآن للجصاص، ۵۴۶/۳،سورة الاحزاب،آيت: ۵۹،ط:قديمی)

(۲) ويكره خروجهن تحريما.(الدرالمختار مع الرد : ۲۳۲/۲،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب فی حمل الميت،ط:سعيد)

ويكره اتباع النساء الجنائز)أی تحريما كمافی الدر.(حاشية الطحطاوی مع المراقی: (ص:۶۰۷) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل فی حملها ودفنها،ط:قديمی)

(حلبی كبير:(ص: ۵۹۴)فصل فی الجنائز،الخامس فی الحمل والتشييع،ط:سهيل اكيڈمی)

ويكره للنساء أن يشيعن الجنائز،الاذاخيف منهن الفتنة فيكون تشييعهن الجنائز حراما، باتفاق الشافعية والحنابلة وأماالحنفية..قالوا تشييع النساء للجنازة مكروه تحريما مطلقا. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۳۲/۱، ۵۳۳) كتاب الصلاة،مباحث الجنائز،حكم تشييع الميت، ومايتعلق به ،ط:دارالفكر)

عورتوں کا گھر سے باہر نکلنا

بعض جگہ گھر کی اور برادری کی عورتیں میت کے گھر سے جنازہ اٹھاتے وقت روتی ہوئی گھر کے باہر آجاتی ہیں، اور تمام غیر محرموں کے سامنے بے پردہ ہوجاتی ہیں، یہ نا جائز اور حرام ہے، اس سے بچنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔(۱)

عورتوں کی جماعت جنازہ کی نماز میں

جنازہ کی نماز میں تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ نہیں ہے، جنازہ کی نماز ادا ہوجاتی ہے بلکہ تنہا ایک عورت بھی جنازہ کی نماز پڑھ لے تو فرض ساقط ہوجاتا ہے۔ البتہ مردوں کی جماعت میں عورتوں کا حاضر ہونا مطلقاً مکروہ ہے۔(۲)

عورتوں کے لیے بے پردہ ہونا

بعض علاقوں میں عورتیں میت کے گھر میں جمع ہوجاتی ہیں، اور رونا پیٹنا

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۱، علی الصفحة: ؟؟؟؟؟؟ (وعند ابن مسعود رضی الله عنه))

(۲) وکره جماعة النساء بواحدة منهن ولایحضرن الجماعات لمافیه من الفتنة والمخالفة. قوله: ولایحضرن الجماعات)..... لافرق بین الفرائض وغیرها کالتراویح إلا صلاة الجنازة فلاتکره جماعتهن فیها لأنها لم تشرع مکررة فلوانفردت تفوتهن، ولوأمت امرأة فی صلاة الجنازة رجالاًلاتعاد لسقوط الفرض بصلاتها. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص: ۳۰۴) کتاب الصلاة، باب الامامة، فصل: فی بیان الاحق بالامامة، ط: قدیمی)

(و) یکره تحریما (جماعة النساء) ولوفی التراویح فی غیر صلاة الجنازة (لأنها لم تشرع مکررة، فلوانفرد تفوتهن بفراغ إحداهن ولو امت فیها رجالاًلاتعاد لسقوط الفرض بصلاتها. (الدرالمختار مع الرد: (۵٦۵/۱) کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب: إذاصلی الشافعی قبل الحنفی هل الافضل الصلاة مع الشافعی أم لا؟ ط: سعید)

(عالمگیری: ۸۵/۱، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح امامالغیره، ط: رشیدیه)

شروع کر دیتی ہیں، اور اس میں بے پردہ ہو جاتی ہیں، اور پردے کا بالکل خیال نہیں رکھتیں، یہ بہت بڑا گناہ ہے، اس سے بچنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔(۱)

عورتیں مرد نہ ہو تو جنازہ کی نماز پڑھ سکتی ہیں

''مرد نہ ہو تو عورتیں جنازہ کی نماز پڑھیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۲۵۹)

عہد نامہ

''عہد نامہ'' لکھوا کر قبر میں رکھنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کا نجاست سے ملوث ہونے کا خطرہ ہے۔ اور یہ ناجائز ہے۔(۲)

عیادت

جب کوئی شخص اپنے رشتہ دار یا دوستوں میں سے بیمار ہو تو اس کو دیکھنے کے

(۱) عن عبدالله رضی الله عنه قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم: لیس منا من لطم الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاهلیة. (صحیح البخاری: ۱/۱۷۲، کتاب الجنائز، باب لیس منا من شق الجیواب، ط: قدیمی)

(جامع الترمذی: ۱/۱۹۵، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی النهی عن ضرب الخدود وشق الجیوب عند المصیبة، ط: سعید)

(ابن ماجه: ص: ۱۱۳، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی النهی عن ضرب الخدود، ط: قدیمی)

(۲) وقد افتی ابن الصلاح بانه لایجوز ان یکتب علی الکفن یس والکهف ونحوهما خوفا من صدید المیت. (الشامیة: ۲/۲۴۶، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فیمایکتب علی کفن المیت، ط: سعید)

(احسن الفتاویٰ: ۱/۳۵۱، باب ردالبدعات، میت کے سینہ پر کلمہ شہادت لکھنا، ط: سعید)

(فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۵/۲۸۹، کتاب الجنائز، آٹھویں فصل، زیارت قبور اور ایصال ثواب، عنوان: عہد نامہ لکھوا کر مردہ کے ساتھ قبر میں رکھنا کیسا ہے؟ ط: دارالاشاعت)

لیے جانا اور اس کے حالات کو دریافت کرنا مستحب ہے، اسی کو عیادت کہتے ہیں۔(۱)

عیادت کا حکم

☆...... جب کوئی شخص اپنے رشتہ دار یا دوستوں میں سے بیمار ہو تو اس کو دیکھنے کے لیے جانا اور اس کے حالات کو دریافت کرنا مستحب ہے۔

☆......اور اگر بیمار کے رشتہ دار وغیرہ میں کوئی اس کی خبر گیری کرنے والا نہ ہو تو ایسی حالت میں اس کی تیمارداری کرنا عام مسلمانوں پر جن کو اس کی حالت معلوم ہو فرض کفایہ ہے۔(۲)

---

(۱) عن عامر بن سعد عن ابيه قال: عادني رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع من وجع اشفيت منه على الموت)فيه استحباب عيادة المريض وانهامستحبة للامام كإستحبابها لأحاد الناس.(الصحيح للمسلم مع شرح النووي: ۲/ ۳۹، كتاب الوصية،ط:قديمى)

وعنه (ابي هريرةرضي الله عنه)قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:حق المسلم على المسلم ست قيل:ماهن يارسول الله؟قال:إذالقيته فسلم عليه،وإذادعاك فأجبه،واستنصحك فانصح له،وإذاعطس فحمد الله فشمته،وإذامرض فعده، وإذامات فاتبعه .رواه مسلم.

وقال الملاعلى القارى:والامر للتسليم،والعيادة للندب والاستحباب.(مرقاة المفاتيح: ۴/ ۴،۵،كتاب الجنائز،باب عيادة المريض وثواب المريض،الفصل الاول،ط:رشيديه)

(تحفة الأحوذى: ۹/ ۲۲۶، كتاب الدعوات،باب ماجاء في عقد التسبيح باليد،ط:قديمى)

(۲)عن ابي موسى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:أطعموا الجائع،وعودوا المريض وفكوا العاني، رواه البخاري.

وهذه الاوامر للوجوب على الكفاية فاذا امتثل بعض سقط من الباقين وعيادة المريض فسنة إذاكان له متعهد،والافواجب.(مرقاة المفاتيح: ۴/ ۳،۴،كتاب الجنائز،باب عيادة المريض وثواب المريض،الفصل الاول،ط:رشيديه)

(شرح الطيبى: ۳/ ۲۹۸، كتاب الجنائز،باب عيادة المريض وثواب المريض،ط:دار الكتب العلمية)

(التعليق الصبيح: ۲/ ۲۵۲، ۲۵۳، كتاب الجنائز،باب عيادة المريض وثواب المريض، ط: مكتبه رشيديه)

وجاز عيادة فاسق على الأصح لانه مسلم والعيادة من حقوق المسلمين، (الدر المختار: ۶/ ۳۸۸، كتاب الحظر والاباحة،باب الاستبراء،فصل:في البيع،ط:سعيد)

عیادت کی فضیلت

عیادت کی فضیلت وتاکید اور اس کا ثواب احادیث میں بے حد وارد ہوا ہے، اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ مریضوں کی عیادت کر کے یہ فضیلت اور ثواب حاصل کریں۔

۱- مسلم شریف میں ہے کہ: اللہ تعالیٰ قیامت میں فرمائے گا کہ اے میرے بندے! میں تیرا پروردگار ہوں، میں بیمار ہوا اور تو میری عیادت کو نہیں آیا، بندہ عرض کرے گا: اے اللہ! تو سارے جہاں کا پروردگار ہے، تیری عیادت کیسے ہوسکتی ہے؟ یعنی تو بیمار نہیں ہوسکتا۔ ارشاد ہوگا کہ: فلاں میرا بندہ بیمار ہوا، اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھ کو اسی کے پاس پاتا۔(۱)

۲- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: جو شخص صبح کو بیمار کی عیادت کرے، اس کے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک مغفرت کی دعا کرتے ہیں، اور جو شام کو بیمار کی عیادت کرے، اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک استغفار کرتے ہیں۔(۲)

۳- حدیث شریف میں ہے: جو کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت

---

(۱) عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله عزوجل يقول يوم القيامة: يابن آدم مرضت فلم تعدني، قال: يارب كيف أعودك وانت رب العالمين، قال: أماعلمت ان عبدی فلاناً مرض فلم تعده أماعلمت لوعدته لوجدتنی عنده..... الحديث. (الصحيح للمسلم: ۲/ ۳۱۸، كتاب البر والصلة والادب، باب فضل عيادة المريض، ط: قديمی)

(۲) عن عبدالله بن نافع عن علی قال: مامن رجل يعود مريضا ممسيا إلاخرج معه سبعون الف ملک، يستغفرون له حتى يصبح، وكان له خريف فی الجنةومن أتاه مصبحا خرج معه سبعون الف ملک، يستغفرون له حتى يمسی، وكان له خريف فی الجنة. (ابو داؤد، ۲/ ۴۴۲، كتاب الجنائز، باب: فی فضل العيادة علی وضوء، ط: ميرمحمد)

(جامع الترمذی: ۱/ ۱۹۱، ابواب الجنائز، باب ماجاء فی عيادة المريض، ط: سعيد)

(ابن ماجه: ص: ۱۰۴، ابواب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مريضا، ط: قديمی)

کرے گا اس کو جنت میں ایک باغ ملے گا۔(۱)

۴- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب مومن بندہ اپنے مومن بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک وہ گویا جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔(۲)

۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بندے نے کسی مریض کی عیادت کی تو اللہ تعالیٰ کا منادی آسمان سے پکارتا ہے کہ تو مبارک، اور عیادت کے لیے تیرا چلنا مبارک، اور تو نے یہ عمل کر کے جنت میں اپنا گھر بنالیا۔(۳)

عیادت کے آداب

عیادت کے آداب میں سے یہ ہے کہ:

---

(۱) عن ثوبان رضی الله عنه،عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: إن الرجل إذاعادأخاه المسلم كان فی خراف الجنة،أومخرفة الجنة حتی یرجع.(شرح السنة للبغوی:۲۱۵/۵،رقم الحدیث:۱۴۰۸،كتاب الجنائز، باب عیادة المریض، ط:المكتب الاسلامی)

(مسند أبی الجعد لعلی البغدادی: ۱۹۲/۱،رقم الحدیث: ۱۲۶۱،شعبة عن خالد الحذاء، ط:مؤسسة نادر،بیروت)

(۲) عن ثوبان رضی الله عنه،عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: إن المسلم إذاعادأخاه المسلم لم یزل فی خرفة الجنة حتی یرجع.(الصحیح للمسلم:۳۱۸/۲،كتاب البر والصلة،باب فضل عیادة المریض،ط:قدیمی)

(جامع الترمذی: ۱۹۱/۱،ابواب الجنائز،باب ماجاء فی عیادة المریض،ط:سعید)

(مشكاة المصابیح:(ص:۱۳۳)،كتاب الجنائز،باب عیادة المریض،الفصل الاول، ط: قدیمی)

(۳) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:من عاد مریضا نادی مناد من السماء طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنة منزلاً.رواه ابن ماجة.

(مشكاة المصابیح:ص:۱۳۷،كتاب الجنائز،باب عیادة المریض،الفصل الثالث،ط:قدیمی)

(ابن ماجه:ص:۱۰۴،ابواب الجنائز،باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضا،ط:قدیمی)

(نیل الأوطار: ۲۲/۴،كتاب الجنائز،باب عیادة المریض،ط:داراحیاء التراث العربی)

☆......وضوکر کے صرف ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کی
یت سے جائے۔(۱)

☆......جب بیمار کے پاس پہنچے تو اس کا حال پوچھے اور اس کی تسکین کرے،
اور اس کو تسلی دے، اور اس کو صحت کا امیدوار کرے اور بیماری کے بارے میں جو
فضائل وثواب حدیث شریف میں وارد ہوئے ہیں، وہ اُس کو بتائے، اور اس کے لیے
صحت کی دعا کرے،(۲) اور اپنے لیے بھی اس سے دعا کی درخواست کرے۔(۳)

(۱) عن انس قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:من توضا فاحسن الوضوء وعاداخاه المسلم محتسبا بُوعد من جهنم مسيرة ستين خريفا،رواه ابوداؤد. (مشكاة المصابيح: ص: ۱۳۵، كتاب الجنائز،باب عيادة المريض،الفصل الثانى،ط:قديمى).

(سنن ابوداؤد: ۴۴۲/۲، كتاب الجنائز،باب فضل العيادة على وضوء،ط:مير محمد)

قال الطيبى:فيه أن الوضوء سنة فى العيادة لأنه إذادعاعلى الطهارة كان أقرب الى الاجابة.

(عون المعبود: ۱۴۰۴/۲، كتاب الجنائز،باب فضل العيادة على وضوء،ط:دارابن حزم)

(مرقاة المفاتيح: ۲۷/۴، كتاب الجنائز،باب عيادة المريض وثواب المريض،الفصل الثانى، ط: رشيديه)

(شرح الطيبى: ۳۱۶/۳، كتاب الجنائز،باب عيادة المريض وثواب المريض،الفصل الثانى، ط: دار الكتب العلمية)

(۲) عن ابى سعيدقال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"إذا دخلتم على المريض فنفسوا له فى اجله،فإن ذالك لايرد شيئا ويطيب بنفسه رواه الترمذى وابن ماجه.

قوله:فنفسوا له فى اجله)اى اذهبوا حزنه فيما يتعلق باجله بان تقولوا لاباس طهوراويطول الله عمرك ويشفيك،ويعافيك اووسعوا له فى اجله فينفس عنه الكرب، والتنفيس التفريج(مرقاة المفاتيح: ۴۱/۴، كتاب الجنائز،باب عيادة المريض وثواب المريض،الفصل الثانى،ط:رشيديه)

(فيض القدير: ۵۵۹/۱،رقم: ۵۹۳،حرف الألف،ط:دارالحديث ،قاهره)

(فتح البارى: ۱۲۱/۱۰، ۱۲۲، كتاب المرضىٰ،باب مايقال للمريض ومايجيب،ط:قديمى)

(۳) وعن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:إذا دخلت على مريض فمُره يدعولك فإن دعاءه كدعاء الملائكة،رواه ابن ماجة(مشكاة المصابيح: (ص: ۱۳۸، كتاب الجنائز،باب عيادة المريض وثواب المريض،الفصل الثالث، ط: قديمى)

(ابن ماجه:ص: ۱۰۴،ابواب الجنائز،باب عيادة المريض،ط:قديمى)

فمره يدعولك)قال الطيبى:اى مره يدعولك لأنه خرج عن الذنوب.(مرقاة المفاتيح: ۵۲/۴، كتاب الجنائز،باب عيادة المريض وثواب المريض،الفصل الثالث،ط:رشيديه)

بیمار کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھے، ہاں اگر بیمار اس کے پاس بیٹھنے سے خوش ہوتا ہے تو زیادہ دیر بیٹھنا بہتر ہے۔(۱)

☆......عیادت کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادت یہ تھی کہ جب کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں بیمار ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کو تشریف لے جاتے اور مریض کے سرہانے بیٹھ جاتے، اور اس کا حال پوچھتے اور فرماتے: تم کو اپنی طبیعت کیسی معلوم ہوتی ہے؟ اور تمہارا دل کسی چیز کو چاہتا ہے؟ اگر کسی چیز کی وہ خواہش کرتا اور وہ چیز اس کے لیے مضر نہ ہوتی تو اس کے دینے کا حکم فرماتے، اور اپنے سیدھے ہاتھ کو بیمار کے بدن پر رکھ کر اس کے لیے دعا فرماتے،(۲) کبھی ان الفاظ سے تین مرتبہ دعا فرماتے:

(۱) عن انس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: العيادة فواق ناقة، وفي رواية سعيد بن المسيب مرسلا: أفضل العيادة سرعة القيام. رواه البيهقي في شعب الايمان. (مشكاة المصابيح: ص: ۱۳۸، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المريض، الفصل الثالث، ط: قديمى)

أفضل العيادة سرعة القيام) قال الطيبى: أى أفضل مايفعله العائد في العيادة أن يقوم سريعا... ويستثنى منه ماإذاظن أن المريض يوثر التطويل لنحو صداقة أوتبرك أوقيام بمايصلحه ونحو ذالك. (مرقاة المفاتيح: ۵۳/۴، ۵۴، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المريض، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

ويستحب تخفيف العيادة وتقليلها ماأمكن حتى لايثقل على المريض إلاإذارغب في ذالك. (فقه السنة: ۴۱۱/۱، الجنائز، عيادة المريض، ط: دارابن كثير)

(۲) وذكر أنه كان يسأل المريض عما يشتهيه افيقول: هل تشتهي شيئا؟ فإن اشتهر شيئا وعلم أنه لايضره أمرله به، وكان أحيانا يضع يده على جبهة المريض، ثم يمسح صدره وبطنه، ويقول: اللهم اشفه وكان يمسح وجهه ايضا. (زاد المعاد: ۴۹۷/۱، فصل: في هدية صلى الله عليه وسلم في عيادة المرضىٰ، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت)

عن ابن عباس أن النبى صلى الله عليه وسلم عاد رجلا فقال له: ماتشتهي؟ فقال: أشتهي خبز بر، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: من كان عنده خبز بر فليبعث إلى أخيه، ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم: إذا اشتهر مريض احدكم شيئا فليطعمه. (سنن ابن ماجه: (ص: ۲۴۵، ابواب الطب، باب المريض مايشتهي، ط: قديمى)=

” اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَاءَ إِلَّا شِفَاءَكَ شِفَاءً لَّايُغَادِرُسَقَماً.“(۱)

ترجمہ: اے اللہ! اے تمام لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور فرمادے۔اور صحت عنایت فرما، تو ہی صحت دینے والا ہے اور صحت وہی ہے جو تو عنایت فرمائے، ایسی صحت دے کہ پھر کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

عیادت کے وقت مریض سے بات کیسی کرے؟

”مریض کی عیادت“ عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۲۷۹)

عیدگاہ میں جنازہ کی نماز پڑھنا

☆......عیدگاہ میں جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔

☆......واضح رہے کہ عیدگاہ صرف صف متصل نہ ہونے کی صورت میں اقتدا جائز ہونے کے بارے میں مسجد کے حکم میں ہے، باقی احکام میں مسجد کے حکم میں نہیں ہے، لہٰذا عیدگاہ میں جنازہ کی نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

= عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذااشتكى منا إنسان مسحه بيمينه ثم قال: أذهب الباس رب الناس، واشف انت الشافي لاشفاء الا شفائك لايغادر سقما. (الصحيح للمسلم: ۲/ ۲۲۲، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، ط: قديمي)

(۱) عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذااشتكى منا إنسان مسحه بيمينه ثم قال: أذهب الباس رب الناس، واشف انت الشافي لاشفاء الا شفائك لايغادر سقما. (الصحيح للمسلم: ۲/ ۲۲۲، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، ط: قديمي)

(صحيح البخاري: ۳, ۸۵۵، كتاب الطب، باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم، ط: قديمي)

وايضافيه: ۲/ ۸۵٦، كتاب الطب، باب مسح الراقي الوجع بيده اليمنىٰ، ط: قديمي)

(ابوداؤد: ۲/ ۵۴۲، كتاب الطب، باب في تعليق التمائم، ط: مير محمد)

(۲) وتكره الصلاة عليه في مسجد الجماعة)..... وقيد بمسجد الجماعة لأنها لا تكره في مسجد أعدلها وكذافي مدرسة، ومصلى عيد لأنها ليس لها حكمُ المسجد في الاصح الا في جواز =

عیدین کے دن قبر کی زیارت کرنا

عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہوتا ہے، بسا اوقات آدمی خوشی میں لگ کر آخرت سے غافل ہو جاتا ہے، جبکہ قبر کی زیارت سے آخرت کی یاد آجاتی ہے لہٰذا اگر کوئی شخص عید کے دن قبر کی زیارت کرے تو مناسب ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱) البتہ اس کو لازم اور ضروری سمجھنا درست نہیں ہے، اس لیے لازم ہونے کا تاثر نہ دے، اسی طرح اگر کوئی شخص عید کے دن قبر کی زیارت نہ کرے تو اس پر طعن تشنیع نہ کرے اور اس کو حقیر نہ سمجھے۔(۲)

= الاقتداء وإن لم تتصل الصفوف كذافى ابن امير الحاج والحلبى.(حاشية الطحطاوى على المراقى: ص: ۵۹۵، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: قديمى)

ولم يقيد المصنف كصاحب المجمع المسجد بالجماعة كماقيده فى الهداية لعدم الحاجة اليه لأنهم يحتزون به عن المسجد المبنى لصلاة الجنازة فإنها تكره فيه مع أن الصحيح انه ليس بمسجد...... واختلفوا ايضا فى مصلى العيدين أنه هل هو مسجد والصحيح انه مسجد فى حق جواز الصلاة وإن لم تتصل الصفوف.(البحر الرائق، ۱۸۷/۲، كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

(حلبى كبير، ص: ۶۱۴، فصل فى احكام المساجد، ط: سهيل اكيڈمى)

(۱) وعن ابن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كنت نهيتكم عن زيارة القبور، فزوروها فإنها تزهد فى الدنيا، وتذكر الآخرة، ابن ماجه.(مشكاة المصابيح: ص: ۱۵۴، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

قوله: فإنها) أى زيارة القبور أو القبور أى رؤيتها (تزهد فى الدنيا) قال ذكر الموت هاذم اللذات ومهون الكدورات.(مرقاة المفاتيح: ۲۲۱/۴، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

وروى الطبرانى عن أم سلمة بسند حسن ولفظه: نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فإن لكم فيها عبرة (مرقاة المفاتيح: ۲۱۵/۴، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، الفصل الأول، ط: رشيديه)

(۲) عن عائشة رضى الله عنها، قالت: قال النبى صلى الله عليه وسلم: من أحدث فى أمرنا هذا ماليس منه فهو رد (صحيح البخارى: ۳۷۱/۱، كتاب الصلح، باب اصطلحوا على صلح جور فهو مردود، ط: قديمى)=

عیدین کے وقت جنازہ کی نماز

☆......اگر عیدین کی نماز کے وقت جنازہ آجائے تو پہلے عیدین کی نماز اور خطبہ پڑھیں پھر اس کے بعد جنازہ کی نماز پڑھیں تا کہ خطبہ سننا فوت نہ ہو۔

☆......اور اگر عید کی نماز کے بعد جنازہ کی نماز پڑھ لی پھر اس کے بعد خطبہ پڑھا تب بھی نماز ہو جائے گی۔

☆......غرض کہ جیسی ضرورت ہو ویسا کرلیا جائے، کچھ حرج نہیں ہے۔(۱)

= من أصر علی امر مندوب وجعله عزماولم یعمل بالرخصة ،فقدأصاب منه الشیطان من الاضلال فیکف من أصر علی بدعة أومنکر. (مرقاة المفاتیح: ۲۶/۳، کتاب الصلاة،باب الدعاء فی التشهد،رقم الحدیث: ۹۴۶ ،ط: رشیدیه)

الاصرار علی المندوب یبلغه الی حدالکراهة ،فکیف اصرار البدعة التی لااصل لها فی الشرع. (السعایة؛ ۲۶۵/۲، کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة،قبیل فصل: فی القراءة،ط: سهیل اکیڈمی)

(۱)(وتقدم)صلاتها(علی صلاة الجنازة إذااجتمعا)لأنه واجب عیناً والجنازة کفایة(و) تقدم (صلاة الجنازة علی الخطبة)(الدرا لمختار: ۱۶۷/۲ ،کتاب الصلاة،باب العیدین،مطلب: فیما یترجح تقدیمه من صلاة عید وجنازة....الخ،ط: سعید)

ولو حضرت وقت صلاة العید قدمت العید علیها ثم هی علی الخطبة والقیاس تقدیمها علی العید لکن استحسنوا تقدیم العید مخافة لتشویش لئلا یظن البعید انها صلاة العید. (حلبی کبیر: ص: ۶۰۷، کتاب الصلاة،فصل فی الجنائز،الثامن فی مسائل متفرقة من الجنائز،ط: سهیل اکیڈمی)

(عالمگیری: ۱۵۲/۱ ،کتاب الصلاة،الباب السابع عشر فی صلاة العیدین،ط: رشیدیه)